فیضانِ سنّت جلد 2 کا ایک باب

غیبت کے ضَروری اَحکام سیکھنا فرض ہے۔

غیبت کی تباہ کاریاں

اس کتاب میں غیبت وغیرہ کی 1800 سے زائد مثالیں بھی شامل ہیں

شیخ طریقت، امیر اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادِری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

مکتبۃ المدینہ

(دعوتِ اسلامی)

SC 1286

یاد داشت

دورانِ مطالعہ ضرورتاً انڈر لائن کیجئے، اشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرما لیجئے۔ ان شاء اللہ عزوجل علم میں ترقّی ہوگی۔

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ

عنوان	صفحه	عنوان	صفحه

غیبت کے ضروری اَحکام سیکھنا فرض ہے

غیبت کی تباہ کاریاں

مُؤَلِّف:

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا
ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

ناشِر

مکتبۃُ المدینہ بابُ المدینہ کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

نام کتاب: غیبت کی تباہ کاریاں

مؤلّف: شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا
ابو بلال محمد الیاس عطّارؔ قادِری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

سالِ اشاعت: رمضان المبارک ۱۴۳۰ھ، ستمبر 2009ء

ناشر: مکتبۃ المدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، بابُ المدینہ کراچی۔

مکتبۃ المدینہ کی سات شاخیں:

(1) مکتبۃ المدینہ شہید مسجد کھارادر باب المدینہ کراچی

(2) مکتبۃ المدینہ دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ مرکز الاولیاء لاہور

(3) مکتبۃ المدینہ اصغر مال روڈ نزد عیدگاہ، راولپنڈی

(4) مکتبۃ المدینہ امین پور بازار، سردار آباد (فیصل آباد)

(5) مکتبۃ المدینہ نزد پیپل والی مسجد اندرون بوہڑ گیٹ مدینۃ الاولیاء ملتان

(6) مکتبۃ المدینہ فیضانِ مدینہ آفندی ٹاؤن حیدر آباد

(7) مکتبۃ المدینہ چوک شہیداں میر پور کشمیر

مَدَنی التجاء: کسی اور کو یہ کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

کچھ اس کتاب کے بارے میں....

سرکارِ دوعالم، **نُورِ مجسَّم**، شاہِ بنی آدم، **رسولِ مُحتَشَم** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''**طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ** یعنی علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان پر **فرض** ہے۔'' (سُنَنِ اِبن ماجه ج ۱ ص۱۴۶ حديث ۲۲۴) یہاں اسکول کالج کی دُنیوی تعلیم نہیں بلکہ **ضروری دینی علم** مُراد ہے۔ لہٰذا سب سے پہلے **بنیادی عقائد** کا سیکھنا فرض ہے، اس کے بعد **نَماز** کے فرائض وشرائط ومفسدات، پھر رَمضانُ المبارَک کی تشریف آوری پر فرض ہونے کی صورت میں **روزوں** کے ضَروری مسائل، جس پر زکوٰۃ فرض ہو اُس کے لئے **زکوٰۃ** کے ضَروری مسائل، اسی طرح **حج** فرض ہونے کی صورت میں حج کے، **نِکاح** کرنا چاہے تو اس کے، **تاجِر** کو خرید وفروخت کے، **نوکری** کرنے والے کو نوکری کے، نوکر رکھنے والے کو اجارے کے، وَعَلٰى هٰذَا الْقِيَاس (یعنی اور اسی پر قِیاس کرتے ہوئے) **ہر مسلمان عاقِل وبالغ مرد وعورت پر اُس کی موجودہ حالت کے مطابِق مسئلے سیکھنا فرضِ عَین ہے۔** اِسی طرح ہر ایک کیلئے مسائلِ حلال وحرام بھی سیکھنا فرض ہے۔ نیز **مسائلِ قلب** (باطنی مسائل) یعنی فرائضِ قَلْبِيه (باطنی فرائض) مَثَلاً عاجزی واِخلاص اور **توکُّل** وغیرہا اوران کو حاصِل کرنے کا طریقہ اور **باطِنی گناہ** مَثَلاً **تکبُّر**، **ریاکاری**، **حَسَد** وغیرہا اوران کا علاج سیکھنا ہر مسلمان پر اہم فرائض سے ہے۔ (تفصیل کیلئے دیکھئے فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۶۲۳، ۶۲۴) **مُہلِکات** یعنی ہلاکت میں ڈالنے والی چیزوں جیسا کہ جھوٹ، **غیبت**، چغلی، بہتان وغیرہ کے بارے میں ضَروری معلومات حاصل کرنا بھی **فرض** ہے تاکہ ان گناہوں سے بچا جاسکے اس ضِمن میں **غیبت کی تباہ کاریاں** آپ کے ہاتھ میں ہے، اس میں **غیبت** کے مُتَعَلِّق صد ہا مثالوں سَمیت تفصیلی جبکہ بعض دیگر **مُہلِکات** کے بارے میں اِجمالی (یعنی مختصراً) بیان ہے۔ میں نے تو دراصل اپنے ایک مطبوعہ مکتوب ''غیبت کی تباہ کاریاں'' کے تخریج شدہ نسخے کی نوک پلک سنوارنے کا اِرادہ کیا تھا تاکہ کچھ ترمیم واضافہ کرکے مزید بہتر طریقے پر اس کو طَبع کروایا جاسکے، مگر پھر ذِہن بنا کہ کیوں نہ خوب تفصیلات سے مُزیّن کرکے اس کو **فیضانِ سنّت** جلد ۲ کا ایک باب بنا دیا جائے۔ اس سلسلے میں **دعوتِ اسلامی** کے عُلَما پر مبنی

مجلس، اَلْمَدِینَۃُ العِلمِیّۃ سے اِستِعانت کی، اس کے اسلامی بھائیوں نے دستگیری فرمائی اوراُنہوں نے مجھے آیات وروایات و حکایات پرمبنی بَہُت سارامَوادفراہم کردیا۔**غیبت** کی بے شُمار مثالیں بھی مجھے مُیَسَّر کیں۔ **دعوتِ اسلامی** کی مجلس دارُالافتاء کے مفتی صاحِب نے نہایت گہری دلچسپی لی، اس کتاب کوبِالاِستیعاب یعنی از ابتِداءتا انتہاپڑھا، اوراپنی عمدہ رہنمائی کے ذریعے مفید تبدیلیاں فرمائیں اس کتاب کو**علمی جامہ** پہنادیا۔حقیقت تو یہ ہے کہ میری یہ کتاب بلکہ ہرکتاب وتمام رسائل کا تَرَتُّب علمائے اہلسنّت (کَثَّرَ هُمُ اللّٰهُ تعالٰی) کےقدموں کی دھول کا صدقہ ہےورنہ مَنْ آنَم کہ مَنْ دانَم (یعنی میں جیسا ہوں خود ہی جانتاہوں)

یارب ِ مصطَفٰے عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلّم ! **''غیبت کی تباہ کاریاں''** کےمعاوِنین علمائے دین اورساتھ دینے والے تمام اسلامی بھائیوں کو جزائے خیر عطا فرما، میری اِخلاص سے قَطعاً عاری اِس کاوِش کومُخلِصین کے طُفیل قبول فرما اوراِسے نافِعِ مسلمین بنا۔مجھ گناہگاروں کے سردار،عطّاؔرِ خطارکواور **فیضانِ سنت** جلد۲ کے اِس باب **''غیبت کی تباہ کاریاں''** مکمّل طور پر پڑھنے یاسننے والے اور والیوں کو**غیبت کی تباہ کاریوں** سے بچااور بے حساب بخش کر جنّت الفردوس میں اپنے مَدَنی محبوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلّم کے پڑوس میں بسا۔اے خدائے رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَل تاجدارِرسالت کی ساری اُمّت کی **غیبت** سے حفاظت اور سبھی کی مغفرت فرما۔ امین بِجاهِ النَّبیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلّم

طالبِ غمِ مدینہ و
بقیع ومغفرت و
بے حساب
جنّت الفردوس
میں آقا کا پڑوس



١٤ رمضان المبارك ١٤٣٠ھ

05 ستمبر 2009ء

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

''یااللہ! فیضانِ سنّت عام ہوجائے'' کے تیئیس حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی 23 نیّتیں

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم: **نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِه**۔ مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔

(اَلمُعجمُ الکبیر لِلطّبَرانی حدیث ۵۹۴۲ ج۶ ص۱۸۵)

دومَدَنی پھول: ﴿۱﴾ بغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

﴿۲﴾ جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

﴿1﴾ ہر بار حَمد و ﴿2﴾ صلوٰۃ اور ﴿3﴾ تعوُّذ و ﴿4﴾ تَسمِیہ سے آغاز کروں گا (اسی صفحہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہو جائے گا) ﴿5﴾ رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے اس کتاب کا اوّل تا آخِر مطالَعہ کروں گا ﴿6﴾ حتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضُو اور ﴿7﴾ قبلہ رُو مُطالَعہ کروں گا ﴿8﴾ قراٰنی آیات اور ﴿9﴾ اَحادیثِ مبارَکہ کی زیارت کروں گا ﴿10﴾ جہاں جہاں ''**اللہ**'' کا نام پاک آئے گا وہاں **عَزَّوَجَلَّ** اور ﴿11﴾ جہاں جہاں ''سرکار'' کا اِسمِ مبارَک آئے گا وہاں صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پڑھوں گا ﴿12﴾ شَرعی مسائل سیکھوں گا ﴿13﴾ اگر کوئی بات سمجھ نہ آئی تو عُلَماء سے پوچھ لوں گا ﴿14﴾ حضرتِ سفیان بن عُیَینہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے اِس قول ''**عِنْدَ ذِكْرِ الصَّالِحِيْنَ تَنْزِلُ الرَّحْمَةُ**'' یعنی نیک لوگوں کے ذِکر کے وقت رَحمت نازِل ہوتی ہے۔'' (حِلیۃُ الاولیاء ج ۷ ص۳۳۵ رقم ۱۰۷۵۰) پر عمل کرتے ہوئے ذِکرِ صالحین کی بَرَکتیں لُوٹوں گا ﴿15﴾ (اپنے ذاتی نسخے پر) عِندَ الضّرورت خاص خاص مقامات پر انڈر لائن کروں گا ﴿16﴾ (اپنے ذاتی نسخے پر) ''یادداشت'' والے صفحہ پر ضَروری نِکات لکھوں گا ﴿17﴾ کتاب مکمَّل پڑھنے کیلئے بہ نیتِ حصولِ عِلمِ دین روزانہ چند صفحات پڑھ کر عِلمِ دین حاصل کرنے کے ثواب کا حقدار بنوں گا ﴿18﴾ دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا ﴿19﴾ اس حدیثِ پاک **تَهَادَوْا تَحَابُّوْا** یعنی ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی (موطا امام مالک ج ۲ ص۴۰۷ رقم ۱۷۳۱) پر عمل کی نیّت سے (ایک یا حسبِ توفیق تعداد میں) یہ کتابیں خرید کر دوسروں کو تحفۃً دوں گا ﴿20﴾ جن کو دُوں گا حتی الامکان انہیں یہ ہدف بھی دوں گا کہ آپ اتنے دن (مثلاً 25) دن کے اندر اندر مکمل پڑھ لیجئے ﴿21﴾ جو نہیں جانتے انہیں سکھاؤں گا ﴿22﴾ اس کتاب کے مطالَعَہ کا ثواب ساری اُمّت کو ایصال کروں گا ﴿23﴾ کتابت وغیرہ میں شَرعی غَلَطی ملی تو ناشِرین کو تحریری طور پر مُطَّلع کروں گا (ناشِرین ومصنّف وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

عنوان	صفحہ نمبر

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

غیبت کی تباہ کاریاں

شیطان بہت روکے گا مگر یہ کتاب پوری پڑھ لیجئے اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

آپ کو معلوم ہوجائے گا کہ شیطان کیوں نہیں پڑھنے دے رہا تھا!

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرتِ علّامہ **مَجدُ الدّین فیروز آبادی** علیہ رحمۃ اللہ الھادی سے مَنقول ہے: جب کسی مجلس میں (یعنی لوگوں میں) بیٹھو اور کہو: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تم پر ایک فِرِشتہ مقرّر فرمادے گا جو تم کو **غیبت** سے باز رکھے گا۔ اور جب مجلس سے اُٹھو تو کہو: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد تو فِرِشتہ لوگوں کو تمہاری **غیبت** کرنے سے باز رکھے گا۔ (اَلْقَوْلُ الْبَدِیع ص ۲۷۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اکثریّت غیبت کی لپیٹ میں ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماں باپ، بھائی بہن، میاں بیوی، ساس بَہو، سُسَر داماد، نَند بھاوَج بلکہ اہلِ خانہ و خاندان نیز استاد و شاگرد، سیٹھ و نوکر، تاجر و گاہک، افسر و مزدور، مالدار و نادار، حاکم و محکوم، دنیادار و دیندار، بوڑھا ہو یا جوان اَلْغَرَض تمام دینی اور دُنیوی شُعبوں سے تعلُّق رکھنے والے **مسلمانوں کی بھاری اکثریّت اِس وقت غیبت کی**

خوفناک آفت کی لپیٹ میں ہے، افسوس! صد کروڑ افسوس! بے جا بک بک کی عادت کے سبب آج کل ہماری کوئی مجلس (بیٹھک) عُموماً **غیبت** سے خالی نہیں ہوتی۔

غیبت کی تباہ کاریاں ایک نظر میں

بَہُت سارے پرہیز گار نظر آنے والے لوگ بھی بِلا تکلُّف **غیبت** سنتے، سناتے، مسکراتے اور تائید میں سر ہلاتے نظر آتے ہیں، چُونکہ **غیبت** بَہُت زیادہ عام ہے اِس لئے عُموماً کسی کی اِس طرف توجُّہ ہی نہیں ہوتی کہ **غیبت** کرنے والا نیک پرہیز گار نہیں بلکہ فاسِق و گنہگار اور عذابِ نار کا حقدار ہوتا ہے۔ قراٰن و حدیث اور اقوالِ بُزُرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللہُ المُبِین سے منتخب کردہ **غیبت کی 20 تباہ کاریوں** پر ایک سرسری نظر ڈالئے، شاید خائفین کے بدن میں جُھرجُھری کی لہر دوڑ جائے! جگر تھام کر مُلاحَظہ فرمایئے: ۞ **غیبت** ایمان کو کاٹ کر رکھ دیتی ہے ۞ **غیبت** بُرے خاتمے کا سبب ہے ۞ بکثرت **غیبت** کرنے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی ۞ **غیبت** سے نَماز روزے کی نورانیَّت چلی جاتی ہے ۞ **غیبت** سے نیکیاں برباد ہوتی ہیں ۞ **غیبت** نیکیاں جلا دیتی ہے ۞ **غیبت** کرنے والا توبہ کر بھی لے تب بھی سب سے آخِر میں جنّت میں داخِل ہو گا، اَلغرض **غیبت** گناہِ کبیرہ، **قطعی حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے** ۞ **غیبت** زنا سے سخت تر ہے ۞ مسلمان کی **غیبت** کرنے والا سُود سے بھی بڑے گناہ میں گرفتار ہے ۞ **غیبت** کو اگر سمندر میں ڈال دیا جائے تو سارا سمندر بدبُودار ہو جائے ۞ **غیبت** کرنے والے کو جہنَّم میں مُردار کھانا پڑے گا ۞ **غیبت** مُردہ بھائی کا گوشت کھانے کے مُترادِف ہے ۞ **غیبت** کرنے والا عذابِ قبر میں گرفتار ہو گا! ۞ **غیبت** کرنے والا تانبے کے ناخنوں سے اپنے چہرے اور سینے کو بار بار چھیل رہا تھا ۞ **غیبت** کرنے والے کو اُس کے پہلوؤں سے گوشت کاٹ کاٹ کر کِھلایا جا رہا تھا ۞ **غیبت** کرنے والا قِیامت میں **کتّے کی شکل** میں اٹھے گا ۞ **غیبت** کرنے والا جہنَّم کا **بندر** ہو گا ۞ **غیبت** کرنے والے کو دوزخ میں خود اپنا ہی گوشت کھانا پڑے گا ۞ **غیبت** کرنے والا جہنَّم کے کھولتے ہوئے پانی اور آگ کے درمیان

موت مانگتا دوڑ رہا ہوگا اور اس سے جہنَّمی بھی بیزار ہوں گے ۞ **غیبت** کرنے والا سب سے پہلے جہنَّم میں جائے گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُاللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مَدنی حکایت

صدرُ الافاضِل حضرتِ علاّمہ مولٰینا سیِّد **محمد** نعیم الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی **خزائنُ العِرفان صَفْحَہ 823** پر لکھتے ہیں: میٹھے میٹھے آقا مدینے والے **مصطفٰے** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب جہاد کیلئے روانہ ہوتے یا سفر فرماتے تو ہر دو مالدار کے ساتھ ایک نادار مسلمان کو کر دیتے کہ یہ غریب اُن کی خدمت کرے اور وہ اس کو کھلائیں پلائیں اس طرح ہر ایک کا کام چلتا رہے۔ اسی طرح ایک موقع پر حضرت سیِّدُنا **سَلمان** رضی اللہ تعالٰی عنہ دو آدمیوں کے ساتھ کئے گئے تھے۔ ایک روز آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ سو گئے اور کھانا تیّار نہ کر سکے تو ان دونوں نے انہیں کھانا طلب کرنے کیلئے بارگاہِ رسالت میں بھیجا۔ **سرکارِ مدینہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ''خادِمِ مَطْبَخ'' (یعنی باورچی خانے کے خادم) حضرتِ سیِّدُنا **اُسامہ** رضی اللہ تعالٰی عنہ تھے۔ ان کے پاس کھانا ختم ہو چکا تھا لہٰذا اُنھوں نے کہا: میرے پاس کچھ نہیں۔ جب حضرتِ سیِّدُنا **سَلمان** رضی اللہ تعالٰی عنہ نے دونوں رُفَقاء کو آکر بتایا تو انہوں نے کہا: ''**اُسامہ** (رضی اللہ تعالٰی عنہ) نے بُخل کیا۔'' جب بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوئے تو **سرکارِ نامدار** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے (بِاِذنِ پروردگار عَزَّوَجَلَّ غیب کی خبر دیتے ہوئے) فرمایا: ''میں تمہارے مُنہ میں گوشت کی رنگت دیکھتا ہوں'' اُنھوں نے عرض کیا: ہم نے گوشت کھایا ہی نہیں۔ فرمایا: تم نے غیبت کی اور جو مسلمان کی غیبت کرے اُس نے مسلمان کا گوشت کھایا۔

(تفسیرِ بَغَوی ج ۴ ص ۱۹۴)

اللہ رَبُّ العباد تبارَکَ وَتعالٰی ارشاد فرماتا ہے:

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔

وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ بَعْضًا ؕ اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَکَرِهْتُمُوْهُ ؕ (پ۲۶ الحُجرات ۱۲)

ترجَمۂ کنزالایمان: اورایک دوسرے کی غیبت نہ کرو۔ کیاتم میں کوئی پسند رکھے گا کہ اپنے مرے بھائی کا گوشت کھائے؟ تو یہ تمھیں گوارا نہ ہوگا۔

غیبت حرام ہونے کی حکمت

حضرتِ سیِّدُنا اِمام احمد بن حَجَر مَکّی شَافِعِی علیہ رحمۃ اللہِ القوی نقل کرتے ہیں: کسی کی برائی بیان کرنے میں خواہ کوئی سچّا ہی کیوں نہ ہو پھر بھی اس کی **غیبت** کو حرام قرار دینے میں حکمت مؤمن کی عزّت کی حفاظت میں مبالغہ کرنا ہے اور اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ انسان کی عزّت وحرمت اور اس کے حُقُوق کی بَہُت زیادہ تاکید ہے، نیز اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کی عزّت کو گوشت اور خون کے ساتھ تشبیہ دے کر مزید پختہ ومُؤَکَّد کر دیا اور اس کے ساتھ ہی مبالَغہ کرتے ہوئے اسے مُردہ بھائی کا گوشت کھانے کے مُتَرادِف قرار دیا چُنانچِہ پارہ 26 سورۃُ الحُجرات آیت نمبر 12 میں ارشاد فرمایا: اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَکَرِهْتُمُوْهُ ؕ (ترجَمۂ کنزالایمان: کیاتم میں کوئی پسند کریگا کہ اپنے مرے بھائی کا گوشت کھائے تو یہ تمہیں گوارا نہ ہوگا) عزّت کو گوشت سے تشبیہ دینے کی وجہ یہ ہے کہ انسان کی بےعزّتی کرنے سے وہ ایسی ہی تکلیف محسوس کرتا ہے جیسا کہ اس کا گوشت کاٹ کر کھانے سے اس کا بدن درد محسوس کرتا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ کیونکہ عقلمند کے نزدیک مسلمان کی عزّت کی قیمت خون اور گوشت سے بڑھ کر ہے۔ سمجھدار آدمی جس طرح لوگوں کا گوشت کھانا اچھا نہیں سمجھتا اسی طرح ان کی عزّت پامال کرنا بدرجۂ اَولیٰ اچھا تصوُّر نہیں کرتا کیونکہ یہ ایک تکلیف دِہ اَمر (یعنی مُعامَلہ) ہے اور پھر اپنے بھائی کا گوشت کھانے کی تاکید لگانے کی وجہ یہ ہے کہ کسی کے لئے اپنے بھائی کا گوشت کھانا تو بَہُت دور کی بات ہے (معمولی سا) چبانا بھی ممکن نہیں ہوتا لیکن دُشمن کا مُعامَلہ اس کے برعکس ہے۔ (اَلزَّواجِرُ عَنِ اقْتِرافِ الْکبائِر ج۲ ص۱۰)

غیبت کے مُتَعلّق ایک اعتراض کا جواب

اِمام احمد بن حَجَر علیہ رحمۃ اللہِ الاکبر نے غیبت کے بارے میں سمجھانے کے لئے خود ہی اعتراض وارِد کیا اور خود ہی اس کا جواب ارشاد فرمایا ہے لہٰذا مُلاحظہ ہو:

اعتِراض: کسی کے منہ پر اُس کا عیب بیان کرنا **حرام** ہے کیونکہ اِس سے اُسے ہاتھوں ہاتھ تکلیف پہنچتی ہے جبکہ غیر موجودَگی میں **غیبت** کرنے سے اُسے تکلیف نہیں پہنچتی کیوں کہ اسے اس کی اطّلاع ہی نہیں ہوتی۔

جواب: اس کا ایک جواب یہ ہے کہ (پارہ 26 سورۃُ الحُجُرات آیت نمبر 12 میں اس لفظ) **مَیْتًا** (یعنی مُردہ) کی قید سے یہ اعتراض خود بخود ختم ہو جاتا ہے وہ اس طرح کہ اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھانے سے خود کھائے جانے والے کو (ظاہراً) کوئی تکلیف نہیں ہوتی، حالانکہ یہ انتہائی گھٹیا اور بُرا فعل ہے۔ تاہم وہ مُردہ جان لے کہ میرا گوشت کھایا جا رہا ہے تو اُسے ضَرور تکلیف پہنچے۔ اِسی طرح کسی کی غیر موجودگی میں اس کے عیب بیان کرنا بھی حرام ہے کیونکہ جس کی **غیبت** کی گئی اگر اسے اطّلاع ہو جائے تو اُسے بھی تکلیف ہوگی۔ **(اَلزَّواجِرُ عَنِ اقْتِرافِ الْکبائِر ج۲ ص۱۰)**

غیبت و بُہتان کا فرق

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِستِفسار فرمایا: کیا تم جانتے ہو **غیبت** کیا ہے؟ عرض کی گئی: اَللہُ عَزَّوَجَلَّ اور اس کا **رسول** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: (غیبت یہ ہے کہ) تم اپنے بھائی کا اِس طرح ذکر کرو جسے وہ ناپسند کرتا ہے۔ عرض کی گئی: اگر وہ بات اس میں موجود ہو تو؟ فرمایا: جو بات تم کہہ رہے ہو اگر وہ اُس میں موجود ہو تو تم نے اس کی **غیبت** کی اور اگر اس میں نہ ہو تو تم نے اُس پر **بہتان** باندھا۔ **(صَحیح مُسلِم ص۱۳۹۷ حدیث ۲۵۸۹)**

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: **غیبت** سچے عیب بیان کرنے کو کہتے ہیں اور **بہتان** جھوٹے عیب بیان کرنے کو، **غیبت** ہوتی ہے سچ مگر ہے حرام۔ اکثر گالیاں سچّی ہوتی ہیں مگر ہیں

بے حیائی وحرام، (معلوم ہوا کہ) ہر سچ حلال نہیں ہوتا۔ خلاصہ یہ ہے کہ **غیبت** ایک گناہ ہے **بہتان** دو گناہ۔

(مراۃ المناجیح ج۶ ص ۴۵۶)

غیبت کی تعریف بہارِ شریعت میں

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علاّمہ مولٰینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے **غیبت کی تعریف** اس طرح بیان کی ہے: کسی شخص کے پوشیدہ عیب کو اس کی برائی کرنے کے طور پر ذکر کرنا۔

(بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ ص ۱۷۵)

غیبت کی تعریف از ابنِ جوزی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! افسوس کہ آج ہماری اکثریّت کو **غیبت کی تعریف** تک معلوم نہیں حالانکہ اِس کے بارے میں ضَروری اَحکام جاننا **فرض علوم** میں سے ہے۔ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 300 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**آنسوؤں کا دریا**'' صَفحہ 256 پر **حضرتِ علاّمہ** اَبُو الْفَرَج عَبْدُ الرَّحمٰن ابنِ جَوزِی علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ القوی نے اَحادیثِ مبارکہ کی روشنی میں **غیبت** کی جو تعریف بیان فرمائی ہے، وہ یہ ہے: تو **اپنے بھائی** کو ایسی چیز کے ذَرِیعے یاد کرے کہ اگر وہ سن لے یا یہ بات اسے پہنچے تو اسے **ناگوار گزرے** اگرچہ تو اس میں سچّا ہو خواہ اس کی **ذات** میں کوئی نَقص (خامی) بیان کرے یا اس کی عَقل میں یا اس کے **کپڑوں** میں یا اس کے **فعل** یا **قول** میں کوئی کمی بیان کرے یا اس کے **دین** یا اس کے **گھر** میں کوئی **نَقص** (عیب) بیان کرے یا اس کی سواری یا اس کی اولاد، اس کے غلام یا اس کی کنیز میں کوئی عیب بیان کرے یا اس سے مُتَعَلِّق (یعنی تعلُّق رکھنے والی) کسی بھی شے کا (برائی کے ساتھ) تذکرہ کرے یہاں تک کہ تیرا یہ کہنا کہ اس کی آستین یا دامن لمبا ہے سب **غیبت** میں داخل ہیں۔

(بَحرُ الدُّمُوع ص۱۸۷)

غیبت کیا ہے؟

حضرتِ سیِّدُنا امام احمد بن حَجَر مکّی شافِعی علیہ رحمۃ اللہِ القوی نقل کرتے ہیں: عُلَماءِ کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلام فرماتے ہیں: انسان کے کسی ایسے عیب کا ذکر کرنا جو اس میں موجود ہو **غیبت** کہلاتا ہے، اب وہ عیب چاہے اُس کے دین، دنیا، ذات، اَخلاق، مال، اولاد، بیوی، خادِم، غلام، عِمامہ، لباس، حرکات وسکنات، مُسکراہٹ، دیوانگی، تُرش رُوئی اور خوش روئی وغیرہ کسی بھی ایسی چیز میں ہو جو اس کے مُتَعَلِّق ہو۔ **جِسمانیت میں غیبت کی مثالیں**: اندھا، لنگڑا، گنجا، ٹھگنا، لمبا، کالا اور زرد وغیرہ کہنا۔ **دین میں غیبت کی مثالیں**: فاسِق، چور، خائن، ظالم، نَماز میں سُستی کرنے والا، اور والِدَین کا نافرمان وغیرہ کہنا۔ مزید آگے چل کر نقل فرماتے ہیں: کہا جاتا ہے کہ ''**غیبت** میں کھجور کی سی مٹھاس اور شراب جیسی تیزی اور سرور ہے۔'' اللہ عَزَّوَجَلَّ اس آفت سے ہماری حفاظت فرمائے اور ہماری طرف سے **غیبت** والوں کے حُقُوق (محض اپنے فضل وکرم سے) خود ہی ادا فرمائے کیونکہ اُس عَزَّوَجَلَّ کے علاوہ انہیں کوئی شمار نہیں کرسکتا۔ (اَلزَّواجِرُ عَنِ اقْتِرافِ الْکبائِر ج ۲ ص ۱۹)

گنہِ گداؔ کا حساب کیا وہ اگرچہ لاکھ سے ہیں سوا
مگر اے عَفُو ترے عَفو کا تو حساب ہے نہ شمار ہے

(اپنے کلام کے اس مَقْطَع کے مصرعۂ اُولیٰ میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن نے خوب انکساری فرمائی ہے۔ لہٰذا ''رضاؔ'' کی جگہ سگِ مدینہ عفی عنہ نے اپنے گناہوں کے تصوُّر سے ''گدا'' لکھا ہے)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُاللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میں علاقے کا نامی گرامی بدمعاش تھا؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غیبت کی عادت سے سچّی توبہ کیجئے، زَبان کی حفاظت کا ذِہن بنائیے، توبہ پر استقامت پانے کیلئے ''دعوتِ اسلامی'' کے **مَدَنی ماحول** سے ہر دم وابستہ رہئے اور سُنّتوں کی تربیّت کے **مَدَنی قافِلوں** کے مسافِر بنئے آپ کی ترغیب وتحریص کیلئے ایک **مَدَنی بہار** پیش کی جاتی ہے۔**ایک** مبلغِ دعوتِ اسلامی کا بیان ہے کہ جُمادَی الآخرہ ۱۴۲۹ھ، جون 2008ء میں ہمارا **مَدَنی قافِلہ** اوکاڑہ (پنجاب۔ پاکستان) پہنچا۔ وہاں پر ایک بارِیش (یعنی داڑھی والے) عمر رسیدہ اسلامی بھائی سے میری مُلاقات ہوئی۔ ان کے سر پر سبز سبز عمامہ شریف اپنے جلوے لُٹا رہا تھا۔ دورانِ گفتگو انہوں نے انکشاف کیا کہ **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول میں آنے سے پہلے میں اپنے علاقے کا نامی گرامی **بدمَعاش** تھا۔ میں شراب کا ایسا رَسیا تھا کہ جب کہیں جاتا تو **شراب** کے کنستر میری گاڑی میں دھرے ہوتے۔ میں اپنے ساتھ گن مین رکھتا اور خود بھی مُسلّح رہتا تھا۔ میرے کالے کرتُوتوں کی وجہ سے لوگ مجھ سے اس قدر **نفرت** کرتے کہ میرے قریب سے گزرنا پسند نہ کرتے تھے۔

میں نے ''مَدَنی لائن'' کیسے اختیار کی، اس کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ ہمارے علاقے میں **نیکی کی دعوت** کی دُھومیں مچانے والے **دعوتِ اسلامی** کے **مُبلّغین** مجھے بھی نیکی کی دعوت دینے کے لئے آیا کرتے، مگر میں غفلت کی گہری وادیوں میں گم تھا اس لئے ان کی دعوت توجُّہ سے سننے کے بجائے ان کا ہاتھ پکڑ کر بولتا: ''میرے ساتھ بیٹھ کر شراب پیو۔'' اُن کو کبھی ڈانٹتا تو کبھی جھاڑتا مگر وہ موقع پا کر پھر **اِنفرادی کوشش** کے لئے آجایا کرتے۔ یوں ایک طویل عرصہ وہ مجھ پر اِنفرادی کوشش کرتے رہے اور میں سُنی ان سُنی کرتا رہا۔ ایک روز میرے دل میں خیال آیا کہ یہ بے چارے اتنے عرصے سے مجھ پر کوششیں کر رہے ہیں کیوں نہ آج ان کی بات توجّہ سے سن لی جائے دیکھوں تو سہی **آخر یہ کہتے کیا ہیں!** اب کی بار اسلامی بھائی ''نیکی کی دعوت'' دینے آئے تو میں نے بڑی توجُّہ سے اُن کی دعوت سُنی اللہ کی شان کہ ان کی

دعوت میرے دل میں اُتر گئی اور **لَبَّیک** (یعنی میں حاضر ہوں) کہتے ہوئے اُن کے ساتھ **مسجد** کی طرف چل دیا، غالباً ہوش سنبھالنے کے بعد زندگی میں پہلی بار میں مسجد کے اندر داخِل ہوا۔ **عاشقانِ رسول** کی صُحبت اور مسجِد میں ہونے والے سنّتوں بھرے بیان نے میرے دل کی کیفیّت کو بدل کر رکھ دیا۔ میں نے اسلامی بھائیوں کے پاس آنا جانا شروع کر دیا اور پھر سرکارِ **غوثِ اعظم** علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الاکرم کے سلسلے میں مرید بن گیا۔ مرید تو کیا ہوا میرے انداز بدلتے چلے گئے۔ میں نے سب گناہوں سے توبہ کر لی، شراب پینا چھوڑ دی، **نَمازی** بن گیا اور چہرہ سنَّت کے مطابِق **داڑھی** اور سر **عمامہ شریف** سے ''سرسبز'' ہو گیا۔ لوگ میری اس تبدیلی پر حیران تھے۔ بعضوں کو تو یقین ہی نہیں آرہا تھا کہ اس قدر بگڑا ہوا انسان بھلا کیسے سدھر سکتا ہے! ایک روز عجیب چُٹکُلہ ہوا کہ **دو اخباری نمائندے** میرے قریب سے گزرے تو ایک نے میری طرف اشارہ کر کے دوسرے کو بتایا یہ وُہی شخص ہے، میرا تبدیل شدہ حُلیہ دیکھ کر دوسرے کو یقین نہ آیا اور اُس نے مجھ سے باقاعِدہ تصدیق کی کہ کیا آپ واقِعی ''وہی'' ہیں؟ میرے ہاں کرنے پر وہ دم بخود رہ گیا اور کہنے لگا کہ اپنی تبدیلی کا راز بتائیے ہم **اخبار** میں آپ کی خبر چھاپیں گے۔ مگر میں نے منع کر دیا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ یہ **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول کی **بَرَکتیں** ہیں کہ مجھ جیسا رُسوائے زمانہ انسان بھی صلوٰۃ و سنّت کی راہ پر چلنے لگا اور مُعاشرے کا ایک باعزت فرد بن گیا۔

عزّوجل
اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تری دُھوم مچی ہو

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

انفرادی کوشش کی برکت سے راہِ جنّت مل گئی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اِخلاص واِستقامت کے ساتھ کی گئی **انفرادی کوشش** کی کیسی **برکتیں** نصیب ہوئیں اور بربادیٔ آخرت کے راستے پر چلنے والے اسلامی بھائی کو **جنّت** میں لے جانے والے راستے پر گامزن ہونے کی توفیق مل گئی۔ ہر اسلامی بھائی کو چاہیے کہ گھبرائے اور شرمائے بِغیر ہر طرح کے اسلامی بھائیوں کو **نیکی کی دعوت** پیش کیا کریں، کیا عجب کہ آپ کے چند کلمات کسی کی **دنیا و آخرت سنورنے** کا سبب اور آپ کے لئے **ثوابِ جاریہ** کا ذَرِیعہ بن جائیں۔ نیکی کی دعوت کے ثواب کی تو کیا ہی بات ہے!

ہر کلمے کے بدلے ایک سال کی عبادت کا ثواب

ایک بار حضرتِ سیِّدُ نا موسیٰ کلیمُ اللہ علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیہِ الصّلٰوۃ وَالسّلام نے بارگاہِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کی: **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ جو اپنے بھائی کو نیکی کا حکم کرے اور بُرائی سے روکے اُس کی جزا کیا ہے؟ اللہ تبارَکَ وَتعالٰی نے ارشاد فرمایا: میں اُس کے ہر ہر کلمہ کے بدلے **ایک ایک سال کی عبادت کا ثواب** لکھتا ہوں اور اُسے جہنّم کی سزا دینے میں مجھے حیا آتی ہے۔

(مُکاشَفَۃُ الْقُلوب ص۴۸)

مجھے تم ایسی دو ہمّت آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم دُوں سب کو نیکی کی دعوت آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم
بنا دو مجھ کو بھی نیک خصلت نبیِّ رحمت شفیعِ اُمّت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُاللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اکثر گھر میدانِ جنگ بنے ہوئے ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! **غیبت** انتہائی تباہ کار ہے، اِسی **غیبت** کے باعِث آج اکثر گھر میدانِ کارزار بنے ہوئے ہیں، خاندانوں اور برادریوں میں، مَحَلّوں اور بازاروں میں، عوام وخواص کے اکثر طبقوں میں بلکہ سنّت کی خدمت کا جذبہ رکھنے والے مُتَعَدِّد افراد کے درمیان بھی اِسی **غیبت** کے باعِث نفرت کی مَنحوس دیواریں قائم ہیں۔ آہ! مرنے کے بعد نازُک بدن **غیبت** کا ہولناک عذاب کیسے برداشت کر سکے گا! سنو! سنو!

سینوں سے لٹکے ہوئے لوگ

سرورِکائنات، شاہِ موجودات، محبوبِ ربُّ الْاَرضِ وَالسَّمٰوٰت عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: معراج کی رات میں ایسی عورتوں اور مَردوں کے پاس سے گزرا جو اپنی چھاتیوں کے ساتھ لٹک رہے تھے، تو میں نے پوچھا: **اے جبرئیل!** یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کی: یہ منہ پر عیب لگانے والے اور پیٹھ پیچھے برائی کرنے والے ہیں اور ان کے مُتَعَلِّق اللہ عَزَّوَجَل ارشاد فرماتا ہے:

وَیۡلٌ لِّکُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِۣ ﴿۱﴾

(پ ۳۰ الھُمَزہ: ۱)

ترجَمۂ کنز الایمان: خرابی ہے اس کے لئے جو لوگوں کے منہ پر عیب کرے، پیٹھ پیچھے بدی کرے۔

(شُعَبُ الْاِیمان ج۵ ص۳۰۹ حدیث۶۷۵۰)

تانبے کے ناخُن

سرکارِدوعالم، نُورِ مجسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: میں شبِ معراج ایسی قوم کے پاس سے گزرا جو اپنے چہروں اور سینوں کو تانبے کے **ناخنوں** سے نوچ رہے تھے۔ میں نے پوچھا: **اے جبرئیل!** یہ کون لوگ ہیں؟ کہا: یہ لوگوں کا گوشت کھاتے (یعنی غیبت کرتے) تھے اور اُن کی **عزّت** خراب کرتے تھے۔ **(سُنَنِ ابوداوٗد ج۴ ص۳۵۳ حدیث ۴۸۷۸)**

عورتیں زیادہ غیبتیں کرتی ہیں

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: ان پر خارِش کا عذاب مُسَلَّط کر دیا گیا تھا اور ناخن تانبے کے دھار دار اور نوکیلے تھے ان سے سینہ چہرہ کُھجلاتے تھے اور زخمی ہوتے تھے۔ **خدا** (عَزَّوَجَلَّ) کی پناہ یہ عذاب سخت عذاب ہے، یہ واقِعہ بعد قِیامت ہوگا جو حُضُورِ انور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم) نے آنکھوں سے دیکھا مزید فرماتے ہیں: یعنی یہ لوگ مسلمانوں کی **غیبت** کرتے تھے اور ان کی آبرو ریزی (عزت خراب) کرتے تھے یہ کام **عورتیں** زیادہ کرتی ہیں انھیں اس سے عبرت لینی چاہئے۔ **(مراۃ ج۶ ص۶۱۹)**

پہلوؤں سے گوشت کاٹ کر کھلانے کا عذاب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کبھی تنہائی میں غور کیجئے کہ ہماری کمزوری کی حالت تو یہ ہے کہ معمولی خارِش بھی برداشت نہیں ہوتی، ناخُن کا معمولی چِرکا (یعنی ہلکا سا چیرا) بھی سہا نہیں جاتا تو اگر **غیبت** کر کے بِغیر توبہ کئے مر گئے اور **تانبے کے ناخنوں** سے چہرہ اور سینہ چھیلنے اور نوچنے کی سزا دی گئی تو اِس سخت ترین اذیّت کی سَہار کیوں کر ہوگی! **غیبت** کے ایک اور دل ہلا دینے والے عذاب کی روایت سنئے اور تھر تھر کانپئے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خُدری رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جس رات مجھے آسمانوں کی سَیر کرائی گئی تو میرا گزر ایک ایسی قوم پر ہوا **جن کے پہلوؤں سے گوشت کاٹ کر خُود ان ہی کو کھلایا جا رہا تھا۔** انہیں کہا جاتا، کھاؤ! تم اپنے بھائیوں کا گوشت کھایا کرتے تھے۔ میں نے پوچھا: **اے جبرئیل** یہ کون ہیں؟ عرض کی: آقا! یہ لوگوں کی غیبت کیا کرتے تھے۔ **(دَلائِلُ النُّبُوَّۃ لِلْبَیْہَقی ج۲ ص۳۹۳، تَنبِیہُ الغافِلین ص۸۶)**

قِیامت میں مُردہ بھائی کا گوشت کِھلایا جائے گا

حضور نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم علیه اَفضَلُ الصَّلٰوۃِ وَ التَّسلیم کا فرمانِ عظیم ہے: جو دنیا میں اپنے (جس) بھائی کا گوشت کھائے گا (یعنی غیبت

کرے گا) وہ (یعنی جس کی غیبت کی تھی) قِیامت کے دن اُس کے قریب لایا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا: ''اسے مُردہ حالت میں (بھی) کھا جس طرح اسے زندہ کھاتا تھا۔'' پس وہ اسے کھائے گا اور تیوری چڑھالے گا (یعنی منہ بگاڑے گا) اور (سخت تکلیف کی وجہ سے) شوروغل مچائے گا۔ (اَلْمُعْجَمُ الْاَ وْسَط لِلطّبَرانی ج ۱ ص ۴۵۰ حدیث ۱۶۵۶)

زَبان جلنے سے محفوظ رہے گی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غیبتوں اور گناہوں بھری باتوں سے رشتہ توڑیئے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی یادوں، میٹھے میٹھے مصطَفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نعتوں سے رشتہ جوڑیئے خوب دُرود و سلام کیلئے زَبان کا استِعمال کیجئے اور خوب خوب تِلاوتِ قرآنِ پاک کیجئے اور ثواب کا ڈھیروں خزانہ حاصل کیجئے۔ چُنانچِہ ''روحُ البیان'' میں یہ حدیثِ قُدسی ہے: جس نے ایک بار بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیْم کو الحمد شریف کے ساتھ ملا کر (یعنی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن ختمِ سورۃ تک) پڑھا تو تم گواہ ہو جاؤ کہ میں نے اسے بَخش دیا، اس کی تمام نیکیاں قَبول فرمائیں اور اس کے گناہ مُعاف کر دیئے اور اس کی زَبان کو ہر گز نہ جلاؤں گا اور اس کو عذابِ قبر، عذابِ نار، عذابِ قِیامت اور بڑے خوف سے نَجات دوں گا۔ (تفسیر روحُ البیان ج ۱ ص ۹) ملانے کا مزید واضح طریقہ مُلاحظہ فرمالیجئے: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیْ۔مِلْ۔حَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن..... سورۃ پوری کیجئے۔

رِہائی مجھ کو ملے کاش! نفس و شیطاں سے ترے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا دیتا ہوں واسِطہ یا ربّ عزوجل
گناہ بے عدد اور جرم بھی ہیں لاتعداد کر عَفو سہ نہ سکوں گا کوئی سزا یاربّ عزوجل

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد
تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نَماز و روزہ کی نُورانیّت گئی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غیبت کی تباہ کاریوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس کی نُحوست سے عبادت کی **نُورانیّت** رخصت ہو جاتی ہے چُنانچِہ **ایک** بار کا ذِکر ہے کہ **دو روزہ دار** جب نَماز ِظہر یا عَصر سے فارِغ ہوئے تو (غیب جاننے والے) پیارے پیارے آقا مکّی مَدَنی **مصطَفٰے** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے **فرمایا**: تم دونوں وُضو کرو اور نَماز دُہراؤ اور روزہ پورا کرو اور دوسرے دن اِس روزے کی قَضاء کرنا۔ اُنہوں نے عَرض کی: **یارسولَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم یہ حُکم کس لئے ہوا؟ فرمایا: تم نے فُلاں شخص کی **غیبت** کی ہے۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج۵ ص ۳۰۳ حدیث ۶۷۲۹)

دو فرامینِ مُصطَفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غیبت عبادت کے حق میں بڑی تباہ کار ہے، اِس ضِمن میں **دو فرامینِ مُصطَفٰے** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم مُلاحَظہ فرمائیے:

﴿1﴾ روزہ سِپَر ہے، جب تک اسے پھاڑا نہ ہو۔ عرض کی گئی: کس چیز سے پھاڑے گا؟ ارشاد فرمایا: جھوٹ یا **غیبت** سے (اَلْمُعْجَمُ الْاَ وْسَط ج ۳ ص ۲۶۴ حدیث ۴۵۳۶) ﴿2﴾ روزہ اس کا نام نہیں کہ کھانے اور پینے سے باز رہنا ہو، روزہ تو یہ ہے کہ لغو و بیہودہ باتوں سے بچا جائے۔ (اَلْمُستَدرَک لِلْحاکِم ج ۲ ص ۶۷ حدیث ۱۶۱۱)

کیا غیبت سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

غیبت سے روزہ وغیرہ عبادت کی نُورانیّت چلی جاتی ہے ۔ چُنانچِہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ **بہارِ شریعت** جلد اوّل صَفحہ 984 پر صدرُ الشَّریعہ ،بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولٰینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: احتِلام ہوا یا **غیبت** کی تو روزہ نہ گیا (دُرِّمُختار ج ۳ ص ۴۲۱، ۴۲۸) اگرچِہ **غیبت بَہُت سخت کبیرہ** (گناہ) ہے۔ قراٰنِ مجید میں **غیبت** کرنے کی نسبت فرمایا: ''جیسے اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھانا۔'' اور حدیث میں فرمایا: ''**غیبت** زنا سے بھی سخت تر ہے۔'' (اَلْمُعْجَمُ الْاَ وْسَط ج۵ ص ۶۳ حدیث ۶۵۹۰) گرچِہ **غیبت** کی وجہ سے روزہ کی

نورانیَّت جاتی رہتی ہے۔ صَفْحہ 996 پر فرماتے ہیں: جھوٹ، **چغلی**، **غیبت**، گالی دینا، بیہودہ (یعنی بے حیائی کی) بات، کسی کو تکلیف دینا کہ یہ چیزیں ویسے بھی ناجائز و حرام ہیں روزے میں اور زیادہ حرام اور ان کی وجہ سے روزے میں **کراہت** آتی ہے۔

کھولتے پانی اور آگ کے درمیان دوڑنے والا

نبیِّ آخرالزّمان، شَہَنشاہِ کون و مکان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: چار طرح کے جہنَّمی جو کہ **حَمِیْم** اور **جَحِیْم** (یعنی کھولتے پانی اور آگ) کے درمیان بھاگتے پھرتے وَیل و ثُبُور (یعنی ھلاکت) مانگتے ہونگے۔ ان میں سے ایک شخص وہ ہوگا کہ جو اپنا گوشت کھاتا ہوگا۔ جہنَّمی کہیں گے: اس بد بخت کو کیا ہوا ہماری تکلیف میں اِضافہ کئے دیتا ہے؟ کہا جائے گا: یہ ''بد بخت'' لوگوں کا گوشت کھاتا (یعنی غیبت کرتا) اور **چغلی** کرتا تھا۔

(ذَمُّ الْغِیبَۃِ لِابْنِ اَبِی الدُّنیا ص ۸۹ رقم ۴۹)

خوفِ گناہ ہو تو ایسا!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آہ! جہنَّم کا خوفناک عذاب!! غیبت و مَعصیت سے کنارہ کشی نہایت ہی ضَروری ہے ورنہ سخت سخت مُصیبت کا سامنا ہو سکتا ہے۔ ہمیں اپنے گناہوں پر ندامت ہونی اور اس کی وجہ سے دَہشت کھانی چاہئے۔ کاش! نصیب ہو جائے! اِس ضِمن میں ایک **حِکایت** پڑھئے اور تڑپئے: ایک مرتبہ عابِدین یعنی نیک بندوں کا ایک قافِلہ جس میں حضرتِ سیِّدُنا عَطاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی موجود تھے سفر پر چلا، کثرتِ عِبادت کے سبب اُن عابِدین کی آنکھیں اندر کی طرف ہو گئی تھیں، پاؤں سوج گئے تھے اور اتنے کمزور ہو گئے تھے جیسے کہ خربوزے کے چھلکے! ایسا محسوس ہوتا تھا گویا ابھی ابھی قبروں سے نکل کر آئے ہیں! راہ میں ایک عابِد بے ہوش ہو گئے اور باوُجُود یہ کہ وہ دن سخت سردی کے تھے اُن کے سر سے بَسَبَبِ دَہشت پسینہ ٹپکنے لگا! ہوش آنے کے بعد لوگوں کے اِستِفسار پر بتایا: جب میں اس جگہ سے گزرا تو مجھے یاد آیا کہ فُلاں روز اِس مقام پر میں نے **گناہ** کیا تھا، اِس خیال سے میرے دل میں حسابِ آخِرت کی دَہشت طاری ہو گئی اور میں بے ہوش ہو گیا۔

(اِحیاءُ الْعُلوم ج ۴ ص ۲۲۹ مُلَخَّصاً)

کسی کی خامیاں دیکھیں نہ میری آنکھیں اور عزّوجلّ — کرے زَبان نہ عیبوں کا تذکرہ یا ربّ عزّوجلّ
تُلیں نہ حشر میں عطّار کے عمل مولیٰ عزّوجلّ — بِلا حساب ہی تو اِس کو بخشنا یا ربّ عزّوجلّ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد
تُوبُوا اِلَی اللّٰه! اَسْتَغْفِرُاللّٰه
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تُو نے اپنے بھائی کا گوشت کھایا ہے

حضرت سیِّدُ نا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ہم بارگاہِ رسالت میں حاضر تھے کہ **ایک آدمی اُٹھ کر چلا گیا**۔ اُس کے جانے کے بعد ایک شخص نے اس کی **غیبت** کی تو نبیِّ حاشر، رسولِ صابر وشاکر، محبوبِ ربِّ قادِر عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حکم صادِر فرمایا: ''خِلال کرو!'' اُس نے عرض کی: کس وجہ سے خِلال کروں میں نے گوشت تو نہیں کھایا! تو ارشاد فرمایا: بے شک تو نے اپنے بھائی کا گوشت کھایا (یعنی غیبت کی) ہے۔

(اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطّبَرانی ج ١٠ ص ١٠٢ حدیث ١٠٠٩٢)

''غیبت بہت بڑا گناہ ہے'' کے سولہ حُرُوف کی نسبت سے بیٹھک سے اُٹھ کر جانے والے کی غیبت کی 16 مثالیں

اِس حدیثِ پاک سے وہ لوگ عبرت حاصِل کریں جو کہ اپنی مجلس یعنی بیٹھک سے اُٹھ کر جانے والے کے بارے میں اِس طرح کی باتیں کرکے **غیبتوں** کا ارتِکاب کرتے ہیں مَثَلاً ❁ یار! وہ گیا، جان چھوٹی ❁ اِس نے بور کر دیا تھا ❁ خوامخواہ بحث کر رہا تھا ❁ اپنی چلائے جارہا تھا ❁ کسی کی نہیں سنتا تھا ❁ ڈیڑھ ہُشیار ہے ❁ چِکنی کرتا ہے ❁ بات بات پر ہاہا کرکے ہنستا تھا ❁ سیدھے منہ بات کہاں کر رہا تھا ❁ ذرا وانڑا (یعنی لُچّا، ٹیڑھا) ہے ❁ ہاں بھئی ایسوں سے **اللہ**

بجائے ❁ پیٹ کا بھی تھوڑا ہلکا ہے ❁ .B.B.C ہے ❁ ڈھول ہے ❁ تم نے وہ بات جو اس کے سامنے کی نا اِس کا اب خوب ڈنکا بجائے گا ❁ ہاں یار! آئندہ یہ آئے تو بات بدل دیا کرو کیوں کہ اس کے پیٹ میں کوئی بات نہیں رہتی وغیرہ وغیرہ۔

تو غیبت کی عادت چھڑا یا الٰہی عزوجل بُری بیٹھکوں سے بچا یا الٰہی عزوجل
ہو بیزار دل تہمتوں چغلیوں سے مجھے نیک بندہ بنا یا الٰہی عزوجل

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد
تُوبُوا اِلَی اللہ! اَسْتَغْفِرُاللّٰہ
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

منہ سے گوشت نکلا

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا **اُمِّ سَلَمہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کسی نے **غیبت** کے بارے میں (معلومات کیلئے) سُوال کیا تو اُمُّ الْمُؤمِنِین نے فرمایا: ایک دفعہ جُمُعَہ کے روز میں صُبح کے وقت اُٹھی، **رسولُ اللہ** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم **نمازِ فجر** کے لئے تشریف لے گئے۔ اتنے میں انصار کی عورَتوں میں سے ایک **پڑوسن** میرے پاس آئی اور کچھ مَردوں اور عورَتوں کی **غیبت** کرنے لگی، میں بھی **غیبت** میں شریک ہوئی اور ہم دونوں ہنسنے لگیں۔ **رسولُ اللہ** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم صبح کی نماز ادا کر کے تشریف لائے تو ان کی آواز سن کر ہم دونوں **خاموش** ہو گئیں۔ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے گھر کے دروازے میں کھڑے ہو کر اپنی چادر مبارک کا کونا پکڑ کر اپنی ناک پر رکھ لیا اور ارشاد فرمایا: اُف! جاؤ تم دونوں **قے** کر کے پانی سے (منہ) صاف کرو۔ میں نے قے کی تو منہ سے بہُت سا **گوشت** نکلا! اسی طرح دوسری عورت نے بھی **گوشت** کی قے کی۔ میں (یعنی سَیِّدَتُنا اُمِّ سَلَمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے **رسولُ اللہ** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم سے **گوشت** نکلنے کی وجہ پوچھی تو

فرمایا: یہ گوشت اُس شخص کا ہے جس کی تم نے غیبت کی ہے۔ (تفسیر دُرّ مَنثور ج۷ ص ۵۷۲)

''عورتیں دوزخ میں زیادہ ہوں گی'' کے تیئیس حُرُوف کی نسبت سے عورَتوں میں کی جانے والی غیبتوں کی 23 مثالیں

اِس حدیثِ پاک کو اسلامی بہنیں بار بار سنیں اور عبرت سے سر دُھنیں! افسوس صد کروڑ افسوس جب یہ مل کر بیٹھتی ہیں تو عُمُوماً غیر موجود اسلامی بہن کی خیر نہیں رہتی، ان کی آپس میں **غیبت کی 23 مثالیں** کچھ اِس طرح ہیں: ۞ وہ طلاقن (یعنی طلاڑی) ہے ۞ اُس کی سوا گز کی زَبان ہے ۞ اپنے میاں کو کبھی سکھ کا سانس نہیں لینے دیا ۞ اپنے میاں کے سامنے بَہُت زَبان چلاتی ہے ۞ ہاں بھئی! پھر میاں کے ہاتھوں پٹتی بھی ہے ۞ جی! جی! پھر بھی اِس کی ناک کہاں ہے! ۞ لگتا ہے طلاق لے گی تب سیدھی بیٹھے گی ۞ اُس نے اپنی بہو کے ناک میں دم کر رکھا ہے ۞ بہو سے نوکرانی کی طرح کام کرواتی ہے ۞ ارے بھئی! بہو کو اپنے ہاتھ سے مارتی ہے ۞ بہو کو روٹی کہاں دیتی ہے! ۞ بہو بے چاری بیمار ہے تب بھی آرام نہیں کرنے دیتی ۞ پڑوسنوں سے لڑتی رہتی ہے ۞ چڑ چڑی بَہُت ہے ۞ میاں کے ہاتھ میں دو پیسے آ گئے ہیں تو مزاج آسمان پر پہنچ گیا ہے ۞ بچّوں پر چیختی بَہُت ہے ۞ ایسی کنجوس ہے کہ چمڑی جائے مگر دمڑی نہ جائے ۞ خالی غریب بنتی ہے کافی سونا دبا رکھا ہے ۞ بچّی بَہُت شریف ہے مگر اِس کی ماں کی وجہ سے بے چاری کی منگنی ٹوٹی ہے ۞ عمر کافی ہوگئی ہے مگر اِس کو کہاں کوئی لیتا ہے ۞ بیٹی جوان ہوگئی ہے مگر گھر میں نہیں بٹھاتی ۞ دو دو بیٹیوں کی شادی کی مگر پڑوس میں کسی کو جھوٹے منہ بھی دعوت نہ دی ۞ وہ تو سُسرال میں جھگڑ کر میکے آ بیٹھی ہے۔



اسلامی بہنو! غیبت سے سچی توبہ کیجئے اور زَبان کی حفاظت کی ترکیب بنائیے اِس پر اِستِقامت پانے کیلئے تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابَستہ رہئے۔ دعوتِ

اسلامی کامَدَنی کام بھی کرتی رہئے اور **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں کی تربیَّت کے **مَدَنی قافِلوں** کی مُسافِرہ بننے کی سعادت بھی حاصِل فرماتی رہئے۔ (1) اگر کوئی پوچھے کہ مَدَنی قافِلوں میں کیا ملتا ہے؟ تو میں کہوں گا کہ مَدَنی قافِلوں میں کیانہیں ملتا! اِس **مَدَنی بہار** کومُلاحظہ فرمائیے اورعشقِ رُسول سے لبریز دل کا فیصلہ مَدَنی بہار کے اختتام پر دیئے ہوئے شعر پر **سُبحٰنَ اللہ** کہہ کرمُہرِ تصدیق لگا کر کیجئے۔چُنانچِہ حیدرآباد (بابُ الاسلام سندھ) کی ایک اسلامی بہن کا بیان کچھ یوں ہے کہ ہمارے علاقے میں دعوتِ اسلامی کی **اسلامی بہنوں کا ایک مَدَنی قافِلہ** تشریف لایا۔دوسرے دن علاقائی دورہ برائے **نیکی کی دعوت** کے بعد ہونے والے سنّتوں بھرے بیان میں مجھے بھی شرکت کی سعادت ملی، بیان کے بعد جب صلوٰۃ وسلام کے یہ اشعار پڑھے گئے، **''اے شَہَنشاہِ مدینہ الصّلوٰۃ وَالسّلام''** تو **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میں نے جاگتی آنکھوں سے دیکھا کہ **شَہَنْشاہِ مدینہ** سُرورِقلب وسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم پھولوں کا ہار پہنے وہاں تشریف لے آئے ہیں۔اپنے غم خوار آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کو دیکھ کر میں خود پر قابو نہ رکھ سکی اور میری آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی۔پھر وہ ایمان افروز منظر میری نگاہوں سے اوجھل ہو گیا یہاں تک کہ اجتماع اختِتام کو پہنچا۔

مل گئے وہ تو پھر کمی کیا ہے
دونوں عالم کو پا لیا ہم نے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مدینہ

(1) اسلامی بہنوں کے مَدَنی قافِلے کی ہر مُسافِرہ کے ساتھ اُس کے بچّوں کے ابّو یا قابلِ اعتماد مَحرم کا ساتھ ہونا لازِمی ہے نیز ذمّے داران کو اپنی مرضی سے مَدَنی قافِلے سفر کروانے کی اجازت نہیں مَثَلاً پاکستان کی اسلامی بہنوں کے مَدَنی قافلے کے لئے ''اسلامی بہنوں کی مجلس برائے پاکستان'' کی منظوری ضَروری ہے۔

تم نے ابھی ابھی گوشت کھایا ہے

ایک بار سلطانِ دو جہان، رحمتِ عالمیان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم اپنے مکانِ عالیشان میں تشریف فرما تھے جبکہ **اصحابِ صُفّہ** مسجِد میں تھے اور حضرتِ سیِّدُنا **زید بن ثابت** رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہیں سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی **احادیثِ مبارَکہ** سنا رہے تھے، اتنے میں **رسولُ اللہ** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں **گوشت** حاضر کیا گیا۔ **اَصحابِ صُفّہ** حضرتِ سیِّدُنا زَید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہنے لگے کہ جاؤ! تاجدارِ رسالت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے پاس جا کر عرض کرو کہ ہم نے کئی دنوں سے گوشت نہیں کھایا تا کہ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم ہمیں کچھ گوشت عنایت فرما دیں۔ جب حضرتِ سیِّدُنا **زَید** رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں سے چلے گئے تو یہ حضرات آپس میں کہنے لگے: حضرت سیِّدُنا زَید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اُسی طرح سرکارِ کائنات صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم سے **ملاقات** کرتے ہیں جس طرح ہم کرتے ہیں پھر یہ کیسے ہمیں احادیثِ مبارَکہ سناتے ہیں! جب حضرتِ سیِّدُنا **زَید** رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے دربار میں حاضر ہوئے اور **اَصحابِ صُفّہ** کی درخواست پیش کی تو **غیب دان** آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جاؤ ان سے کہو کہ **تم نے ابھی ابھی گوشت کھایا ہے**! آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے واپَس آ کر انہیں بتایا تو وہ حضرات **قسم** کھا کر کہنے لگے کہ ہم نے تو کئی دنوں سے گوشت نہیں کھایا! پھر **حضرتِ سیِّدُنا زَید** رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرکارِ رسالت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی خدمتِ بابَرَکت میں حاضِر ہوئے اور دوبارہ عرض کی تو پھر **رسولُ اللہ** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''**انہوں نے ابھی ابھی گوشت کھایا ہے**!'' وہ واپس ہوئے اور **اَصحابِ صُفّہ** کو یِہی جواب بتا دیا۔ اب کی بار وہ سب سرکارِ عالی وقار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے دربارِ گُہر بار میں حاضِر ہوگئے۔ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تم نے ابھی ابھی اپنے **بھائی کا گوشت** کھایا ہے اور اس کا اثر تمہارے دانتوں میں موجود ہے، تھوک کر دیکھو گوشت کی سُرخی کو۔'' اُنہوں نے ایسا ہی کیا تو وہاں **خون ہی خون** تھا، سب نے **توبہ** کی، اپنی بات سے رُجُوع کیا اور **حضرتِ سیِّدُنا زَید** رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

مُعافی مانگی۔ (تَنبِیهُ الْغافِلین ص ٨٦)

مُردار خور جہنَّمی

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مِعراج کی رات جہنَّم میں ایسے لوگ دیکھے جو مُردار کھا رہے تھے! اِستِفسار فرمایا (یعنی پوچھا): **اے جبرئیل !** یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کی: یہ وہ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے (یعنی غیبت کرتے) تھے۔ اور ایک شخص دیکھا جس کا رنگ سرخ اور آنکھیں انتہائی نیلی تھیں تو پوچھا: **اے جبرئیل!** یہ کون ہے؟ عرض کی: یہ (حضرتِ صالح عَلَیہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام کی) اونٹنی کی **کُونچیں** (یعنی ٹانگیں) کاٹنے والا ہے۔

(مُسند اِمام احمد بن حنبل ج ۱ ص ۵۵۳ حدیث ۲۳۲۴)

مُردار کا گوشت کھانا آسان نہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بظاہر **غیبت** کرنا بَہُت ہی آسان لگتا ہے، مگر یاد رکھئے! جہنَّم میں مُردار کا گوشت کھانا کوئی آسان بات نہیں، آج زندگی میں بکرے کا تازہ کچّا گوشت کوئی نہیں کھا سکتا ، بلکہ اگر پکانے میں کسر رہ جاتی ہے، نمک مصالحہ (مَصا۔لِ۔حَہ) کم ہوتا ہے یا ٹھنڈا ہو جاتا ہے تو بسا اوقات کھانے کو جی نہیں کرتا تو ذرا تصوُّر کیجئے کہ کچّا گوشت اور وہ بھی ذبح شدہ نہیں مُردار، پھر حلال حیوان کا نہیں مرے ہوئے انسان کا! ایسا گوشت بھلا کون کھا سکتا ہے! مزید اِس روایت میں جس گہرے سرخ اور نیلے رنگ کے آدمی کا ذکر ہے: وہ قومِ ثمود کا سب سے پرلے دَرَجے کا شریر اور خبیثُ النَّفس شخص **''قُدار بن سالِف''** تھا جس نے حضرت سیِّدُنا صالح عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی مقدّس اُونٹنی کی مبارَک ٹانگیں کاٹی تھیں۔

مجھے غیبتوں سے بچا یا الٰہی عزوجل گناہوں کی عادت چھڑا یا الٰہی عزوجل
پئے مُرشدی دے مُعافی خدایا عزوجل نہ دوزخ میں مجھ کو جلا یا الٰہی عزوجل

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰه! اَسْتَغْفِرُ اللّٰه

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جہنَّمی بندر و خنزیر

غیبت کی تباہ کاری تو دیکھئے کہ مشہور ولیُّ اللہ **حضرتِ** سیِّدُ نا حاتِمِ اَصَم علیہ رَحمَۃُ اللہِ الاکرم فرماتے ہیں ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ: **غیبت** کرنے والا جہنَّم میں بندر کی شکل میں بدل جائے گا، **جھوٹا** دوزخ میں کُتّے کی شکل میں بدل جائے گا اور **حاسد** جہنَّم میں سُوَر کی شکل میں بدل جائے گا۔ (تَنبِیهُ الْمُغتَرِّین ص ١٩٤)

چار نصیحتیں

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 344 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**مِنہاج العابدین**'' صَفحہ 163 تا 164 پر ہے: حضرتِ سیِّدُ نا **ابراہیم بن اَدہم** علیہ رَحمَۃُ اللہِ الاکرم ارشاد فرماتے ہیں: میں **کوہِ لبنان** میں کئی اولیائے کرام رَحِمَھُمُ اللہُ السّلام کی صحبت میں رہا ان میں سے ہر ایک نے مجھے یِہی وصیّت کی کہ جب لوگوں میں جاؤ تو انہیں ان چار باتوں کی نصیحت کرنا: (1) جو **پیٹ بھر** کر کھائے گا اُسے عبادت کی لذّت نصیب نہیں ہوگی (2) جو **زیادہ سوئے** گا اس کی عمر میں بَرَکت نہ ہوگی (3) جو صِرف **لوگوں کی خوشنودی** چاہے گا وہ رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ سے مایوس ہو جائے گا (4) جو **غیبت** اور **فُضُول گوئی** زیادہ کرے گا وہ دینِ اسلام پر نہیں مرے گا۔ (مِنْهاجُ الْعابِدِین (عربی) ص٩٨)

غیبت ایمان کیلئے نقصان دہ ہے

محبوبِ ربُّ العباد عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: **غیبت** اور **چغلی** ایمان کو اس طرح کاٹ دیتی ہیں جس طرح چرواہا درخت کو کاٹ دیتا ہے۔ (اَلتَّرغِیب وَالتَّرهِیب ج٣ ص ٣٣٢ حدیث ٢٨)

کُفر پر مرنے والے کے عذابِ قبر کی کیفیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا **غیبت** سے **مَعاذَاللہ** عَزَّوَجَلَّ ایمان ضائع ہو جانے کا خوف ہے۔ آہ! جس کا ایمان برباد ہو گیا خدا کی قسم! وہ کہیں کا نہ رہے گا، جب کُفر پر مرنے والا بدنصیب آدمی **قَبْر** میں پہنچے گا تو **مُنکر نکیر** کے سُوالات کے دُرُست جوابات نہ دے سکے گا اور پھر خوفناک عذابات کا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ چُنانچِہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صَفحات پر مشتمل کتاب، "**بہارِ شریعت**" جلد اوّل صَفحہ110 تا 111 پر صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولیٰنا مفتی **محمد امجد علی اعظمی** علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: اس وَقت ایک پکارنے والا آسمان سے پکارے گا کہ یہ **جھوٹا** ہے، اس کے لیے **آگ کا بچھونا** بچھاؤ اور **آگ کا لباس** پہناؤ اور **جہنَّم** کی طرف ایک دروازہ کھول دو۔ اس کی گرمی اور لَپَٹ اس کو پہنچے گی اور اس پر عذاب دینے کے لیے **دو فِرِشتے** مقرّر ہوں گے، جو اندھے اور بہرے ہوں گے، ان کے ساتھ لوہے کا **گُرز** ہوگا کہ پہاڑ پر اگر مارا جائے تو خاک ہو جائے، اُس **ہتھوڑے** سے اُس کو مارتے رہیں گے۔ نیز **سانپ** اور **بچھو** اسے عذاب پہنچاتے رہیں گے، نیز اعمال اپنے مناسِب شکل پر متشکل (مُتَشَ کْ ۔ کِل) ہو کر **کتّا** یا **بھیڑیا** یا اور شکل کے بن کر اُس کو ایذا پہنچائیں گے۔

جہنَّم میں ہمیشہ رہنے کی لرزہ خیز کیفیت

قیامت کے میدان میں بھی کافر پر طرح طرح کے عذابات کا سلسلہ ہوگا اور بِالآخر منہ کے بل گھسیٹ کر جہنَّم میں جھونک دیا جائے گا جہاں اُسے ہمیشہ ہمیشہ رہنا ہوگا۔ صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولیٰنا مفتی **محمد امجد علی اعظمی** علیہ رحمۃ اللہ القوی مختلف دل ہلا دینے والے عذابوں کا تذ کرہ کرنے کے بعد فرماتے ہیں: پھر آخر میں کفّار کے لیے یہ ہوگا کہ اس کے قد برابر آگ کے صندوق میں اُسے بند کریں گے، پھر اس میں آگ بھڑکائیں گے اور آگ کا قُفل (یعنی آگ کا تالا) لگایا جائے گا، پھر یہ صندوق آگ کے دوسرے صندوق میں رکھا جائے گا اور ان دونوں کے درمیان

آگ جلائی جائے گی اوراس میں بھی آگ کا قُفل لگایا جائے گا، پھر اِسی طرح اُس کوایک اورصندوق میں رکھ کراور آگ کا قُفل لگا کرآگ میں ڈال دیا جائے گا، تواب ہر کافر یہ سمجھے گا کہ اس کے سوااب کوئی آگ میں نہ رہا، اور یہ عذاب بالائے عذاب ہےاوراب ہمیشہ اس کے لیے عذاب ہے۔ جب سب جنّتی جنّت میں داخِل ہولیں گےاور جہنّم میں صِرف وُہی رَہ جائیں گے جن کو ہمیشہ کے لیےاس میں رہنا ہے، اس وَقت جنّت ودوزخ کے درمِیان موت کو مینڈھے کی طرح لاکر کھڑا کریں گے، پھرمُنادی (پکارنے والا) جنّت والوں کو پکارے گا: وہ ڈرتے ہوئے جھانکیں گے کہ کہیں ایسا نہ ہوکہ یہاں سے نکلنے کا حکم ہو، پھر جہنّمیوں کو پکارے گا وہ خوش ہوتے ہوئے جھانکیں گے کہ شاید اِس مصیبت سے رِہائی ہو جائے، پھران سب سے پوچھے گا کہ اسے پہچانتے ہو؟ سب کہیں گے: ہاں! یہ موت ہے۔ وہ ذَبح کردی جائے گی اور کہے گا: اے اہلِ جنّت! ہمیشگی ہے، اب مرنا نہیں اوراے اہلِ نار! ہمیشگی ہے، اب موت نہیں، اُس وَقت اُن (یعنی اہلِ جنّت) کے لیے خوشی پرخوشی ہےاور اِن (یعنی دوزخیوں) کے لیے غم بالائے غم۔ نَسْأَلُ اللّٰـهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالآخِرَةِ. یعنی (ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مُعافی کا سُوال کرتے ہیں اور دین ودنیا اور آخرت میں عافیّت مانگتے ہیں)

(بہارِ شریعت جلداوّل ص ۱۷۰۔۱۷۱)

عطّار ہے ایماں کی حفاظت کا سوالی صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم
خالی نہیں جائیگا یہ دربارِ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم سے

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰه! اَسْتَغْفِرُاللّٰه

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نفلی عبادت نہ کرنے والے سے نفرت کرنا کیسا؟

حضرت سیِّدُنا عامر بن وَاثِلَہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی ہے کہ محبوبِ ربِّ کائنات، شَہَنْشاہِ موجودات عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی (ظاہری) مبارَک حیات میں ایک صاحِب کسی قوم کے پاس سے گزرے تو انہوں نے انہیں سلام کیا، ان لوگوں نے سلام کا جواب دیا۔ جب وہ صاحِب وہاں سے تشریف لے گئے تو ان میں سے ایک شخص نے ان صاحِب کے بارے میں کہا: ''میں **اللہ** تعالٰی کے لئے اس شخص سے **نفرت** کرتا ہوں۔'' جب ان صاحِب کو اس بات کی خبر پہنچی تو اُنہوں نے **رسولُ اللہ** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضِر ہو کر سارا ماجرا عرض کیا اور فریاد کی کہ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ان کو بلا کر دریافت فرمایئے کہ مجھ سے کیوں نفرت کرتے ہیں؟ نبیِّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ آدم و بنی آدم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اُسے بلوا کر پوچھا تو انہوں نے اِقرار کیا کہ میں نے یہ بات کہی ہے۔ ارشاد فرمایا: تم اِس سے کیوں نفرت کرتے ہو؟ عرض کی: میں ان صاحِب کا پڑوسی ہوں اور میں ان کی **بھلائی** کا خواہاں ہوں، **خدا** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے کبھی بھی **فرض نَماز** کے علاوہ انہیں (نفل) نَماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا، جب کہ فرض نماز تو ہر نیک و بد پڑھتا ہے۔ فریادی صاحِب نے عرض کی: یا **رسولَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ان سے پوچھئے، کیا اِنہوں نے مجھے فرض نَماز میں **تاخیر** کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ یا میں نے **وُضو** میں کوئی کوتاہی کی ہے؟ یا رُکوع وسُجود میں کوئی کمی کی ہے؟ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پوچھا تو اُنہوں نے انکار کرتے ہوئے عرض کی: میں نے اس میں ایسی کوئی بات نہیں دیکھی۔ پھر اس نے مزید عرض کی: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے ان صاحِب کو رَمَضانُ المبارَک کے علاوہ کبھی (نفلی) **روزے** رکھتے ہوئے نہیں دیکھا، اس مہینے (یعنی ماہِ رَمَضانُ المبارَک) کا **روزہ** تو ہر نیک و بد رکھتا ہے۔ یہ سُن کر فریادی نے عرض کی: **یارسولَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ان سے پوچھئے، کیا میں نے کبھی رَمَضانُ المبارَک میں **روزہ** چھوڑا ہے؟ یا روزے کے حق میں کوئی کمی کی ہے؟ پوچھنے پر اُنہوں نے عرض کی: نہیں۔ پھر اس نے

کہا: **اللہ** تعالیٰ کی قسم! میں نے نہیں دیکھا کہ ان صاحِب نے **زکوٰۃ** کے علاوہ کسی **مسکین** یا سائل کو کچھ دیا ہو یا **اللہ** تعالیٰ کے راستے میں خرچ کیا ہو، **زکوٰۃ** تو ہر نیک و بد ادا کرتا ہے۔ فریادی نے عرض کی: **یارسولَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ان سے پوچھئے، کیا اُنہوں نے مجھے **زکوٰۃ** کی ادائیگی میں **کوتاہی** کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ یا میں نے کبھی اس میں ٹالَم ٹَول سے کام لیا ہے؟ دریافت کرنے پر اُنہوں نے عرض کی: نہیں۔ **حُضُور** پُرنور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اُس نفرت کرنے والے سے فرمایا: **اُٹھ جاؤ، شاید یہ تم سے بہتر ہو۔** (مُسند اِمام احمد ج ۹ ص ۲۱۰ حدیث ۲۳۸۶۴)

''غیبت مت کرو'' کے نو حُرُوف کی نسبت سے مُستحبّات ونوافِل میں غیبت کی 9 مثالیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح فرائض وواجِبات کی کوتاہی کرنے والوں کی کوتاہیوں کا بلا اجازتِ شرعی پیچھے سے تذکِرہ **غیبت** ہے، مُستَحبّات ونوافِل میں بھی برائی بیان کرنے کے طور پر تذکرہ کرنے کا یہی حکم ہے۔ کیوں کہ یہ بھی **اِیذائے مُسلم** کا باعِث ہے۔ مُستَحبّات ونوافِل میں سُستی کرنے والوں کی **غیبتوں کی 9 مثالیں** مُلاحظہ ہوں: ❁ وہ تہجُّد نہیں پڑھتا ❁ اس نے زندگی میں کبھی عاشورا کا روزہ نہیں رکھا ❁ اشراق چاشت نہیں پڑھتا ❁ وہ اَوّابین کیا پڑھے گا! اس کو یہ تو پوچھو کہ یہ نوافِل کس وقت پڑھے جاتے ہیں ❁ وہ تبرُّک کہہ کر نیاز تو کھالیتا ہے مگر اِس کے لئے چندہ کبھی نہیں دیتا ❁ میرا سیٹھ ذرا واِنڑا (یعنی ٹیڑھا) ہے تین دن کے مَدَنی قافِلے کیلئے چُھٹّی ہی نہیں دیتا ❁ میں نے اُس سے کہا بھی کہ سب پڑھ رہے ہیں تم بھی صلوٰۃُ التّوبہ پڑھ لو مگر اس نے نہیں پڑھی ❁ قراٰن خوانی میں سب سے آخر میں پہنچتا ہے شاید اِس کو قراٰن پڑھنا نہیں آتا ❁ وہ نعت خوانی میں تاخیر سے بلکہ نیاز کے وقت پہنچتا ہے۔

غیبت کے انداز مدینہ

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے **مکتبۃُ المدینہ** کی مطبوعہ 413 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**عُیُونُ الحکایات**'' حصّہ دُوُم صَفحہ 313 پر حضرتِ سیِّدُنا

حَارِث مُحاسِبی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: **غیبت** سے بچ! بے شک وہ ایسا عجیب شر (یعنی برائی) ہے جسے انسان خود آگے بڑھ کر حاصل کرتا ہے۔ تیرا اُس چیز کے بارے میں کیا خیال ہے جو تجھے اِحسان فراموشی پر اُبھارے، تیری اتنی نیکیاں چھین کر اُن کو دے دے جن کی تُو نے **غیبت** کی ہے یہاں تک کہ وہ راضی ہو جائیں کیونکہ بروزِ قیامت درہم و دینار کام نہیں آئیں گے۔ بے شک! جتنا تُو مسلمانوں کی عزّت کو نقصان پہنچائے گا اُتنی ہی مقدار میں تیرا **دین** تجھ سے لے لیا جائے گا، لہٰذا **غیبت** سے بچ، **غیبت** کے مَنْبَع (یعنی نکلنے کی جگہ) اور اس کے اسباب کو پہچان کہ تجھ پر **غیبت** کن کن جگہوں سے آتی ہے۔ **مزید فرماتے ہیں:** توجُّہ سے سُن! بے شک بعض جاہل و نادان اس انداز پر بھی **غیبت** میں مبتلا ہوتے ہیں کہ گنہگاروں پر خواہ مخواہ **غصّے** ہوتے اور ان سے **حسد** اور **بدگُمانی** کرتے ہیں پھر شیطان کے بہکاوے میں آکر **مَعاذَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** اُس **غصّے** کو "دینی غیرت" کا نام دیتے اور یہ کہتے سنائی دیتے ہیں کہ میں اپنی ذات کیلئے غصّہ نہیں کر رہا میں تو دین کے نقصان کی وجہ سے فُلاں کو بُرا بھلا کہتا یا ڈانٹ ڈپٹ کرتا ہوں! یہ ایسی برائیاں ہیں جو کہ عقلمندوں سے پوشیدہ نہیں۔ بعض لوگ اہلِ علم ہونے کے باوُجود شیطان کے دھوکے میں آکر جب کسی کی بُرائی بیان کرتے ہیں تو کہتے ہیں: "ہم تو اس کی نصیحت اور اصلاح کے لئے ایسا کر رہے ہیں، ہم تو اس کے خیر خواہ اور بھلائی چاہنے والے ہیں۔ حالانکہ حقیقت میں ایسا نہیں ہوتا کیونکہ اگر واقِعی وہ خیر (یعنی بھلائی) کے طالب ہوتے تو کبھی **غیبت** جیسی آفت میں نہ پڑتے اور ان کی نصیحت ان کیلئے **غیبت** پر مُعاوِن (مددگار) نہ ہوتی۔ (بلکہ جس نے غلطی کی ہے براہِ راست اُس کو سمجھاتے یا اصلاح کا شَرعی طریقہ اختیار کرتے، پیٹھ پیچھے غیبت کرتے پھرنا یہ کون سا اصلاح کا طریقہ ہے!)

توجُّہ سے سن! بسا اَوقات نیک پرہیزگار لوگ بھی **حیرت** کا اظہار کرنے کے انداز میں اپنے مسلمان بھائی کی **غیبت** کر بیٹھتے ہیں۔ رہے استاد، سردار اور افسر وغیرہ تو بعض دفعہ وہ شفقت و رحمدلی کے طریقے سے **غیبت** کی گہری کھائی میں جا گرتے ہیں۔ مَثَلاً اپنے شاگرد یا ماتحت کے بارے میں کہتے ہیں: "افسوس! وہ فُلاں فُلاں غَلَط کام (مَثَلاً بُری صحبت یا

نشے کی نُحوست) میں پڑ گیا، کاش ! بے چارہ فُلاں بُرائی (مَثَلاً ہیروئین پینے) کا مُرتکب نہ ہوتا!'' درحقیقت وہ افسوس نہیں کر رہے ہوتے اِس طرح کی باتیں کر کے اِس بہانے وہ اُس کی پولیں کھول ڈالتے ہیں مگر سمجھتے یہ ہیں کہ ہم اس سے مَحبَّت اور ہمدردی کی وجہ سے ایسا کہہ رہے ہیں حالانکہ وہ **غیبت** کے گناہ میں پڑ چکے ہوتے ہیں، ورنہ اپنے ماتحت یا شاگرد کا کیا خوف؟ پیچھے سے اِس طرح **غیبت** کرنے کے بجائے براہِ راست اُس کو سمجھا کر سچّی مَحبَّت کا ثبوت دے سکتے تھے۔ بعض اوقات ایک شخص کسی کی بُرائی کو دوسروں کے سامنے ظاہر کرتے ہوئے کہتا ہے: ''میں نے اس کی بُرائی پر تم کو اِس لئے مُطّلع کیا ہے تاکہ تم اپنے بھائی کے لئے **خُصُوصی دعا** کرو۔'' اپنے گمان میں یہ اسے ہمدردی و شفقت سمجھتا ہے لیکن حقیقت میں یہ **غیبت** کر رہا ہوتا ہے۔ **اللّٰہُ** رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ ہمیں شیطان کے خُفیہ واروں سے بچائے۔ ہم **اللّٰہ** ربُّ العِزّت کی بارگاہِ رحمت میں دعا کرتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کی **غیبت** سے ہماری حفاظت فرمائے۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(عُیونُ الْحِکایات (عربی) ص ۳۸۱ مُلَخَّصاً)

افسوس مرض بڑھتا ہی جاتا ہے گناہوں کا
ہو نظرِ شفا عرض اے سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُاللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نابالغ کی غیبت

جس طرح بچّے کے ساتھ جھوٹ بولنے کی اجازت نہیں اِسی طرح اُس کی **غیبت** کی بھی مُمانَعت ہے۔ خواہ ایک ہی دن کا بچّہ ہو، بلا مَصلحتِ شَرعی اُس کی بھی بُرائی

بیان نہ کی جائے۔ ماں باپ اور گھر کے دیگر افراد کیلئے لمحۂ فکریہ ہے ان کو چاہئے کہ بِلا ضرورت اپنے بچّوں کو پیچھے سے (اور منہ پر بھی) **ضِدّی، شرارتی**، ماں باپ کا **نافرمان** وغیرہ نہ کہا کریں۔

کس بچّے کی غیبت جائز ہے اور کس کی ناجائز؟

حضرتِ علّامہ عبدالحی لکھنوی علیہ رَحمۃُ اللّٰہِ القوی فرماتے ہیں: حضرتِ علّامہ سیِّدُنا ابنِ عابِدین شامی قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی نے امامِ ابنِ حَجَر علیہ رَحمۃُ اللّٰہِ الاکبر سے نَقل کیا ہے: ''جس طرح بالِغ کی **غیبت** حرام ہے اُسی طرح **نابالِغ** اور مجنون (یعنی پاگل) کی **غیبت** بھی حرام ہے۔'' (رَدُّالمُحتار ج۶ ص۶۷۶) لیکن راقِمُ الحُرُوف (یعنی مولٰینا عبدالحی صاحِب) کے نزدیک تفصیل بہتر ہے: ﴿1﴾ ایسا نابالغ بچّہ جو فِی الجُملہ (یعنی تھوڑی بہُت) سمجھ رکھتا ہو کہ اپنی تعریف پر خوش اور اپنی بُرائی سے ناخوش ہوتا ہو جیسا کہ مَعتُوہ (یعنی آدھا پاگل بھی اپنی تعریف اور مذمّت کی سمجھ رکھتا ہے) تو ایسے نابالغ (بچّے) کی **غیبت** جائز نہیں اِسی طرح نیم پاگل کی بھی ناجائز ہے ﴿2﴾ ایسے ناسمجھ بچّے (مَثَلاً دُودھ پیتے بچّے) اور پاگل کی بھی **غیبت** جائز نہیں جن کا کوئی والی وارِث ہے، بے شک وہ بچّہ یا پاگل اپنی تعریف یا بُرائی سمجھنے کی تمیز نہیں رکھتا تاہم ان کے عیب بیان کرنے سے ان کے ماں باپ وغیرہ کو بُرا لگے گا ﴿3﴾ ایسا لاوارِث بچّہ یا لاوارِث پاگل جو اپنی تعریف و **غیبت** سے خوش اور ناخوش ہونے کی صلاحیّت نہیں رکھتا اُس کی **غیبت** جائز ہے مگر زَبان کو ایسوں کی **غیبت** سے بھی روکنا ہی بہتر ہے (کیوں کہ بعض فُقَہائے کِرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السّلام نے مُطلَقاً یعنی ایک دن کے بچّے اور مکمَّل پاگل کی **غیبت** کو بھی حرام قرار دیا ہے)

(ماخوذ از: غیبت کیا ہے ص۲۰، ۲۱)

چھوٹے بچّے کی غیبت کی 17 مثالیں

بَہَر حال پاگل ہو یا سمجھدار، بالغ ہو یا نابالغ، بوڑھا ہو یا دودھ پیتا بچّہ ہر ایک کی **غیبت** سے بچنا چاہئے، بچّوں کی **غیبتوں** کی بے شمار مثالیں ہوسکتی ہیں، کیوں کہ ان کی غیبت کے گناہ ہونے کی طرف بہُت کم لوگوں کی توجُّہ ہے، جو منہ

میں آیا بولدیا جاتا ہے۔ یہاں نُمُونتاً صرف 17 **مثالیں** پیش کی جاتی ہیں جوکئی صورتوں میں غیبت میں داخِل ہوسکتی ہیں: ✿ بستر گندا کردیتا ہے ✿ اتنا بڑا ہوگیا مگر تمیز نہیں آئی ✿ اِس کو جھوٹ کی عادت پڑ گئی ہے ✿ چھوٹی بہن کو نوچتا ہے ✿ چھوٹے منّے کو گود میں لو تو بڑا منّا **حسد** کرتا ہے ✿ دونوں منّے ایک دوسرے کی چُغلیاں کھاتے رہتے ہیں ✿ چھوٹا پڑھائی میں بَہُت ذِہین ہے مگر بڑا 8 سال کا ہوا ابھی تک کُند ذِہن ہے ✿ ماں کو بَہُت تنگ کرتا ہے ✿ مُنّی رات کو بَہُت چیختی ہے نہ سوتی ہے نہ کسی کو سونے دیتی ہے ✿ مُنّے نے غصّے میں لات مار کر پانی کا کولر اُلٹ دیا ✿ بَہُت چِڑ چِڑا ہوگیا ہے ✿ بات بات پر روٹھ جاتا ہے ✿ روزانہ کھانے کے وقت جھگڑتا ہے ✿ پڑھنے میں کمزور ہے ✿ بڑی بچّی نے چھوٹی والی کو بال کھینچ کر گرادیا ✿ بس لڑتا ہی رہتا ہے ✿ صبح اٹھا اٹھا کر تھک جاتے ہیں مگر جواب نہیں دیتا وغیرہ۔

بچّوں کو غیبت مت کرنے دیجئے

عُموماً بچّے اپنے چھوٹے بہن بھائیوں اور دیگر گھر والوں کی اپنی تُتلی زَبان میں یا اشاروں سے **غیبتیں** کرتے رہتے ہیں اور گھر والے ہنس ہنس کر داد دیتے ہیں، کبھی کسی کو لنگڑا تا دیکھ لیتے ہیں تو خود بھی اِس کی نَقل اُتارتے ہوئے لنگڑا کر چلتے ہیں اور گھر والوں سے دادوُصول کرتے ہیں حالانکہ کسی مُعَیَّن ومعلوم مَعذور کی اِس طرح کی نَقّالی بھی **غیبت** ہے۔ باپ جب کام کاج سے شام کو لوٹتا ہے تو عام طور پر بچّہ یا بچی دن بھر کی ''کارکردَگی'' سناتے ہیں، اِس سے لطف تو بَہُت آتا ہے مگر اُس کارکردگی میں **غیبتوں** کی بھی اچّھی خاصی بھر مار ہوتی ہے! بچّوں کو تو گناہ نہیں ہوتا مگر اولاد کی صحیح تربیّت کرنا چُونکہ والِدَین کی ذمّے داری ہے اور یوں بچّوں کی زَبانی **غیبتیں** سننے سے اولاد کی غَلَط تربیت ہوتی ہے لہٰذا اولاد کی غَلَط تربیّت کا وَبال ماں باپ کے سر آجاتا ہے، یقیناً بچّوں کے **غیبت** کرنے پر ہنس پڑنے سے اُن کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے اور وہ گویا اِس طرح **غیبت** کی تربیّت حاصِل کرتے رہتے اور بے چارے بالغ ہونے کے بعد اکثر **غیبت** کے گناہ میں پکّے ہوچکے ہوتے ہیں۔ لہٰذا جب بھی بچّہ **غیبت** کرے، چُغلی کھائے یا **جھوٹ** بولے تو اُس کی تُتلی زَبان سے **محظوظ** یعنی لُطف اندوز ہوتے ہوئے

شیطان کے بہکاوے میں آ کر ہنسا مت کیجئے، ایسے موقع پر ایک دم سنجیدہ ہو جایئے اُس بات پر اُس کی حوصلہ شکنی کیجئے اور مناسِب انداز میں اُس کو سمجھایئے، جب بار بار اُس کو سمجھاتے رہیں گے اور اس کو گھر کا کوئی بھی فرد **غیبت** وغیرہ پر اُسے داد نہیں دیگا تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ خود بھی **غیبت** وغیرہ سننے کی آفتوں گناہوں سے بچے رہیں گے اور مُنّا بھی بڑا ہو کر اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نیک بندہ بنے گا اور **غیبت** وغیرہ سے نفرت رکھے گا۔

بچّوں کی فریاد رسی کیجئے

ہاں اگر مُنّا محض بولنے کی خاطر نہیں بول رہا بلکہ آپ سے فریاد کر کے انصاف طلب کر رہا ہے تو بے شک اُس کی فریاد سنئے اور امداد کیجئے۔ مَثَلاً مُنّا کہنے لگا کہ مُنّی نے میرا کھلونا چھین کر کہیں چُھپا دیا ہے تو یہ **غیبت نہیں**، کیوں کہ مُنّا ماں باپ سے فریاد نہیں کریگا تو کس سے کریگا! لہٰذا آپ مُنّی سے اُس کا کھلونا دلا دیجئے۔ اب اگر کھلونا مل جانے کے بعد مُنّا اِسی بات کو مُنّی کی غیر موجود گی میں مَثَلاً اپنی امّی سے ذِکر کرتا ہے کہ ''مُنّی نے میرا کھلونا چھین کر چُھپا دیا تھا تو ابّو نے مُنّی کو ڈانٹ پلائی اور مجھے میرا کھلونا واپس دلایا'' تو یہ بہر حال **غیبت** ہے اگرچہ بچوں کو اس کا گناہ نہ ہو۔ عُموماً بچّے جن لوگوں سے مانوس ہوتے ہیں ان کو فریاد کرتے رہتے ہیں تو اگر کسی سے مذکورہ مثال کی مانند فریاد کی اور وہ فریاد رسی یعنی امداد نہیں کر سکتا۔ تو اب **غیبت** پر مبنی فریاد نہ سنے بلکہ حتَّی الِامکان اچھے انداز میں بچّے کو ٹال دے۔

بچّوں سے صادِر ہونے والی غیبت کی 22 مثالیں

۞ میرا کھلونا توڑ دیا ہے ۞ میری ٹافی چھین کر کھالی ۞ میری آئسکریم گرادی ۞ مجھے پیچھے سے ''ہاؤ'' کر کے ڈرا دیتا ہے، شریر کہیں کا ۞ مجھ پر بلّی کا بچّہ ڈالدیا ۞ مجھے ''گندا بچّہ'' کہہ کر چڑاتا ہے ۞ میری نوٹ بُک پھاڑ دی ۞ مجھے دھکّا دے کر گرا دیا ۞ میرے کپڑے گندے کر دیئے ۞ اپنی بابا سائیکل میرے پاؤں پر چڑھادی ۞ اپنے کپڑے گندے کر دیتا ہے ۞ وہ گندا بچّہ ہے ۞ امّی کے پاس میری چُغلیاں لگاتا ہے ۞ جھوٹ بول کر استاد سے مجھے

مار کھلائی تھی ❁ اَمّی مدرَسے کا بولتی ہے تو روتا ہے ❁ مُنّی امّی کو مارتی ہے ❁ اُستاد نے اُس کو کل ''مُرغا'' بنایا تھا ❁ اتنا بڑا ہو گیا مگر نِپّل چُوستا ہے ❁ ہر وَقت اُس کی ناک بہتی رہتی ہے ❁ روز روز پنسل گُما دیتا ہے ❁ اُس دن ابّو کی جیب سے پیسے چُرا لئے تھے ❁ اُس دن امّی نے اُس کی خوب پٹائی لگائی تھی۔

بچّوں کو جھوٹے بہلاوے مت دیجئے

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے **مکتبۃُ المدینہ** کی مطبوعہ 312 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**بہارِ شریعت**'' حصّہ 16 صَفحَہ 159 تا 160 پر ہے: ابوداؤد و بَیہقی نے عبداللہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہتے ہیں: رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم ہمارے مکان میں تشریف فرما تھے۔ میری ماں نے مجھے بلایا کہ آ ؤ تمہیں دوں گی۔ حُضُور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: کیا چیز دینے کا ارادہ ہے؟ انھوں نے کہا، کھجور دوں گی۔ ارشاد فرمایا: ''اگر تو کچھ نہیں دیتی تو یہ تیرے ذِمّے **جھوٹ** لکھا جاتا۔'' **(سُنَنِ ابوداوٗد ج ۴ ص ۳۸۷ حدیث ۴۹۹۱)**

دیکھا آپ نے! بچوں کے ساتھ بھی **جھوٹ** بولنے کی اجازت نہیں، افسوس! آج کل بچّوں کو بہلانے کیلئے اکثر لوگ **جھوٹ موٹ** اس طرح کہہ دیا کرتے ہیں کہ تمہارے لئے کھلونے لائیں گے، ہوائی جہاز لا کر دیں گے وغیرہ۔ اِسی طرح ڈرانے کیلئے اکثر مائیں بھی **جھوٹ** بولدیا کرتی ہیں کہ وہ بلّی آئی، کُتّا آیا وغیرہ۔ جن لوگوں نے ایسا کیا اُن کو چاہئے کہ سچّی **توبہ** کریں۔

گونگا قادیانی کیسے مسلمان ہوا

مَدَنی مُنّوں کی غیبتوں سے خود کو بچانے اور ان کا بھی غیبتوں سے بچنے کا ذہن بنانے کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی ماحول** سے ہر دم وابستہ رہئے، **مَدَنی قافلوں** کے مسافِر بنئے، سنّتوں بھرے اجتماعات میں پابندی سے شرکت کیجئے، **مَدَنی انعامات** کے مطابِق اپنی زندگی گزاریئے۔ آپ کی ترغیب کیلئے ایک انوکھی **مَدَنی بہار** پیش کی جاتی ہے، غور سے سنئے اور

جھومئے: چُنانچِہ صوبہ پنجاب کے شہر **خوشاب** میں ایک گونگے بہرے اسلامی بھائی جو **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی ماحول** کی برکت سے گناہوں سے تائب ہو کر نیکیوں کی راہ پر گامزن ہو چکے تھے۔ اُن کے گھر کے قریب ایک گونگے بہرے شخص کی رہائش تھی جو **قادیانی** تھا۔ یہ **''گونگے اسلامی بھائی''** اُس گونگے قادیانی سے ملاقات کر کے اشاروں کی زَبان میں **اِنفِرادی کوشِش** کرتے ہوئے راہِ حق کی دعوت پیش کیا کرتے اور اسے سمجھاتے کہ دینِ اسلام ہی وہ واحد مذہب ہے جس میں دنیا و آخرت کی بھلائیاں پوشیدہ ہیں اور حقیقی قلبی سکون بھی اسی مذہبِ حق کی قبولیّت میں ہے۔ وہ گونگا قادیانی دعوتِ اسلامی کے گونگے مبلِّغ کی پُر تاثیر مَدَنی باتوں میں دلچسپی تو لیتا مگر کوئی واضح جواب نہ دیتا۔ وہ (گونگا قادیانی) کچھ دنیوی مسائل کی وجہ سے بہت پریشان تھا اور سکون کی تلاش میں تھا۔ اسی دَوران دعوتِ اسلامی کے **گونگے مبلِّغ** نے اسے **دعوتِ اسلامی** کے بین الاقوامی تین روزہ **سنّتوں بھرے اجتماع** میں شرکت کی دعوت دی، جسے اس نے قبول کر لیا۔ جب وہ **''گونگا قادِیانی''** مدینۃ الاولیاء (ملتان شریف) **دعوتِ اسلامی** کے **سنّتوں بھرے اجتماع** میں شرکت کے لئے **صحرائے مدینہ** پہنچا تو ہر طرف **سبز سبز عمامہ شریف کی بہاریں** اور **دُرود و سلام کی صدائیں** تھیں، اَلْغَرَض ایک عجیب روح پَرور سماں تھا۔ یہ مناظر دیکھ کر وہ گونگا قادِیانی اس **مَدَنی ماحول** سے اسقدر مُتأثِّر ہوا کہ اس نے وہیں اجتماع میں اپنے باطل مذہب قادیانیّت سے توبہ کی اور **کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا** اور **غوثِ پاک** رضی اللہ تعالٰی عنہ کی غلامی کا پٹّا اپنے گلے میں ڈال کر **''قادِری رضوی''** بھی بن گیا۔

دولتِ دنیا سے بے رغبت مجھے کر دیجئے صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم ۔۔۔ میری حاجت سے مجھے زائد نہ کرنا مالدار صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم
عرصۂ محشر میں آقا لاج رکھنا آپ ہی ۔۔۔ دامنِ عطّار ہے سرکار! بے حد داغدار

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مسلمان کی بے عزّتی کبیرہ گناہ ہے

رسولِ بے مثال، بی بی آمِنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم ورضی اللہ تعالیٰ عنہا کا فرمانِ عالیشان ہے: بےشک کسی مسلمان کی ناحق بے عزّتی کرنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔ (سُنَنِ ابوداوٗد ج ۴ ص ۳۵۳ حدیث ۴۸۷۷)

خدا عزوجل و مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کو ایذا دینے والا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حقیقت یہ ہے کہ ایک مسلمان اپنے دوسرے مسلمان بھائی کی عزّت کا محافظ ہے مگر افسوس! ایسا نازک دور آ گیا ہے کہ اب اکثر مسلمان ہی دوسرے مسلمان بھائی کی عزّت کے پیچھے پڑا ہوا ہے۔ جی بھر کر **غیبتیں** کر رہا ہے اور چغلیاں کھا رہا ہے، بلا تکلُّف تہمتیں لگا رہا ہے، بلا وجہ دل دُکھا رہا ہے، **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کا مطبوعہ رسالہ، "**ظلم کا انجام**" صَفحہ 19 تا 20 پر ہے: **حقوق العباد** کا مُعامَلہ بڑا نازُک ہے مگر آہ! آج کل بے باکی کا دور دورہ ہے، عوام تو کُجا خواص کہلانے والے بھی عُموماً اِس کی طرف سے غافل رہتے ہیں۔ غصّے کا مرض عام ہے اس کی وجہ سے اکثر "خواص" بھی لوگوں کی دل آزاری کر بیٹھتے ہیں اور اس کی طرف ان کی بالکل توجُّہ نہیں ہوتی کہ کسی مسلمان کی بلا وجہِ شَرعی دل آزاری گناہ وحرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ **فتاوٰی رضویہ** شریف جلد 24 صَفحَہ 342 میں طَبَرانی شریف کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: سلطانِ دوجہان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: مَنْ اٰذٰی مُسْلِمًا فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللّٰہ. (یعنی) جس نے (بلا وجہِ شَرعی) کسی مسلمان کو ایذاء دی اُس نے مجھے ایذاء دی اور جس نے مجھے ایذاء دی اُس نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو ایذاء دی۔ (اَلْمُعْجَمُ الْاَ وْسَط ج ۲ ص ۳۸۷ حدیث ۳۶۰۷) **اللہ ورسول** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کو ایذاء دینے والوں کے بارے میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پارہ 22 سورۃُ الْاَحزاب آیت 57 میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیۡنَ یُؤۡذُوۡنَ اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنۡیَا وَ الۡاٰخِرَۃِ وَ اَعَدَّ لَہُمۡ عَذَابًا مُّہِیۡنًا ﴿۵۷﴾

(پ ۲۲ الاحزاب ۵۷)

ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک جو ایذاء دیتے ہیں اللہ (عَزَّوَجَلَّ) اور اس کے رسول کو ان پر اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی لعنت ہے دنیا و آخرت میں اور اللہ (عَزَّوَجَلَّ) نے ان کیلئے ذلّت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

مومن کی حُرمت کعبے سے بڑھ کر ہے

سُنَنِ ابنِ ماجہ میں ہے: خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کعبۂ معظّمہ کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا: **مومن کی حُرمت تجھ سے زِیادہ ہے۔** (سُنَنِ اِبن ماجه ج ۴ ص ۳۱۹ حدیث ۳۹۳۲)

کامل مسلمان کی تعریف

سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ **مکّۂ مکرّمہ** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ۔ یعنی مسلمان وہ ہے کہ اس کے ہاتھ اور زَبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

(صَحیح بُخاری ج ۱ ص ۱۵ حدیث ۱۰)

دائرۂ ایمان سے نکل جانے کا خطرہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کامل مسلمان وُہی ہے جو زَبان سے کسی کو گالی نہ دے، بلا اجازتِ شَرعی کسی کو بُرا نہ کہے، کسی کی **غیبت** نہ کرے، کسی کو بے وقوف نہ کہے، کسی کے عیب کو نہ کھولے، کسی کا بھید نہ کھولے اور ہاتھ سے کسی کو تکلیف نہ دے، کسی کی دل آزاری نہ کرے، بلا اجازتِ شَرعی کسی کو نہ مارے، کسی کو تنقید بے جا کا نشانہ نہ بنائے، جو شخص ایسا نہ ہوا بلکہ لوگوں کو اُس نے ہر طرح کی تکلیف دی، ہاتھ سے مارا، آنکھ سے کسی کی طرف ایذاء دینے والے انداز سے اشارہ کیا، ہر شخص اُس سے تنگ و بیزار رہا تو وہ شخص **کامل مسلمان** نہیں ہے، ایمان اس کے دل میں مضبوط نہیں ہے،

انتقال کے وقت احتمال ہے کہ **مَعاذَاللہ** عَزَّوَجَلَّ شیطان غالب آجائے اور ہر طرح سے اُسے وسوسے ڈالے اور **مَعاذَاللہ** عَزَّوَجَلَّ **ثُمَّ مَعاذَاللہ** عَزَّوَجَلَّ وہ شخص دائرۂ ایمان سے نکل جائے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نہ کرے اس کا قدم صراطِ مستقیم سے پِھسل جائے اور وہ جہنَّم کی راہ اختیار کرے، جنّت سے محروم رہے۔ بخلاف اس کے جس کا ایمان کامل ہو، اسلام کی سچی **مَحَبَّت** اُس کے دل کو حاصِل ہو، کامِل مسلمانوں والے اعمال وافعال اس کے اندر پائے جاتے ہوں، بندوں کے حُقوق گردن پر نہ اٹھائے ہوں، اِس صورت میں بفضلہٖ تعالٰی شیطان کا وسوسہ موت کے وقت اثر انداز نہ ہوگا، دریائے ایمان جوش مارے گا۔ فِرشتہ ابلیس کو بھگا دے گا، وساوس کو دُور کرے گا، اس لئے خاتمہ بالخیر ہوگا، شیطان اپنا سر پیٹے گا، اپنے سر پر خاک اُڑائے گا اور بہت چیخے گا چلائے گا۔

زندگی اور موت کی ہے یاالٰہی کشمکش
جاں چلے تیری رِضا پر بیکس و مجبور کی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللہ! اَسْتَغْفِرُاللہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بدعقیدگی سے توبہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کامل مسلمان بننے کیلئے، **غیبت** کرنے سننے کی عادت نکالنے، نمازوں اور سنّتوں کی عادت ڈالنے کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابَستہ رہیے، سنّتوں کی تربیت کیلئے **مَدَنی قافلوں** میں **عاشقانِ رسول** کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کیجئے اور کامیاب زندگی گزارنے اور آخرت سنوارنے کیلئے **مَدَنی انعامات** کے مطابق عمل کرکے روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذَرِیعے رسالہ پُر کیجئے اور ہر مَدَنی ماہ کی 10 تاریخ کے اندر اندر اپنے ذمّے دار کو جمع کروایئے اور ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں

اوّل تا آخر شرکت کیجئے۔ آپ کی ترغیب کیلئے ایمان افروز **مَدَنی بہار** پیش کی جاتی ہے چُنانچِہ **لطیف آباد** حیدر آباد (بابُ الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی نے کچھ اس طرح بتایا: بعض لوگوں کی صحبت میں بیٹھنے کی بِنا پر میرا ذِہن خراب ہوگیا اور میں تین سال تک **نیاز شریف** اور **میلاد شریف** وغیرہ پر گھر میں اعتراض کرتا رہا مجھے پہلے **دُرُود شریف** سے بَہُت **شَغَف** تھا (یعنی بے حد دلچسپی و رغبت تھی) مگر غَلَط صحبت کے سبب **دُرُودِ پاک** پڑھنے کا جذبہ ہی دم توڑ گیا۔ اتّفاق سے ایک بار میں نے **دُرُود شریف** کی فضیلت پڑھی تو وہ جذبہ دوبارہ جاگا اور میں نے کثرت کے ساتھ **دُرُودِ پاک** پڑھنے کا معمول بنالیا۔ ایک رات جب **دُرُود شریف** پڑھتے پڑھتے سوگیا تو **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** مجھے خواب میں **سبز گنبد** کا دیدار ہوگیا اور بے ساختہ میری زَبان سے **الصَّلٰوۃُ وَالسَّلامُ علیکَ یا رسولَ اللہ** جاری ہوگیا۔ صبح جب اُٹھا تو میرے دل کے اندر ہل چل مچی ہوئی تھی، میں اِس سوچ میں پڑ گیا کہ آخر حق کا راستہ کون سا ہے؟ حُسنِ اتّفاق سے **دعوتِ اسلامی** والے عاشقانِ رسول کا سنّتوں کی تربیّت کا **مَدَنی قافِلہ** ہمارے گھر کی قریبی مسجِد میں آیا تو کسی نے مجھے **مَدَنی قافِلے** میں سفر کی دعوت دی، میں چُونکہ مُتَذَبذِب (Confused) تھا اِس لئے تلاشِ حق کے جذبے کے تحت **مَدَنی قافِلے** کا مسافِر بن گیا۔ میں نے سفید عمامہ باندھا تھا مگر سبز عمامے والے **مَدَنی قافِلے** والوں نے سفر کے دَوران مجھ پر نہ کسی قسم کی تنقید کی نہ ہی طنز کیا بلکہ اجنبیت ہی محسوس نہ ہونے دی۔ **امیرِ قافِلہ** نے **مَدَنی اِنعامات** کا تعارُف کروایا اور اسکے مطابق معمول رکھنے کا مشورہ دیا۔ میں نے **مَدَنی انعامات** کا بغور مُطالَعہ کیا تو چونک اٹھا کیوں کہ میں نے اتنے زبردست تربیتی **مَدَنی پھول** زندگی میں پہلی ہی بار پڑھے تھے۔ **عاشِقانِ رسول** کی صحبت اور **مَدَنی انعامات** کی بَرَکت سے مجھ پر ربِّ لَمْ یَزَل عَزَّوَجَلَّ کا فَضل ہوگیا۔ میں نے مَدَنی قافِلے کے تمام مسافِروں کو جمع کر کے اعلان کیا کہ کل تک میں بدعقیدہ تھا آپ سب گواہ ہو جایئے کہ آج سے **توبہ** کرتا ہوں اور **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہنے کی نیّت کرتا ہوں۔ اسلامی بھائیوں نے اِس پر فرحت و مُسرّت کا اظہار کیا۔ دوسرے دن **30** روپے کی نُکتی (ایک بَیسن کی مٹھائی جو موتی کے دانوں

کی طرح بنی ہوتی ہے) منگوا کر میں نے سرکارِ بغداد حُضُورِ غوثِ اعظم شیخ **عبدالقادِر جیلانی** قُدِّسَ سرُّہُ الرَّبّانی کی نیاز دِلوائی اور اپنے ہاتھوں سے تقسیم کی ۔ میں 35 سال سے **سانس کے مَرَض** میں مبتَلا تھا، کوئی رات بِغیر تکلیف کے نہ گزرتی تھی، نیز میری سیدھی **داڑھ میں تکلیف** تھی جس کے باعِث صحیح طرح کھا بھی نہیں سکتا تھا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **مَدَنی قافِلے** کی بَرَکت سے دورانِ سفر مجھے سانس کی کوئی تکلیف نہ ہوئی اور **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میں سیدھی داڑھ سے بِغیر کسی تکلیف کے کھانا بھی کھا رہا ہوں۔ میرا دل گواہی دیتا ہے کہ **عقائدِ اہلسنّت حق** ہیں اور میرا حُسنِ ظن ہے کہ **دعوتِ اسلامی** کا مَدَنی ماحول **اللہ** اور اس کے **پیارے رسول** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں مقبول ہے۔

چھائے گر شیطنَت، تو کریں دیر مت قافلے میں چلیں، قافِلے میں چلو
صحبتِ بد میں پڑ، کر عقیدہ بگڑ گر گیا ہو چلیں، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بدمذہبوں سے دور رہنے کی حدیثوں میں تاکید

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! **دعوتِ اسلامی** کے عاشقانِ رسول کے سنّتوں کی تربیّت کے **مَدَنی قافِلے** میں سفر کی کیسی برکتیں ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اُس خوش نصیب اسلامی بھائی کو **دُرُودِ پاک کی کثرت** کی بَرَکت سے دعوتِ اسلامی کا **مَدَنی قافِلہ** بھی مِلا اور اُس پر ہدایت کا راستہ بھی کُھلا۔ یہ اسلامی بھائی بدمذہبوں کی صُحبت کی وجہ سے سیدھے راستے سے بھٹک گئے تھے، ہم سبھی کو چاہئے کہ بُری صُحبت سے ہمیشہ دُور رہیں اور فقط **عاشقانِ رسول** ہی کی صُحبت اپنائیں۔ بدمذہبوں کی صُحبت ایمان کیلئے زہرِ قاتل ہے، ان سے دوستی اور تعلُّقات رکھنے کی احادیثِ مبارکہ میں مُمانَعت ہے۔ چُنانچِہ سلطانِ عَرَب، محبوبِ ربِ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''جو کسی **بدمذہب** کو سلام کرے یا اُس سے **بَکُشادہ پیشانی** ملے یا ایسی بات کے ساتھ اُس سے پیش آئے جس میں اُس کا دل

خوش ہو، اس نے اس چیز کی تحقیر کی جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے **محمد** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر اُتاری۔'' (تاریخ بغداد ج ١٠ ص ٢٦٢) رسولِ نذیر، سراجِ مُنیر، محبوبِ ربِّ قدیر عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ دلپذیر ہے: ''جس نے کسی **بد مذہب** کی (تعظیم و) توقیر کی اُس نے دین کے ڈھادینے پر مدد دی۔'' (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط ج٥ ص١١٨ حدیث ٦٧٧٢)

میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ **فتاوٰی رضویہ شریف** جلد 21 صفحہ 184 پر فرماتے ہیں: سُنّیوں کو غیر مذہب والوں سے اِختِلاط (میل جول) ناجائز ہے خُصُوصاً یُوں کہ وہ (بدمذہب) افسر ہوں (اور) یہ (سُنّی) ماتحت۔ قالَ اللّٰہ تعالٰی: (یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے)

وَ اِمَّا یُنْسِیَنَّکَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّکْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۶۸﴾

(پ ٧ الانعام ٦٨)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور جو کہیں تجھے شیطان بُھلاوے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔

رحمتِ عالم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ معظَّم ہے: تم ان سے دُور رہو اور وہ تم سے دُور رہیں، کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں اور فتنے میں نہ ڈال دیں۔ (مُقدّمہ صَحیح مُسلِم ص ٩ حدیث ٧)

بدمذہب کو استاد بنانا

بدمذہب سے دینی یا دنیاوی تعلیم لینے کی مُمانَعت کرتے ہوئے میرے آقا **اعلیٰ حضرت**، اِمامِ اَہلسنّت، مولٰینا شاہ امام اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: غیر مذہب والیوں (یا والوں) کی صُحبت آگ ہے، ذی عِلم عاقِل بالِغ مردوں کے مذہب (بھی) اس میں بگڑ گئے ہیں۔ **عمران بن حطان رقاشی کا قصّہ مشہور ہے، یہ تابِعین کے زمانہ میں ایک بڑا مُحدِّث تھا، خارِجی مذہب کی عورت** (سے شادی کر کے اس) **کی صُحبت میں** (رہ کر) **مَعاذَ اللہ خود خارِجی ہو گیا اور یہ دعویٰ کیا تھا کہ** (اس سے شادی کر کے) **اُسے سُنّی کرنا چاہتا ہے۔** (یہاں وہ نادان لوگ عبرت حاصِل کریں جو بزُعمِ فاسِد خود کو بہت ''پکّا سُنّی'' تصوُّر کرتے اور کہتے

سنائی دیتے ہیں کہ ہمیں اپنے مسلک سے کوئی ہِلا نہیں سکتا، ہم بہُت ہی مضبوط ہیں!) میرے آقا اعلٰی حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مزید فرماتے ہیں: جب صُحبت کی یہ حالت (کہ اتنا بڑا محدِّث گمراہ ہوگیا) تو (بدمذہب کو) اُستاد بنانا کس دَرَجہ بدتر ہے کہ اُستاد کا اثر بہُت عظیم اور نہایت جلد ہوتا ہے، تو غیر مذہب عورت (یا مرد) کی سپُردگی یا شاگردی میں اپنے بچّوں کو وُہی دے گا جو آپ (خود ہی) دین سے واسِطہ نہیں رکھتا اور اپنے بچّوں کے بد دین ہوجانے کی پرواہ نہیں رکھتا۔

(فتاوٰی رضویہ ج ۲۳ ص ۶۹۲)

محفوظ خدا رکھنا سدا بے ادَبوں سے
اور مجھ سے بھی سرزد نہ کبھی بے ادبی ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد
تُوبُوا اِلَی الله! اَسْتَغْفِرُاللّٰه
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عذابِ قبر کے ہولناک مناظر

حضرتِ سیِّدُنا ابواُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ محبوبِ ربِّ صمد، نبیِّ احمد، میٹھے محمّد عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے **بقیع غرقد** تشریف لاکر **دوقبروں** کے پاس کھڑے ہوکر ارشاد فرمایا: کیا تم نے فُلاں اور فُلانہ کو، یا فرمایا: فُلاں فُلاں کو دفن کر دیا؟ صَحابۂ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوان نے عرض کی: جی ہاں، یارسولَ اللہ عزَّوَجلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! (باِذنِ پروردگار غیب کی خبریں دیتے ہوئے) ارشاد فرمایا: ابھی ابھی فُلاں کو (قبر میں) بٹھا کر مارا گیا ہے۔ پھر فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اسے اتنا مارا گیا ہے کہ اس کا ہر ہر عُضو جدا ہو چکا ہے اور اس کی قَبْر میں **آگ** بھڑکا دی گئی ہے اور اس نے ایسی **چیخ** ماری ہے جسے سوائے جنّ و اِنسان کے تمام مخلوق نے سن لیا ہے اور اگر تمہارے دلوں میں فَساد نہ ہوتا اور تم زیادہ

باتیں نہ کرتے تو تم بھی وہ سنتے جو میں سنتا ہوں۔ پھر فرمایا: اب دوسرے کو بھی مارا جارہا ہے۔ پھر فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! اسے بھی اس قدر زور سے مارا گیا ہے کہ اس کی بھی ہر ہر ہڈّی جُدا ہوگئی ہے اور اس کی قبر میں بھی آگ بھڑکادی گئی ہے، اس نے بھی ایسی چیخ ماری ہے جسے جنّ و اِنسان کے علاوہ تمام مخلوق نے سن لیا ہے اور اگر تمہارے دلوں میں فساد نہ ہوتا اور تم زیادہ کلام نہ کرتے تو تم بھی وہ سنتے جو میں سنتا ہوں۔ صَحابۂ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوان نے عرض کی: یارسولَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم! ان دونوں کا گناہ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: پہلا پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا لوگوں کا گوشت کھاتا (یعنی غیبت کرتا) تھا۔ (صَرِیحُ السُّنَۃ لِلطّبَری ص ۲۹ حدیث ۴۰)

مسلمانو! ڈر جاؤ!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس روایت میں غیبت کرنے اور پیشاب سے نہ بچنے والوں کیلئے عبرت کے بے شمار مَدَنی پھول ہیں، پیشاب کرکے جو لوگ پاکی حاصِل نہ کرکے بدن اور کپڑے وغیرہ ناپاک کرلیتے ہیں اُن کو بھی ڈر جانا چاہئے، فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم ہے: پیشاب سے بچو عام طور پر عذابِ قبر اِسی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ (سُنَنِ دارقُطنی ج ۱ ص ۱۸۴ حدیث ۴۵۳)

اِس ضمن میں ایک لرزہ خیز حکایت مُلاحظہ ہو چُنانچِہ

پیشاب سے نہ بچنے والے کی قبر سے پکار!

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 413 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''عُیُون الحکایات'' حصّہ دُوُم صَفحہ 187 پر حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں: ایک مرتبہ دورانِ سفر میرا گزر زمانۂ جاہلیت کے قبرستان سے ہوا۔ یکا یک ایک مُردہ قبر سے باہَر نکلا، اُس کی گردن میں آگ کی زنجیر بندھی ہوئی تھی، میرے پاس پانی کا ایک برتن تھا۔ جب اُس نے مجھے دیکھا تو کہنے لگا: ''اے عبداللہ! مجھے تھوڑا سا پانی پلادو!'' میں نے دل میں کہا: اس نے میرا نام لے کر مجھے پکارا ہے یا تو یہ مجھے جانتا ہے یا عَرَبوں کے طریقے کے مطابق ''عبداللہ'' کہہ کر

پکار رہا ہے۔ پھر اچانک اسی قَبْر سے ایک اور شخص نکلا، اُس نے مجھ سے کہا: ''اے عبداللہ! اس نافرمان کو ہرگز پانی نہ پلانا، یہ **کافر** ہے۔'' دوسرا شخص پہلے کو گھسیٹ کر واپس قَبْر میں لے گیا۔ میں نے وہ رات ایک بڑھیا کے گھر گزاری، اس کے گھر کے قریب ایک قَبْر تھی، میں نے قَبْر سے یہ آواز سنی: بَوْلٌ وَّمَا بَوْل؟ شَنٌّ وَّمَا شَنٌّ ؟ یعنی ''پیشاب! پیشاب کیا ہے؟ مشکیزہ! مشکیزہ کیا ہے؟'' اِس آواز کے مُتَعَلِّق بڑھیا سے پوچھا تو اُس نے کہا: یہ میرے شوہر کی قَبْر ہے، اسے دو خطاؤں کی سزا مل رہی ہے۔ پیشاب کرتے وقت یہ **پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا**، میں اس سے کہتی کہ تجھ پر افسوس! جب اُونٹ پیشاب کرتا ہے تو وہ بھی اپنے پاؤں کُشادہ کر کے چھینٹوں سے بچتا ہے، لیکن تُو اس مُعامَلے میں بِالکل بھی اِحتیاط نہیں کرتا، میرا شوہر میری ان باتوں پر کوئی توجُّہ نہ دیتا، پھر یہ مرگیا تو مرنے کے بعد سے آج تک اس کی قَبْر سے روزانہ اسی طرح کی آوازیں آتی ہیں۔ میں نے پوچھا: شَنٌّ وَّمَا شَنٌّ ؟ یعنی ''مشکیزہ! مشکیزہ کیا ہے؟'' کی آواز آنے کا کیا مقصد ہے؟ بڑھیا نے کہا: ایک مرتبہ اِس کے پاس ایک پیاسا شخص آیا، اس نے پانی مانگا تو (اِس نے اُس کو پریشان کرنے کیلئے خالی مشکیزے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) کہا: جاؤ! اِس مشکیزے سے پانی پی لو، وہ پیاسا بے تابانہ مشکیزے کی طرف لپکا، جب اُٹھایا تو اُسے خالی پایا، پیاس کی شدّت سے وہ بے ہوش ہو کر گر گیا اور اس کی موت واقِع ہوگئی۔ پھر جب سے میرا شوہر مرا ہے آج تک روزانہ اُس کی قَبْر سے آواز آتی ہے: شَنٌّ وَّمَا شَنٌّ یعنی ''مشکیزہ! مشکیزہ کیا ہے؟'' حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں: میں نے **رسولُ اللہ** عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں حاضِر ہو کر سارا واقِعہ عرض کیا تو سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے تنہا سفر کرنے سے منع فرمادیا۔

(عُیونُ الْحِکایات (عربی) حصّہ ۲ ص۳۰۷)

ہر گناہ کے بدلے ایک عُضو کاٹا جائے گا!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گناہ چاہے کتنا ہی چھوٹا ہوا گر اُس پر پکڑ ہوئی تو خدا کی قسم! اُس کا عذاب نہ سہا جاسکے گا۔ گناہوں کی سزا سے ڈراتے ہوئے حضرتِ سیِّدُنا عبدالوہّاب شَعرانی قُدِّسَ سرُّہُ النُّورانی نقل کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عُبید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: پانچ درہم (احناف کے نزدیک دس درہم) کی چوری پر ہاتھ کاٹا جاتا ہےاوراس میں شک نہیں کہ تمہارا سب سے چھوٹا گناہ بھی پانچ دِرہم کی چوری سے تو زیادہ ہی **قبیح** (یعنی بُرا) ہے لہٰذا تمہارے **ہر گناہ کے بدلے آخِرت میں تمہارا ایک عُضو کاٹا جائے گا۔** (تَنبِیہُ الْمُغتَرِّین ص ۱۷۲)

نزعِ قبر اور منکر نکیر کی خوفناک منظر کشی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقِعی قبر کا مُعامَلہ بے حد تشویش ناک ہے، کیا معلوم آج ہی موت آجائے اور دیکھتے ہی دیکھتے ہم قبر کی تنہائیوں میں جا پہنچیں، اوّل تو موت کے صدمے کا تصوُّر ہی جان کو گھلانے والا ہے اور اوپر سے **خدا و مصطَفٰے** عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی ناراضی کی صورت میں عذاب ہوا تو کیسے برداشت ہو سکے گا! **مُردے کے صدمے** کا نقشہ کھینچتے ہوئے **میرے** آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: وہ **موت کا تازہ صدمہ** اٹھائے ہوئے رُوح (کہ نکلتے وقت) جس کا ادنیٰ جھٹکا سَو ضربِ شمشیر (یعنی تلوار کے سووار) کے برابر، جس کا صدمہ ہزار ضربِ تیغ (یعنی تلوار کے ہزار وار) سے سخت تر، بلکہ ملکُ الموت (علیہ السلام) کا دیکھنا ہی ہزار تلوار کے صدمے سے بڑھ کر۔ وہ نئی جگہ، وہ نِری تنہائی، وہ ہر طرف بھیانک بے کسی چھائی، اِس پر وہ نکیرَین (یعنی منکر نکیر) کا اچانک آنا، وہ سخت ہیبت ناک صورتیں دکھانا کہ آدمی دن کو ہزاروں کے مجمع میں دیکھے تو حواس بَجا نہ رہیں، کالا رنگ، نیلی آنکھیں دیگوں کے برابر بڑی، اَبرَق (چمکیلی دھات) کی طرح شُعلہ زن، سانس جیسے آگ کی لَپَٹ، بیل کے سینگوں کی طرح لمبے نوک دار کِیلے (یعنی اگلے دانت)، زمین پرگھسٹتے سر کے پیچیدہ بال، قد و قامت جسم وجَسامت بلاوقیامت کہ

ایک شانے (یعنی کندھے) سے دوسرے (کندھے) تک منزلوں (یعنی بے شمار کلومیٹرز) کا فاصِلہ، ہاتھوں میں لوہے کا وہ گُرز (یعنی ہتھوڑا) کہ اگر ایک بستی کے لوگ بلکہ جنّ واِنس جمع ہو کر اٹھانا چاہیں نہ اٹھا سکیں، وہ گرج کڑک کی ہولناک آوازیں، وہ دانتوں سے زمین چیرتے ظاہر ہونا، پھر ان آفات پر آفت یہ کہ سیدھی طرح بات نہ کرنا، آتے ہی جھنجھوڑ ڈالنا، مُہلت نہ دینا، کڑَکتی جھڑَکتی آوازوں میں امتحان لینا۔ وَ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ اِرْحَمْ ضُعْفَنَا یَا کَرِیْمُ یَا جَمِیْلُ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰی نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ وَاٰلِہِ الْکِرَامِ وَ سَائِرًا لِّاُمَّۃِ اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن۔ (ترجمہ: اور اللہ (عَزَّوَجَلَّ) ہمارے لئے کافی ہے اور وہ سب سے بڑا کارساز ہے۔ اے کرم فرمانے والے! ہماری کمزوری پر رَحم و کرم فرما، اے ربِّ جمیل! دُرُود وسلام بھیج نبیِّ رَحمت (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم) پر اور ان کی عزّت والی آل اور بَقِیّہ تمام اُمّت پر۔ قَبول فرما، قَبول فرما، اے سب سے زیادہ رَحم و کرم فرمانے والے!) (فتاوٰی رضویہ ج ۹ ص ۹۳۴ تا ۹۳۷)

کھڑے ہیں منکر نکیر سر پر نہ کوئی حامی نہ کوئی یاور
بتا دو آ کر مرے پیمبر کہ سخت مشکل جواب میں ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد
تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُاللّٰہ
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ذہنی کشمکش سے نجات ملی

غیبت کرنے سننے کی عادت نکالنے، نَمازوں اور سنّتوں کی عادت ڈالنے کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، سنّتوں کی تربیت کیلئے **مَدَنی قافِلوں** میں **عاشقانِ رسول** کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کیجئے اور کامیاب زندگی گزارنے اور آخرت سنوارنے کیلئے **مَدَنی انعامات** کے مطابِق عمل کر کے روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذَرِیعے رسالہ پُر کیجئے اور ہر مَدَنی ماہ

کی 10 تاریخ کے اندر اندر اپنے ذمّے دار کو جمع کروائیے۔ سنّتوں بھرے اجتماعات میں حاضِری دیجئے اور وہاں بغور بیان سننے کی سعادت حاصل کیجئے۔ آپ کی ترغیب کیلئے ایک **مَدَنی بہار** پیش کی جاتی ہے مُلاحَظہ فرمائیے: **بابُ المدینہ** (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کی حَلَفِیہ (یعنی بقسم) تحریر کا خلاصہ ہے کہ میں داؤد انجینئرنگ کالج کا طالبِ علم ہوں، بُرے اور بدعقیدہ لوگوں کی صحبتوں نے مجھے نظریات کے مُعامَلات میں **''ذِہنی کشمکش''** میں مبتلا کر دیا تھا، میں فیصلہ نہیں کر پا رہا تھا کہ کون سیدھے راستے پر ہے۔ 2 سال کا طویل عرصہ یونہی گزر گیا۔ ایک روز میری ملاقات ایک ایسے نوجوان سے ہوئی جس کا انداز و کردار میرے دل میں اتر گیا۔ اس عاشقِ رسول نے سفید لباس پہنا ہوا تھا، سر پر سبز سبز عمامہ شریف تھا اور اس کے چہرے پر **عبادت کا نور** تھا، اُس اسلامی بھائی نے **اِنفرادی کوشش** کرتے ہوئے مجھے **صحرائے مدینہ**، مدینۃ الاولیاء ملتان شریف میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے تین روزہ بینَ الاقوامی **سنّتوں بھرے اجتماع** میں شرکت کی دعوت پیش کی۔ میں پہلے ہی اُن سے **مُتأَثِّر** ہو چکا تھا، انکار کیونکر ہوسکتا تھا۔ چُنانچِہ میں نے بینَ الاقوامی سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی۔ حج کے بعد کثیر تعداد میں مسلمانوں کے جمع ہونے کا منظر دیکھ کر میری آنکھیں ڈَبڈَبا گئیں، میرے دل نے گواہی دی کہ یہی **''اہلِ حق''** ہیں۔ آخری دن ہونے والے بیان **''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُفیہ تدبیر''** سن کر میرے رونگٹے کھڑے ہوگئے۔ پھر رقت انگیز دُعا نے ایسا اثر کیا کہ میری زندگی بدل گئی، میں پہلے حیوان تھا، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول نے مجھے **انسان** بنا دیا ہے۔ آج میں اپنے دل میں کثرت سے **نیکیاں** کرنے کا جذبہ پاتا ہوں۔ چہرے پر سنّت کے مطابق **داڑھی** شریف بھی سجالی ہے، قرآنِ پاک حفظ کرنے کی بھی نیّت ہے۔ ایک اور **اَہم بات** یہ کہ جب میں اجتماع میں شرکت کیلئے **صحرائے مدینہ** مدینۃُ الاولیاء **ملتان** شریف جا رہا تھا تو میرے والِد اور والِدہ کے ہاتھ پر **فالج** کا حملہ ہوگیا تھا، وہ ذرا سا بھی ہاتھ نہیں ہلا سکتے تھے۔ اجتماع میں دُعا کی بَرَکت سے اُن کے **فالج زدہ ہاتھ بھی ٹھیک** ہوگئے۔

ترا شکر مولا دیا مَدَنی ماحول   نہ چھوٹے کبھی بھی خدا عزوجل مَدَنی ماحول
خدا کے کرم سے خدا عزوجل کی عطا سے   نہ دشمن سکے گا چھڑا مَدَنی ماحول

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !   صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اجتماع میں ثواب کی نیت سے شرکت کرنی چاہیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ایک اسلامی بھائی کے سنّتوں بھرا **مَدَنی حُلیہ** اپنانے اور **اِنفرادی کوشش** فرمانے کی بَرَکت سے ''راہِ حق'' کے مُتلاشی کو اپنی منزل مل گئی ! اِس **مَدَنی بہار** سے یہ بھی معلوم ہوا کہ **دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں بھرے اجتماعات** میں شرکت کی بَرَکت سے بَسا اوقات دنیاوی مسائل بھی حل ہوجاتے ہیں، مَثَلاً مریضوں کوشِفا مل جاتی ہے، بے روزگار برسرِ رُوزگار ہوجاتے ہیں۔لیکن صرف دنیاوی مسائل کے حل کی **نیّت** کرنے کے بجائے طلبِ علم اور ثوابِ آخرت کمانے کی بھی **نیّتیں** ضَرور کرنی چاہئیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !   صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دو قبروں میں ہونے والے عذاب کے اسباب

حضرتِ سیِّدُنا اَبی بَکْرَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حُضورنبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم علیہ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَ التَّسلیم کے ساتھ چل رہا تھا اور آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے میرا ہاتھ تھاما ہوا تھا۔ایک آدمی آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے بائیں طرف تھا۔ دَریں اَثنا ہم نے اپنے سامنے **دو قبریں** پائیں تو محبوبِ خدائے تَوّاب، نُبُوّت کے آفتاب، جنابِ رسالت مآب عزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے **فرمایا:** ان دونوں کو **عذاب** ہورہا ہے اور کسی بڑے اَمر کی وجہ سے نہیں ہورہا، تم میں سے کون ہے جو مجھے ایک ٹہنی لادے۔ ہم نے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کی تو میں سبقت لے گیا اور **ایک ٹہنی** (یعنی شاخ) لے کر حاضرِ خدمت ہوگیا۔ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس کے دو ٹکڑے کردیئے اور دونوں قبروں پر ایک ایک

رکھ دیا پھر ارشاد فرمایا: یہ جب تک تر رہیں گے ان پر عذاب میں کمی رہے گی اور ان دونوں کو **غیبت** اور **پیشاب** کی وجہ سے عذاب ہو رہا ہے۔ (مُسند اِمام احمد ج۷ص۳۰۴حدیث۲۰۳۹۵)

آقا کو علمِ غیب ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! **غیبتوں** اور پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنا قبر کے عذاب کے اسباب میں سے ہے۔ آہ! ہمارا وہ نازک بدن جو کہ معمولی کانٹے کی چُبھن، دوپہر کی دھوپ کی تَپِش وجلن اور بُخار کی معمولی سی اَگن برداشت نہیں کرسکتا وہ قبر کا ہولناک عذاب کیسے سہہ سکے گا۔ **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! ہم پیشاب کی آلودگیوں کے جُرموں، غیبتوں، چغلیوں اور چھوٹے بڑے تمام گناہوں سے توبہ کرتے ہیں، **پیارے پیارے مالک**! عَزَّوَجَلَّ ہم سے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے راضی ہوجا اور ہماری بے حساب مغفرت فرما۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ بیان کردہ روایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمارے پیارے پیارے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو **علمِ غیب** ہے جبھی تو بعطائے خدائے وہّاب عَزَّوَجَلَّ قبر کا عذاب مُلاحظہ فرمالیا جیسا کہ بیان کردہ حدیثِ پاک سے ظاہر ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مجدِّدِ دین وملّت مولیٰنا شاہ **امام احمد رضا** خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن **حدائقِ بخشش شریف** میں فرماتے ہیں۔

سرِ عرش پر ہے تری گزر دلِ فرش پر ہے تری نظر
مَلَکُوت و مُلک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عِیاں نہیں

قبر میں عذاب ہو رہا ہے

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے غیب کی خبریں دینے والے مکّی مَدَنی **مصطفٰے** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم ایک **قبر** کے پاس تشریف لائے جس میں میّت کو **عذاب** ہو رہا تھا تو ارشاد فرمایا: ''یہ **لوگوں کا گوشت کھاتا** (یعنی غیبت کرتا) تھا۔'' پھر ایک **تر ٹہنی** منگوائی اور اُسے **قبر** پر رکھ کر ارشاد فرمایا: اُمّید ہے کہ جب تک یہ تَر رہے گی اس کے عذاب میں کمی رہے گی۔ (اَلْمُعْجَمُ الْاَ وْسَط ج۲ص۳۵حدیث۲۴۱۳)

قبروں پر پھول ڈالنا مُستحب ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گزشتہ دونوں احادیثِ مبارَکہ میں پیشاب سے نہ بچنے والے اور **غیبت** کرنے والے کے عذابِ قبر میں مبتَلا ہونے کا تذکرہ ہے۔ ہر مسلمان کو احتیاط کے ساتھ زندگی گزارنی چاہئے۔ان روایات میں **قَبْر** پر **تر شاخ** رکھنے کا ذکر ہے۔اِس ضِمن میں **مُفَسّرِ** شہیر **حکیمُ الْاُمَّت** حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اپنی مشہور کتاب ''جاءَ الحق'' حصّہ اوّل صَفْحہ 240 تا 241 پر فرماتے ہیں: کہا گیا ہے کہ اس لئے عذاب کم ہوگا کہ جب تک (یہ شاخیں) تر رہیں گی تسبیح پڑھیں گی۔اس حدیث کی شَرح میں **علامہ نَوَوِی** (علیہ رَحمَۃُ اللہِ القوی) فرماتے ہیں: اس حدیث سے عُلَماء نے قَبْر کے پاس قراٰن پڑھنے کو مُستَحب فرمایا۔ کیونکہ تلاوتِ قراٰن شاخ کی تسبیح سے زیادہ اس کی حقدار ہے کہ اس سے عذاب کم ہو۔ **طحطاوی علیٰ مَراقی الفَلاح** صَفْحہ 364 میں ہے: ہمارے **بعض مُتَأَخِّرین** (مُ۔تَ۔اَخْ۔خِ۔رِین) اصحاب نے اِس حدیث کی وجہ سے فتویٰ دیا کہ ''خوشبو اور پھول چڑھانے کی (مسلمانوں میں) جو عادت ہے وہ **سنّت** ہے۔'' مفتی صاحِب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ **مزید** فرماتے ہیں: اِس حدیث اور محدِّثین وفُقَہاء کی عبارت سے دو باتیں معلوم ہوئیں۔ ایک تو یہ کہ ہر سبز چیز (یعنی سبزے) کا رکھنا ہر مسلمان کی قبر پر جائز ہے۔حُضور نبیِّ کریم علیہ اَفضَلُ الصَّلوٰۃِ وَ التَّسلیم نے ان قبروں پر (تَر) شاخیں رکھیں جن کو عذاب ہورہا تھا اور دوسرے یہ کہ عذابِ قبر کی کمی سبزے کی تسبیح کی برکت سے ہے۔۔۔۔لہٰذا اگر ہم بھی آج (قبروں پر) پھول وغیرہ رکھیں تو بھی **اِنْ شَآءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ میّت کو فائدہ ہوگا بلکہ عام مسلمانوں کی قبروں کو کچّا رکھنے میں یہ ہی مصلحت ہے کہ بارش میں اس پر سبز گھاس جمے اوراس کی تسبیح سے میّت کے عذاب میں کمی ہو۔

ہے کون کہ جو گِریَہ کرے فاتحہ کو آئے
برسائے کون قبر پہ بیکس کی بَھرن پھول

غیبت زنا سے بھی سخت تر ہے

مصطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنّت، مَنبعِ جُود وسخاوت، سراپا فضل و رَحمت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: **اَلْغِیبَۃُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنا** یعنی **غیبت** زنا سے سخت تر ہے۔ لوگوں نے عرض کی: **یارسولَ اللہ** (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! **غیبت** زنا سے زیادہ سخت کیونکر ہے؟ فرمایا: ''مرد زِنا کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے، **اللہ تعالیٰ** اس کی توبہ قَبول فرماتا ہے اور **غیبت** کرنے والے کی مغفِرت نہ ہوگی، جب تک وہ نہ مُعاف کردے جس کی **غیبت** کی ہے۔'' (شُعَبُ الْاِیمان ج ۵ ص ۳۰۶ حدیث ۶۷۴۱) اور حضرتِ سیِّدُنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ ''زنا کرنے والا توبہ کرتا ہے اور **غیبت** کرنے والے کی توبہ نہیں ہے۔'' (اَیضاً حدیث ۶۷۴۲)

میں سمجھا شاید تونے غیبت کی ہے

ایک نوجوان حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں آکر عرض گزار ہوا: مجھ سے بَہُت بڑا گناہ ہوگیا ہے، شرم کی وجہ سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سامنے بیان کرنے کی بھی ہمّت نہیں۔ پھر کچھ دیر کے بعد کہنے لگا: افسوس! میں نے **زنا** کیا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ''میں تو سمجھا تھا کہ شاید تو نے **غیبت** کا گناہ کیا ہے!''

(تذکرۃُ الاولیاء ص ۱۷۳)

غیبت زنا سے کب سخت ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! **غیبت** کس قدَر زیادہ تباہ کار ہے! البتّہ یہ ذِہن میں رہے کہ جس زِنا میں حُقُوقُ العِباد شامل نہیں صِرف اُس زِنا سے **غیبت** سخت تر ہے۔ **غیبت** میں حقُّ العَبد یعنی بندے کا حق اُس صورت میں شامل ہوگا جبکہ جس کی **غیبت** کی ہے اُس کو پتا چل جائے کہ فُلاں نے میری **غیبت** کی ہے اور اب **غیبت** کرنے والے کیلئے **توبہ** کے ساتھ ساتھ اُس سے **مُعافی مانگنی** بھی ضَروری ہے جس کی **غیبت** کی ہے ورنہ خالی توبہ کافی تھی۔

غیبتوں وغیرہ گناہوں کے مُتَعلِّق ایک معلوماتی فتوٰی

اب غیبت وغیرہ گناہوں کے مُتَعلِّق فتاوٰی رضویہ جلد 21 صَفْحہ 162 تا 163 کا ایک معلوماتی اِستِفتاء (اِس۔تِف۔تا) اور فتوٰی مُلاحَظہ فرمائیے:

سُوال: غیبت کرنا، جھوٹ بولنا، خاص کر وہ جھوٹ جن سے خلقِ خدا میں فتنہ ہو۔ دو دوست میں یا شوہر بیوی میں یا باپ بیٹے میں یا بھائی بھائی میں اُس جھوٹ سے رنجش ہو جائے، باہم جُدائی ہو کے گھر کی خرابی کی نوبت آجائے، اور مسلمان کے عیب کی تلاش و تَجسُّس میں رہنا، کوئی مسلمان اگر پوشیدگی سے کوئی گناہ کرتا ہو تو اُس کی تَجسُّس میں لگے رہنا اور پتا پانے پر یا محض اپنی شُبہ وقِیاس سے اُس کو فاش (ظاہر) کرنا شُہرت دینا کس دَرَجہ کا گناہ ہے اور گناہانِ مذکورۂ بالا کا مُرتَکِب فاسِق و مستحقِ لعنت خدا اور رسول ہے یا نہیں؟ اور یہ سب گناہ شرعاً دَرَجۂ فِسق میں زِنا سے کم ہیں یا زیادہ یا برابر؟ جواب مفصّل اور مُدَلَّل (مُ۔دَل۔لَل۔یعنی دلائل کے ساتھ) درکار ہے۔ بَیِّنُوا تُوجَرُوا (یعنی بیان فرمائیے اور اجروثواب کمائیے)

الجواب: یہ سب گناہانِ کبیرہ ہیں اور ان کا مُرتَکِب فاسِق و مستحقِ لعنت۔ حدیث میں فرمایا: اَلْغِیْبَۃُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا. (یعنی) غیبت سخت ہے زنا سے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط ج ۵ ص ۶۴ حدیث ۶۵۹۰) اور ظاہر ہے کہ قتلِ مومن غیبت سے اشد (یعنی سخت تر) ہے۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''وَالْفِتْنَۃُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ'' (پ۲ البقرۃ: ۱۹۱) فتنہ قتل سے سخت تر ہے۔ اور ان سب میں حقُّ العِباد (یعنی بندوں کا حق) ہے تو اُس زنا سے ضَرور بدتر ہے جس میں حقُّ العِباد نہ ہو مگر وہ **جھوٹ** جس سے کسی کا ضَرَر (یعنی نقصان) نہ ہو کہ بے مَصلَحتِ شرعی ہو تو گناہ ضرور ہے مگر اسے زنا کے برابر نہیں کہہ سکتے کہ یہ صغیرہ ہے بعدِ اِصرار کبیرہ ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

پیچھا مِرا غیبت کی مصیبت سے چھڑا دے
ہر بات سنبھل کر کروں توفیق خدا دے

زِنا چھوٹا گناہ نہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہاں شیطان کہیں وسوسے ڈال کر زِنا پر نہ اُکسائے کہ یہ تو معمولی سا گناہ ہے۔واللہ! ہرگز ایسا نہیں، یہ بات ہمیشہ ذِہن میں رکھئے کہ چھوٹے گناہ کو بھی اگر کوئی چھوٹا سمجھ کر کرتا ہے تو وہ **سخت کبیرہ گناہ** بن جاتا ہے اور زِنا چھوٹا گناہ بھی نہیں بلکہ **گناہِ کبیرہ** ہے، اِس کا عذاب پڑھئے اور تھرتھرّا ئیے نیز جب زِنا کا عذاب اتنا ہولناک ہے تو **غیبت** کا عذاب کتنا دردناک ہوگا اِس کا تصوُّر جما کر خود کو ڈرائیے:

دو سانپ نوچ نوچ کر کھائیں گے

حضرت سیِّدُ نا مَسرُوق علیہ رَحمَۃُ اللہِ القُدُّوس سے روایت ہے: جو شخص چوری یا شراب خوری یا زنا میں مُبتَلا ہو کر مرتا ہے اُس پر **دو سانپ** مقرّر کر دیئے جاتے ہیں جو اس کا گوشت نوچ نوچ کر کھاتے رہتے ہیں۔ (شَرحُ الصُّدور ص ۱۷۲)

جہنَّمی تابوت

منقول ہے: جہنَّم میں **آگ کے تابوت** میں کچھ لوگ قید ہوں گے کہ جب وہ راحت مانگیں گے تو ان کے لئے تابوت کھول دیئے جائیں گے اور جب ان کے شعلے جہنّمیوں تک پہنچیں گے تو وہ بیک زَبان فریاد کرتے ہوئے کہیں گے: **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! ان تابوت والوں پر لعنت فرما۔ یہ وہ لوگ ہیں جو عورتوں کی شرمگاہوں پر حرام طریقے سے قبضہ کرتے تھے۔ (بَحرُالدُّموع ص۱۶۷)

جنَّت میں داخلے سے محروم

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 300 صَفَحات پر مشتمل کتاب، **''آنسوؤں کا دریا''** صَفْحَہ 229 تا 230 پر ہے منقول ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جب جنَّت کو پیدا فرمایا تو اس سے فرمایا: ''کلام کر۔'' تو وہ بولی: جو مجھ میں داخِل ہوگا وہ سعادت مند ہے۔ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: مجھے اپنی عزّت وجلال کی قسم! تجھ میں آٹھ قسم کے لوگ داخِل نہ ہوں گے: شراب کا عادی، زِنا پر اِصرار کرنے والا، چُغل خور، دیّوث، (ظالم) سپاہی، ہیجڑا اور رشتہ داری توڑنے والا اور وہ شخص جو خدا

کی قسم کھا کر کہتا ہے کہ فُلاں کام ضَرور کروں گا پھر وہ کام نہیں کرتا۔

(اِتحافُ السّادَة للزّبیدی ج ٩ ص ٣٤٥)

یہ روایت نقل کرنے کے بعد حضرتِ علّامہ ابن جَوزی علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ القوی فرماتے ہیں: زنا پر اصرار کرنے والے سے مراد ہمیشہ زنا کرتے رہنے والا نہیں، اسی طرح شراب کے عادی سے مُراد یہ نہیں جو ہمیشہ شراب پیتا رہے بلکہ مُراد یہ ہے کہ جب اسے شراب مُیَسَّر ہو تو وہ پی لے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف کی وجہ سے شراب پینے سے باز نہ آئے۔ اِسی طرح جب اسے زنا کا موقع ملے تو (کرلے اور) اس سے باز نہ رہے اور نہ ہی اپنے نَفس کو اِس بُری خواہش کی تکمیل سے روکے۔ بے شک ایسے لوگوں کا ٹھکانا جہنَّم ہی ہے۔ (بَحرُالدُّمُوع ص١٦٧)

نظر دل میں شہوت کا بیج بوتی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، پیکرِ جُود وسخاوت، سراپا رَحمت، محبوبِ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: اَلْعَیْنَانِ تَزْنِیَانِ یعنی آنکھیں بھی زنا کرتی ہیں۔ (مُسندِ اِمام احمد ج٢ ص٨٤ حدیث٣٩١٢) لہٰذا آنکھوں کی حفاظت ضَروری ہے۔ حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں: جو آدمی اپنی آنکھ کو بند کرنے پر قادِر نہیں ہوتا وہ اپنی شرمگاہ کی حِفاظت بھی نہیں کرسکتا۔ (اِحیاءُ الْعُلوم ج٣ ص ١٢٥)

آنکھوں میں پگھلا ہوا سیسہ

منقول ہے: جو شخص شہوت سے کسی اَجْنَبِیَّہ کے حُسن و جمال کو دیکھے گا قیامت کے دن اسکی آنکھوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا۔

(ھِدایہ ج٢ ص٣٦٨)

آنکھوں میں آگ بھردی جائے گی

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی نَقْل کرتے ہیں: جو کوئی اپنی آنکھوں کو نظرِ حرام سے پُر کرے گا قِیامت کے روز اُس کی آنکھوں میں آگ بھر دی جائے گی۔ (مُکاشَفۃُ الْقُلوب ص ۱۰)

آگ کی سَلائی

حضرتِ سیِّدُنا علّامہ ابنِ جَوزی علیہ رحمۃ اللّٰہِ القوی نَقْل کرتے ہیں: عورت کے مَحاسِن (یعنی حُسن وجمال) کو دیکھنا ابلیس کے زَہر میں بُجھے ہوئے تیروں میں سے ایک تیر ہے، جس نے نامَحرم سے آنکھ کی حفاظت نہ کی اُس کی آنکھ میں بروزِ قِیامت **آگ کی سَلائی** پھیری جائیگی۔

(بَحرُالدُّمُوع ص ۱۷۱)

جہنَّم سے آزاد ہونے والی آنکھیں

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 300 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**آنسوؤں کا دریا**'' صَفحہ 235 پر ہے: اَللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیم اللہ علٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی طرف وحی فرمائی: ''**اے موسیٰ!** میں نے تین قسم کی آنکھوں کو جہنَّم پر حرام فرمادیا ہے، **ایک** وہ آنکھ جو راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں پہرہ دیتی ہے، **دوسری** وہ آنکھ جو اَللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ کی حرام کردہ چیزوں سے رُک جاتی ہے اور **تیسری** وہ آنکھ جو میرے خوف سے روتی ہے، اورآنسو کے علاوہ ہر شے کی ایک جزا ہے اور آنسو کی جزا رحمت، مغفرت اور جنَّت میں داخلے کے علاوہ کچھ نہیں۔'' (بَحرُالدُّمُوع ص ۱۷۲)

تم جنّت میں میرے ساتھ ہوگے

ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہو کر عرض کی: **یارسولَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں صرف **ایک مہینے** کے روزے رکھتا ہوں اس پر اِضافہ نہیں کرتا، اور صرف **پانچ** نَمازیں پڑھتا ہوں اس سے زیادہ نہیں پڑھتا اور میرے **مال** میں زکوٰۃ فرض نہیں اور نہ ہی مجھ پر **حج** فرض ہے اور نہ ہی نَفل حج کرتا ہوں، میں مرنے کے بعد کہاں جاؤں گا؟ **رسولُ اللہ** عَزَّوَجَلَّ

وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے **تبسُّم** فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: تم **جنّت** میں میرے ساتھ ہوگے جب کہ تم اپنے دل کو دو باتوں یعنی **خِیانت اور حَسَد** سے بچاؤ اور اپنی زَبان کو دو باتوں یعنی **غیبت اور جھوٹ** سے اور دو باتوں سے آنکھوں کو بچاؤ یعنی جس کی طرف **نظر** کرنا **اللہ** تعالیٰ نے **حرام** قرار دیا ہے اُس کی طرف نہ دیکھو اور کسی مسلمان کو **حقارت** سے نہ دیکھو۔ (قُوتُ الْقُلوب ج ۱ ص ۴۳۳)

اِنفرادی کوشش کی بَرَکت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غیبت سے زَبان اور **بدنگاہی** سے آنکھوں کی حفاظت کرنے کا ذِہن بنانے کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافِلوں** میں سفر کو اپنا معمول بنایئے، مَدَنی اِنعامات کے مطابِق اپنی زندگی گزاریئے **اِنْ شَآءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ دونوں جہاں میں بیڑا پار ہوگا، آپ کی ترغیب وتحریص کیلئے ایک **مَدَنی بہار** گوش گزار کرتا ہوں چُنانچِہ **سردار آباد** (فیصل آباد، پنجاب۔ پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ میں اپنے شہر کے ایک مشہور دینی مدرسے میں **درسِ نظامی** کا طالبِ علم تھا۔ اٹک شہر (پنجاب) کے ایک اسلامی بھائی کبھی کبھار سردار آباد اپنے ماموں جان کے گھر تشریف لاتے تھے اور ان کے ماموں ہمارے مدرسے کے قریب رہائش پذیر تھے، وہ اسلامی بھائی دورانِ قِیام ہمارے مدرَسے میں بھی آتے اور طَلَبہ سے ملاقات کر کے ان پر **اِنفرادی کوشش** فرماتے، میری اُن سے دوستی ہوگئی تھی، وہ مجھے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول کے بارے میں بتایا کرتے، ان کی باتیں سن سن کر میں **دعوتِ اسلامی** کے مُحِبّین میں شامل ہو چکا تھا۔ انہیں کی دعوت پر مجھے **فیضانِ مدینہ** سردار آباد (سُوساں روڈ نزد پرانی ٹَنکی مدینہ ٹاؤن) میں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے **ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع** میں شرکت کی سعادت حاصِل ہوئی، میری شرکت کے پہلے ہی اجتماع میں مبلغِ دعوتِ اسلامی نے **عمامہ شریف** کے فضائل پر بیان کیا، جسے سن کر میں اتنا مُتأَثِّر ہوا کہ ہاتھوں ہاتھ عمامہ خرید کر اپنے سر پر سجا لیا اور بستے سے **فیضانِ سنّت** بھی خریدی اور اپنی مسجد میں اس کا **درس** شروع کر دیا۔ وَقت گزرنے کے ساتھ میں نے مکمل طور پر **مَدَنی**

حُلیہ اپنا لیا۔ اِجتماع میں اپنے ساتھ دیگر طَلَبہ کو بھی لے جاتا، پہلے ہفتے 3 اسلامی بھائی تھے دوسرے ہفتے بڑھ کر ان کی تعداد 12 ہوگئی ۔ میں نے دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی قافِلوں** میں بھی سفر کیا اور اپنے عَلاقے میں مَدَنی کاموں کی دُھومیں مچانا شروع کر دیں۔ 1994ء میں فیضانِ مدینہ سردار آباد میں **مدرَسۃ المدینہ** میں بطورِ ناظم سنّتوں کی خدمت کا موقع ملا اور **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میں تادمِ تحریر **مجلس مدرسۃ المدینہ** (پنجاب) کا رُکن بھی ہوں۔ **اللہ** رب العزّت عَزَّوَجَلَّ مجھے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول میں استِقامت عنایت فرمائے۔

عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم — رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما

عطائے حبیبِ خدا مَدَنی ماحول ہے فیضانِ غوث ورضا مَدَنی ماحول

اگر سنّتیں سیکھنے کا ہے جذبہ تم آجاؤ دیگا سکھا مَدَنی ماحول

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اِنفِرادی کوشِش ثواب کا آسان ذَرِیعہ ہے

اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! کس طرح ایک طالبِ علم کسی اسلامی بھائی کی **اِنفِرادی کوشِش** سے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔ اجتماعی کوشِش کے مقابلے میں **اِنفِرادی کوشِش** عُموماً سَہْل ہوتی ہے کیونکہ کثیر اسلامی بھائیوں کے سامنے ''بیان'' کرنے کی صلاحیّت ہر ایک میں نہیں ہوتی جبکہ **اِنفِرادی کوشِش** ہر کوئی کرسکتا ہے خواہ اُسے بیان کرنا آتا ہو یا نہ آتا ہو۔ اِنفِرادی کوشِش ثواب کمانے کا آسان ذَرِیعہ ہے۔ **مَدَنی مرکز** کے دیئے ہوئے طریقۂ کار کے مطابق **اِنفِرادی کوشِش** کے ذَرِیعے خوب خوب نیکی کی دعوت دیتے جائیے اور ثواب کا خزانہ لوٹتے جائیے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جہنَّم کا کھانا اور لباس ملے گا

سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اِرشادِ عبرت بنیاد ہے: جس شخص کو کسی مردِ مُسلِم کی **بُرائی** کرنے کی وجہ سے کھانے کو ملا، **اللہ** تعالیٰ اُس کو اُتنا ہی جہنَّم سے کھلائے گا اور جس کو مردِ مسلم کی **بُرائی** کی وجہ سے کپڑا پہننے کو ملا، **اللہ** تعالیٰ اُس کو جہنَّم کا اُتنا ہی کپڑا پہنائے گا۔ اور جو کسی شخص کی وجہ سے سنانے اور دکھانے کی جگہ میں کھڑا ہو تو **اللہ** تعالیٰ اُسے قِیامت کے دن سنانے اور دکھانے کی جگہ میں کھڑا کرے گا۔ (سُنَنِ ابوداوٗد ج ۴ ص ۳۵۴ حدیث ۴۸۸۱)

دوزخ کی آگ کے انگارے کھائے گا

مُفسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان **مراٰۃ جلد 6 صفحہ** 619 تا 620 پر فرماتے ہیں: یعنی اس طرح (پر) کہ دولڑے ہوئے مسلمانوں میں سے ایک کے پاس جاوے اور اسے خوش کرنے کے لیے دوسرے کی **غیبت** کرے، اُسے بُرا کہے، اسے نقصان پہنچانے کی تدبیریں بتائے تاکہ اِس ذَرِیعے سے یہ شخص اِسے کچھ دیدے یا کھلا دے۔ ایسے خوشامدی لوگ آجکل بہت ہیں۔ مزید فرماتے ہیں: یہ دوزخ کی آگ کے انگارے ان لقموں کے عوض میں جس قدر یہاں لقمے کھائے اتنے ہی وہاں **انگارے** کھائے گا۔ جو کسی کو خوش کرنے کیلئے مسلمان بھائی کی **غیبت** کرے یا اسے ستائے (اور) اس **غیبت** وغیرہ کے عوض کپڑوں کا جوڑا پائے تو اسے **قیامت** میں اس جوڑے کے عوض **آگ کا جوڑا** پہنایا جائیگا۔ مفتی صاحِب مزید اس فرمانِ عالی (''جو کسی کی وجہ سے دکھانے اور سنانے کی جگہ کھڑا ہو'' اِلخ۔۔ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس) کے بَہُت مَعانی ہیں: ایک یہ کہ جو شخص کسی مشہور شریف آدمی کی پگڑی اُچھالے (یعنی اُس کو بدنام کرے) اُس کا مقابلہ کرے تاکہ اس مقابلے سے میری **شہرت** ہو دوسرے یہ کہ جو کسی شخص کو دنیا میں جھوٹے طریقے سے اُچھالے تاکہ اس کے ذَرِیعے مجھے **عزّت وروزی** ملے۔ جیسے آج کل بعض جھوٹے پِیروں کے مرید اس کی جھوٹی کرامتیں بیان کرتے پھرتے ہیں تاکہ ہم کو بھی اس کے ذَرِیعے عزّت ملے کہ ہم اس (پہنچے ہوئے مرشد) کے بالکے (یعنی مرید یا شاگرد) ہیں۔ تیسرے یہ کہ جو

شخص دنیا میں نام ونُمُود چاہے نیکیاں کرے مگر ناموری کے لیے یا جو شخص کسی کے ذَرِیعے سے اپنے (آپ) کو مشہورو نامور کرے قِیامت میں ایسے شخصوں کو (سرِ) عام رُسوا کیا جاوے گا کہ فِرِشتہ اسے اونچی جگہ کھڑا کر کے اعلان کرے گا کہ (اے) لوگو! یہ بڑا جھوٹا مکّار فَریبی (دھوکے باز) تھا۔ (مراٰۃ)

جہنّم کی غذا اور مشروب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس سے وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو اپنے امیر، نگران، افسر، سیٹھ، لیڈر یا کسی مالدار کو اچّھا لگانے، ان کی ہمدردیاں پانے، اپنے آپ کو ''وفادار'' جتانے مگر حقیقت میں اپنی **حماقت** پر مُہر لگانے اور خود کو دوزخ کا حقدار بنانے کیلئے اُس سیٹھ وغیرہ کے سامنے اُس کے مخالف کی پَول کھولتے اور مختلف زاویوں سے اُن کی بُرائیاں کرتے ہیں۔ آہ! نہ جہنّم کی غذا کھائی جاسکے گی نہ دوزخ کا لباس پہنا جاسکے گا۔ **جہنَّم کی غذا** کا نقشہ کھینچتے ہوئے صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولٰینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ **بہارِ شریعت** جلد اوّل صَفحہ 167 تا 168 پر فرماتے ہیں: (جہنّمیوں کو) **خاردار تھوہڑ** (ایک کانٹے دار زہریلا پودا) کھانے کو دیا جائے گا، وہ ایسا ہوگا کہ اگر اس کا ایک قطرہ دنیا میں آئے تو اس کی سوزِش و بدبُو تمام اہلِ دنیا کی معیشت برباد کردے اور وہ گلے میں جا کر پھندا ڈالے گا، اس کے اُتارنے کے لیے (دوزخی لوگ) پانی مانگیں گے، اُن کو وہ کھولتا پانی دیا جائے گا کہ منہ کے قریب آتے ہی منہ کی ساری کھال گل کر اُس میں گِر پڑے گی، اور پیٹ میں جاتے ہی آنتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کردے گا اور وہ شوربے کی طرح بہ کر قدموں کی طرف نکلیں گی، پیاس اس بلا کی ہوگی کہ اُس پانی پر ایسے گریں گے جیسے تَونس (یعنی سخت پیاس) کے مارے ہوئے اونٹ۔ (بہارِ شریعت)

نارِ جہنَّم سے تُو اماں دے، خُلدِ بریں دے باغِ جِناں دے
از پئے حضرتِ ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، **یااللہ** مِری جھولی بھر دے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُاللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بے جا اعتراضات کرنے والے

حضرتِ سیِّدُ نا یحیٰی بن مُعا ذ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: مجھے ان لوگوں پر تَعَجُّب ہے جو **صالحین** یعنی نیک لوگوں کے لیے مُباح (یعنی جائز چیز) کو بھی **عیب** سمجھتے ہیں لیکن اپنے لئے قَبیح (یعنی بدترین) گناہوں کو بھی معیوب خیال نہیں کرتے ۔تُو دیکھے گا کہ ان لوگوں میں کوئی خود تو **غیبت**، چغلی، حسد، کینہ، دھوکہ، تکبُّر، اور خود پسندی کی نُحُوستوں میں گرفتار ہے اور توبہ بھی نہیں کرتا جبکہ نیک لوگوں پر مُباح (یعنی جائز) لباس، لذیذ کھانے اور مُباح (جائز) مٹھائی کے استِعمال پر بھی اعتِراض کرتا ہے۔

(تَنبِیہُ الْمُغتَرِّیْن ص٦٦)

خود چاہے حرام کھاتے ہوں مگر......

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقِعی بعض لوگوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ خود چاہے سودی قرضے لیکر، جھوٹ بول کر، مِلاوٹیں اور ٹیکس کی چوریاں کرکے ناپاک یا حرام روزی کمائیں مگر کسی عالم، خطیب یا امام صاحِب کو کہیں سے نذرانہ ملا، ان کو لوگوں کے گھر دعوتِ طعام میں آتا جاتا دیکھا، کسی نے بچّے وغیرہ کی ولادت کی خوشی میں انہیں مٹھائی کا ڈِبہ پیش کیا تو یہ لوگ اپنی گندی آمدنیوں کو بھول کر اُس عالم صاحب کی **غیبت** پر اُتر آتے اور **معاذَاللہ** عَزَّوَجَلَّ اِس طرح کے گناہوں بھرے جملے کہتے سنائی دیتے ہیں: ﴿1﴾ کھاؤو (کھا۔اُو) مولوی ہے ﴿2﴾ پیٹو ہے ﴿3﴾ حلوا خور ہے ﴿4﴾) نذرانوں کیلئے مرتا ہے ﴿5﴾ مفت کی دعوتیں کھا کر پیٹ نکل آیا ہے ﴿6﴾ کھا کھا کر گردن موٹی کر لی ہے ﴿7﴾ لالچی مولانا ہے وغیرہ۔

دوسرے کی آنکھ کا تنکا تو نظر آتا ہے مگر......

یاد رکھئے! امام یا عالم صاحب کا کسی مسلمان سے نذرانہ، دعوت یا مٹھائی قبول کرنا جائز کام ہے گناہ وحرام نہیں بلکہ اچّھی اچّھی نیّتیں ہوں تو کارِثواب ہے۔ مُعترِض کو اپنی آمدَنی پر نظر دوڑانی چاہیے، **حرام** ہو تو اُس سے بھی نیز **غیبتوں**، تہمتوں اور بدگمانیوں سے توبہ اور اس کے تقاضے پورے کرنے چاہئیں۔ غور تو کیجئے! جب آپ کسی کی طرف ایک انگلی اُٹھاتے ہیں تو ہاتھ کی تین انگلیوں کا رُخ خود آپ کی طرف ہو جاتا ہے گویا یہ خاموش تنبیہ (نوٹس) ہے کہ اُس کو بعد میں چھیڑنا پہلے اپنے آپ کو سُدھار! **حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: دوسرے کی آنکھ کا تنکا تو تمہیں نظر آجاتا ہے (یعنی ذرا ذرا سی بات میں اس کا عیب بیان کرتا پھرتا ہے) مگر اپنی آنکھ کا شہتیر (یعنی بڑی لکڑی کا مطلب یہ کہ اپنا بہت بڑا عیب بھی) نظر نہیں آتا! **(ذَمُّ الْغِیبَۃِ لِابْنِ اَبِی الدُّنیا ص۹۵ رقم۵۷)**

کب گناہوں سے کنارا میں کروں گا یا رب عزوجل
نیک کب اے مِرے اللہ بنوں گا یا رب عزوجل
کب گناہوں کے مرض سے میں شِفا پاؤں گا
کب میں بیمار مدینے کا بنوں گا یا رب عزوجل

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ایسے کام نہ کرو کہ لوگ غیبت کریں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عوام وخواص ہر ایک کو چاہئے کہ مُحتاط زندگی گزاریں ایسے مُباح اعمال واَفعال سے بھی اپنے آپ کو بچائیں جو کہ فتحِ بابِ غیبت یعنی **غیبت** کا دروازہ کُھلنے کا سبب بنیں اس ضِمن میں فتاوٰی رضویہ جلد 21 صَفحہ 612 تا 616 پر ایک فارسی سُوال جواب (جس کا ترجمہ بھی وَہیں موجود ہے) کا اکثر حصّہ پیش کیا جاتا ہے، اِسے پڑھ کر اندازہ کیا جاسکتا ہے

کہ ایسی حرکتیں کرنا کس قدر بُرا ہے جو مسلمانوں میں **غیبتوں**، تہمتوں اور بدگمانیوں اور آپسی نفرتوں کا سبب بنیں چُنانچِہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن کی خدمتِ بابَرَکت میں **سُوال** ہوا: عُلَمائے شریعت اور مفتیانِ طریقت اس مسئلے میں کیا فرماتے ہیں کہ **زید** ایک مقام پر امامت ونیابت کے فرائض انجام دیتا ہے لیکن جو لوگ سُوَر اور مُردار کا گوشت پکا کر عیسائیوں (یعنی کرسچینوں) کو کھلاتے ہیں **زید** اُن لوگوں کے گھروں سے کھانا کھاتا ہے اور کہتا ہے کہ مُردار اور سُوَر کا گوشت عیسائیوں (یعنی کرسچینوں) کے لئے پکانے میں کوئی حَرَج نہیں، پکانے کے بعد ہاتھ دھو ڈالے تو پاک ہو جاتے ہیں۔'' شہر کے اکثر لوگ **زَید** کے اس طرزِ عمل کو دیکھ کر ان لوگوں کے گھروں سے کھانا کھانے لگے ہیں جبکہ کچھ لوگ اس عمل سے نفرت اور سخت اختِلاف کر رہے ہیں اور نزاع (یعنی فساد) کی صورت بن گئی ہے۔ لہٰذا کتاب وسنّت کی روشنی میں بیان فرمایا جائے کہ شخصِ مذکور (یعنی زید) کے بارے میں کیا شَرعی حکم ہے اور اس کی مُعاوَنت وامداد اور اس سے تعاون کرنے والوں کے بارے میں شریعت کیا فرماتی ہے؟ بَیِّنُوا تُوجَرُوا (بیان فرماؤ تاکہ اجروثواب پاؤ)

الجواب: ایسے نِڈر، بے خوف اور تقویٰ سے عاری لوگ جو کافِروں غیر مسلموں کے لئے (سُوَر و مُردار جیسی) خبیث ترین اور نجس (یعنی ناپاک) وحرام چیزیں پکانے کھلانے کا پیشہ اختیار کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے ہاں سے دین داروں اور تقویٰ دار لوگوں کو کھانا ہرگز نہیں کھانا چاہئے کیونکہ جہاں **حرام** چیزوں کا استِعمال کثرت سے ہو وہاں برتنوں کے ناپاک اشیاء سے آلودہ ہونے کا اِحتِمال (یعنی شبہ) ہوتا ہے۔ اور دیندار و تقوٰی دار لوگوں کا ایسے لوگوں کے ہاں جانا اور ان کے ہاں سے ایسے مَشکوک برتنوں میں کھانا کھانا عوامُ النّاس کی نگاہوں میں باعثِ الزام و باعثِ **تہمت** ہوسکتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے: ''جو کوئی **اللہ** تعالٰی اور قِیامت پر ایمان رکھتا ہے تو وہ مقاماتِ تُہمت سے بچے۔'' لہٰذا ایسی صورتِ حال میں الزام، طعن اور **تُہمت** سے بچنا ضَروری ہے بصورتِ دیگر یہ اِقدام اپنے دینی بھائیوں کو کبیرہ گناہوں **غیبت**، **بہتان**، **کینہ** اور

بُرے القاب کے استعمال میں مبتلا کردے گا۔ حدیثِ مبارک ہے: (لوگو!) جن کاموں کو کان ناپسند کرتے ہیں ان سے بچو۔ (مُسند اِمام احمد ج ۵ ص۶۰۵ حدیث ۱۶۷۰۱) اور دوسری حدیثِ پاک میں ہے: اور ایسے کاموں سے پرہیز کرو جن کے اِرتِکاب پر معذِرت کرنی پڑے۔ (اَلْاَحادِیثُ الْمُختارَۃ ج۶ ص۱۸۸ حدیث۲۱۹۹) وربغیر شرعی مجبوری کے مسلمانوں کو مُتَنَفِّر کرنا (یعنی مسلمانوں کو نفرت دلانا) مُمنوع ہے۔ چُنانچِہ حُضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بَشِّرُوا وَلَا تُنَفِّرُوا یعنی مسلمانوں کو خوشخبری دو اور نفرت نہ دلاؤ۔ (بُخاری ج ۱ ص ۴۲ حدیث ۶۹) شریعت کا مقصد جوڑنا، اِتِّحاد پیدا کرنا ہے نہ کہ توڑنا۔ عقلِ سلیم کا تقاضا بھی یہی ہے کہ لوگوں کو بیقراری میں ڈال کر ناراض نہ کیا جائے اور کراہت والزام والی جگہ کھڑے ہونے سے پرہیز کیا جائے، حدیثِ پاک میں ارشادِ نبوی ہے: اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے بعد عقل کی بنیاد لوگوں سے دوستی اور مَحَبَّت رکھنا ہے۔ (جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطی ج۴ ص۳۳۹ حدیث ۱۲۳۳۲) فقیر (یعنی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) نے اس باب کی حدیثوں کو اپنے رسالے جَمالُ الْاِجمال اور اس کی شرح کمالُ الْاِکمال میں تفصیلاً بیان کر دیا ہے۔ خُلاصہ یہ کہ عقل ونقل کے اعتبار سے اس طرح کا کام یا اِقدام اپنے اندر کئی قسم کی قَباحتیں (خرابیاں) رکھتا ہے کہ جن کا انکار نہیں کیا جاسکتا اور ایسے کاموں کا انجام مذموم ہوتا ہے۔ (اور) جب یہ کام یا اقدام فتنہ وفساد اور مسلمانوں کے درمیان تفریق اور پھوٹ پڑنے کی حد تک جا پہنچے تو جُرمِ عظیم بن جاتا ہے چُنانچِہ ارشادِ ربانی ہے: وَالْفِتْنَۃُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ترجَمۂ کنزالایمان: اور ان کا فساد تو قتل سے بھی سخت ہے۔ (پ ۲ البقرہ ۱۹۱) اور حدیث شریف میں ہے کہ فِتنہ سو رہا ہے اس کے جگانے والے پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی لعنت۔ (اَلْجامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوطی ص۳۷۰ حدیث ۵۹۷۵) اگر آپ اچّھی طرح غور کریں تو یہ واضح ہوگا کہ اس قسم کے افعال اُنہی لوگوں سے سرزد ہوتے ہیں جو دین اور تقاضائے دین کو چنداں (یعنی بالکل) اَہَمِّیَّت نہیں دیتے، بے خوف ہو کر بِالکل آزادانہ لاپرواہی والی زندگی گزارنا زندگی کا حاصِل (یعنی مقصدِ حیات) سمجھتے ہیں۔ کچھ آگے چل کر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: عیسائیوں (یعنی کرسچینوں) کے ساتھ مل کر کھانا پینا اور اس قسم کے دوسرے کام

کرنا کج فِطرت (یعنی بداَخلاق) اور فِتنے باز لوگوں کا کام ہوتا ہے۔ مزید آگے چل کر فرماتے ہیں: اور جس کسی نے یہ کہا کہ سُوَر اور مُردار کا گوشت پکانے اور غیر مسلموں کو کھلانے سے کوئی فرق نہیں پڑتا یا کچھ مُضایقہ اور خطرہ نہیں، وہ شخصِ مذکور (یعنی زید) غَلَط بات کہنے کا مُرتکِب ہوا بغیر علم و تحقیق کے اس قسم کا فیصلہ صادِر کر دینا ہرگز مناسِب نہیں، بِغیر شرعی مجبوری کے گندگیوں سے آلودہ ہونا سخت مُمنوع اور ناجائز ہے بِالخصوص ایسے کاموں سے پرہیز کرنا بَہُت ضَروری ہے جن کا حاصِل (یعنی نتیجہ) ان کاموں کی اصلاح کرنے کا ارادہ کرنا ہے جنھیں **اللہ** تعالیٰ نے بگاڑ دیا ہے اور کافِروں کو کھانا کھلانے کے لئے مسلمانوں کا اپنے ہاتھوں ناجائز و حرام چیزوں کو پکانا یقیناً ناجائز اور **حرام** ہے۔ اور یہ قاعدہ و اصول ہے کہ **جس چیز کا لینا حرام ہے اس کا دینا بھی حرام ہے۔** **اللہ** تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: **وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ** ۠

ترجَمۂ کنز الایمان: اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو۔ (پ ٦ المائدہ ٢) اور **اللہ** تعالیٰ پاک، برتر اور سب کچھ جاننے والا ہے۔

چھپ کے لوگوں سے کئے جس کے گناہ وہ خبردار ہے کیا ہونا ہے
ارے او مجرِم بے پروا دیکھ سر پہ تلوار ہے کیا ہونا ہے

مَدَنی چینل پر مَدَنی مذاکرہ سننے کی مَدَنی بہار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مُتَعدِّد شعبے ہیں جن کے ذَرِیعے دنیا میں اسلام کی بہاریں لٹائی جا رہی ہیں، انہیں میں ایک شعبہ "**مَدَنی چینل**" بھی ہے جس کے ذَرِیعے دنیا کے کئی ممالِک میں T.V. کے ذَرِیعے گھروں کے اندر داخِل ہو کر **دعوتِ اسلامی** اسلام کا پیغام عام کر رہی ہے۔ **مَدَنی چینل** دنیا کا واحد چینل ہے جو کہ سو فیصدی اسلامی رنگ میں رنگا ہوا ہے، اِس میں نہ فلمیں ڈرامے ہیں نہ گانے باجے اور نہ عورت کی نمائش ہے نہ ہی کسی قسم کی موسیقی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **مَدَنی چینل** کے ذَرِیعے کئی **کُفّار دامنِ اسلام میں آچکے ہیں**، بے شمار بے نَمازی نَمازوں کے پابند بنے ہیں اور لاتعداد افراد گناہوں سے تائب ہو کر

سنّتوں پر عمل کرنے لگے ہیں۔ **مَدَنی چینل** کی برکتوں کا اندازہ لگانے کیلئے اس کی ایک **مَدَنی بہار** مُلاحظہ ہو چُنانچہ **ایک** اسلامی بھائی نے مجھے برقی ڈاک (E.MAIL) کے ذَرِیعے ایک ''مَدَنی بہار'' پیش کی اُس کالُبِ لُباب ہے: آج کل یہ حال ہے کہ دورانِ گفتگو اکثر اس بات کا اندازہ نہیں ہو پاتا کہ **غیبت** کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے! ایک بار حیدر آباد (بابُ الاسلام سندھ) سے بابُ المدینہ آئے ہوئے ایک اسلامی بھائی نے چند اسلامی بھائیوں کی موجودَگی میں کہا: میرے ایک دوست نے مجھے بتایا کہ میری بہن جو کہ انتہائی **غصیلی** طبیعت کی ہے، اگر کبھی کسی سے ناراض ہو جائے تو خود سے بڑھ کر ملاقات میں پہل نہیں کرتی، میری بھابھی اور بہن میں چند مُعاملات کی بِنا پر آپس میں چِپقَلش ہوئی اور بہن نے بات چیت بند کر دی، حُسنِ اتّفاق کہ اُسی رات **دعوتِ اسلامی** کے ہر دلعزیز سو فیصدی اسلامی **مَدَنی چینل** پر ''مَدَنی مذاکرہ'' نشر کیا گیا جس میں **غیبت کی تباہ کاریوں** سے بچنے کا ذِہن دیا گیا تھا۔ میری بہن نے جب وہ مَدَنی مذاکرہ سنا تو **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میری وُہی **غصیلی** بہن جو بڑھ کر کسی سے ملاقات نہیں کرتی تھی از خود آگے بڑھی اور اُس نے میری بھابھی سے نہ صِرف ملاقات کی بلکہ مُعافی بھی مانگی اور دونوں میں صُلح ہو گئی۔

بہار میں چار غیبتیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی جو آپ نے **مَدَنی بہار** مُلاحَظہ کی اُس کے آغاز میں لکھا ہے کہ دورانِ گفتگو اکثر اندازہ ہی نہیں ہوتا کہ **غیبت** کا سلسلہ شُروع ہو چکا ہے تو واقِعی ایسا ہی ہے، خود اِس **مَدَنی بہار** میں بھی 4 **غیبتیں** کی گئی ہیں۔ البتّہ اِن غیبتوں کو ''گناہوں بھری غیبتیں'' نہیں کہیں گے کہ گناہ ہونے کیلئے یہ بھی ضَروری ہے کہ وہ کسی **مُعَیَّن** یعنی مخصوص فرد کی **غیبت** ہو، یہاں مَدَنی بہار میں عیب کے حوالے سے صِرف ''بہن'' کا تذکِرہ ہے مگر کون سی بہن یہ طے نہیں ہے، ہو سکتا ہے کہ قائل کی کئی بہنیں ہوں۔ ہاں جس کے سامنے مدنی بہار بیان کی اُس کو مُعَیَّن (PARTICULAR) بہن کا معلوم ہے یا یہ جانتا ہے کہ قائل کی ایک ہی بہن ہے اور مَدَنی بہار بھی بِغیر شرعی اجازت کے بیان کی گئی ہو تو اب وہ **چاروں غیبتیں** گناہوں

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم: مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

بھری ہیں بَہَر حال گفتگو میں اِحتیاط کا ذِہن دینے کیلئے اس **مَدَنی بہار** میں موجود **چار غیبتوں** کا ذکر کیا جا رہا ہے: ﴿1﴾ میری بہن انتہائی **غصیلی** ہے ﴿2 تا 3﴾ اگر کسی سے ناراض ہو جائے تو خود سے بڑھ کر صلح کی صورت نہیں بناتی۔ یہ دونوں **غیبتیں** دو دو مرتبہ کی گئی ہیں ﴿4﴾ بہن اور بھابھی کی آپَس میں چَپقَلش اور ناراضی کا تذکرہ کرنا گھر کا راز فاش کرنا ہوا جو کہ ایک ناشائستہ حرکت اور مِن جُملہ اَسبابِ **غیبت** ہے۔ اس **مَدَنی بہار** کو بیان کرنے والے اسلامی بھائی نے اپنی بہن کے **غصیلی** ہونے وغیرہ کا تذکرہ اگر اس نیّت سے کیا ہے کہ اِس سے سنّتوں بھرے **مَدَنی چینل** کی تشہیر ہو اور لوگوں کو اِس کی اَھَمِّیَّت کا پتا چلے تو یہ ایک بَہُت اچّھی نیّت ہے۔ مگر ایسے موقع پر اشارے کِنائے میں بات کرنی اَنسَب (مناسِب تر) ہے یعنی نام لئے اور علامت ظاہر کئے بِغیر اس طرح رَمز (یعنی اشارے) میں بات کرے کہ مخاطَب (یعنی جس سے بات کی جا رہی ہے وہ) سمجھ ہی نہ سکے کہ کس کے بارے میں گفتگو کی جا رہی ہے، مَثَلاً یوں کہے: ایک اسلامی بھائی کے ساتھ یہ واقِعہ پیش آیا کہ اُن کی بہن **غصیلی** تھی ۔۔۔ اِلخ۔ مگر اِس دوران سنجیدہ انداز ضَروری ہے ورنہ مخصوص انداز میں مُسکرانے وغیرہ سے ہوسکتا ہے کہ سننے والے سمجھ جائیں کہ یہ تو خود سنانے والے کے اپنے ہی گھر کا قِصّہ ہے!

الٰہی عزوجل! اپنی رحمت سے تو حکمت کا خزینہ دے
ہمیں عقلِ سلیم مولٰی عزوجل! پئے شاہِ مدینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم دے

خدایا عزوجل گفتگو کرنے کا تُو مدنی قرینہ دے
بچا غیبت سے، بک بک سے ہمیں قفلِ مدینہ دے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی الله! اَسْتَغْفِرُاللّٰه

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

آقا صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کی صحابہ رضی اللہ عنہم سے محبّت

سرکارِ دوعالم، نُورِ مجسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ اُلفت نشان ہے: مجھے کوئی صحابی کسی کی طرف سے کوئی بات نہ

پہنچائے، میں چاہتا ہوں کہ تمہارے پاس صاف سینہ آیا کروں۔ (سُنَنِ ابوداؤد ج۴ص۳۴۸حدیث ۴۸۶۰)

مُحقِّق عَلَی الْاِطلاق ، خاتِمُ المُحَدِّثین، حضرتِ علّامہ **شیخ عبدُالحقّ مُحدِّث دِہلوی** علیہ رحمۃ اللہِ القوی حدیثِ پاک کے اس حصّے **"مجھے کوئی صَحابی کسی کی طرف سے کوئی بات نہ پہنچائے"** کی وَضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "یعنی کسی کی کوتاہی، فعلِ بد، عادتِ بد، اُس نے یہ کیا یا اُس نے یہ کہا، فُلاں اس طرح کہہ رہا تھا۔" (اشعۃ اللّمعات ج۴ص۸۳) حدیث شریف کے اس حصّے **"میں چاہتا ہوں کہ تمہارے پاس صاف سینہ آیا کروں"** کا خُلاصہ کرتے ہوئے مُفسّرِ شہیر **حکیمُ الْاُمَّت** حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: یعنی کسی کی عداوت، کسی سے نفرت دل میں نہ ہوا کرے۔ یہ بھی ہم لوگوں کے لیے **بیانِ قانون** ہے کہ اپنے **سینے** (مسلمانوں کے کینے سے) صاف رکھو تاکہ ان میں **مدینے** کے انوار دیکھو، ورنہ **حُضُور** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا سینۂ رحمت، نورِ کرامت کا گنجینہ ہے وہاں کدُورَت (یعنی بُغض وکینے) کی پہنچ ہی نہیں۔ (مراۃ المناجیح ج۶ص ۴۷۲)

تم کو تو غلاموں سے ہے کچھ ایسی مَحبَّت

سُبحٰنَ اللّٰہ! مذکورہ حدیثِ مبارک میں وارِدشدہ ارشادِ گرامی میٹھے میٹھے آقا مکّی مَدَنی مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی اپنے غلاموں سے مَحبَّت کی اَتھاہ گہرائیوں کا پتا دیتا ہے! میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن کے بھائی جان شہنشاہِ سُخَن، اُستاذِ زَمن حضرتِ مولیٰنا **حسن** رضا خان علیہ رحمۃُ الحنّان نے کتنا پیارا شعر کہا ہے۔

تم کو تو غلاموں سے ہے کچھ ایسی مَحبَّت
ہے ترکِ ادب ورنہ کہیں ہم پہ فِدا ہو (ذوقِ نعت)

پیر کی نظر سے مُرید کو گرانے کی کوشش کرنے والوں کو تنبیہ

مذکورہ حدیثِ پاک سے وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو کہ شاگرد کی **استاد** سے، بیٹے کی **باپ** سے، مُلازِم کی **سیٹھ** سے، ماتحت کی **نگران** سے اور مُریدکی اُس کے **پیر صاحِب** سے بِلا مصلحتِ شرعی کمزوریاں اور برائیاں بیان کر کے **غیبت** کا کبیرہ گناہ کرنے کے ساتھ ساتھ اُس کو ان کی نظر سے گرا دیتے ہیں، شاید انہیں اِس بات کا ہوش بھی نہیں ہوتا کہ وہ ایسا کر کے کتنی بڑی خرابیوں کا باعِث بنتے ہیں، ظاہر ہے جب شاگرد اپنے **استاد** کی، ماتحت اپنے **نگران** کی اور مُرید اپنے **پیر و مُرشِد** کی نظر سے گر گیا تو بے چارے کا جو انجام ہوگا وہ ہر ذِی شُعُور سمجھ سکتا ہے۔ کاش! یہ **غیبت** کرنے والا **غیبت** کرنے سے قَبل خود اپنے لئے غور کر لیتا کہ اگر مجھے کوئی اپنے پیر صاحِب یا دینی استاذ کی نگاہ سے گرا دے تو مجھ پر کیا گزرے! اے کاش! پیر و مرشِد کی نظر سے ہم کبھی بھی نہ گریں! صد کروڑ کاش! ہم ہمیشہ ہمیشہ اپنے مرشدِ گرامی کی سیدھی اور میٹھی میٹھی نظر میں رہیں۔

سدا پیر و مرشِد رہیں ہم سے راضی
کبھی بھی نہ ہوں یہ خفا یا الٰہی عزوجل

آہ! کاش ہمارے پیارے پیارے آقا مدینے والے مصطفٰے صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم ہم گنہگاروں سے سدا خوش رہیں، کبھی بھی ہمیں اپنی نگاہِ عنایت سے دور نہ فرمائیں کہ۔

نہ اُٹھ سکے گا قیامت تلک خدا کی قسم! عزوجل
کہ جس کو تُو نے نظر سے گرا کے چھوڑ دیا

یا ربِّ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ و صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم! ہماری تمام خطاؤں کو مُعاف فرما دے اور ہمیشہ ہم پر رَحمت کی نظر رکھ۔ آہ! اگر تو ناراض ہو گیا تو ہمارے پیارے پیارے **اللہ!** ہم کس کے دروازے پر جائیں گے!

گر تو ناراض ہوا میری ہلاکت ہو گی ہائے میں نارِ جہنّم میں جلوں گا یا ربّ! عَزَّوَجَلَّ

کر مُعاف اور سدا کیلئے راضی ہو جا یہ کرم ہو گا تو جنّت میں رہوں گا یا ربّ! عَزَّوَجَلَّ

''بڑوں'' کو بھی چاہئے ''چھوٹوں'' کی غیبت نہ سنیں

''بڑوں'' یعنی اُستادوں، نگرانوں وغیرہ کی خدمتوں میں **مَدَنی التجاء** ہے کہ جب کوئی شخص آپ کے پاس آ کر آپ کے کسی ماتحت کی بِلا مَصلَحتِ شرعی **غیبت** کرنے لگے تو قدرت ہونے کی صورت میں فوراً اُسے روک دیجئے، ورنہ **غیبت** سننے کے گناہ میں پڑ سکتے ہیں۔ اگر **غیبت** سُن کر آپ کو **غصّہ** آ گیا اور زَبان سے ''کچھ'' نکل گیا تو ہوسکتا ہے کہ وُہی **غیبت** کرنے والا مُغتاب کو یعنی جس کی **غیبت** کر رہا تھا اُس کو آپ کے ''الفاظ'' پہنچا دے اور پھر مزید گناہوں بھرے مسائل پیدا ہوں۔ بِالفرض **غیبت** کرنے والا آپ کے پاس کسی کی بُرائی پہنچانے میں کامیاب ہو بھی گیا ہو اور آپ نے بھی **غیبت** سے بچنے کے طریقوں پر عمل نہ کیا ہو تو اپنی آخرت کی بھلائی کی خاطر ہاتھوں ہاتھ توبہ اور اس کے تقاضے پورے کر لیجئے اور **غیبت** کرنے والے پر **اِنفرادی کوشِش** کر کے اُسے بھی توبہ کروا دیجئے نیز مُغتاب یعنی جس کی **غیبت** کی گئی ہے اُس کے مُتَعَلِّق ہرگز **بدگُمانی** مت کیجئے، نہ ہی اُس پر اپنی شَفقتیں کم کیجئے کہ آپ کو جو کچھ کسی کے بارے میں بتایا گیا اِس کا کوئی ثُبوت بھی نہیں، معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ **غیبت** کرنے والے کے ذَرِیعے ملی ہوئی بات کسی اور کو بتانے کا جذبۂ شر پیدا ہوتے ہی اِس **فرمانِ مصطفٰے** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ذِہن میں دُہرائیے: کَفٰی بِالْمَرْءِ کَذِباً اَنْ یُّحَدِّثَ بِکُلِّ مَاسَمِعَ. یعنی کسی انسان کے جھوٹا ہونے کو یِہی کافی ہے کہ وہ ہر سُنی سُنائی بات (بغیر تحقیق کئے) بیان کر دے۔ (مُقدّمہ صَحیح مُسلِم ص۸ حدیث۵) پھر اِس حدیثِ پاک میں کی ہوئی ممانَعت کے مطابِق عمل کرنے کی نیّت سے اُس بات کو کسی کے آگے بیان مت کیجئے ورنہ خود بھی **غیبت** و اِفک (تُہمت، بہتان) وغیرہ کے گناہوں کی آفت میں پھنس

جائیں گے۔ ہاں جس کی **غیبت** کی گئی تھی اُس کی تصدیق ہو جانے پر اچّھی اچّھی نیّتیں کر کے اُس ماتحت کی ضرور اصلاح فرما دیجئے۔ آپ کو اگرچِہ بظاہر کوئی بڑائی مل بھی گئی ہو مگر **اللہ** قدیر عَزَّوَجَلَّ کی **خفیہ تدبیر** سے ہمیشہ ڈرتے رہئے، محض رسمی کلامی نہیں دل کی گہرائی سے عاجزی عاجزی اور عاجزی کرتے رہئے، اپنی کم مایَگی و بے بِضاعتی (یعنی کم حیثیتی) کا اِعتِراف کرتے ہوئے بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم میں عرض کیجئے۔

خاک مجھ میں کمال رکھا ہے — مصطَفٰے نے سنبھال رکھا ہے
میرے عیبوں پہ ڈال کر پردہ — مجھ کو اچّھوں میں ڈال رکھا ہے
تیرا اعجاز کب کا مر جاتا
تیرے ٹکڑوں نے پال رکھا ہے

چغل خور کبھی سچا نہیں ہو سکتا

جب بھی آپ کے پاس کوئی آ کر کسی کی **غیبت** کرے اُس پر ہرگز اعتماد مت کیجئے، کیوں کہ **غیبت** کرنے کے سبب وہ **فاسِق** ہو جاتا ہے اور فاسِق کی خبر معتبر نہیں ہوتی۔ حضرتِ سیِّدُنا **امام محمد بن شِہاب زُہری** علیہ رحمۃ اللہ القوی ایک مرتبہ **بادشاہ** سلیمان بن عبدالملک کے پاس تشریف فرما تھے کہ ایک شخص آیا، **بادشاہ** نے قدرے ناگواری کے ساتھ اُس سے کہا: ''مجھے پتا چلا ہے تم نے میرے خلاف فُلاں فُلاں بات کی ہے!'' اُس نے جواب دیا: میں نے تو ایسا کچھ نہیں کہا۔ **بادشاہ** نے اِصرار کرتے ہوئے کہا: جس نے مجھے بتایا ہے، وہ (کیسے جھوٹ بول سکتا ہے بہُت) **سچّا** آدمی ہے۔ تو حضرتِ سیِّدُنا **امام زُہری** علیہ رحمۃ اللہ القوی نے **بادشاہ** کو مخاطب کر کے فرمایا: (آپ کو جس نے اِس طرح کی خبر دی وہ تو چغلی کھانے والا ہوا اور) ''**چُغل خور کبھی سچّا ہو نہیں سکتا!**'' یہ سُن کر بادشاہ سنبھل گیا اور کہنے لگا: حُضُور! آپ نے بالکل بجا فرمایا۔ پھر اُس شخص سے کہا: اِذْهَبْ بِسَلَامٍ یعنی تم سلامتی کے ساتھ لوٹ جاؤ۔ **(اِحیاءُ الْعُلوم ج ۳ ص ۱۹۳)**

سیِّدُنا عمر بن عبدُالعزیز رضی اللہ عنہ کا طرزِ عمل

امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُ نا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمتِ بابَرَکت میں ایک شخص حاضِر ہوا اور اُس نے کسی کے بارے میں کوئی مَنفی (NEGATIVE) بات کی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو ہم تمہارے مُعامَلے کی تحقیق کریں! اگر تم جھوٹے نکلے تو اِس آیتِ مبارَکہ کے مِصداق قرار پاؤ گے:

اِنۡ جَآءَکُمۡ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوۡۤا (پ ۲۶ الحجرات ۶)

ترجَمۂ کنز الایمان: اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کرلو۔

اور اگر تم سچے ہوئے تو یہ آیتِ کریمہ تم پر صادق آئے گی:

ھَمَّازٍ مَّشَّآءٍۢ بِنَمِیۡمٍ ﴿۱۱﴾ (پ ۲۹ القلم ۱۱)

ترجَمۂ کنز الایمان: بَہُت طعنے دینے والا بہت اِدھر کی اُدھر لگاتا پھرنے والا۔

اور اگر تم چاہو تو ہم تمہیں مُعاف کردیں! اُس نے عرض کی: یا امیرَ الْمُؤمِنِین! مُعاف کر دیجئے آئندہ میں ایسا (یعنی غیبتیں اور چغلخوریاں) نہیں کروں گا۔ (اِحیاءُ الْعُلوم ج ۳ ص ۱۹۳) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تم میرے پاس تین بُرائیاں لے کر آئے

ایک شخص نے کسی بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں حاضِر ہو کر انہیں اُن کے دوست کی کچھ مَنفی (NEGATIVE) باتیں بتائیں، اِس پر اُنہوں نے اِرشاد فرمایا: افسوس! تم میرے پاس **تین بُرائیاں** لے کر آئے: (۱) مجھے میرے اسلامی بھائی سے **نفرت** دلائی (۲) اس وجہ سے میرے **دل** کو (تشویشوں اور وسوسوں میں) مشغول کیا اور (۳) اپنے امین

نفس پر تہمت لگائی۔ (یعنی میں تمہیں امانت دار سمجھتا تھا مگر تم تو پیٹ کے ہلکے نکلے!) (اِحیاءُ الْعُلوم ج ۳ ص ۱۹۳)

مَحَبَّتوں کے چوروں سے بچو!

بُزُرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ المُبِین فرماتے ہیں: عقلوں کے دشمنوں اور مَحَبَّتوں کے چوروں سے بچو، یہ چور بدگوئی کرنے والے اور چُغلی کھانے والے ہیں اور چور تو مال چُراتے ہیں جبکہ یہ (غیبتیں اور چغلیاں کرنے والے) لوگ مَحبتیں چُراتے ہیں۔

(اَلْمُسْتَطْرَف ج ۱ ص ۱۵۱)

حالتِ جہاد میں ہونے تک

حضرتِ سیِّدُ نا منصور بن زاذان علیہ رحمۃ المنان فرماتے ہیں: اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میرے پاس عُمُوماً جو بھی آ کر بیٹھتا ہے وہ جب تک چلا نہ جائے میں گویا اس کے ساتھ حالتِ جہاد میں ہوتا ہوں کیونکہ وہ مجھے میرے دوست سے مُتَنَفِّر کرنے (یعنی نفرت دلانے) سے باز نہیں رہتا، یا میری غیبت کرنے والوں کی غیبتیں مجھ تک پہنچا کر مجھے تشویش میں ڈالتا اور آزمائش میں مبتلا کرتا ہے۔ (تَنبِیهُ الْمُغتَرّین ص ۱۹۶) اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مجھے غیبتوں سے بچا یا الٰہی   بچوں چُغلیوں سے سدا یاالٰہی
کبھی بھی لگاؤں نہ تہمت کسی پر   دے توفیقِ صِدق و وفا یا الٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰه! اَسْتَغْفِرُاللّٰه

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مَدَنی چینل کی بدولت موت سے 17 دن قبل ایمان مل گیا

صِدّیق آباد (باب المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلا صہ ہے کہ 20 اپریل 2009ء بروز پیر شریف باب المدینہ کراچی کے رہائشی تقریباً 50 سالہ ایک غیر مسلم نے جب **مَدَنی چینل** پر اسلام کی حقیقی تعلیمات کو سُنا تو **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **مُتأَثِّر** ہو کر اسلام قبول کرلیا، اُن کا اسلامی نام محمد صدّیق رکھا گیا۔ وہ جمعرات کو **دعوتِ اسلامی** کے عالمی مَدَنی مرکز **فیضانِ مدینہ** میں ہونے والے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شریک ہوئے اور **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ہاتھوں ہاتھ **عاشقانِ رسول** کے ساتھ دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیت کے 12 دن کے **مَدَنی قافلے** کے مسافر بھی بن گئے۔ **مَدَنی قافلے** سے واپس آنے کے دوسرے یا تیسرے روز گکری گراؤنڈ باب المدینہ کراچی کے نزدیک ایک گاڑی نے اِنہیں کُچل دیا، یہ حادِثہ جان لیوا ثابت ہوا، یُوں وہ اسلام کی انمول دولت سے مالا مال ہونے کے تقریباً 17 یا 18 دن بعد اس دنیا سے رخصت ہوگئے۔ **اللہ** تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم۔

مَدَنی چینل کی مُہم ہے نفس وشیطاں کے خلاف — جو بھی دیکھے گا کریگا اِن شاءَ اللہ عزوجل اِعتراف

نفسِ امّارہ پہ ضَرب ایسی لگے گی زور دار — کہ ندامت کے سبب ہوگا گنہگار اشکبار

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مرنے سے قبل کوئی سُدھرتا ہے تو کوئی بگڑتا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ خوش نصیب بندے کو موت سے صِرف 17 یا 18 دن قَبل اسلام کی دولت نصیب ہوگئی۔ **اللہُ** قدیر عَزَّوَجَلَّ کی **خفیہ تدبیر** کس کے بارے میں کیا ہے یہ کسی کو نہیں پتا، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ بے نیاز ہے، کوئی تو اپنی ساری عمر کفر میں گزار دے مگر مرتے وقت **ایمان** کی دولت سے سرفراز ہو جائے جبکہ کوئی ساری عمر نیکیوں میں بسر کرنے کے

باؤ جو د بوقتِ رخصت بُرے خاتمے سے دوچار ہو۔ ہم ربِّ ذُوالجلال عَزَّوَجَلَّ سے بھلائی کا سُوال کرتے ہیں۔ ایک عبرت انگیز حدیثِ پاک مُلاحظہ فرمایئے: اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے **مرنے سے ایک سال پہلے** ایک فِرِشتہ مقرّر فرما دیتا ہے جو اُس کو راہِ راست پر لگا تا رہتا ہے حتّٰی کہ وہ خیر (یعنی بھلائی) پر مرجاتا ہے اور لوگ کہتے ہیں: فُلاں شخص اچھی حالت پر مرا ہے۔ جب ایسا خوش نصیب اور نیک شخص مرنے لگتا ہے تو اُس کی جان نکلنے میں جلدی کرتی ہے۔ اُس وقت وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی ملاقات کو۔ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی کے ساتھ بُرائی کا ارادہ کرتا ہے **تو مرنے سے ایک سال قبل ایک شیطان** اُس پر مُسلَّط کر دیتا ہے جو اُسے بہکاتا رہتا ہے حتّٰی کہ وہ اپنے بدترین وقت میں مرجاتا ہے۔ اُس کے پاس جب موت آتی ہے تو اُس کی جان اٹکنے لگتی ہے۔ اس وقت یہ شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ملنے کو پسند نہیں کرتا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے ملنے کو۔ (مُسنَد ابنِ راھَوَیہ ج ۳ ص ۵۰۳)

ایمان پہ دے موت مدینے کی گلی میں
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
مدفن مِرا محبوب کے قدموں میں بنا دے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُاللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ایماں کی بہار آئی فیضانِ مدینہ میں

سلطان آباد (باب المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے کہ ہمارے عَلاقے میں ایک غیر مسلم (عمر تقریباً 30 سال) اپنے دوستوں کے ساتھ رہتا تھا جن میں کچھ مسلمان بھی تھے، آج کل کے اکثر نوجوانوں کی طرح

یہ لوگ بھی کیبل پر فلمیں ڈِرامے دیکھا کرتے تھے۔جب رَمَضانُ المبارَک (۱۴۲۹ھ) میں **مَدَنی چینل** کا آغاز ہوا تو کیبل پر اس کے مَدَنی سلسلے جاری ہوئے ، اُس غیر مسلم نے جب یہ سلسلے دیکھے تو اُسے بڑے اچّھے لگے۔اب وہ اکثر وبیشتر **مَدَنی چینل** ہی دیکھا کرتا ،مَدَنی چینل کی بَرَکت سے آخِر کار وہ **کفر کے اندھیرے** سے نَجات پانے اور **اسلام کے نُور** سے اپنے دل کو چمکانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز **فیضانِ مدینہ** حاضِر ہوا،اور کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔ پھر یہ اسلامی بھائی ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں ہزاروں اسلامی بھائیوں اور **مَدَنی چینل** کے ناظِرین کے سامنے **سرکارِ غوثِ اعظم** علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الاکرم کا مُرید ہو کر قادری رضوی بھی بن گیا۔نمازِ باجماعت کی پابندی شروع کر دی ، چِہرے پر داڑھی شریف سجالی ، کبھی کبھار سبز سبز عمامہ شریف سر پر سجا کر اس کا فیض بھی لُوٹنے لگا ، **دعوتِ اسلامی** کے مدرَسۃُ المدینہ (بالغان) میں قراٰنِ مجید پڑھنے کا سلسلہ بھی شُروع کر دیا۔صَحرائے مدینہ ، مدینۃ الاولیاء **ملتان شریف** میں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے تین روزہ بینَ الاقوامی سنّتوں بھرے اجتماع میں بھی شریک ہوا۔**اللہ** تعالیٰ ان کو اور ہم سب کو ایمان پر ثابت قدم رکھے۔ **اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم۔

مَدَنی چینل حق بیاں کرنے میں بھی بے باک ہے ناچ گانوں اور فلموں سے یہ چینل پاک ہے
مَدَنی چینل میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی سنّتوں کی دھوم ہے اور شیطانِ لعیں رَنجور ہے مغموم ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علٰی محمَّد

غیبت کرنے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی

حضرتِ سیِّدُنا فقیہ ابواللَّیث سمرقندی علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ القوی فرماتے ہیں: تین آدمیوں کی دُعا قبول نہیں ہوتی ﴿1﴾ جو مالِ حرام کھاتا ہو ﴿2﴾ جو بکثرت **غیبت** کرتا ہو ﴿3﴾ جو کہ مسلمانوں سے **حسد** رکھتا ہو۔

(تَنبِیہُ الْغافِلین ص۹۵)

جنّت کی ضمانت

نبیوں کے سلطان، رحمتِ عالمیان، سردارِ دو جہان، محبوبِ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ بَرَکت نشان ہے: جو شخص اپنے گھر میں بیٹھ رہے اور کسی مسلمان کی **غیبت** نہ کرے تو **اللہ** تعالیٰ اس کے لئے (جنّت کا) ضامن ہے۔

(اَلْمُعْجَمُ الْاَ وْسَط لِلطَّبَرانی ج۳ص۴۶حدیث۳۸۲۲)

جنّت میں آقا کا پڑوسی

حضرتِ سیِّدُ نا ابوسعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو شخص اچھی طرح نَماز پڑھتا ہو، اُس کے عَیال (یعنی گھر والے) زیادہ اور مال کم ہو اور وہ شخص مسلمانوں کی **غیبت** نہ کرتا ہو میں اور وہ **جنّت** میں ان دو کی طرح ہوں گے۔ (یعنی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے انگشتِ شہادت اور بیچ کی انگلی ملا کر دکھایا)

(مُسْنَد اَبِی یَعْلٰی ج ۱ ص۴۲۸ حدیث۹۸۶)

''یا اللہ ہمیں جنّت نصیب فرما'' کے بائیس حروف کی نسبت سے جنّت کی 22 جھلکیاں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سبحٰنَ اللّٰہ! مذکورہ حدیثِ پاک میں **جنّت** کے اندر مدینے کے تاجور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا **پڑوس** پانے کا کیا خوب **مَدَنی نسخہ** بیان کیا گیا ہے! سبحٰنَ اللّٰہ! سبحٰنَ اللّٰہ! سبحٰنَ اللّٰہ! **جنّت** کی عظمت کی بھی کیا ہی بات ہے! **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**بہارِ شریعت**'' جلد اوّل صَفحہ 152 تا 162 پر تحریر کردہ ''**جنّت کا بیان**'' میں سے چند جھلکیاں مُلاحَظہ فرمایئے، **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ منہ میں پانی آجائیگا۔ **اَللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّت** عَزَّوَجَلَّ کی رحمت بھری **جنّت** کی چاہت میں بے تاب ہو جایئے اور اسے پانے کی جِدّ وجُہد تیز تر کر دیجئے چُنانچِہ لکھا ہے: ❁ اگر **جنّت** کی کوئی ناخُن بھر چیز دنیا میں

ظاہر ہو تو تمام آسمان و زمین اُس سے آراستہ ہو جائیں اور ❁ اگر **جنّتی کا کنگن** (یعنی کلائی کا ایک زیور) ظاہر ہو تو آفتاب (سورج) کی روشنی مٹادے، جیسے آفتاب ستاروں کی روشنی مٹا دیتا ہے ❁ **جنّت** کی اتنی جگہ جس میں کوڑا (چابُک، دُرّہ) رکھ سکیں دنیا و مافیہا (یعنی دنیا اور اس کے اندر جو کچھ ہے اُس) سے بہتر ہے ❁ **جنّت** کی دیواریں سونے اور چاندی کی اینٹوں اور مُشک کے گارے سے بنی ہیں ❁ جنّتیوں کو **جنّت** میں ہر قسم کے لذیذ سے لذیذ کھانے ملیں گے، جو چاہیں گے فوراً ان کے سامنے موجود ہوگا ❁ اگر کسی **پرند** کو دیکھ کر اس کے گوشت کھانے کو جی ہو تو اُسی وقت بُھنا ہوا اُن کے پاس آجائے گا ❁ اگر **پانی** وغیرہ کی خواہش ہو تو کوزے خود ہاتھ میں آجائیں گے، ان میں ٹھیک اندازے کے مُوافِق **پانی، دودھ، شراب، شہد** ہوگا کہ ان کی خواہش سے ایک قطرہ کم نہ زیادہ، بعد پینے کے خود بخود جہاں سے آئے تھے چلے جائیں گے ❁ وہاں کی شراب دنیا کی سی نہیں جس میں بدبُو اور کڑواہٹ اور نشہ ہوتا ہے اور پینے والے بے عقل ہو جاتے ہیں، آپے سے باہَر ہو کر بیہودہ بکتے ہیں، وہ پاک شراب اِن سب باتوں سے پاک و مُنَزَّہ ہے ❁ وہاں نَجاست، گندگی، پاخانہ، پیشاب، تھوک، رینٹھ، کان کا میل، بدن کا میل اَصلاً (یعنی بِالکل) نہ ہوں گے ❁ ایک خوشبودار فرحت بخش ڈکار آئے گی، خوشبودار فرحت بخش پسینہ نکلے گا ❁ سب کھانا ہضم ہو جائے گا اور ❁ ڈکار اور پسینے سے مُشک کی خوشبو نکلے گی ❁ ہر وَقت زَبان سے تسبیح و تکبیر بہ قصد (یعنی ارادۃً) اور بِلا قصد (یعنی بِلا ارادہ) مثلِ سانس کے جاری ہوگی ❁ کم سے کم ہر شخص کے سر ہانے **دس ہزار خادِم** کھڑے ہونگے، خادِموں میں ہر ایک کے ایک ہاتھ میں چاندی کا پیالہ ہوگا اور دوسرے ہاتھ میں سونے کا اور ہر پیالے میں نئے نئے رنگ کی نعمت ہوگی، جتنا کھاتا جائے گا لذّت میں کمی نہ ہوگی بلکہ زیادَتی ہوگی، ہر نوالے میں **ستّر** مزے ہوں گے، ہر مزہ دوسرے سے مُمتاز، وہ (مزے) مَعاً (یعنی ایک ہی ساتھ) محسوس ہوں گے، ایک کا احساس دوسرے سے مانِع (یعنی روکنے والا) نہ ہوگا ❁ جنّتیوں کے نہ لباس پُرانے پڑیں گے، نہ ان کی جوانی **فنا** ہوگی ❁ اگر **جنّت کا کپڑا** دنیا میں پہنا جائے تو جو دیکھے بے ہوش ہو جائے، اور لوگوں کی نگاہیں اس کا تحمل

(تَ۔حَم۔مُلْ یعنی برداشت) نہ کرسکیں ❁ اگر کوئی **حور** سمندر میں تھوک دے تو اُس کے تھوک کی شیرینی (مٹھاس) کی وجہ سے سمندر شیریں (میٹھا) ہو جائے اور ایک روایت ہے کہ اگر **جنّت** کی عورت سات سمندروں میں تھوکے تو وہ شہد سے زیادہ شیریں (یعنی میٹھے) ہو جائیں ❁ سر کے بال اور پلکوں اور بھَوؤں کے سوا جنّتی کے بدن پر کہیں بال نہ ہوں گے، سب بے رِیش ہوں گے، سُرمگیں (یعنی سُرمہ لگی) آنکھیں، **تیس برس کی عُمر** کے معلوم ہوں گے کبھی اس سے زیادہ معلوم نہ ہوں گے ❁ پھر لوگ (**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے) ایک **بازار** میں جائیں گے جسے ملائکہ گھیرے ہوئے ہیں، اُس میں وہ چیزیں ہوں گی کہ ان کی مثل نہ آنکھوں نے دیکھی نہ کانوں نے سنی، نہ قُلوب (یعنی دلوں) پر ان کا خطرہ (خیال) گزرا، اس میں سے جو (چیز) چاہیں گے، اُن کے ساتھ کر دی جائے گی اور خرید و فروخت نہ ہوگی اور ❁ جنّتی اس بازار میں باہم ملیں گے، چھوٹے مرتبے والا بڑے مرتبے والے کو دیکھے گا، اس کا لباس پسند کرے گا، ہُنُوز (یعنی ابھی) گفتگو ختم بھی نہ ہوگی کہ خیال کرے گا، میرا لباس اُس سے اچّھا ہے اور یہ اس وجہ سے کہ **جنت** میں کسی کے لیے غم نہیں ❁ جنّتی باہم ملنا چاہیں گے تو ایک کا **تخت** دوسرے کے پاس چلا جائے گا۔ اور اُن میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب میں مُعزّز وہ ہے جو **اللہ** تعالیٰ کے وجہِ کریم کے دیدار سے ہر صبح و شام مُشرَّف ہوگا ❁ جب جنّتی **جنّت** میں جالیں گے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُن سے فرمائے گا: کچھ اور چاہتے ہو جو تم کو دوں؟ عرض کریں گے: تُو نے ہمارے منہ روشن کیے، **جنّت** میں داخِل کیا، جہنَّم سے نَجات دی۔ اُس وقت پردہ کہ مخلوق پر تھا اُٹھ جائے گا تو **دیدارِ الٰہی** سے بڑھ کر انھیں کوئی چیز نہ ملی ہوگی۔

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا زِیَارَۃَ وَجْھِکَ الْکَرِیْمِ بِجَاہِ حَبِیْبِکَ الرَّؤُوْفِ الرَّحِیْمِ عَلَیْہِ الصَّلَاۃُ وَالتَّسْلِیْمُ، اٰمین!

(ترجمہ: یااللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے حبیب رءوفٌ رَّحیم عَلَیْہِ الصَّلَاۃُ وَالتَّسْلِیْم کے صدقے اپنا دیدار نصیب فرما، اٰمین)

ہو نظرِ کرم بہرِ ضِیا سُوئے گنہگار
جنّت میں پڑوسی مجھے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا بنا دے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُاللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حوریں پانے کا عمل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غیبتوں اور گناہوں بھری باتوں سے جان چھڑائیے اور خود کو **جنّت** کا حقدار بنائیے۔تھوڑی سی زَبان چلائیے، **اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیم** زبان پر لائیےاور **جنّت کی حوریں** پائیے۔چُنانچِہ ایک بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے چالیس سال تک **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کی۔ایک بار دعا کی: **یا اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! تیری رَحمت سے مجھے جو کچھ **جنّت** میں ملنے والا ہے اس کی کوئی جھلک دنیا میں بھی دکھا دے۔ابھی دعا جاری تھی کہ یک دم محراب شَق ہوئی اوراس میں سے ایک حسینہ وجمیلہ **حُور** برآمد ہوئی،اُس نے کہا کہ تجھے **جنّت** میں مجھ جیسی **سو حوریں** عنایت کی جائیں گی،جن میں ہرایک کی سوسو خادِمائیں اور ہر خادِمہ کی سوسو کنیزیں ہونگی اور ہر کنیز پر سوسو ناظِمائیں (یعنی اِنتِظام کرنے والیاں) ہونگی۔ یہ سُن کر وہ بُزُرگ خوشی کے مارے جھوم اٹھےاور سُوال کیا: کیا کسی کو **جنّت** میں مجھ سے زیادہ بھی ملے گا؟ جواب ملا: اِتنا توہراُس عام جنّتی کو ملے گا جو صبح وشام **اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیم** پڑھ لیا کرتا ہے۔(**رَوضُ الرَّیاحِین ص ۵۵**)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مسلمانوں کی آبرو وغیرہ دوسرے مسلمان پر حرام ہے

نبیوں کے سلطان، رحمتِ عالمیان، سردارِ دو جہان محبوبِ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: مسلمان کی سب چیزیں مسلمان پر حرام ہیں اس کا مال اوراس کی **آبرو** اوراس کا **خون**۔ آدمی کو برائی سے اتنا

ہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو **حقیر** جانے۔ (سُنَنِ ابوداؤ ج ۴ ص ۳۵۴ حدیث ۴۸۸۲)

تکبُّر کسے کہتے ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے سے کسی کو حقیر جاننا **تکبُّر** کہلاتا ہے، تکبُّر ایک تو خود **حرام** ہے مزید اس کی وجہ سے **غیبت** کا گناہ بھی سرزد ہوتا ہے۔ مغرور آدمی جس کو حقیر جانتا ہے اُس کی **ہنسی** اُڑاتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 26 سورۃُ الحُجُرات آیت نمبر 11 میں فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَ لَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّۚ (پ ۲۶ الحجرات ۱۱)

ترجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! نہ مرد مردوں سے ہنسیں، عجب نہیں کہ وہ ان ہنسنے والوں سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے، دور نہیں کہ وہ ان ہنسنے والیوں سے بہتر ہوں۔

کسی کو حقارت سے مت دیکھو

حضرتِ سیِّدُنا امام احمد بن حَجَر مَکّی شافِعی علیہ رحمۃ اللہِ القوی اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: ''سُخْرِیَہ'' سے مُراد یہ ہے کہ جس کی ہنسی اڑائی جائے، اُس کی طرف حقارت سے دیکھنا۔ اس حکمِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ کا مقصد یہ ہے کہ کسی کو حقیر نہ سمجھو، ہوسکتا ہے وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک تم سے بہتر، افضل اور زیادہ مقرَّب ہو۔ چُنانچہ سرکارِ ابدقرار، شافعِ روزِشمار، بِاِذنِ پروردگار دوعالم کے مالِک ومختار عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ خوشبودار ہے: ''کتنے ہی پریشان حال، پَراگندہ بالوں اور پھٹے پرانے کپڑوں والے ایسے ہیں کہ جن کی کوئی پرواہ نہیں کرتا لیکن اگر وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر کسی بات کی قسم کھالیں تو وہ ضَرور اسے پورا فرمادے۔'' (سُنَنِ تِرمِذی ج ۵ ص ۴۵۹ حدیث ۳۸۸۰) ابلیسِ لعین نے حضرتِ سیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللہ علٰی نبیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو حقیر جانا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے خَسارے (یعنی نقصان) میں مبتلا کردیا اور حضرتِ سیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللہ علٰی نبیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام ہمیشہ کی عزّت کے ساتھ کامیاب ہوگئے، ان

دونوں میں بڑا فرق ہے۔ یہاں اس معنی کا بھی احتمال (امکان) ہے کہ کسی دوسرے کو حقیر نہ جان کیونکہ ممکن ہے کہ وہ عزیز (یعنی عزّت والا) ہوجائے اور تُو ذلیل ہوجائے پھر وہ تجھ سے انتقام لے۔

لَا تُھِیْنَ الْفَقِیْرَ عَلَّکَ اَنْ

تَرْکَعَ یَوْمًا وَّالدَّھْرُ قَدْ رَفَعَہٗ

یعنی: فقیر (یعنی غریب آدمی) کی توہین نہ کر شاید تو کسی دن فقیر (یعنی غریب) ہوجائے اور زمانے کا مالک عَزَّوَجَلَّ اسے امیر کردے۔

(اَلزَّواجِرُ عَنِ اقْتِرافِ الْکبائِر ج۲ ص ۱۱)

مسلمان کون؟ مُہاجر کون؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسلمان کیلئے ضَروری ہے کہ اُس کی ذات سے کسی مسلمان کو کسی طرح کی بھی ناحق تکلیف نہ پہنچے، نہ اس کا مال لوٹے، نہ عزّت خراب کرے، نہ اِسے جھاڑے نہ اِسے مارے نیز **مسلمانوں** کو آپَس میں جھگڑنے سے کیا واسِطہ! یہ تو ایک دوسرے کے مُحافِظ ہوتے ہیں، چُنانچہ **اللہ** کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ ہدایت نشان ہے: (کامل) **مسلمان** وہ ہے جس کی زَبان اور ہاتھ سے مسلمان کو تکلیف نہ پہنچے اور (کامل) **مُہاجِر** وہ ہے جو اس چیز کو چھوڑ دے جس سے **اللہ** تعالٰی نے مَنع فرمایا ہے۔

(صَحیح بُخاری ج ۱ ص۱۵ حدیث ۱۰)

اِس حدیثِ پاک کے تَحت **مُفَسّرِ** شہیر **حکیمُ الْاُمَّت** حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں کہ **کامل مسلمان** وہ ہے جو لُغَۃً (یعنی لُغوی اعتبار سے) اور شرعاً (بھی) ہر طرح مسلمان ہو۔ (اور) وہ **مومن** ہے جو کسی مسلمان کی **غیبت** نہ کرے، گالی، طعنہ، چُغلی وغیرہ نہ کرے، کسی کو نہ مارے پیٹے، نہ اس کے خلاف کچھ **تحریر** کرے۔ مزید فرماتے ہیں کہ **کامل مُہاجِر** وہ مسلمان ہے جو ترکِ وطن کے ساتھ ترکِ گناہ بھی کرے، یا گناہ چھوڑنا بھی لُغَۃً (یعنی لُغوی اعتبار سے)

ہجرت ہے جو ہمیشہ جاری رہے گی۔ (مراٰۃ المناجیح ج ۱ ص ۲۹)

اشارے سے تکلیف دینا بھی جائز نہیں

سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ **مکّۂ مکرّمہ** صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: **کسی مسلمان کو جائز نہیں کہ وہ کسی مسلمان کو خوفزدہ کرے۔**(سُنَنِ ابوداؤد ج ۴ ص ۳۹۱ حدیث ۵۰۰۴) ایک مقام پر ارشاد فرمایا: **مسلمان** کیلئے جائز نہیں کہ دوسرے **مسلمان** کی طرف **آنکھ** سے اِس طرح اشارہ کرے جس سے تکلیف پہنچے۔

(اَلزُّھد لِابن مُبارَک ص ۲۴۰ رقم ۶۸۹،اِتحافُ السّادۃ للزّبیدی ج ۷ ص ۱۷۷)

دل ہلا دینے والی خارش

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسلمان کو یوں تو تکلیف و ایذء دینا بہُت ہی آسان لگتا ہے۔ اُس کو جھاڑ دیا اِس کو لَتاڑ دیا، اُس کی **غیبت** کر دی اِس پر تہمت جڑ دی، لیکن ناراضیٔ ربُّ العزّت کی صورت میں آخرت میں یہ سب بہُت بھاری پڑ جائے گا، چُنانچِہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کا مطبوعہ رسالہ، **''ظلم کا انجام''** صَفْحہ 21 پر ہے: حضرتِ سیِّدُنا **یزید بن شَجَرہ** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: جس طرح سمندر کے کَنارے ہوتے ہیں اِسی طرح جہنَّم کے بھی کَنارے ہیں جن میں بُختی اونٹوں جیسے سانپ اور خَچّروں جیسے بچھّو رہتے ہیں۔ اہلِ جہنّم جب عذاب میں کمی کیلئے فریاد کریں گے تو حکم ہوگا کَناروں سے باہَر نکلو وہ جُوں ہی نکلیں گے تو وہ سانپ انہیں ہونٹوں اور چہروں سے پکڑ لیں گے اور ان کی کھال تک اُتارلیں گے وہ لوگ وہاں سے بچنے کیلئے آگ کی طرف بھاگیں گے پھران پر کھجلی مُسلَّط کر دی جائے گی وہ اس قدر کُھجائیں گے کہ ان کا گوشت پوست سب جَھڑ جائے گا اور صرف ہڈّیاں رَہ جائیں گی، پکار پڑے گی: اے فُلاں! کیا تجھے تکلیف ہورہی ہے؟ وہ کہے گا: ہاں۔ تو کہا جائے گا: یہ اُس اِیذاء کا بدلہ ہے جو تو مومنوں کو دیا کرتا تھا۔

(اَلتَّرغِیب وَالتَّرھِیب ج ۴ ص ۲۸۰ حدیث ۵۶۴۹)

اے خاصۂ خاصانِ رُسل وقتِ دعا ہے　　اُمّت پہ تری آکے عجب وقت پڑا ہے
تدبیر سنبھلنے کی ہمارے نہیں کوئی　　ہاں ایک دعا تیری کہ مقبولِ خدا ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جشنِ ولادت کی برکت سے قسمت کھل گئی

غیبت کرنے سننے کی عادت نکالنے، نمازوں اور سنّتوں پر عمل کی عادت ڈالنے کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، سنّتوں کی تربیت کیلئے **مَدَنی قافِلوں** میں **عاشقانِ رسول** کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کیجئے، کامیاب زندگی گزارنے اور آخرت سنوارنے کیلئے **مَدَنی انعامات** کے مطابق عمل کر کے روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے رسالہ پُر کیجئے اور ہر مَدَنی ماہ کی 10 تاریخ کے اندر اندر اپنے ذمّے دار کو جمع کروایئے اور **عاشقانِ رسول** کے ساتھ مل کر **جشنِ ولادت** کی خوب دھومیں مچایئے اِس کی بَرَکت کے بھی کیا کہنے! شہر تَراڑ کَھل ضِلع سَدھنَوتی (کشمیر) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے: **ربیع النُّور شریف** (۱۴۳۰ھ) کی بارہویں شب ہمارے یہاں کی مسجد میں **جشنِ ولادت** کی خوشی میں **سبز جھنڈے** اور چَراغاں کی ترکیب کی جارہی تھی۔ دریں اَثنا چار افراد جو کہ نشہ باز تھے مسجِد کے امام صاحِب کی **خدمت** میں حاضِر ہو کر عرض گزار ہوئے: ہم نشہ کرنے کی تیاری کر رہے تھے کہ خیال آیا آج عیدِ میلادُالنّبی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی رات بھی کیا ہم نشے کا گناہ کریں گے! کیوں نہ ہم توبہ کرلیں لہٰذا آپ کے پاس حاضِر ہوئے ہیں۔ چنانچِہ انہوں نے توبہ کی اور مسجِد میں ہونے والے **جشنِ ولادت** کی بہاریں لوٹنے میں شریک ہوگئے۔ امام صاحب نے **دعوتِ اسلامی** کے ذمّے داران سے رابِطہ کیا، اسلامی بھائی مسجد پہنچے اور انہوں نے ان سے پُر تپاک طریقے پر ملاقات کی اور ہاتھوں ہاتھ **مَدَنی قافلے** کے جدول کے مطابق ان کی تربیّت شروع کر دی، اُن کا سیکھنے سکھانے کا شوق دِیدنی تھا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **جشنِ ولادت** کی برکت سے چاروں نے نمازوں کی پابندی نبھانے، داڑھی مبارک سجانے

63 روزہ **سنّتوں بھرے تربیّتی کورس** کی سعادت پانے اور مساجد آباد فرمانے وغیرہ وغیرہ نیکیاں بجالانے کی اچھی اچّھی نیّتیں بھی کیں، نیز گھر والوں سمیت سلسلۂ عالیہ قادِریہ رضویّہ میں داخِل ہوکر عطّاری ہوگئے۔ یہ بیان دیتے وقت دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی ماحول** سے وابَستہ ہوئے انہیں ابھی چندہی روز ہوئے ہیں اور وہ اس وَقت سنّتوں کی تربیّت کے 12 دن کے **مَدَنی قافلے** میں عاشِقانِ رسول کے ہمراہ سنّتوں بھرے سفر میں ہیں۔

خوب جھومو اے گنہگارو تمہاری عید ہے
ہو گیا بخشش کا ساماں عیدِ میلادالنّبی صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

چراغاں دیکھ کر کافر نے اسلام قبول کرلیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! **جشنِ ولادت** کی بھی کیا خوب مَدَنی بہاریں ہیں، عاشِقانِ رسول **جشنِ ولادت** مناتے ہیں جبھی تو اُن نشہ بازوں کو اِس رحمتوں بھری رات کا پتا چلا اور ان کے دل میں احترام پیدا ہوا اور سیدھے ایسی مسجِد میں پہنچے جہاں جشنِ ولادت کا **چَراغاں** ہو رہا تھا اور سبز سبز پرچم لہرا رہے تھے۔ جشنِ ولادت کے چراغاں کی تو کیا بات ہے۔ ایک اسلامی بھائی نے مجھے بتایا کہ ایک بار **جشنِ ولادت** کے موقع پر مسجِد کو سجا کر دُلہن بنایا ہوا تھا، ایک غیر مسلم قریب سے گزرا اُس نے سجاوٹ کے بارے میں معلومات کی جب اسے بتایا گیا کہ ہم نے اپنے پیارے نبی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ولادت کی خوشی میں یہ عظیم الشّان چَراغاں کیا ہے، تو اس کا دل نبیِّ آخِر الزَّماں صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عظمت سے لبریز ہوگیا کہ آج ولادت کو 1500 سال گزر گئے اِس کے باوُجود مسلمان اپنے نبی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اس قدر تزک واحتشام سے جشنِ ولادت مناتے اور اپنی مسجدوں اور گھروں کو یوں سجاتے ہیں تو بس یہی دین سچا ہے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ** اُس نے کفر سے توبہ کی، کلمہ پڑھا اور حلقہ بگوشِ اسلام ہوگیا۔

جشنِ وِلادت کا چراغاں

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 561 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت**'' (مکمَّل) صَفْحَہ 174 پر ہے: **عرض :** میلاد شریف میں جھاڑ (یعنی پنج شاخہ مشعل)، فانوس[1]، فروش[2] وغیرہ سے زیب و زینت **اِسراف** ہے یانہیں؟ **ارشاد :** علما فرماتے ہیں: لَاخَیرَ فِی الْاِسرَافِ وَلَا اِسرَافَ فِی الْخَیر (یعنی اسراف میں کوئی بھلائی نہیں اور بھلائی کے کاموں میں خرچ کرنے میں کوئی اسراف نہیں۔ت) جس شے سے تعظیمِ ذکر شریف مقصود ہو، ہرگز **ممنوع نہیں ہوسکتی**۔

ایک ہزار شمعیں

اِمام غزالی (علیہ رحمۃ اللہ الوالی) نے اِحیاءُ العلوم شریف میں سید ابو علی رُوذ باری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے نَقل کیا کہ ایک بندۂ صالح نے مجلسِ ذکر شریف ترتیب دی اور اس میں **ایک ہزار شمعیں** روشن کیں۔ ایک شخص ظاہر بین پہنچے اور یہ کیفیت دیکھ کر **واپس** جانے لگے۔ بانیِ مجلس نے ہاتھ پکڑا اور اندر لے جا کر فرمایا کہ جو **شمع** مَیں نے غیرِ خدا کے لئے روشن کی ہو وہ **بجھا** دیجئے۔ کوششیں کی جاتی تھیں اور کوئی شمع **ٹھنڈی** نہ ہوتی۔

(اِحیاءُ الْعُلوم ج ۲ ص ۲۶ مُلَخَّصاً)

لہراؤ سبز پرچم اے آقا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) کے عاشقو!
گھر گھر کرو چراغاں کہ سرکار (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) آگئے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُاللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

---

[1] ایک قسم کا شمع دان جس پر پنجرے کی شکل کا باریک کپڑا یا کاغذ چڑھا ہوتا ہے جو گھمانے یا ہوا کے زور پر گردش کرتا ہے۔
[2] یہ فرش کی جمع ہے۔ یعنی چونے وغیرہ سے زمین کی سطح ہموار کرنا۔

حقیقی مُفلِس

پیکرِ انوار، تمام نبیوں کے سردار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوان سے استفسار فرمایا: کیا تم جانتے ہو **مفلس** کون ہے؟ **صَحابۂ** کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوان نے عرض کی: ہم میں **مُفلِس** (یعنی غریب مسکین) وہ ہے جس کے پاس نہ دِرہم ہوں اور نہ ہی کوئی مال۔ **تو فرمایا:** میری اُمّت میں **مُفلِس** وہ ہے جو قِیامت کے دن نَماز، روزہ اور زکوٰۃ لے کر آئے گا لیکن اس نے فُلاں کو گالی دی ہوگی، فُلاں پر **تہمت** لگائی ہوگی، فُلاں کا مال کھایا ہوگا، فُلاں کا خون بہایا ہوگا اور فُلاں کو مارا ہوگا۔ پس اس کی نیکیوں میں سے ان سب کو ان کا حصّہ دے دیا جائے گا۔ اگر اس کے ذمّے آنے والے حُقُوق کے پورا ہونے سے پہلے اس کی نیکیاں ختم ہوگئیں تو لوگوں کے گناہ اس پر ڈال دیئے جائیں گے، پھر اسے جہنَّم میں پھینک دیا جائے گا۔

(صَحیح مُسلِم ص ۱۳۹۴ حدیث ۲۵۸۱)

آہ! قیامت کے روز کیا ہو گا!!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ڈر جاؤ! لرز اٹھو! حقیقت میں **مفلس** وہ ہے جو نَماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وصَدَقات، سخاوتوں، فلاحی کاموں اور بڑی بڑی نیکیوں کے باوُجُود قیامت میں خالی کا خالی رہ جائے! کبھی گالی دیکر، کبھی تہمت لگا کر، بلا اجازتِ شَرعی ڈانٹ کر، بے عزّتی کرکے، ذلیل کرکے، مار پیٹ کرکے، عارِیَتاً (یعنی عارِضی طور پر) لی ہوئی چیزیں قصداً نہ لوٹا کر، قرض دبا کر اور دل دُکھا کر جن کو دنیا میں ناراض کر دیا ہوگا وہ اُس کی ساری نیکیاں لیجائیں گے اور نیکیاں خَتم ہو جانے کی صورت میں ان کے گناہوں کا بوجھ اس پر ڈال کر واصِلِ جہنَّم کر دیا جائے گا۔ لہٰذا اگر کسی کی **غیبت** کر لی ہے اور اس کو پتا چل گیا ہے یا کسی طرح کی بھی حق تلفی کی ہے تو توبہ کے ساتھ ساتھ دنیا ہی میں جس کی حق تلفی کی ہے اس سے بِغیر شرمائے مُعافی تلافی کر لینے میں عافیت ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولٰینا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن **فتاوٰی رضویہ** جلد 24 صَفْحَہ 463 پر فرماتے ہیں: یہاں (دنیا میں) مُعاف کرالینا سَہل (یعنی آسان) ہے، قِیامت کے دن

اِس کی اُمّید مشکِل کہ وہاں ہر شخص اپنے اپنے حال میں گرفتار، نیکیوں کا طلبگار (اور) بُرائیوں سے بیزار ہوگا۔ پَرائی نیکیاں اپنے ہاتھ آتے اپنی بُرائیاں اُس (یعنی دوسرے) کے سرجاتے کسے بُری معلوم ہوتی ہیں! یہاں تک کہ **حدیث** میں آیا ہے کہ ماں باپ کا بیٹے پر کچھ دَین (حُقُوق کا مطالبہ) آتا ہوگا اُسے روزِ قِیامت پیٹیں گے کہ ہمارا دَین (حق) دے! وہ کہے گا: میں تمہارا بچّہ ہوں، یعنی شاید رحم کریں، وہ (یعنی والِدین) تمنّا کرینگے کاش! اور زیادہ (حق) ہوتا (تاکہ بیٹے سے نیکیاں لیکر یا اپنے گناہ اُس کے سرڈال کر اپنی خَلاصی کروائیں)۔ **طَبَرانی** میں ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے **رسولُ اللہ** صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم سے سنا کہ آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم فرمارہے تھے کہ والِدَین کا بیٹے پر دَین ہوگا قِیامت کے روز والِدَین بیٹے پر لپکیں گے تو بیٹا کہے گا: میں تمہارا بیٹا ہوں تو والِدَین کو حق دلایا جائے گا اور وہ تمنّا کرینگے کاش! ہمارا حق اور زائِد ہوتا۔[1] جب ماں باپ کا یہ حال تو اوروں سے اُمّید خام خیال (یعنی فُضُول خیال)، ہاں **کریم ورحیم مالک ومولیٰ** جلَّ جلالُہٗ وَ تبارَکَ وَ تعالیٰ جس پر رحم فرمانا چاہے گا تو یوں کرے گا کہ حق والے کو بے بَہا قُصورِ جنّت (یعنی جنّت کے عالی شان مَحَلّات) مُعاوَضے میں عطا فرما کر عَفوِ حق (یعنی حق مُعاف کرنے) پر راضی کردے گا۔ ایک کرشمۂ کرم میں دونوں کا بھلا ہوگا! نہ اِس کی حَسَنات (یعنی نیکیاں) اُسے دی گئیں نہ اُس کی سَیِّئات (یعنی بدیاں) اِس کے سر رکھی گئیں نہ اُس کا حق ضائع ہونے پایا بلکہ حق سے ہزاروں دَرَجے بہتر افضل پایا، رحمتِ حق کی بندہ نوازی (بھی خوب کہ) ظالم ناجی (یعنی نَجات پائے اور) مظلوم راضی (ہوجائے)، فَلِلّٰہِ الْحَمْدُ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ کَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا وَ یَرْضٰی (پس اللہ تعالیٰ ہی کیلئے ہے ایسی حمد وثنا جو بہت زیادہ، پاکیزہ اور بابرکت ہے جیسا کہ ہمارے رب کی پسند اور رِضا ہے)

یا الٰہی عزوجل! جب پڑے محشر میں شورِ دارو گیر[2]

امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو

---

[1] اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطّبَرانی ج ۱۰ ص ۲۱۹ حدیث ۱۰۵۲۶۔ [2] شورِ دارو گیر یعنی پکڑ دھکڑ کا شور

میں نے اپنی عزّت لوگوں پر صدقہ کی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ''غیبت'' ایک ایسی آفت ہے کہ اِس سے بَہُت ہی کم مسلمان محفوظ ہوں گے، ہمیں **غیبت** اور دیگر گناہوں سے بچنے اور دوسروں کو بچانے کی بھرپور سعی کرنی چاہئے۔ **غیبت** کا ایک سبب ذاتی بُغض وعداوت اورنفرت بھی ہے جس کا علاج عفو یعنی مُعاف کرنا ہے، اس کو یوں سمجھئے کہ آپ کی عزّت یا جان یا مال کو کسی نے نقصان پہنچایا ہو جس کی وجہ سے اُس کی نفرت آپ کے دل میں بیٹھ گئی ہو اور آپ ہر جگہ ہر موقع پر اُس کی **غیبت** کرتے پھرتے ہوں، یقیناً اس طرزِ عمل سے آپ کو مسلسل آخِرت کا نقصان ہوتا رہے گا۔ تو عافیّت اسی میں ہے کہ ناراضی باقی رکھنے کے بجائے مُعاف کرنے کی عادت بنائی جائے تا کہ رَنجشیں اور نا اِتّفاقیاں پروان ہی نہ چڑھ سکیں۔ سبحٰنَ اللہ ! بلکہ بعض بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ المبین سے تو یہ بھی ثابت ہے کہ وہ پیشگی ہی اپنے حُقُوق مُعاف کر دیا کرتے تھے۔ چُنانچہ اِس کی ترغیب دلاتے ہوئے رسولِ بے مثال، صاحبِ جُود و نَوال، حبیبِ ربِّ ذُوالجلال، بی بی آمِنہ کے لال عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ورضی اللہ تعالٰی عنہا کثرت کے ساتھ یہ ارشاد فرماتے: کیا تم میں سے کوئی ایک اس بات سے عاجز ہے کہ وہ **اَبُوْ ضَمْضَم** کی طرح ہو۔ انہوں نے عرض کی: **اَبُوْ ضَمْضَم** کون ہے؟ ارشاد فرمایا: پہلے لوگوں (یعنی پچھلی اُمّت) میں ایک شخص تھا، وہ صبح کے وَقت یوں کہتا: یَااللہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے آج کے دن اپنی عزّت کو اُس آدمی پر صَدَقہ کر دیا جو مجھ پر ظُلم کرے۔ **(شُعَبُ الْاِیمان ج ۶ ص ۲۶۱ حدیث ۸۰۸۲)**

پیشگی مُعاف کرنے والے کی مغفِرت ہو گئی

ایک مسلمان نے بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کی: **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! میرے پاس مال نہیں کہ میں صَدَقہ کروں تو جو شخص میری **عزّت** کے درپے ہو تو یہ میری طرف سے اُس پر **صَدَقہ** ہے۔ **اللہ تعالٰی** نے **نبی** صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی طرف وَحی بھیجی کہ میں نے اس شخص کو **بخش** دیا۔ **(اِحیاءُ الْعُلوم ج ۳ ص ۲۱۹)**

امامِ مظلوم کی اپنی عزّت کے مُتَعلّق سخاوت

امامِ مظلوم حضرت سیِّدُنا امام زینُ العابِدین رضی اللہ تعالٰی عنہ جب اپنے گھر سے نکلتے تو کہتے: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ ! میں آج **صَدَقہ** کروں گا اور وہ یہ کہ آج جو میری **غیبت** کرے اُس کو میں نے اپنی **عزّت** دے دی۔ **(حیاۃُ الحیوانِ الکُبری ج ۱ ص ۲۰۲)**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شہزادۂ عالی وقار سیِّدُ نا امام زینُ العابِدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشادِ گرامی کے معنیٰ یہ ہیں کہ آج کے روز میری **غیبت** کرنے والے سے دُنیا واٰخِرت میں بدلہ نہیں لوں گا۔ اس سے مُراد ہرگز یہ نہیں کہ **غیبت** کرنا جائز ہوگیا۔ **غیبت** بدستور گناہ ہی رہے گی اور اس کی توبہ بھی واجِب ہوگی۔ نیز کوئی یہ نہ سمجھے کہ جس نے نفرت وعداوت اور بُغض و کینے سے بچنے کے لئے پیشگی حُقُوق مُعاف کر دیے ہوں تو اُس کے حُقُوق تلَف کرنا جائز ہوجاتا ہے! یادرہے کہ پیشگی مُعافی بِلا شُبہ ایک مُستَحسَن (یعنی پسندیدہ) عمل ہے لیکن اس کے باوُجُود صاحِبِ مُعامَلہ یعنی جو کہ اپنے حُقوق پیشگی معاف کرچکا ہے اس کو حق تلَف ہونے پر مُطالبے کا حق باقی رہتا ہے۔ ہاں جو حُقوق زمانۂ سابِقہ (یعنی گزرے ہوئے دنوں) میں تلَف کئے جا چکے ہوں اُس کو مُعاف کردیں گے تو حقُ العباد (یعنی بندے کے حقوق) معاف ہوجائیں گے البتّہ اب بھی حُقوقُ اللہ (یعنی اللہ عزوجل کے حقوق) ذمّے باقی رہیں گے اوران کیلئے توبہ ضَروری ہوگی بَہر حال ہمیں چاہئے کہ عَفو ودرگزر کو اختیار کریں اور نہ صرف پیشگی مُعافی کا ذہن بنائیں بلکہ اب تک جن لوگوں نے ہمارے حُقُوق تلَف کئے انہیں بھی رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے مُعاف کردیں۔ مُعاف کرنے کے فضائل کی بھی کیا بات ہے اِس ضِمن میں دو رِوایات مُلاحظہ ہوں چُنانچہ

(1) مُعاف کرنے کی عظیم الشّان فضیلت

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ 32 صَفحات پر مشتمل رسالے، ''**غصّے کا علاج**'' صَفحہ 32 پر ہے: قِیامت کے روز اعلان کیا جائے گا جس کا اَجر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ذمۂ کرم پر ہے، وہ اٹھے اور جنّت میں داخل ہو جائے۔ پوچھا جائے گا کس کے لیے اجر ہے؟ وہ کہے گا: ''**ان لوگوں کے لیے جو معاف کرنے والے ہیں۔**'' تو ہزاروں آدمی کھڑے ہوں گے اور بلا حساب **جنّت** میں داخل ہوجائیں گے۔

(اَلْمُعْجَمُ الْاَ وْسَط لِلطَّبَرانی ج ۱ ص ۵۴۲ حدیث ۱۹۹۸)

(2) جنّت پانے کے تین نُسخے

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ 48 صَفحات پر مشتمل رسالے، ''**نا چاقیوں کا علاج**'' صَفحہ 28 تا 29 پر ہے: حضرتِ سیِّدُ نا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، رسولُ اللہ عزوجل وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: تین باتیں جس شخص میں ہوں گی **اللہ** تعالیٰ (قیامت کے دن) اُس کا حساب بَہُت آسان طریقے سے لے گا اور اُس کو (اپنی رَحمت

سے)جنّت میں داخِل فرمائے گا۔ میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم وہ کون سی باتیں ہیں؟ فرمایا: ﴿۱﴾ جو تم سے قَطعِ تعلُّق کرے (یعنی تعلُّق توڑے) تم اُس سے مِلاپ کرو ﴿۲﴾ جو تمہیں محروم کرے تم اُسے عطا کرواور ﴿۳﴾ جو تم پر ظُلم کرے تم اُس کومُعاف کردو۔ (اَلْمُعْجَمُ الْاَ وْسَط ج ۱ ص ۲۶۳ حدیث ۹۰۹)

حضرتِ مولیٰنا رُوم علیہ رحمۃُ اللہ القیوم فرماتے ہیں ۔

تو برائے وَصل کردن آمدی نے برائے فصل کردن آمدی

(یعنی تو جوڑ پیدا کرنے کیلئے آیا ہے توڑ پیدا کرنے کیلئے نہیں آیا)

مَدَنی وصیّتیں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! سگِ مدینہ عُفی عنہ نے رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ پانے کی نیّت سے اپنے قرضداروں کو پچھلے قرضوں، مال چرانے والوں کو چوریوں، ہر ایک کو غیبتوں، تہمتوں، تذلیلوں، ضربوں سمیت تمام جانی مالی حُقُوق مُعاف کئے اور آئندہ کیلئے بھی تمام ترحُقُوق پیشگی ہی مُعاف کردیئے ہیں چُنانچِہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کا مطبوعہ 16 صَفحات پر مشتمل رسالہ ''مَدَنی وصیّت نامہ'' صَفحہ10 پر عزّت وآبرو اور جان کے مُتَعَلِّق ہے: مجھے جو کوئی گالی دے، بُرا بھلا کہے (غیبتیں کرے)، زخمی کردے یا کسی طرح بھی دل آزاری کا سبب بنے میں اُسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے پیشگی مُعاف کرچکا ہوں، مجھے ستانے والوں سے کوئی انتِقام نہ لے۔ بِالفرض کوئی مجھے شہید کردے تو میری طرف سے اُسے میرے حُقُوق مُعاف ہیں۔ وُرَثاء سے بھی درخواست ہے کہ اسے اپنا حق مُعاف کردیں (اور مُقدّمہ وغیرہ دائر نہ کریں)۔ اگر سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شَفاعت کے صَدقے محشر میں خُصوصی کرم ہوگیا تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے قاتِل یعنی مجھے شہادت کا جام پلانے والے کو بھی جنّت میں لیتا جاؤں گا بشرطیکہ اُس کا خاتمہ ایمان پر ہوا ہو۔ (اگر میری شہادت عمل میں آئے تو اس کی وجہ سے کسی قسم کے ہنگامے اور ہڑتالیں نہ کی جائیں۔ اگر ''ہڑتال'' اِس کا نام ہے کہ لوگوں کا کاروبار زبردستی بند کروایا جائے۔ نیز دکانوں اور گاڑیوں پر پتھراؤ وغیرہ ہو۔ تو بندوں

کی ایسی حق تلفیوں کو کوئی بھی **مفتیٔ اسلام** جائز نہیں کہہ سکتا۔ اِس طرح کی ہڑتال حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ اس طرح کے جذباتی اِقدامات سے دین و دنیا کے نقصانات کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ عُمُوماً ہڑتالی جلد ہی تھک جاتے ہیں اور بالآخر انتِظامیہ ان پر قابو پالیتی ہے)

ضَروری وضاحت: قتلِ مسلم میں شرعاً تین حقوق ہیں: (۱) حقُّ اللہ (۲) حقِّ مقتول (۳) حقِّ وُرَثاء۔ مقتول نے اگر زندگی میں پیشگی مُعاف کر دیا ہو تو صرف اُسی کا حق مُعاف ہوگا، **حقُّ اللہ** سے خلاصی کیلئے سچّی توبہ کرے، **حقِّ وُرثاء** کا تعلُّق صِرف وارِثوں سے ہے وہ چاہیں تو مُعاف کریں، چاہیں تو قِصاص لیں۔ اگر دنیا میں مُعافی یاقِصاص کی ترکیب نہ بنی تو **قِیامت** کے روز وُرَثا اپنے حق کا مُطالبہ کر سکتے ہیں۔

صدقہ پیارے کی حیا کا کہ نہ لے مجھ سے حساب
بخش بے پوچھے لجائے کو لجانا کیا ہے

میں نے الیاس قادری کو مُعاف کیا

تمام اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں سے دست بستہ عاجزانہ عرض کرتا ہوں کہ اگر میں نے آپ میں سے کسی کی **غیبت** کی ہو، **تُہمت** دھری ہو، ڈانٹ پلائی ہو، کسی طرح سے **دل آزاری** کی ہو مجھے مُعاف مُعاف اور مُعاف فرما دیجئے۔ دنیا کا بڑے سے بڑا حقُّ العبد جو تصوُّر کیا جا سکتا ہے فرض کیجئے کہ وہ میں نے آپ کا تلف کر دیا ہے وہ بھی اور چھوٹے سے چھوٹا حق جو ضائع کیا ہو اُسے بھی مُعاف کر دیجئے اور ثوابِ عظیم کے حقدار بنئے۔ ہاتھ باندھ کر **مدنی التجاء** ہے کہ کم از کم ایک بار دل کی گہرائی کے ساتھ کہہ دیجئے: ''میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے محمد الیاس عطّار قادِری رضوی کو مُعاف کیا۔''

قرضخواہوں سے مدنی التجا

جس کا مجھ پر قرض آتا ہو یا میں نے کوئی چیز عارِیتاً لی ہو اور واپس نہ لوٹائی ہو تو وہ دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران یا غلامزادوں سے رُجوع کرے، اگر وُصول کرنا نہیں چاہتا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کیلئے مُعافی کی بھیک سے نواز کر ثوابِ آخرت کا حقدار

بنے۔ جو لوگ میرے مقروض ہیں، اُن کو میں نے اپنے تمام ذاتی قرضے مُعاف کئے۔ یاالٰہی ؎

تُو بے حساب بخش کہ ہیں بے حساب جُرم
دیتا ہوں واسِطہ تجھے شاہِ حجاز صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُاللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دِل کا درد دُور ہو گیا

غیبت کرنے سننے کی عادت نکالنے، نمازوں اور سنّتوں کی عادت ڈالنے کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابَستہ رہئے، سنّتوں کی تربیّت کیلئے **مَدَنی قافلوں** میں **عاشقانِ رسول** کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کیجئے اور کامیاب زندگی گزارنے اور آخرت سنوارنے کیلئے **مَدَنی انعامات** کے مطابِق عمل کر کے روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے رسالہ پُر کیجئے اور ہر مَدَنی ماہ کی 10 تاریخ کے اندر اندر اپنے ذمّے دار کو جمع کروائیے۔ آپ کی ترغیب کیلئے ایک **مَدَنی بہار** پیشِ خدمت ہے چُنانچِہ پکا قلعہ **حیدرآباد** (بابُ الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اِس طرح کا بیان ہے: اچانک میرے **دل میں درد** ہوا۔ جب دواؤں سے فائدہ نہ ہوا تو بابُ المدینہ کراچی آ کر جِناح اَسپتال میں دل کا آپریشن کروایا۔ مگر تکلیف ختم ہونے کے بجائے مزید بڑھ گئی، درد کی بے شمار دوائیں استِعمال کیں، لیکن فائدہ نہ ہوا۔ آخر کار ایک اسلامی بھائی کی **اِنفرادی کوشش** کے نتیجے میں **عاشقانِ رسول** کے ہمراہ دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیّت کے **مَدَنی قافِلے** میں سُنّتوں بھرے سفر پر روانہ ہو گیا۔ **مَدَنی قافِلے** میں کسی قسم کی دوا استِعمال کی نہ ہی پرہیزی کی۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اس **مَدَنی قافلے** میں سفر کی بَرَکت سے **اللہ** تعالیٰ نے میرے مرض کو دور کر دیا۔

دل میں گر درد ہو، یا کہ سر درد ہو پاؤ گے صحّتیں، قافِلے میں چلو
آپریشن ٹلیں، اور شفائیں ملیں کر کے ہمّت چلیں، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دل کا باطنی مرض باعثِ ہلاکت ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! **مَدَنی قافلے** کی بھی کیسی کیسی بَرَکتیں ہیں! مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے دل کا ظاہری درد دُور ہو گیا باطنی امراض والوں کے **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ دل کا باطِنی مرض بھی **مَدَنی قافلے** کی بَرَکت سے دُور ہو گا۔ **خدا کی قسم!** ظاہری درد کے مقابلے میں دل کا باطِنی مرض کروڑوں درجے خطرناک ہے۔ بلکہ دونوں میں مُماثلت کی کوئی صورت ہی نہیں۔ دل کا ظاہری درد **صبر** کرنے والے کیلئے سببِ دُخولِ **جنّت** ہے جبکہ دل کا باطِنی مرض دنیا و آخرت میں باعثِ ہلاکت ہے۔ باطِنی مرض کو اس روایت سے سمجھنے کی کوشش فرمائیے چُنانچِہ

دل کا سیاہ نُقطہ

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے **مکتبۃُ المدینہ** کی مطبوعہ 1548 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**فیضانِ سنّت**'' جلد اوّل صَفْحَہ 920 تا 921 پر ہے: حدیثِ مُبارَک میں آتا ہے: جب کوئی انسان گُناہ کرتا ہے تو اُس کے دل پر ایک سیاہ نُقطہ بن جاتا ہے، جب دوسری بار گُناہ کرتا ہے تو دُوسرا سیاہ نُقطہ بنتا ہے یہاں تک کہ اُس کا دِل سِیاہ ہو جاتا ہے۔ نتیجۃً بھلائی کی بات اُس کے دِل پر اثر انداز نہیں ہوتی۔ **(تفسیر دُرِّ مَنثور ج۸ص۴۴۶)**

نصیحت کا اثر نہ ہونے کی وجہ

اب ظاہِر ہے کہ جس کا دِل ہی زنگ آلُود اور سیاہ ہو چکا ہو اُس پر بَھلائی کی بات اور نصیحت کہاں اثر کرے گی! ایسے انسان کا گُناہوں سے باز و بیزار رہنا نہایت ہی دُشوار ہو جاتا ہے، اُس کا دِل نیکی کی طرف مائل ہی نہیں ہوتا، اگر وہ نیکی کی طرف آ بھی گیا تو

بسا اَوقات اُس کا جی اِسی سِیاہی کے سَبَب نیکی میں نہیں لگتا اور وہ سنّتوں بھرے مَدَنی ماحول سے بھاگنے ہی کی تدبیریں سوچتا ہے۔ اُس کا نَفْس اُسے لمبی اُمّیدیں دِلاتا، غَفْلت اُسے گھیر لیتی اور وہ بدنصیب سنّتوں بھرے مَدَنی ماحول سے دُور جا پڑتا ہے۔

گناہوں نے میری کمر توڑ ڈالی   مرا حشر میں ہو گا کیا یا الٰہی عزوجل

بنا دے مجھے نیک نیکوں کا صدقہ   گناہوں سے ہر دم بچا یا الٰہی عزوجل

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !   صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ!   اَسْتَغْفِرُاللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !   صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

زَبان کا غلط استعمال قبر میں پھنسا سکتا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر کس کے بارے میں کیا ہے کوئی نہیں جانتا وہ چاہے تو صغیرہ گناہ پر پکڑ فرمالے اور چاہے تو ڈھیروں گناہ بھی مُعاف فرمادے اور چاہے تو کسی ایک اچّھے عمل کے سبب اپنے دامنِ رحمت میں لے لے چُنانچہ حضرتِ سیِّدنا ابوبکر شبلی بغدادی علیہ رَحمۃُ اللّٰہِ الھادی فرماتے ہیں: میں نے اپنے مرحوم پڑوسی کو خواب میں دیکھ کر پوچھا، مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ ؟ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ وہ بولا: میں سخت ہولناکیوں سے دوچار ہوا، **مُنکَر نکیر** کے سُوالات کے جوابات بھی مجھ سے نہیں بن پڑ رہے تھے، میں نے دل میں خیال کیا کہ شاید میرا خاتمہ ایمان پر نہیں ہوا! اتنے میں آواز آئی: ''**دنیا میں زَبان کے غیر ضَروری استِعمال کی وجہ سے تجھے یہ سزا دی جارہی ہے۔**'' اب عذاب کے فِرِشتے میری طرف بڑھے۔ اتنے میں ایک صاحِب جو حُسن و جمال کے پیکر اور مُعطَّر مُعطَّر تھے

وہ میرے اور عذاب کے درمیان حائل ہوگئے۔ اور انہوں نے مجھے **مُنکَر نکیر** کے سُوالات کے جوابات یاد دلا دیئے اور میں نے اُسی طرح جوابات دے دیئے، **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ عذاب مجھ سے دُور ہوا۔ میں نے اُن بُزُرگ سے عرض کی: اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے آپ کون ہیں؟ فرمایا: ''**تیرے کثرت کے ساتھ دُرُود شریف پڑھنے کی بَرَکت سے میں پیدا ہوا ہوں اور مجھے ہر مصیبت کے وقت تیری امداد پر مامور کیا گیا ہے۔**'' (اَلْقَوْلُ الْبَدِیع ص ۲۶۰)

آپ کا نامِ نامی اے صلِّ علٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم
ہر جگہ ہر مصیبت میں کام آ گیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

قبر میں آقا کیوں نہیں آسکتے!

سبحٰنَ اللّٰہ! کثرتِ دُرُود شریف کی بَرَکت سے **مدد** کرنے کیلئے **قبر** میں جب **فِرِشتہ** آسکتا ہے تو تمام فِرِشتوں کے بھی آقا مکّی مَدَنی **مصطَفٰے** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کرم کیوں نہیں فرما سکتے! کسی نے بالکل بجا تو فریاد کی ہے۔

میں گور اندھیری میں گھبراؤں گا جب تنہا امداد مری کرنے آجانا مرے آقا صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم
روشن مری تُربت کو لِلّٰہ شہا کرنا جب نَزع کا وقت آئے دیدار عطا کرنا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پُلصِراط پر روک دیا جائے گا

مدینے کے سلطان، رحمتِ عالمیان، سرورِ ذیشان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جو شخص مسلمان پر کوئی بات کہے اس سے مقصود **عیب** لگانا ہو، **اللہ** تعالٰی اُس کو **پُل صراط پر روکے گا** جب تک اس چیز سے نہ نکلے جو اس نے کہی۔''

(سُنَنِ ابوداؤد ج ۴ ص ۳۵۴ حدیث ۴۸۸۳)

پُلصِراط سے گزرنے والوں کے مختلف انداز

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! کسی پر عیب لگانا کتنی خطرناک بات ہے! تلوار کی دھار سے تیز بال سے باریک جہنَّم پر بنے ہوئے **پُلصراط** پر روک دیا جانا، خدا کی قسم! بہت بڑی سزا ہے۔ **پُلصراط** کے مُتَعَلِّق ایک حدیثِ پاک مُلاحظہ ہو چُنانچِہ **اُمُّ الْمؤمِنین** حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے، میرے سرتاج، صاحِبِ معراج، محبوبِ ربِّ بے نیاز عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا: جہنّم پر ایک پُل ہے جو بال سے زِیادہ باریک اور تلوار سے تیز تر ہے، اس پر لوہے کے آنکڑے (یعنی ہُک) اور کانٹے ہیں جو کہ اُسے پکڑیں گے جسے **اللہ** تعالیٰ چاہے گا۔ لوگ اُس پر گزریں گے، بعض پلک جھپکنے کی طرح، بعض بجلی کی طرح، بعض ہوا کی طرح، بعض بہترین اور اچھّے گھوڑوں اور اُونٹوں کی طرح (گزریں گے) اور فرِشتے کہتے ہوں گے: ''رَبِّ سَلِّمْ، رَبِّ سَلِّمْ''۔ اے پروَردگار سلامتی سے گزار، اے پروَردگار سلامتی سے گزار۔ بعض مسلمان نَجات پائیں گے، بعض زخمی ہوں گے، بعض اَوندھے ہوں گے، بعض مُنہ کے بل **جہنَّم** میں گر پڑیں گے۔ (مُسندِ اِمام احمد ج ۹ ص ۴۱۵ حدیث ۲۴۸۴۷) تفصیلی معلومات کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے اشاعتی ادارے **مکتبۃُ المدینہ** کا مطبوعہ رسالہ ''پُلصراط کی دہشت'' (48 صفحات) کا ضَرور مُطالَعہ فرمائیے بلکہ اپنے عزیزوں کے ایصالِ ثواب کیلئے تقسیم فرمائیے۔

یا الٰہی عَزَّوَجَلَّ جب چلوں تاریک راہِ پُلصِراط ｜ آفتابِ ہاشمی نورُالھُدیٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی عَزَّوَجَلَّ جب سرِ شمشیر پر چلنا پڑے ｜ ربِّ سلِّم کہنے والے غمزُدا[1] کا ساتھ ہو

یا الٰہی عَزَّوَجَلَّ ! نامۂ اعمال جب کُھلنے لگیں

عیب پوشِ خَلق ستّارِ خطا کا ساتھ ہو

[1] غمزُدا یعنی غم دور کرنے والا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُاللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کسی کی تکلیف دیکھ کر خوش نہ ہوں

اللہ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب، طبیبوں کے طبیب، عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: اپنے بھائی کی **شُماتت** نہ کر (یعنی اس کی مصیبت پر اظہارِ مُسرّت نہ کر) کہ **اللہ** تعالٰی اس پر رحم کرے گا اور تجھے اس میں مبتَلا کر دے گا۔

(سُنَنِ تِرمِذی ج۴ ص۲۲۷ حدیث۲۵۱۴)

کسی کی مصیبت پر خوش ہونے کی مثالیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شُماتت یعنی مسلمان کی تکلیف پر خوشی کے اظہار سے پرہیز کیجئے۔ اگر کسی مسلمان کی مصیبت پر دل میں خود بخود خوشی پیدا ہوئی تو اِس کا قُصور نہیں تاہم اِس خوشی کو دل سے نکالنے کی بھرپور سَعی کرے اگر خوشی کا اظہار کرے گا تو **شُماتت** کا مُرتکب ہوگا۔ آج کل **شُماتت** کے نظّارے عام ہیں۔ ایک طالبِ علم پڑھائی میں کمزور ہو جائے، امتحان میں ناکام ہو جائے تو بعض اوقات دوسرا طالب علم خوش ہو جاتا ہے۔ اسی طرح کسی بڑے نعت خوان کی آواز بیٹھ جائے تو کبھی چھوٹا نعت خوان راضی ہوتا ہے، یوں ہی قُرّاء (یعنی قاری صاحبان) **مُبلِّغین**، مقرِّرین، کاریگروں، دکانداروں، کارخانے داروں وغیرہ وغیرہ کے دل میں آج کل اکثر ایک دوسرے کے خلاف ''شُماتت'' کا مذموم جذبہ داخِل ہو جاتا ہے۔ اگر آپس میں ناراضی ہو جائے پھر تو **شُماتت** کی آفت بآسانی فریقَین کے دلوں میں داخِل ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد ذِہن یہ بن جاتا ہے مثلاً جس سے ناراضی ہوتی ہے اگر وہ یا اس کا بچّہ بیمار ہو جائے، اُس کے یہاں ڈاکہ پڑ جائے، مال چوری ہو جائے، کاروبار ٹھپ ہو جائے، گھر ڈَھے (یعنی گر) پڑے، حادِثہ ہو جائے، مقدَّمہ قائم ہو جائے، پولیس گرفتار کر لے، گاڑی کا

نقصان یا چالان ہو جائے، **اَلْغَرَض** کسی قسم کی بھی مصیبت آئے اِس پر بعض لوگ خوشی کا اظہار کر کے **شُماتت** کی آفت میں جا پڑتے ہیں بلکہ بعض جو کہ ضَرورت سے زیادہ باتونی اور بے عمل ہونے کے باوُجود اپنے آپ کو ''پہنچا ہوا'' سمجھ بیٹھتے ہیں وہ تو یہاں تک بول پڑتے ہیں کہ دیکھا! ہم کو ستایا تو اُس کے ساتھ ''ایسا'' ہو گیا! گویا وہ چُھپی باتوں اور سَر بَستہ (یعنی خفیہ) رازوں کے جاننے والے ہیں اور آں بدولت (یعنی اِن) کو اپنے مخالف پر آنے والی مصیبت کے اسباب معلوم ہو جاتے ہیں، ایسے لوگوں کو ڈر جانا چاہئے کہ **حُجَّۃُ الْاِسلام** حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی **اِحیاءُ العلوم** جلد اوّل **صَفحہ 171** پر فرماتے ہیں: **کہا گیا ہے کہ کچھ گناہ ایسے ہیں جن کی سزا ''بُرا خاتمہ'' ہے ہم اس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ چاہتے ہیں۔ یہ گناہ ''ولایت اور کرامت کا جھوٹا دعویٰ کرنا ہے۔''**

مدنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم! گناہ کی عادتیں نہیں جاتیں آپ ہی کچھ کریں
میں نے کوششیں کیں بَہُت مگر مری حالت آہ! بُری رہی

تین کام نہیں کر سکتے تو یوں کرلو

ایک دانا کا قول ہے کہ اگر تین کام کرنے سے عاجز ہو تو پھر تین کام یوں کرلو (۱) اگر بھلائی نہیں کر سکتے تو برائی سے بھی رُک جاؤ (۲) اگر لوگوں کو نفع نہیں دے سکتے تو تکلیف بھی مت دو (۳) اگر نفلی روزہ نہیں رکھ سکتے تو (غیبت کر کے) لوگوں کا گوشت بھی مت کھاؤ۔ **(تَنبِیہُ الْغافِلین ص ۸۹)**

مسلمان کی عزّت بزرگوں کی نظر میں

ایک بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''ہم نے اسلاف (یعنی گزشتہ بزرگوں) کو دیکھا کہ وہ حضرات لوگوں کی بے عزّتی کرنے سے بچنے کو نَماز روزے سے بڑھ کر عبادت تصوُّر کیا کرتے تھے۔

(ذَمُّ الْغِیبَۃِ لِابْنِ اَبِی الدُّنیا ص ۹۴ رقم ۵۵)

دنیا جہان کی دولت ایک طرف اور غیبت ایک طرف

حضرتِ سیِّدُنا وَہب مکی علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ القوی فرماتے ہیں: دنیا کی آفرینش (یعنی پیدائش) سے لیکر فنا ہونے تک کی تمام دُنیوی نعمتیں بھی بِالفرض میرے پاس ہوں اور میں انہیں راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں لٹا دوں تب بھی اتنے بڑے عظیم ثواب کے کام کے مقابلے میں بہتر یہ سمجھتا ہوں کہ **غیبت** چھوڑ دوں۔ اِسی طرح دنیا اور اس کی تمام نعمتوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں لٹانے سے بہتر سمجھتا ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حرام کردہ اَشیاء کی جانب میری نظر نہ اٹھے۔ اس کے بعد پارہ 26 سورۃُ الحُجُرات کی آیت نمبر 12 کا یہ حصّہ تلاوت کیا:

لَا یَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ

(پ ۲۶ الحُجرات ۱۲)

ترجَمۂ کنزالایمان: ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو۔

اور پارہ 18 سورۃُ النّور کی آیت نمبر 30 کا یہ حصّہ تلاوت کیا:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ (پارہ ۱۸ النُور ۳۰)

ترجمۂ کنزالایمان: مسلمان مَردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں۔

(تَنبِیهُ الغافِلین ص ۸۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے بُزُرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللّٰہُ المبین **غیبت** وغیرہ گناہوں سے کس قدر نفرت کرتے تھے، وہ حضرات جانتے تھے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی سے بڑھ کر کوئی نقصان مُتَصَوَّر ہی نہیں، اگر کسی ایک گناہ پر ہی آخِرت میں پکڑ ہوگئی تو خدا کی قسم! سخت رُسوائی کا سامنا ہوگا اور اگر زندگی میں ایک ہی بار **غیبت** کی اور مُغتاب (یعنی جس کی غیبت کی گئی اس) کو معلوم ہوگیا اور اس سے مُعاف کروانا رَہ گیا اور اُس پر بروزِ قِیامت گرِفت کرلی گئی تو نہ جانے کیا بنے گا! آہ! حُقوقُ العِباد کا مُعامَلہ بَہُت سخت ہے۔

ہرنیا کے درد کا خاتمہ

غیبت کرنے سننے کی عادت نکالنے، نمازوں اور سنّتوں کی عادت ڈالنے کیلئے، ذکر اللہ کی کثرت کا جذبہ بڑھانے کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، سنّتوں کی تربیت کیلئے **مَدَنی قافِلوں** میں **عاشقانِ رسول** کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کیجئے اور کامیاب زندگی گزارنے اور آخرت سنوارنے کیلئے **مَدَنی انعامات** کے مطابق عمل کر کے روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذَرِیعے رسالہ پُر کیجئے اور ہر مَدَنی ماہ کی 10 تاریخ کے اندر اندر اپنے ذمّے دار کو جمع کروایئے۔ **اِنْ شَآءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ اِس سے دین و دنیا کی ڈھیروں بھلائیاں ہاتھ آئیں گی اور ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ نے چاہا تو بیماریوں سے بھی شفائیں ملیں گی۔ اِس ضِمن میں ایک **مَدَنی بہار** مُلاحظہ فرمایئے۔ چُنانچِہ بابُ المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے، میرا **ہرنیا کا آپریشن** ہوا تھا لیکن 12 ماہ گزر جانے کے باوُجُود تکلیف بدستور باقی تھی، مختلف قِسم کی دوائیں استِعمال کی، ڈاکٹروں کو بھی دکھایا مگر فائدہ نہ ہوا۔ ایک دن ایک اسلامی بھائی نے **مَدَنی قافِلے** میں سفر کی دعوت دی تو میں نے ان سے کہا، بھائی صاحِب! میرے ساتھ یہ بیماری لگی ہوئی ہے اور آپ حضرات مسجِد میں فرش پر سوتے ہیں اس سے میری تکلیف بڑھ جائے گی۔ اُس اسلامی بھائی نے مجھ پر کافی **اِنفِرادی کوشش** کی یہاں تک کہ میرا ذِہن بن گیا اور میں **مَدَنی قافِلے** میں سفر کے لئے تیّار ہو کر عالمی مَدَنی مرکز **فیضانِ مدینہ** حاضِر ہو گیا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میں نے تین دن کے مَدَنی قافِلے میں **عاشقانِ رسول** کے ساتھ سُنّتوں بھرے سفر کی سعادت حاصل کی **میرا ہرنیا کا وہ درد جو کسی دوا کو جواب نہیں دے رہا تھا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافِلے کے دوران ہی ختم ہو گیا۔**

ہرنیا کا ہو درد اِس سے ہو رنگ زَرد　　مت ڈریں چل پڑیں قافلے میں چلو
رَحمتیں لوٹنے برکتیں لوٹنے　　آیئے نا چلیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بیماری کی فضیلت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہر نیا کا درد جو کسی دوا سے نہ جاتا تھا **مَدَنی قافلے** میں سفر کی بَرَکت سے چلا گیا۔ دیکھئے شِفا منجانب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ یعنی شفا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ملتی ہے، بِالفرض کسی کا **مَدَنی قافلے** میں درد نہ بھی جائے اور بیماری دور نہ بھی ہو تب بھی دلبرداشتہ نہیں ہونا چاہئے، بیماری کے فضائل پر نظر رکھتے ہوئے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رضا پر راضی رہنا چاہئے۔ چُنانچہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**بہارِ شریعت**'' جلد اوّل صَفحہ 802 پر ہے: **رسولُ اللہ** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم نے بیماریوں کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ **مومن** جب بیمار ہو پھر اچھا ہو جائے، اس کی بیماری **گناہوں** سے **کفّارہ** ہو جاتی ہے اور آئندہ کے لیے نصیحت اور **منافِق** جب بیمار ہوا پھر اچھا ہوا، اس کی مثال **اونٹ** کی ہے کہ مالک نے اسے باندھا پھر کھول دیا تو نہ اسے یہ معلوم کہ کیوں باندھا، نہ یہ کہ کیوں کھولا! ایک شخص نے عرض کی: **یارسول اللہ** (عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم)! بیماری کیا چیز ہے، میں تو کبھی بیمار نہ ہوا؟ فرمایا: ہمارے پاس سے اٹھ جا کہ تو ہم میں سے نہیں۔ (سُنَنِ ابوداؤد ج۳ص۲۴۵ حدیث ۳۰۸۹)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
میں اپنے خیرُ الورٰی کے صدقے، میں ان کی شانِ عطا کے صدقے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
بھرا ہے عَیبوں سے میرا دامن، حُضُور پھر بھی نبھا رہے ہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی الله! اَسْتَغْفِرُ اللّٰه

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ایک تنکے نے جنّت سے روک دیا

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ الْمدینہ کا مطبوعہ رسالہ، "**ظلم کا انجام**" صَفحہ 11 تا 13 پر حضرتِ علّامہ عبدالوہّاب شَعرانی قُدِّسَ سرُّہُ النُّورانی کی کتاب "تَنبِیہُ الْمُغتَرِّین" کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے: **مشہور تابِعی بُزُرگ** حضرتِ سیِّدُنا وَہب بن مُنبِّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ایک اسرائیلی شخص نے اپنے پچھلے تمام گناہوں سے توبہ کی، ستّر سال تک لگا تار اس طرح بندگی کرتا رہا کہ دن کو روزہ رکھتا اور رات کو جاگ کر عبادت کرتا، نہ کوئی عمدہ غذا کھاتا نہ کسی سائے کے نیچے آرام کرتا۔ اُس کے انتِقال کے بعد کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: **مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ؟** یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ جواب دیا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میرا حساب لیا، پھر سارے گناہ بخش دیئے **مگر ایک لکڑی** جس سے میں نے اس کے مالک کی اجازت کے بغیر **دانتوں میں خِلال** کرلیا تھا (اور یہ مُعامَلہ حُقُوق العباد کا تھا) اور وہ مُعاف کروانا رَہ گیا تھا اسکی وجہ سے میں اب تک جنّت سے روک دیا گیا ہوں۔ (تَنبِیہُ الْمُغتَرِّین ص ۵۱)

گیہوں کا دانہ توڑنے کا اُخروی نقصان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا غور تو کیجئے! ایک تنکا جنّت میں داخِلے سے مانِع (یعنی رکاوٹ) ہو گیا! اور اب معمولی لکڑی کے خِلال کی تو بات ہی کہاں ہے۔ بعض لوگ دوسروں کے لاکھوں بلکہ کروڑوں روپے ہڑپ کر جاتے ہیں اور ڈکار تک نہیں لیتے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہدایت عنایت فرمائے۔ اٰمین۔ ایک اور عبرتناک حکایت ملاحظہ فرمایئے جس میں صرف ایک گیہوں کے دانے کے بِلا اجازت کھانے کے نہیں صرف توڑ ڈالنے کے اُخروی نقصان کا تذکِرہ ہے۔ چُنانچِہ منقول ہے کہ ایک شخص کو بعدِ وفات کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: **مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ؟** یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے بخش دیا، لیکن حساب و کتاب ہوا یہاں تک کہ اس دن کے بارے میں بھی مجھ سے پوچھ گچھ ہوئی جس روز میں روزے سے تھا اور اپنے ایک دوست کی دکان پر بیٹھا ہوا تھا جب افطار کا وَقت ہوا تو میں نے

گیہوں کی ایک بوری میں سے گیہوں کا ایک دانہ اٹھالیا اور اس کو توڑ کر کھانا ہی چاہتا تھا کہ ایک دم مجھے احساس ہوا کہ یہ دانہ میرا نہیں، چُنانچِہ میں نے اُسے جہاں سے اٹھایا تھا فوراً اسی جگہ ڈال دیا۔ اور اس کا بھی حساب لیا گیا یہاں تک کہ اس **پَرائے گیہوں کے توڑے جانے کے نقصان کے بقدر میری نیکیاں مجھ سے لی گئیں۔**

(مِرقاۃُ الْمَفاتِیح ج۸ ص ۸۱۱ تحتَ الحدیث۵۰۸۳)

ہم ڈوبنے ہی کو تھے کہ آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی مدد نے — گرداب سے کھینچا ہمیں طوفاں سے نکالا
لاکھوں ترے صدقے میں کہیں گے دمِ محشر — زِنداں[1] سے نکالا ہمیں زِنداں سے نکالا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰه! اَستَغفِرُاللّٰه

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جو اپنے لئے پسند کرے وہی دوسرے کیلئے کہے

حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثوری علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: اپنے بھائی کی غیر موجودگی میں اُس کا ذکر اُسی طرح کرو جس طرح اپنی غیر موجودگی میں تم اپنا ذکر ہونا پسند کرتے ہو۔ (تَنبِیهُ الْمُغتَرِّین ص ۱۹۲)

"فُلاں نے میری غیبت کی" یہ جان کر غصّے نہ ہوں

حضرتِ سیِّدُنا شیخ عبدالوہّاب شَعرانی قُدِّسَ سِرُّهُ النُّورانی فرماتے ہیں: اپنی **غیبت** کرنے والے پر مُشتَعِل (یعنی غصّے) ہونا مناسِب نہیں اُس سے تو تمہیں مَحبَّت کرنی چاہئے کہ اس کے **غیبت** کرنے کی وجہ سے تمہیں ثواب حاصل ہو رہا ہے! اگرچہ اُس نے اِس بات کا قصد (یعنی ارادہ) نہیں کیا۔ مزید فرماتے ہیں: جو شخص اُس آدمی پر غصّہ کرے جس

[1] زنداں (یعنی قید خانہ)

کی نیکیاں اپنے ہاتھ آ رہی ہیں وہ بیوُقُوف ہے البتّہ کسی شَرعی وجہ سے غَضَب ناک ہونا صحیح ہے۔

(تَنبِیہُ الْمُغتَرِّیْن ص۱۹۳)

غیبت کرنے والے کو سمجھانے کا ایک نیا انداز

سبحٰنَ اللّٰہ ! حضرتِ سیِّدُ نا شیخ عبدالوہّاب شَعرانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی نے کتنے پیارے انداز میں سمجھایا ہے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ارشادِ گرامی سے ہمیں یہ بھی درس مل رہا ہے کہ اگر **غیبت** کرنے والے کے ساتھ جوابی کارروائی کی گئی تو نفرت کی دیوار مزید مضبوط ہو جائے گی، فساد بڑھے گا اور اگر اُس کو مَحَبَّت سے سمجھانے کی کوشش کی گئی تو **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ وہ **غیبت** ہی سے باز آ جائیگا۔ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کا مطبوعہ رسالہ، "**ناچاقیوں کا علاج**" صَفحَہ 22 تا23 پر ہے: یہ اُصول یاد رکھئے کہ نَجاست کو نَجاست سے نہیں، پانی سے پاک کیا جاتا ہے لہٰذا اگر کوئی آپ کے ساتھ نادانی بھرا سلوک کرے تب بھی آپ اس کے ساتھ مَحَبَّت بھرا سلوک کرنے کی کوشش فرمایئے **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اس کے مُثبَت نتائج دیکھ کر آپ کا کلیجہ ضَرور ٹھنڈا ہوگا۔ **وَاللّٰہِ الْمُجیب!** عَزَّوَجَلَّ وہ لوگ بڑے خوش نصیب ہیں جو اینٹ کا جواب پتّھر سے دینے کے بجائے ظلم کرنے والے کو مُعاف کر دیتے اور بُرائی کو بھلائی سے ٹالتے ہیں۔ بُرائی کو بھلائی سے ٹالنے کی ترغیب کے ضِمن میں پارہ 24 سورۂ حٰمٓ اَلسَّجدہ کی 34 ویں آیتِ کریمہ میں ارشادِ ہے:

اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَكَ وَ بَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ ﴿۳۴﴾

(پ ۲۴ حٰمٓ اَلسَّجدہ ۳۴)

ترجَمۂ کنزالایمان: اے سننے والے! برائی کو بھلائی سے ٹال جبھی وہ کہ تجھ میں اور اس میں دشمنی تھی ایسا ہو جائے گا جیسا کہ گہرا دوست۔

چشمِ کرم ہو ایسی کہ مِٹ جائے ہر خطا
کوئی گناہ مجھ سے نہ شیطاں کرا سکے

اللہ عزوجل جبّار کی خفیہ تدبیر کا شکار

حضرتِ سیِّدُنا بکر مُزَنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی فرماتے ہیں: جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ لوگوں کے عیبوں کا وَکیل بنا ہوا ہے (یعنی سب کی پول کھولتا اور غیبتیں کرتا پھرتا ہے) تو جان لو کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا دشمن ہے اور اللہ جبّار عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر کا شکار ہے۔

(تَنبِیهُ الْمُغتَرِّین ص۱۹۷)

سامنے کچھ پیچھے کچھ

حضرت سیِّدُنا بِشر حافی علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الکافی فرماتے ہیں: ان لوگوں پر تَعَجُّب ہے جو پیچھے سے تو اسلامی بھائیوں کی غیبت کر کے اُن کی عزّت کی دھجّیاں اُڑاتے ہیں مگر جب سامنے آتے ہیں تو خوب مَحبّت کا اظہار کرتے اور ان کی تعریف شروع کر دیتے ہیں۔

(تَنبِیهُ الْمُغتَرِّین ص۱۹۷)

نفاق سے نفرت

جب حضرتِ سیِّدُنا امام جعفر صادِق علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْخالِق تارِکُ الدُّنیا (یعنی گوشہ نشین) ہوگئے تو حضرت سیِّدُنا سُفیان ثَوری علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ القوی نے حاضِرِ خدمت ہو کر کہا: تارِکُ الدُّنیا ہونے سے مخلوق آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فُیُوض و بَرَکات سے محروم ہوگئی ہے! آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کے جواب میں مُندَرَجۂ ذَیل دو شعر پڑھے ؎

ذَهَبَ الْوَفَاءُ ذِهَابَ اَمسِ الذَّاهِبِ   وَالنَّاسُ بَيْنَ مُخَايِلٍ وَّ مَآرِبِ

يُفْشُوْنَ بَيْنَهُمُ الْمَوَدَّةَ وَالْوَفَا   وَقُلُوْبُهُمْ مَحْشُوَّةٌ بِعَقَارِبِ

یعنی وفا کسی جانے والے کل کی طرح چلی گئی اور لوگ اپنے خیالات میں غَرَق ہو کر رہ گئے۔ لوگ یوں تو ایک دوسرے کے ساتھ اظہارِ مَحبّت و وفا کرتے ہیں لیکن ان کے دل ایک دوسرے کے بُغض و کینے کے بچھوؤں سے لبریز ہیں! (تذکرۃُ الاولیاء ص۲۲)

آج کل نِفاق کا انداز

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! سیِّدُ نا امام جعفر صادِق علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الخالق لوگوں کی مُنافَقت والی رَوِش سے تنگ آ کر خَلوَت (تنہائی) میں تشریف فرما ہوگئے۔ اس پاکیزہ دور میں بھی یہ صورتِ حال ہونے لگی تھی تو اب تو جو حال بے حال ہے اُس کا کس سے شکوہ کیجئے۔ آہ! آج کل تو اکثر لوگوں کا حال ہی عجیب ہو گیا ہے جب باہم ملتے ہیں تو ایک دوسرے کے ساتھ نہایت تعظیم کے ساتھ پیش آتے اور خوب حال اَحوال پوچھتے ہیں، ہر طرح کی خاطر داری اور خوب مہمان داری کرتے ہیں کبھی ٹھنڈی بوتل پلا کر نِہال کرتے ہیں تو کبھی چائے پلا کر، پان گٹکے سے منہ لال کرتے ہیں۔ بظاہر ہنس ہنس کر خوش کلامی و قیل وقال کرتے ہیں مگر اپنے دل میں اُس کے بارے میں بُغض و ملال رکھتے ہیں، اِسی لئے تو ملنے والے جُوں ہی جُدا ہوتے ہیں ان کی **غیبتیں** شروع کر دیتے ہیں، ان کے عُیوب بیان کر کے ہنستے ہیں کہ فُلاں شخص ایسا ہے فُلاں ویسا ہے فُلاں شخص کو کیا ہو گیا ہے ہمیشہ بن ٹھن کر پھرتا ہے اور فُلاں شخص کی چال کیسی عجیب ہے کہ دیکھ کر ہنسی آتی ہے اور فُلاں شخص کتنا بے حیا ہے کہ اس کی باتوں کو بیان کرنے ہی سے ہم کو شرم آتی ہے اور فُلاں شخص مغرور معلوم ہوتا ہے کہ لوگوں سے باتیں بَہُت کم کرتا ہے اور فُلاں شخص بے وُقوف ہے لوگوں سے بات کرنے کی تمیز نہیں رکھتا اور فُلاں شخص عجیب مسخرہ ہے کہ گویا ہیجڑا ہو! فُلاں بَہُت شرارتی ہے، فُلاں میرے پیسے کھا گیا ہے، ارے وہ تو پکّا 420 ہے۔

غیبت و چُغلی کی آفت سے بچیں یہ کرم یا مصطَفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم فرمائیے
ظاہر و باطن ہمارا ایک ہو یہ کرم یا مصطَفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم فرمائیے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُاللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

گناہ پر شرمندہ کرنے کا انجام

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے **مکتبۃُ المدینہ** کی مطبوعہ 312 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**بہارِ شریعت**'' حصّہ 16 صَفْحہ 173 پر ہے: رسولُ اللّٰہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنے بھائی کو ایسے گناہ پر عار دلایا جس سے وہ توبہ کرچکا ہے، تو مرنے سے پہلے وہ خود اس گناہ میں مبتَلا ہو جائے گا۔ **(سُنَنِ تِرمِذی ج ۴ ص ۲۲۶ حدیث ۲۵۱۳)**

تائب کو شرمندہ کیا تو خود گناہ میں پھنس گیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا جب کوئی مسلمان کسی گناہ سے توبہ کرلے تو اب اُس گناہ کے بارے میں اُس کو شرمندہ نہیں کرنا چاہئے اِس ضِمن میں حضرتِ سیِّدُ نا شیخ عبدالوہّاب شَعرانی قُدِّسَ سرُّہُ النُّورانی نقل کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُ نا یحیٰی بن مُعاذ رازی علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الھادی فرماتے ہیں: عقلمند کو چاہئے کہ کسی کو اس کے اُس گناہ کی وجہ سے عار (یعنی شرم) نہ دلائے (جس سے وہ توبہ کرچکا ہو) کیونکہ میں نے ایک بار کسی کو (توبہ کے باوُجُود) اُس کے گناہ کے سبب عار دلائی (یعنی شرمندہ کیا) تو بیس سال کے بعد میں خود اُس میں مبتَلا ہو گیا۔ **(تَنبِیہُ الْمُغتَرِّین ص۱۹۷)**

درخت لگا رہا ہوں!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بے جا بک بک کی عادت آدمی کو نہ بولنے کا بُلواتی اور ناکوں چنے چبواتی ہے، خوب غیبتیں کرواتی اور چغلیاں کھلواتی ہے، آدمی چپ رہے اِسی میں عافیت ہے اور بولنا ہے تو اچّھا بولے، ذِکرُ اللہ کرے دیکھئے! **ہمارے میٹھے میٹھے** آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرتِ سیِّدُ نا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زَبان کا کتنا پیارا استعمال بتایا آپ بھی سنئے اور جھومئے چُنانچِہ ''سُنَنِ ابنِ ماجہ'' کی روایت میں ہے: (ایک بار) مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کہیں تشریف لے جا رہے تھے حضرت سیِّدُ نا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مُلاحَظہ فرمایا کہ ایک پودا لگا رہے ہیں۔ اِستِفسار فرمایا: کیا کررہے ہو؟ عرض کی: **درخت** لگا رہا ہوں۔ فرمایا: میں **بہترین درخت** لگانے کا طریقہ بتادوں! **سُبحٰنَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَر** پڑھنے سے ہر کلمہ کے عِوض (ع۔وَض۔یعنی

بدلے) جنّت میں ایک دَرخت لگ جاتا ہے۔ (سُنَنِ اِبن ماجه ج ۴ ص ۲۵۲ حديث ۳۸۰۷)

جنّت میں چار درخت لگیں گے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حدیثِ پاک میں چار کلمے ارشاد فرمائے گئے ہیں: ﴿1﴾ سُبحٰنَ اللّٰہ ﴿2﴾ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ﴿3﴾ لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ ﴿4﴾ اَللّٰہُ اَکْبَر یہ چاروں کلمات پڑھیں توجنّت میں چار درخت لگائے جائیں اور کم پڑھیں تو کم۔ مَثَلاً اگر سُبحٰنَ اللّٰہ کہا تو ایک درخت۔ ان کلمات کو پڑھنے کیلئے زَبان چلاتے جائیے اور جنّت میں خوب خوب درخت لگواتے جائیے۔

عُمر را ضائع مَکُن در گفتگو ذِکرِ اُو کُن ذِکرِ اُو کُن ذِکرِ اُو

(یعنی فالتو باتوں میں عمرِ عزیز ضائع مت کر، ذِکرُاللہ کر، ذِکرُاللہ کر، ذِکرُاللہ کر)

80 برس کے گُناہ مُعاف

اِسی طرح زَبان کا ایک اچّھا استِعمال یہ بھی ہے کہ دُرُود وسلام پڑھتے رہئے اور گناہ بخشواتے رہئے جیسا کہ دُرِّ مختار میں ہے: جو سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر ایک بار دُرُود بھیجے اور وہ قَبول ہو جائے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے اَسی (80) برس کے گناہ مٹا دے گا۔ (دُرِّمُختار ج ۲ ص ۲۸۴)

بسم اللہ کیجئے کہنا ممنوع ہے

بعض لوگ زَبان کا غلط استِعمال کرتے ہوئے اِس طرح کہہ دیتے ہیں: ''بِسم اللّٰہ کیجئے!'' ''آ وَ جی بِسم اللّٰہ!'' ''میں نے بِسم اللّٰہ کرڈالی''، تاجر حضرات جو دن میں پہلا سودا بیچتے ہیں اُس کو عُمُوماً ''بَونی'' کہا جاتا ہے مگر بعض لوگ اس کو بھی ''بِسم اللّٰہ'' کہتے ہیں، مَثَلاً ''میری تو آج ابھی تک بِسم اللّٰہ ہی نہیں ہوئی!'' جن جملوں کی مثالیں پیش کی گئیں یہ سب غَلَط انداز ہیں۔ اسی طرح کھانا کھاتے وقت اگر کوئی آ جاتا ہے تو اکثر کھانے والا اُس سے

کہتا ہے: آیئے! آپ بھی کھالیجئے، عام طور پر جواب ملتا ہے: ''بِسم اللّٰہ'' یا اِس طرح کہتے ہیں: ''بِسم اللّٰہ کیجئے!'' مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت حصّہ 16 صَفْحَہ 22 پر ہے کہ اِس موقع پر اِس طرح بِسم اللّٰہ کہنے کو عُلَماء نے بَہُت سخت ممنوع قرار دیا ہے۔ (بہارِ شریعت) ہاں یہ کہہ سکتے ہیں: بِسم اللّٰہ پڑھ کر کھالیجئے۔ بلکہ ایسے موقع پر دُعائیہ الفاظ کہنا بہتر ہے، مَثَلاً بَارَکَ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اور تمہیں بَرَکت دے۔ یا اپنی مادری زَبان میں کہہ دیجئے: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بَرَکت دے۔

بسم اللّٰہ کہنا کب کفر ہے

حرام وناجائز کام سے قبل بِسم اللّٰہ شریف ہرگز، ہرگز، ہرگز نہ پڑھی جائے، حرامِ قَطعی کام سے پہلے بسم اللہ پڑھنا کفر ہے چُنانچِہ ''فتاوٰی عالمگیری'' میں ہے: **شراب پیتے وَقت، زِنا کرتے وَقت یا جُوا کھیلتے وَقت بسم اللہ کہنا کُفر ہے۔**

(فتاوٰی عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۳)

کب ذکرُ اللّٰہ کرنا گناہ ہے!

یاد رکھئے! زَبان سے ذِکر و دُرُود باعِثِ اجر و ثواب بھی ہے اور بعض صورتوں میں ممنوع بھی مَثَلاً ''مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ ''بہارِ شریعت'' جلد اوّل صَفْحَہ 533 پر ہے: گاہک کو سودا دکھاتے وَقت تاجِر کا اِس غَرَض سے **دُرُود شریف** پڑھنا یا سبحٰن اللّٰہ کہنا کہ اس چیز کی عُمدَگی خریدار پر ظاہِر کرے **ناجائز** ہے۔ یونہی کسی بڑے کو دیکھ کر اس نیّت سے **دُرُود شریف** پڑھنا کہ لوگوں کو اس کے آنے کی خبر ہوجائے تاکہ اس کی تعظیم کو اُٹھیں اور جگہ چھوڑ دیں **ناجائز** ہے۔ (رَدُّالمُحتار ج ۲ ص ۲۸۱)

استقبال کیلئے اللّٰہ اللّٰہ کی صدائیں بلند کرنا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ جُزئیے کے پیشِ نظر میں (سگِ مدینہ عُفی عنہ) اکثر اسلامی بھائیوں کو سمجھاتا رہتا ہوں کہ میری آمد پر ''اللّٰہ اللّٰہ'' کی صدائیں بلند نہ کیا کریں کیونکہ بظاہر یہاں ذکرُ اللّٰہ نہیں استِقبال مقصود ہوتا ہے۔

جو ہے غافل ترے ذِکر سے ذوالجلال عزّوجل　　اُس کی غفلت ہے اُس پر وَبال و نَکال[1]

قعرِ غفلت[2] سے ہم کو خدایا عزّوجل نِکال　　ہم ہوں ذاکر[3] ترے اور مذکور[4] تُو

اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ (سامانِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ!　　اَسْتَغْفِرُاللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اپنی نیکیاں تمہیں کیوں دوں؟!

ایک شخص نے حضرتِ سیِّدُ ناحسن بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی سے کہا: مجھے خبر ملی ہے آپ میری **غیبت** کرتے ہیں! فرمایا: میرے نزدیک تمہاری اَھمِیَّت اتنی زیادہ بھی نہیں کہ میں اپنی نیکیاں تمہارے حوالے کردوں۔ **(اِحیاءُ الْعُلوم ج۳ص۱۸۳)**

غیبت گویا نیکیاں پھینکنے کی مشین ہے

حضرتِ سیِّدُ نافضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: **غیبت** کرنے والے کی مثال اُس شخص جیسی ہے جو مِنجَنیق (یعنی پتّھر پھینکنے کی ہاتھ سے چلائی جانے والی پُرانے دور کی مشین) کے ذَرِیعے اپنی نیکیوں کو مشرِق و مغرِب ہر طرف پھینکتا ہے۔

(تَنبِیہُ الْمُغتَرِّین ص۱۹۳)

کبھی غیبت نہیں کی

حضرتِ سیِّدُ ناامام بخاری علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباری کا ارشاد ہے کہ حضرتِ سیِّدُ ناشیخ ابوعاصِم علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الحاکم فرماتے ہیں: مجھے جب سے عقل (یعنی سمجھ) آئی ہے کہ **غیبت** حرام ہے میں نے کبھی بھی **غیبت** نہیں کی۔ **(تَھذِیبُ الْاسماء وَاللُّغات لِلنَّوَوی ص۸۳۶)**

---

[1] دُکھ۔عذاب۔ [2] غفلت کا گڑھا۔ [3] ذکر کرنے والا [4] ذکر کیا گیا

جو زیادہ بولتا ہے وہ زیادہ غلطیاں کرتا ہے

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 344 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''مِنہاجُ العابدین'' صَفحہ 108 پر حُجَّةُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں: زَبان کی حفاظت سے نیک اعمال محفوظ ہوتے ہیں کیونکہ جو شخص زبان کا دھیان نہیں رکھتا، ہر وقت بولتا ہی رہتا ہے، وہ عُمُوماً لوگوں کی **غیبت** میں مُبتَلا ہو جاتا ہے۔ (مِنھاجُ العابِدین (عربی) ص٦٥) مشہور مُحاورہ ہے: مَنْ كَثُرَ لَغَطُهٗ كَثُرَ سَقَطُهٗ یعنی جو زیادہ بولتا ہے زیادہ غَلَطیاں کرتا ہے۔

دیوانے ہو جاؤ!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر لب کھولنا اور منہ سے بولنا ہی ہے تو تلاوت کیجئے، نعت شریف پڑھئے، خوب خوب ذِکرِ الٰہی کیجئے۔ **دو فرامینِ مصطَفٰے** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم:

﴿1﴾ اِس کثرت کے ساتھ ذِکرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ کیا کرو کہ لوگ **دیوانہ** کہنے لگیں۔ (اَلْمُستَدرَك لِلْحاكِم ج٢ ص١٧٣ حديث ١٨٨٢)

﴿2﴾ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا اتنی کثرت سے ذکر کرو کہ منافقین تمہیں **ریا کار** کہنے لگیں۔

(اَلْمُعْجَمُ الْكَبِير لِلطَّبَرانی ج١٢ ص١٣١ حديث ١٢٧٨٦)

جنّت کے محلات حاصل کرنے کا نسخہ

زَبان کے عمدہ استعمال کیلئے ایک ایمان افروز روایت سنئے اور جھومئے چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مُسَیَّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب عَزَّوَجَل و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے **قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ** (پوری سورت) کو 10 بار پڑھا **اللہ** تعالیٰ اس کے لئے **جنّت میں مَحل** بناتا ہے جس نے 20 بار پڑھا اس کے لئے **دو مَحل** بناتا ہے جس نے 30 بار پڑھا اس کے لئے **تین مَحل** بناتا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن خطّاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یارسولَ اللہ عَزَّوَجَل و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! اُس وَقت ہمارے بہُت سے مَحلّات ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: **اللہ** تعالیٰ کا فَضل اس سے بھی زیادہ وسیع ہے۔ (سُنَنِ دارمی ج٢ ص٥٥٢ حديث٣٤٢٩)

اللہ کی رحمت سے تو جنّت ہی ملیگی
اے کاش! مَحَلّے میں جگہ اُن کے ملی ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد
تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُاللّٰہ
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

غیبت کی بدبو

غیبت کرنے سے ایک مخصوص **بدبُو** نکلتی ہے۔ پہلے جب کوئی **غیبت** کرتا تھا تو بدبو کے سبب سب کو معلوم ہو جاتا تھا کہ **غیبت** ہو رہی ہے! مگر اب **غیبت** کی اِس قدر کثرت ہوگئی ہے کہ ہر طرف اس کی **بدبُو** کے بھبکے اُٹھ رہے ہیں مگر ہمیں **بدبو** نہیں آتی کیونکہ ہماری ناک اس کی **بدبُو** سے اَٹ گئی ہے۔ اس کو یوں سمجھئے کہ جب گٹر صاف کی جارہی ہوتی ہے تو عام شخص اُس کی بدبُو کے باعث وہاں کھڑا نہیں رہ سکتا مگر بھنگی کو کچھ بھی پتا نہیں چلتا اس لئے کہ اس کی ناک اس گندگی کی بدبو سے اَٹ چکی ہوتی ہے۔ چُنانچِہ **فتاوٰی رضویہ** مُخَرَّجہ جلد اوّل صَفْحہ 720 پر ہے: **جھوٹ** اور **غیبت** مَعنوی نَجاست (یعنی باطِنی گندگیاں) ہیں وَ لِہٰذا **جھوٹے** کے منہ سے ایسی **بدبو** نکلتی ہے کہ حفاظت کے فِرِشتے اُس وقت اُس کے پاس سے دُور ہٹ جاتے ہیں جیسا کہ حدیث میں وارِد ہوا ہے اور اسی طرح ایک بدبو کی نسبت **رسولُ اللہ** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم نے خبر دی کہ یہ اُن کے منہ کی سَڑاند (یعنی بدبُو) ہے جو مسلمانوں کی **غیبت** کرتے ہیں اور ہمیں جو **جھوٹ** یا **غیبت** کی بدبُو محسوس نہیں ہوتی اُس کی وجہ یہ ہے کہ ہم اُس سے مالُوف (یعنی اس کے عادی) ہو گئے ہماری ناکیں اُس سے بھری ہوئی ہیں جیسے چمڑا پکانے والوں کے مَحَلّے میں جو رہتا ہے اُسے اُس کی **بدبُو** سے ایذا نہیں ہوتی دوسرا آئے تو اُس سے ناک نہ رکھی جائے۔ مسلمان اِس نفیس فائدے (یعنی عمدہ نتیجے)

کو یاد رکھیں اور اپنے رب (عَزَّوَجَلَّ) سے ڈریں، **جھوٹ** اور **غیبت** ترک کریں۔ کیا معاذَ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) منہ سے پاخانہ نکلنا کسی کو پسند ہوگا؟ باطِن کی ناک کُھلے تو معلوم ہو کہ **جھوٹ** اور **غیبت** میں پاخانے سے بدتر سڑاند (یعنی بدبو) ہے۔ **رسولُ اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جب بندہ **جھوٹ** بولتا ہے، اس کی بدبو سے فِرِشتہ ایک میل دور ہو جاتا ہے۔'' (سُنَنِ تِرمِذی ج ۳ ص ۳۹۲ حدیث ۱۹۷۹) حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی ہم خدمتِ اقدس حُضور سیِّدِ عالم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم میں حاضر تھے کہ ایک بدبو اُٹھی، **رسولُ اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: جانتے ہو کہ یہ **بدبو** کیا ہے، یہ ان کی بدبو ہے جو مسلمانوں کی **غیبت** کرتے ہیں۔ (ذَمُّ الْغِیبَۃِ لِابْنِ اَبِی الدُّنیا ص ۱۰۴ رقم ۷۰)

اللہ عزوجل ہمیں جھوٹ سے غیبت سے بچانا — مولٰی عزوجل ہمیں قیدی نہ جہنَّم کا بنانا
اے پیارے خدا از پئے سلطانِ زمانہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم — جنَّت کے محلّات میں تو ہم کو بسانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد
تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُاللّٰہ
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ہر بال کے بدلے ایک ایک نور

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں زَبان کا دُرُست استِعمال سیکھنا چاہئے۔ ورنہ خدا کی قسم! **غیبتیں** اور تہمتیں اور مختلف گناہوں کی شامتیں آخرت میں پھنسا سکتی ہیں۔ واقِعی اگر ہم اپنی زَبان کا دُرُست استعمال کریں تو وقتاً فوقتاً ڈھیر ساری نیکیاں حاصل کرسکتے ہیں۔ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا کہ بازار میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنے والے کے لیے ہر بال کے بدلے قِیامت میں **نور** ہوگا۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج ۱ ص ۴۱۲ حدیث ۵۶۷)

درس دینے والوں کیلئے دعائے عطّار

یاد رہے! تِلاوتِ قراٰن، حمد وثنا، مُناجات ودعا، دُرُود وسلام، نعت، خطبہ، درس، سنّتوں بھرا بیان وغیرہ سب ''ذِکرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ'' میں شامل ہیں۔ اسلامی بھائیوں کو چاہئے کہ روزانہ کم سے کم 12 مِنَٹ بازار میں **فیضانِ سنّت** کا درس دیں۔ جتنی دیر تک درس دیں گے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُتنی دیر تک کیلئے دیگر فضائل کے علاوہ اسے بازار میں ذِکرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ کرنے کا ثواب بھی حاصِل ہوگا۔ **فیضانِ سنّت** کے درس کی بھی کیا خوب **مَدَنی بہاریں** ہیں، کاش! اسلامی بھائی مسجِد، گھر، بازار، چوک، دکان وغیرہ میں اور اسلامی بہنیں گھر میں روزانہ **دو درس** دینے یا سننے کا معمول بنا کر خوب خوب ثواب لوٹیں اور ساتھ ہی ساتھ اس **دعائے عطّار** کے بھی حقدار بن جائیں: **یاربِّ محمّد** عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! جو اسلامی بھائی یا اسلامی بہن روزانہ دو درس دیں یا سنیں ان کو اور مجھے بے حساب بخش اور ہمیں ہمارے **مَدَنی آقا** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پڑوس میں اکٹھا رکھ۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تنہا درس دینے کی برکت

فیضانِ سنّت کے درس کی بہاروں کے تو کیا کہنے! لائنز ایریا (بابُ المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی نے کچھ اس طرح بیان دیا، میں اپنے گھر کی چھت پر کھڑا تھا کہ میری نظر گلی میں کھڑے **دعوتِ اسلامی** کے ایک باعمامہ اسلامی بھائی پر پڑی جو اکیلے ہی **چوک درس** دے رہے تھے ایک بھی اسلامی بھائی درس سننے کیلئے نہیں بیٹھا تھا۔ میں یوں تو دین سے عملی طور پر اس قدر دُور تھا کہ سبز عمامے والوں کو دیکھ کر بھاگ جاتا تھا مگر نہ جانے کیوں ان کو تنہا درس دیتا دیکھ کر مجھے ترس آ گیا سوچا کہ چلو بے چارے کے ساتھ کوئی نہیں بیٹھا تو میں ہی جا کر بیٹھ جاتا ہوں چُنانچہ میں **چوک درس** میں شریک ہوگیا۔ میرا چوک درس میں شریک ہونا میری اِصلاح کا سبب بن گیا اور میں **مَدَنی ماحول** سے وابَستہ ہوگیا۔ یہ بیان دیتے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنے یہاں **مَدَنی اِنعامات** کا علاقائی ذِمّے دار ہوں۔ ایک دن تو وہ تھا کہ میں سبز عمامے والوں کو

دیکھ کر بھاگ جایا کرتا تھا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج وہ دن ہے کہ خود میرے سر پر سبز سبز عمامے شریف کا تاج جگمگا رہا ہے۔

مقبولیّت کا مدار قلّت و کثرت پر نہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! **فیضانِ سنّت** کے درس کی کتنی زبردست بَرَکت ہے! وہ اسلامی بھائی کیسے جذبے والے تھے کہ کوئی نہ ملا تو تنہا چوک درس شروع کر دیا! اس میں سبھی کیلئے درس کے **مَدَنی پھول** ہیں اُن کا اکیلے درس دینا ایک مسلمان کے **مَدَنی ماحول** سے وابستہ ہونے کا سبب بن گیا۔ یہ بھی اندازہ لگایئے کہ تنہا درس دیتے ہوئے دیکھ کر جب ایسے شخص کو رحم آگیا جو کہ ان چیزوں سے دُور بھاگتا تھا تو **اللہ** تبارَکَ وَ تعالیٰ تنہا یا کم تعداد میں درس دینے والوں سے کتنی مَحبَّت کرتا اور کس قدَر اُن پر رَحم و کرم فرماتا ہوگا۔ **یاد رکھئے!** قلت و کثرت پر مقبولیت کا دارو مدار نہیں۔ جو اسلامی بھائی بِھیڑ بھاڑ کے بِغیر اور ایکوساؤنڈ نہ ہو تو بیان یا نعت شریف پڑھنے کیلئے تیّار نہیں ہوتے ان کی ترغیب کیلئے عرض ہے کہ بارگاہِ خداوندی میں صِرف اِخلاص دیکھا جاتا ہے۔ حاضِرین اور چاہنے والوں کی کثرت ہو مگر خلوص نہ ہو تو کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ یقیناً جتنے بھی انبیاء ہوئے سب کے سب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے مقبول ترین بندے ہیں اور ہر ایک نے 100 فیصدی اپنی ذِمّے داری نبھائی مگر بعض **انبیاءِ کرام** عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پر صِرف ایک ہی آدمی ایمان لایا چُنانچہ

صِرف ایک فرد نے تصدیق کی

رسولِ اکرم، **نُورِ مُجَسَّم** صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: میں جنت کے بارے میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں گا، اور کسی نبی کی تصدیق اتنی نہ کی گئی جتنی میری تصدیق کی گئی، بعض **انبیاءِ کرام** (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) وہ ہیں جن کی تصدیق اُن کی امّت میں سے صرف ایک شخص نے کی ہے۔

(صَحیح مُسلِم ص۱۲۸ حدیث۳۳۲)

950 سال میں صرف 80 آدمی ایمان لائے

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: اِس فرمان عالی کے **ایک** معنی یہ ہیں کہ جتنے زیادہ لوگوں نے مجھ پر ایمان قبول کیا اتنے لوگ کسی اور نبی پر ایمان نہیں لائے یہ بالکل ظاہر ہے کیونکہ دوسرے نبی کسی خاص قوم کے نبی ہوتے تھے حضورِ انور صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم سارے جہان کے نبی ہیں نیز اور نبیوں کا زمانۂ نُبُوَّت محدود تھا، حُضور صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم کی نُبُوَّت تاقِیامت ہے۔ مزید لکھتے ہیں: حضرت سیِّدُنا نوح علیہ السلام نے ساڑھے نوسو (950) سال **تبلیغ** فرمائی مگر صرف اسی (80) آدمی ایمان لائے آٹھ (8) آدمی اپنے گھر کے بہتّر (72) آدمی دوسرے، حُضور صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم نے تیئس (23) سال **تبلیغ** فرمائی، دیکھ لو آج تک کیا حال ہے!

(مراۃ ج ۸ ص ۶، ۷)

غیبت گناہ کبیرہ ہے

حضرت سیِّدُنا امام احمد بن **حَجَر مَکِّی شَافِعِی** علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی فرماتے ہیں: صحیح احادیثِ مبارَکہ میں ہے کہ (۱) **غیبت** سُود سے بڑھ کر ہے (۲) اگر اسے (یعنی غیبت کو) سمندر کے پانی میں ڈال دیا جائے تو اسے بھی بدبودار کر دے (۳) (غیبت کرنے والے) دوزخ میں مُردار کھا رہے تھے (۴) ان (غیبت کرنے والوں) کی فَضا بدبودار تھی (۵) انہیں (یعنی غیبت کرنے والوں کو) قبروں میں عذاب دیا جارہا تھا۔'' ان میں سے بعض احادیثِ مبارَکہ ہی اس کے **کبیرہ** ہونے کے لئے کافی ہیں، پس جب یہ ساری جمع ہو جائیں تو پھر **غیبت** کیونکر **کبیرہ گناہ** نہ کہلائے گی؟ **(اَلزَّواجِرُ عَنِ اقْتِرافِ الْکبائِر ج ۲ ص ۲۸)**

عالم کے بارے میں احتیاط کی حکایت

حضرتِ شیخ افضلُ الدّین علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ المُبین سے جب کسی عالمِ دین کے مقام کے بارے میں پوچھا جاتا تو (غیبت میں جاپڑنے کے خوف سے) فرماتے: میرے علاوہ کسی اور سے پوچھو میں تو لوگوں کو کمال اور بہتری ہی کی نگاہ سے دیکھتا (اور ہر

ایک کے بارے میں حُسنِ ظن سے کام لیتا) ہوں، میرے پاس کشف نہیں جس کے ذَرِیعے ان کے اُن مقامات کی معلومات کر سکوں جو ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کے یہاں ہیں۔ اور حدیث شریف میں ہے: **اَلظَّنُّ اَکْذَبُ الْحدِیث**[1] (ترجمہ: بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے۔ (تَنبِیهُ الْمُغتَرِّین ص۱۹۳)

اچھا گمان عبادت ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کل بدگمانی کا مرض عام ہے۔ مسلمان کے بارے میں اچھا گمان کر کے ثواب کمانا چاہئے چُنانچِہ فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم: **حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ** یعنی حسنِ ظن عمدہ عبادت سے ہے۔ (سُنَنِ ابوداوٗد ج۴ ص۳۸۸ حدیث ۴۹۹۳)

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس حدیثِ پاک کے مختلف مَطالِب بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: یعنی مسلمانوں سے اچھا گمان کرنا، ان پر **بدگمانی** نہ کرنا یہ بھی اچھی عبادات میں سے ایک **عبادت** ہے۔

(مراۃ المناجیح ج۶ ص۶۲۱)

عالم کی غیبت کرنے والا رحمت سے مایوس

افسوس!! آج کل مَعاذَاللہ عُلَماء کی بکثرت **غیبت** کی جاتی ہے۔ لہٰذا شیطان کسی عالم دین کی **غیبت** پر اُبھارے تو حضرتِ سیِّدُنا ابو حفص کبیر علیہ رحمۃ اللہ القدیر کے اِس ارشاد کو یاد کر کے خود کو ڈرایئے: جس نے کسی فَقیہ (عالم) کی **غیبت** کی تو قِیامت کے روز اُس کے چہرے پر لکھا ہوگا: **''یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت سے مایوس ہے۔''** (مُکاشَفۃُ الْقُلوب ص ۷۱)

دوزخ کے کتّے کاٹیں گے

غیبت علماء کی ہو یا عوام کی، غیبت پھر غیبت ہی ہے، **خدا کی قسم!** اِس کا عذاب نہ سہا جاسکے گا چُنانچِہ **ایک بار** مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے حضرت سیِّدُنا مُعاذ

---

[1] صَحیح بُخاری ج۴ ص۱۱۷ حدیث۶۰۶۶

رضی اللہ تعالٰی عنہ سے فرمایا: لوگوں کی غیبت نہ کرو ورنہ **دوزخ کے کتّے** تمہیں کاٹیں گے۔

(تفسیرِ دُرِّ مَنثور ج۷ص ۵۷۲،مِنہاجُ الْعابِدِین ص٦٦)

رات کے سنّاٹے میں کتّا حملہ آور ہو تو......

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ روایت کو بار بار پڑھئے اور تصوُّر کیجئے کہ رات کا سنّاٹا ہو، کُتّا بھونکتا ہوا پیچھے آرہا ہو اور آپ اُس سے بچنے کیلئے تدبیریں کر رہے ہوں کہ یکا یک جھپٹ کر آپ کے کُرتے کا دامن اپنے منہ سے پکڑ لے! اُس وقت آپ کی حالت کیا ہوگی! اب غور کیجئے کسی مسلمان کی **غیبت** کر دی اور مرنے کے بعد اگر سزاءً **جہنَّم کے کُتّے** نے کرتے کے دامن کو نہیں بدن کو اور وہ بھی پکڑا ہی نہیں کاٹنا شُروع کر دیا تو اُس وقت کیا گزرے گی!

کرلے توبہ رب کی رحمت ہے بڑی عزّوجلّ
نار میں ورنہ سزا ہوگی کڑی

علماء کی غیبت کی 15 مثالیں

حالات بَہُت ناگُفتہ بہ ہیں، شیطان نے اکثر مسلمانوں کو علمائے حق سے کافی دُور کر دیا ہے، افسوس! صد کروڑ افسوس! منہ بھر کر اب عُلَماءِ کرام کی **غیبتیں** کی جاتی ہیں۔ علماء کی **غیبت** کی چند مثالیں مُلاحَظہ ہوں: ❁ وعظ کے پیسے لیتا ہے ❁ بڑا بدزَبان ہے ❁ پیٹو ہے ❁ حلوے مانڈے کھاتا ہے ❁ کھانا ڈٹ کر کھاتا ہے ❁ اُس دن اُلٹے ہاتھ سے پانی پی رہا تھا ❁ اپنے آپ کو سب سے بڑا عالم سمجھتا ہے ❁ وعظ میں ناک سے بولتا ہے ❁ بَہُت لمبا بیان کرتا ہے ❁ بیان میں بس قصّے کہانیاں سناتا ہے ❁ آواز بھی ''خاص'' نہیں ❁ بھئی! ذرا بچ کر رہنا ''علّامہ صاحِب'' ہیں ❁ لالچی ہے ❁ چھوڑ و چھوڑ و یار! وہ تو **مولوی** ہے ❁ (معاذَ اللہ عالموں کو بعض لوگ حقارت سے کہہ دیتے ہیں) یہ مُلّا لوگ۔

عالم کی توہین کب کفر ہے اور کب نہیں

عام آدمی اور عالمِ دین کی **غیبت** میں بڑا فرق ہے، عالم کی **غیبت** میں اکثر اُس کی توہین کا پہلو بھی ہوتا ہے جو کہ کافی تشویشناک ہے۔ **عالم کی توہین کی تین صورتیں** اور ان کے بارے میں حکمِ شَرعی بیان کرتے ہوئے میرے **آقا اعلیٰ حضرت**، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فتاوٰی رضویہ جلد 21 صَفْحَہ 129 پر فرماتے ہیں: ﴿1﴾ اگر عالمِ (دین) کو اِس لئے بُرا کہتا ہے کہ وہ ''عالم'' ہے جب **توصَریح کافِر** ہے اور ﴿2﴾ اگر بوجہِ عِلم اُس کی تعظیم فرض جانتا ہے مگر اپنی کسی دُنیوی خُصُومت (یعنی دشمنی) کے باعِث بُرا کہتا ہے، گالی دیتا (ہے اور) تَحقیر کرتا ہے تو سخت فاسِق فاجِر ہے اور ﴿3﴾ اگر بے سبب (یعنی بلا وجہ) رنج (بُغض) رکھتا ہے **تو مَرِیضُ الْقَلْبِ وَ خَبِیْثُ الْبَاطِنِ** (یعنی دل کا مریض اور ناپاک باطن والا) ہے اور اُس (یعنی عالم سے خواہ مخواہ بُغض رکھنے والے) کے **کُفر** کا اندیشہ ہے۔ ''خُلاصہ'' میں ہے: **مَنْ اَبْغَضَ عَالِماً مِّنْ غَیْرِ سَبَبٍ ظَاهِرٍ خِیْفَ عَلَیْهِ الْکُفْر** یعنی جو بلا کسی ظاہری وجہ کے عالمِ دین سے بُغض رکھے اُس پر **کُفر** کا خوف ہے۔ (خُلاصۃُ الفتاوٰی ج۴ص۳۸۸)

عُلَماء کی توہین کے بارے میں چند سُوال جواب پیش کئے جاتے ہیں:

عالِمِ بے عمل کی توہین

سُوال: کیا عالمِ بےعمل کی توہین بھی کفر ہے؟

جواب: بسَبَبِ علمِ دین عالمِ بےعمل کی **توہین** کرنا بھی **کُفر** ہے۔ **عالِمِ بےعمل** بھی علمِ دین کی وجہ سے جاہل عبادت گزار سے بدَرَجہا افضل و بہتر ہے۔ میرے **آقا اعلیٰ حضرت**، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ **امام اَحمد رضا**

خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: اورقراٰن شریف انھیں (یعنی عُلمائے حق کو) مُطلَقاً **وارِث** بتارہا ہے، حتّٰی کہ ان (میں) کے بے عمل (عالم) کو بھی یعنی جبکہ عقائدِحق پر مستقیم (یعنی صحیح العقیدہ سُنّی) اورہدایت کی طرف داعی (بلانے والا) ہو کہ **گمراہ** (عالم) **اور گمراہی کی طرف بلانے والا** (مولوی) **وارِثِ نبی نہیں نائبِ ابلیس ہے۔** وَالعِیاذُ بِاللّٰہِ تعالٰی ۔ہاں، ربّ عَزَّوَجَلَّ نے تمام **عُلماءِشریعت** کوکہاں **وارِث** فرمایا ہے؟ یہاں تک کہ ان کے **بے عمل** کو بھی! ہاں، وہ ہم سے پُوچھئے، **مولیٰ** عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِیْنَ اصْطَفَیْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ وَ مِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ وَ مِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَیْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِیْرُ ؕ﴿۳۲﴾ (پ ۲۲ فاطر ۳۲)

ترجَمۂ کنز الایمان: پھر ہم نے کتاب کا وارِث کیا اپنے چُنے ہوئے بندوں کو تو ان میں کوئی اپنی جان پر ظُلم کرتا ہے اور ان میں کوئی میانہ چال پر ہے اور ان میں کوئی وہ ہے جو **اللہ** کے حکم سے بھلائیوں میں سبقت لے گیا یِہی بڑا فضل ہے۔

مذکورۂ بالا آیتِ کریمہ **فتاوٰی رضویہ** جلد 21 صَفحَہ 530 پرنَقل کرنے کے بعد میرے **آقا اعلیٰ حضرت،** اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن مزید فرماتے ہیں: **دیکھو بے عمل** (عُلماء جو) **کہ گناہوں سے اپنی جان پر ظُلم کررہے ہیں انھیں بھی کتاب کا وارِث بتایا اور نِرا** (یعنی فقط) **وارِث ہی نہیں بلکہ اپنے چُنے ہوئے بندوں میں گِنا۔ اَحادِیث** میں آیا، رسولُ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِس آیت کی **تفسیر** میں فرمایا: ہم میں کا جو سَبقت (برتری) لے گیا وہ تو سَبقت لے ہی گیا اور جو مُتَوَسِّط (یعنی درمیانہ) حال کا ہوا وہ بھی نَجات والا ہے اور جو اپنی جان پر ظالم (یعنی گنہگار) ہے اس کی بھی **مغفِرت** ہے۔(تفسیر دُرِّمنثور ج۷ ص۲۵) عالِمِ شریعت اگر اپنے علم پر عامِل بھی ہو (جب تو وہ مِثلِ) **چاند** ہے (جو) کہ آپ (خود بھی) ٹھنڈا اور

تمہیں (بھی) روشنی دے ورنہ (عالمِ بے عمل مثلِ) **شمع** ہے کہ خود (تو) جلے مگر تمہیں نَفْع دے۔ **رسولُ اللہ** صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: اُس شخص کی مِثال جو لوگوں کو خیر (یعنی بھلائی) کی تعلیم دیتا اور اپنے آپ کو بھول جاتا ہے اُس فَتِیلے (یعنی چراغ کی بتّی) کی طرح ہے کہ لوگوں کو روشنی دیتا ہے اور خود جلتا ہے۔

(اَلتَّرغِیب وَالتَّرہِیب ج ۱ ص ۷۴ حدیث ۱۱)

جاہل کو عالم سے بہتر جاننا کیسا؟

سُوال: جاہل کو عالم سے بہتر سمجھنا کیسا؟

جواب: اگر علمِ دین سے نفرت کے سبب جاہل کو عالم سے بہتر سمجھتا ہے تو یہ **کفر** ہے۔ **فُقَہائے کرام** رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلام فرماتے ہیں: اس طرح کہنا: ''عِلم سے جَہالت بہتر ہے یا عالِم سے جاہل اچّھا ہوتا ہے۔'' **کُفر** ہے۔ (مَجْمَعُ الْاَنْھُر ج ۲ ص ۵۱۱) جبکہ علمِ دین کی توہین مقصود ہو۔

طالبِ علمِ دین کو کُنویں کا مینڈک کہنا

سُوال: دینی طالبِ عِلم یا عالِمِ دین کو بَنَظرِ حَقارت **کُنویں کا مَینڈک** کہنا کیسا ہے؟

جواب: کُفر ہے۔

''مولوی لوگ کیا جانتے ہیں'' کہنا کیسا؟

سُوال: ایک شخص نے کسی بات پر حَقارت کے ساتھ کہا: ''**مولوی لوگ کیا جانتے ہیں!**'' اُس کا اس طرح کہنا کیسا؟

جواب: کفر ہے۔ میرے آقا **اعلیٰ حضرت**، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: ''مولوی لوگ کیا جانتے ہیں!'' کہنا **کُفر** ہے (فتاوٰی رضویہ ج ۱۴ ص ۲۴۴) جبکہ عُلَماء کی تحقیر مقصود ہو۔

''دین پر عمل کو مولویوں نے مشکِل بنا دیا ہے'' کہنا کیسا؟

سُوال: یہ کہنا کیسا ہے کہ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے دین کو آسان اُتارا تھا مگر مولویوں نے مشکِل بنا دیا!''

جواب: یہ عُلَماء کی توہین کی وجہ سے **کلِمۂ کُفر** ہے۔ کیونکہ **فُقَہائے کرام** رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السّلام فرماتے ہیں: اَلْاِسْتِخْفَافُ بِالْاَشْرَافِ وَالْعُلَمَاءِ کُفْرٌ. یعنی اَشراف (ساداتِ کرام) اور عُلَماء کی تَحقیر (اُنہیں گھٹیا جاننا) **کُفر** ہے۔ (مَجْمَعُ الْاَنْھُر ج ۲ ص ۵۰۹)

مولویوں والا انداز

سُــــوال: سُنّی عالمِ دین کی طرز پر قراٰن وسنّت کے مطابق کئے جانے والے کسی مبلّغ کے بیان کو حقارتاً ''مولویوں والا انداز'' کہنا کیسا؟

جواب: **کُفر** ہے۔ کیوں کہ اِس میں عُلَمائے حق کی **توہین** ہے۔

''عالِم سارے ظالم'' کہنے کا حکمِ شَرعی

سُوال: ''عالم سارے ظالم'' یہ مَقُولہ کیسا ہے؟

جواب: مُطلَقاً عُلَماء حقّہ کے بارے میں ایسا جملہ کہنا **کُفر** ہے۔

عالِم دین کو حَقارت سے مُلّا کہنا

سُوال: جو عُلَمائے کرام کو تحقیر کی نیّت سے ''مُلّا مُلّا'' یا ''مُلّا لوگ'' کہے اُس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اگر بسَبَبِ علمِ دین علمائے کرام کی تحقیر (یعنی حقارت) کی نیّت سے کہا تو **کلِمۂ کُفر** ہے۔ چُنانچہ ملّا علی قاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ البارِی فرماتے ہیں: جس نے (توہین کی نیّت سے) **عالم** کو عُوَیلِم یا عَلَوِی (یعنی مولیٰ علی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی اولاد) کو عُلَیْوِی کہا اُس نے **کفر** کیا۔ (مِنَحُ الرَّوض لِلقاری ص ۴۷۲) اُردو خواں ''عُوَیلِم'' یا ''عُلَیوی''

نہیں بَولتے۔ البتّہ بعض اوقات بے باکوں کی زَبانوں سے **مولوا، مُلّڑ** وغیرہ الفاظ سننا (سگِ مدینہ عفی عنہ کو) یاد پڑتا ہے۔ بَہَر حال **عالمِ دین کی بَسَبَبِ علمِ دین توہین کرنا یا علوی صاحِبان یا ساداتِ کرام کی** شرافتِ حَسَب نَسَب کے سبب کسی قسم کا توہین آمیز لفظ بولنا کُفر ہے۔

''مولوی بنو گے تو بھوکے مرو گے'' کہنا

سُوال: ''دُنیوی تعلیم حاصِل کرو گے تو عیش کرو گے، علمِ دین سیکھ کر مولوی بنو گے تو بھوکے مرو گے'' یہ کہنا کیسا؟

جواب: اِس جملے میں علمِ دین کی توہین کا پہلو نُمایاں ہے اس لئے **کفر** ہے۔ قائل پر **توبہ و تجدیدِ ایمان** لازِم ہے اور اگر علم وعُلَماء کی توہین ہی مقصود تھی تو **قطعی کفر** ہے قائل **کافر و مُرتَد** ہو گیا اور اُس کا **نکاح** بھی ٹوٹا اور پچھلے نیک اعمال بھی ضائع ہوئے۔

توہینِ عُلَما کے مُتَعلِّق 10 پیرے

﴿1﴾ جتنے **مولوی** ہیں سب بدمَعاش ہیں کہنا **کفر** ہے جبکہ بَسَبَبِ علمِ دین، علمائے کرام کی تحقیر کی نیّت سے کہا ہو۔ (ماخُوذ اَز فتاوٰی امجدیہ ج ۴ ص ۴۵۴) ﴿2﴾ یہ کہنا: ''**عالم** لوگوں نے دیس خراب کر دیا۔'' **کلِمۂ کُفر** ہے (ماخُوذ اَز فتاوٰی رضویہ ج ۱۴ ص ۶۰۵) ﴿3﴾ یہ کہنا **کُفر** ہے کہ ''مولویوں نے دین کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے'' ﴿4﴾ جو کہے: ''عِلمِ دین، کو کیا کروں گا! جیب میں روپے ہونے چاہئیں۔'' کہنے والے پر **حُکمِ کفر** ہے ﴿5﴾ کسی نے **عالم** سے کہا: ''جا اور عِلمِ دین کو کسی برتن میں سنبھال کر رکھ۔'' یہ **کُفر** ہے۔ (عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۱) ﴿6﴾ جس نے کہا: ''عُلَماء جو بتاتے ہیں اسے کون کر سکتا ہے!'' یہ قَول **کفر** ہے۔ کیونکہ اِس کلام سے لازِم آتا ہے کہ شَریعت میں ایسے اَحکام ہیں جو طاقت سے باہَر ہیں یا عُلَماء نے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر جھوٹ باندھا ہے معاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! (مِنَحُ الرَّوض ص ۴۷۱) ﴿7﴾ یہ کہنا: ''ثَرِید کا پیالہ عِلمِ دین سے بہتر ہے۔'' **کلِمۂ کفر** ہے۔ (ایضاً ص ۴۷۲) ﴿8﴾ **عالم** دین سے

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم: مجھ پر دُرُود شریف پڑھو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

اِس کے علمِ دین کی وجہ سے بُغض رکھنا **کفر** ہے یعنی اس وجہ سے کہ وہ عالمِ دین ہے۔ **﴿9﴾** جو کہے: ''فساد کرنا **عالم** بننے سے بہتر ہے'' ایسے شخص پر حکمِ **کفر** ہے۔ (عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۱) **﴿10﴾ یاد رہے!** صِرف **عُلَمائے اہلسنّت** ہی کی تعظیم کی جائے گی۔ رہے بد مذہب عُلماء، تو ان کے سائے سے بھی بھاگے کہ ان کی تعظیم **حرام**، اُن کا بیان سننا ان کی کُتُب کا مُطالعہ کرنا اور ان کی صُحبت اختیار کرنا **حرام** اور ایمان کیلئے زہرِ ہَلاہِل ہے۔

کاش میں درخت ہوتا!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عالمِ دین کی شانِ عظمت نشان میں بے اَدَبی سے بچنا بَہُت ضَروری ہے۔ خُدانخواستہ کوئی ایسی بھول ہوگئی جس سے ایمان سے ہاتھ دھونا پڑ گیا تو **خدا کی قسم!** بَہُت رُسوائی ہوگی کہ بروزِ قِیامت کافِروں کو منہ کے بل گھسیٹ کر جہنّم میں جھونک دیا جائیگا جہاں انہیں ہمیشہ ہمیشہ عذاب میں رہنا پڑیگا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں زَبان کی لغزِشوں سے بھی بچائے اور ہمارے ایمان کی حفاظت فرمائے۔ اٰمین۔ ہمارے صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضوان قبر و آخرت کے مُعاملے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے بَہُت ڈرتے تھے، غَلَبۂ خوف کے وَقت ان حضرات کی زَبان سے بَسا اوقات اس طرح کے کلمات ادا ہوتے تھے: کاش! ہمیں دنیا میں بطورِ انسان نہ بھیجا جاتا کہ انسان بن کر دنیا میں آنے کے باعِث اب خاتمہ بِالایمان، قبر و قیامت کے امتحان وغیرہ کے کٹھن مراحِل درپیش ہیں۔ ایک بار حضرتِ سیِّدُنا ابودَرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں ڈوب کر فرمایا: اگر تم وہ جان لو جو موت کے بعد ہونا ہے تو تم پسندیدہ کھانا پینا چھوڑ دو، سایہ دار گھروں میں نہ رہو بلکہ ویرانوں کا رُخ کر جاؤ اور تمام عمر آہ وزاری میں بسر کر دو اس کے بعد فرمانے لگے: **کاش! میں درخت ہوتا جسے کاٹ دیا جاتا۔** (اَلزُّھد لِلامام اَحمد بن حنبل ص ۱۶۲ رقم ۷۴۰)

میں بجائے انساں کے کوئی پودا ہوتا یا
نَخل[1] بن کے طیبہ کے باغ میں کھڑا ہوتا

مدینہ

[1] کھجور کا درخت، عام درخت

کاش! مجھے ذَبح کر دیا جاتا

ابنِ عساکر نے ''تاریخ دِمشق'' جلد 47 صَفْحَہ 193 پر حضرتِ سیِّدُنا ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ کلمات نَقل کیے ہیں: **کاش!** میں دُنبہ ہوتا، مجھے کسی مہمان کے لیے ذَبح کر دیا جاتا، مجھے کھاتے اور کِھلا دیتے۔

جاں کَنی[1] کی تکلیفیں ذَبح سے ہیں بڑھ کر کاش! مُرغ بن کے طیبہ میں ذَبح ہو گیا ہوتا
مَرغزارِ[2] طیبہ کا کوئی ہوتا پروانہ گردِ شمع پھر پھر کر کاش! جل گیا ہوتا
کاش! خَر[3] یا خَچَّر یا گھوڑا بن کر آتا اور
مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے کھونٹے سے باندھ کر رکھا ہوتا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد
تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُاللّٰہ
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

آہ میرے گناہ!!!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عُلَمائے کرام کا مقام سمجھنے، ان کے احترام کا جذبہ پانے، غیبت کرنے سننے کی عادت نکالنے، نمازوں اور سنّتوں کی عادت ڈالنے کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، سنّتوں کی تربیت کیلئے **مَدَنی قافِلوں** میں **عاشقانِ رسول** کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کیجئے اور کامیاب زندگی گزارنے اور آخرت سنوارنے کیلئے **مَدَنی انعامات** کے مطابق عمل کر کے روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذَرِیعے رسالہ پُر کیجئے اور ہر مَدَنی ماہ کی 10 تاریخ کے اندر اندر اپنے ذِمّے دار کو جمع کروایئے۔ عاشقانِ رسول کی صحبت اٹھانے کا ایک بہترین ذَرِیعہ مدرسۃُ المدینہ (بالغان) بھی ہے۔ ان میں قراٰنِ کریم پڑھئے اگر پڑھے ہوئے ہیں تو پڑھایئے۔ آپ کی ترغیب وتحریص کیلئے عرض ہے، ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: میرے گناہ بَہُت زیادہ

[1] نزع کا عالم، انسان کی روح نکلنے کا عمل، [2] سبزہ زار [3] گدھا

تھے۔ جن میں **مَعَاذَاللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ V.C.R. کی لیڈ سپلائی کرنا، راتوں کو اَوباش لڑکوں کے ساتھ گھومنا، روزانہ دو بلکہ تین تین فلمیں دیکھنا، وِرائٹی پروگرامز میں راتیں کالی کرنا شامل ہے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ بابُ المدینہ کراچی کے عَلاقے نیا آباد کے ایک اسلامی بھائی کی مسلسل **اِنفرادی کوشش** کی بَرَکت سے عَلاقے کے **مدرسۃُ المدینہ** (برائے بالِغان) میں جانے کی ترکیب بنی، اوراس طرح **عاشقانِ رسول** کی صُحبت ملی اور میں تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی ماحول** سے وابَستہ ہو کر مَدَنی کاموں میں مصروف ہوگیا۔

ہمیں عالموں اور بزرگوں کے آداب سکھاتا ہے ہر دم سدا مَدَنی ماحول
ہیں اسلامی بھائی سبھی بھائی بھائی ہے بے حد محبت بھرا مَدَنی ماحول

تعلیمِ قراٰن کے دو فضائل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ عُمُوماً روزانہ عشاء کے بعد ہزارہا **مدرسۃُ المدینہ** قائم کئے جاتے ہیں جہاں فی سبیلِ اللّٰہ **قراٰنِ کریم** کی تعلیم دی جاتی ہے۔ تعلیمِ قراٰنِ کریم کے فضائل کے کیا کہنے! چُنانچِہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے **مکتبۃُ المدینہ** کی مطبوعہ 312 صَفحات پر مشتمل کتاب، **''بہارِ شریعت''** حصّہ 16 صَفْحَہ 127 سے دو **فرامینِ مصطفٰے** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم مُلاحَظہ ہوں: ﴿1﴾ تم میں بہتر وہ شخص ہے، جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔ (بُخاری ج۳ص ۴۱۰ حدیث ۵۰۲۷) ﴿2﴾ جو قرآن پڑھنے میں ماہر ہے، وہ کِراماً کاتِبِین کے ساتھ ہے اور جو شخص رُک رُک کر قرآن پڑھتا ہے اور وہ اُس پر شاق ہے (یعنی اُس کی زَبان آسانی سے نہیں چلتی، تکلیف کے ساتھ ادا کرتا ہے) اُس کے لیے دو اجر ہیں۔ (صَحیح مُسلِم ص ۴۰۰ حدیث ۷۹۸)

یِہی ہے آرزو تعلیمِ قراٰن عام ہو جائے
ہر اک پرچم سے اونچا پرچمِ اسلام ہو جائے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

گستاخ رسول کا انجام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر **غیبت** کی کثرت کے سبب ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ ناراض ہوا اور حُضور تاجدارِ رسالت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم روٹھ گئے اور ایمان برباد ہوگیا اور کوئی بدنصیب **مَعاذَاللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **کافِر** ہو کر مرا تو خدا کی قسم کہیں کا نہ رہے گا۔ کفر پر مرنے والا ہمیشہ ہمیشہ جہنَّم میں رہے گا، کافِروں کے انجام کے بارے میں میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ارشاد پڑھئے اور توبہ توبہ کیجئے اور اپنے ایمان کی حفاظت کیلئے خوب کُڑھئے چُنانچِہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے **مکتبۃُ المدینہ** کی مطبوعہ 502 صَفحات پر مشتمل کتاب **''ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت''** (مکمَّل۔ مُخَرَّجہ) صَفْحہ 147 پر ہے: ایک مرتبہ عاص (جو کہ بَہُت بڑا گستاخِ رسول کافر تھا وہ) سفر کو گیا۔ تکان (یعنی تھکن) کے باعث ایک درخت سے تکیہ (یعنی ٹیک) لگا کر بیٹھ گیا۔ جبریلِ امین (علیہ السلام) بحکمِ ربُّ العٰلمین (عَزَّوَجَلَّ) تشریف لائے اور اُس کا سر پکڑ کر درخت سے **ٹکرانا** شروع کیا۔ وہ چلاتا تھا کہ ارے کون میرے سر کو درخت سے ٹکرا رہا ہے؟ اُس کے ساتھی کہتے تھے کہ ہمیں کوئی نظر نہیں آتا۔ یہاں تک کہ **جہنَّم** واصل ہوا (یعنی مرکر جہنَّم پہنچا)۔ **قیامت** کے دن ابوجہل جہنَّمی کی سب سے جدا **حالت** ہوگی: یہ اپنے آپ کو **مَعاذَ اللّٰہ** ''عزیز وکریم'' کہا کرتا یعنی عزّت والا وکرم والا۔ **داروغۂ دوزخ** (یعنی دوزخ کے نگران فرشتے) کو حکم ہوگا کہ اس کے سر پر **گُرز** مارو! جس کے لگتے ہی ایک بڑا **خلا** (بَہُت بڑا گڑھا) سر میں ہوجائے گا اور جس کی وُسعت اتنی نہ ہوگی جتنی تم خیال کرتے ہو بلکہ جس کی ایک **داڑھ** کوہِ اُحُد (یعنی اُحُد پہاڑ) کے برابر ہوگی اس کے سر پھٹنے سے جو **خلا** (گڑھا) ہوگا وہ کس قدر **وسیع** ہوگا! غرض اس **خلا** (گڑھے) میں جہنَّم کا کھولتا ہوا پانی بھرا جائے گا اور اس سے کہا جائیگا:

ذُقْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ ﴿٤٩﴾

ترجمۂ کنزالایمان: چکھ ہاں ہاں تُو ہی بڑا عزّت وکرم والا ہے۔

(پ ۲۵ الدخان ۴۹)

اور کافر کو یہی پانی پلایا جائے گا کہ جب منہ کے قریب آئے گا منہ اس میں **گل** کر گر پڑے گا اور جب پیٹ میں اُترے گا، **آنتوں کے ٹکڑے** کر دے گا، اوراس پانی کو ایسا پئیں گے جیسے تونس (یعنی نہ بجھنے والی پیاس) کے مارے اُونٹ۔ بھوک سے بیتاب ہوں گے تو **خاردار تُھوہڑ**[1] کھولتا ہوا، چرخ دیئے (یعنی پگھلے) ہوئے تانبے کی طرح اُبلتا ہوا کھلائیں گے جو پیٹ میں جا کر کھولتے ہوئے پانی کی طرح **جوش** مارے گا اور بھوک کو کچھ فائدہ نہ دے گا۔ اَنواع اَنواع (یعنی طرح طرح) کے عذاب ہوں گے۔ ہر طرف سے موت آئے گی اور **مریں** گے کبھی نہیں، نہ کبھی ان کے عذاب میں تخفیف (یعنی کمی) ہوگی۔

خدایا عزوجل بُرے خاتمے سے بچانا پڑھوں کلمہ جب نکلے دم یاالٰہی عزوجل

گناہوں سے بھر پور نامہ ہے میرا ترے ہاتھ میں ہے بھرم یاالٰہی عزوجل

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُاللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

گرمیوں میں روزہ آسان مگر چُپ رہنا مشکل

جن لوگوں کی زَبان قینچی کی طرح چلتی رہتی ہے وہ جھوٹ، **غیبت**، تہمت اور چغلی وغیرہ آفتوں میں اکثر مبتلا ہوتے رہتے ہیں، واقعی **زَبان** پر **قفلِ مدینہ** لگانا یعنی اِس کو قابو میں رکھنا نہایت ضَروری ہے اگرچِہ یہ مشکل ہی سہی مگر کوشش کریں گے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ آسانی کردیگا۔ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے **مکتبۃُ المدینہ** کی مطبوعہ 344 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**منہاج العابدین**'' صَفحہ 107 پر **حُجَّۃُ الْاِسلام** حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی نقل کرتے

---

[1] ایک خاردار زہریلا پودا جس کے پتے سبز اور پھول رنگ برنگے ہوتے ہیں۔

ہیں: حضرتِ سیِّدُ نا یُونُس بن عبید اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: میرا نَفس بَصرہ جیسے گرم شہر کے اندر اور وہ بھی سخت گرمیوں میں روزہ رکھنے کی تو قوّت رکھتا ہے مگر **فُضُول گوئی** سے زَبان کو روکنے کی طاقت نہیں رکھتا! (مِنهاجُ العابِدین (عربی) ص ۶۴)

اگر ان **تین اُصُولوں** کو پیشِ نظر رکھ لیا جائے تو **اِنْ شَآءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ بڑا نفع ہوگا: ﴿1﴾ بُری بات کہنا ہر حال میں بُرا ہے ﴿2﴾ فُضُول بات سے خاموشی اَفضل ہے ﴿3﴾ بھلائی کی بات کرنا خاموشی سے بہتر ہے۔

مِری زبان پہ قفلِ مدینہ لگ جائے — فُضُول گوئی سے بچتا رہوں سدا یا ربّ! عزوجل
کریں نہ تنگ خیالاتِ بدکبھی کردے — شُعُور و فکر کو پاکیزگی عطا یا ربّ! عزوجل

بوَقتِ نَزع سلامت رہے مِرا ایماں
مجھے نصیب ہو کلمہ ہے التجا یا ربّ! عزوجل

جگر کا کینسر ٹھیک ہو گیا

زَبان پر قفلِ مدینہ لگانے کا ذہن بنانے، غیبت کرنے سننے کی عادت مٹانے، نمازوں اور سنّتوں پر عمل کا جذبہ بڑھانے کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، سنّتوں کی تربیت کیلئے **مَدَنی قافِلوں** میں **عاشقانِ رسول** کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کیجئے اور کامیاب زندگی گزارنے اور آخرت سنوارنے کیلئے **مَدَنی اِنعامات** کے مطابق عمل کر کے روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے رسالہ پُر کیجئے اور ہر مَدَنی ماہ کی 10 تاریخ کے اندر اندر اپنے ذمّے دار کو جمع کروایئے اور جہاں کہیں ''**درسِ فیضانِ سنّت**'' ہوتا دیکھیں اُس میں خوش دلی کے ساتھ بہ نیتِ ثواب ضَرور شرکت فرمائیں نیز ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کی حاضِری کسی صورت میں بھی ترک نہ فرمائیں، آپ کی ترغیب کیلئے ایک ایمان افروز **مَدَنی بہار** آپ کے گوش گزار کرتا ہوں۔ چُنانچہ **گلستانِ مصطفٰے** (بابُ المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے: میں نے ایک ایسے اسلامی بھائی کو **دعوتِ اسلامی** کے مدینۃ الاولیاء ملتان شریف میں ہونے والے **بین الاقوامی سنّتوں بھرے تین**

روزہ اجتماع کی دعوت پیش کی جن کی بیٹی کو **جگر کا کینسر** تھا۔ وہ دُعائے شِفا کرنے کا جذبہ لئے سنّتوں بھرے اجتماع میں شریک ہو گئے ۔ ان کا کہنا ہے میں نے اجتماعِ پاک میں خوب دُعا کی۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **واپسی کے بعد جب اپنی بیٹی کا چیک اپ کروایا تو یہ دیکھ کر ڈاکٹر حیران و شَشدر رہ گئے کہ اُس کے جگر کا کینسر خَتْم ہو چکا تھا!** ڈاکٹروں کی پوری ٹیم ورطۂ حیرت میں ڈوبی ہوئی تھی کہ آخر کینسر گیا کہاں! جبکہ مریضہ کی حالت اسقدر خراب تھی کہ اجتماعِ پاک میں جانے سے پہلے اُس کے جگر سے روزانہ کم ازکم ایک سِرِنج بھر کر مَواد نکالا جاتا تھا! **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اجتماعِ پاک (مدینۃ الاولیا، ملتان) میں شرکت کی بَرَکت سے اب اُس لڑکی کے جگر میں **کینسر** کا نام ونشان تک نہ رہا تھا، **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ تادمِ بیان وہ لڑکی اب نہ صرف رُو بہ صحت ہے بلکہ اُس کی شادی بھی ہو چکی ہے۔

اگر دردِ سر ہو، کہیں کینسر ہو، دلائے گا تم کو شفا مَدَنی ماحول
شفائیں ملیں گی، بلائیں ٹلیں گی یقیناً ہے بَرَکت بھرا مَدَنی ماحول

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کوئی مرض لاعلاج نہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! سنّتوں بھرے اجتماع کی بَرَکت سے ڈاکٹروں کے بقول لاعلاج مانا جانے والا کینسر بھی ٹھیک ہو گیا، حقیقت یہ ہے کہ کوئی مرض ایسا نہیں جس کی دَوا نہ ہو چُنانچِہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے **مکتبۃُ المدینہ** کی مطبوعہ 114 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**گھریلو علاج**'' صَفحہ1 پر ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ صحّت نشان ہے: ہر بیماری کی دواء ہے، جب دواء بیماری تک پہنچادی جاتی ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے مریض اچھا ہو جاتا ہے۔

(صَحیح مُسلِم ص ۱۲۱۰ حدیث ۲۲۰۴)

کینسر کے دو علاج

﴿1﴾ پِسا ہوا **کالا زِیرہ** تین تین گرام دن میں تین مرتبہ پانی سے استعمال کیجئے ﴿2﴾ روزانہ چٹکی بھر پسی ہوئی خالِص **ہلدی** کھانے سے **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کبھی **کینسر** نہیں ہوگا۔

غیبت کے مختلف طریقے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غیبت صِرف زبان ہی سے نہیں اور طریقوں سے بھی کی جاسکتی ہے مَثَلاً ﴿1﴾ اشارے سے ﴿2﴾ لکھ کر ﴿3﴾ مُسکرا کر (مَثَلاً آپ کے سامنے کسی کی خوبی بیان ہوئی اور آپ نے طنزیہ انداز میں مسکرا دیا جس سے ظاہِر ہوتا ہو کہ ''تم بھلے تعریف کئے جاؤ، میں اِس کو خوب جانتا ہوں!'') ﴿4﴾ دل کے اندر **غیبت** کرنا یعنی **بدگُمانی** کو دل میں جَما لینا۔ مَثَلاً بِغیر دیکھے بِلا دلیل یا بِغیر کسی واضح قرینے کے ذِہن بنالینا کہ ''فُلاں میں وفا نہیں ہے۔'' یا فُلاں نے ہی میری چیز چُرائی ہے'' یا ''فُلاں نے یوں ہی گپ لگا دیا ہے'' وغیرہ ﴿5﴾ اَلْغَرَض ہاتھ، پاؤں، سر، ناک، ہونٹ، زَبان، آنکھ، اَبرو، پیشانی پر بل ڈال کر یا لکھ کر، فون پر SMS کرکے، انٹرنیٹ پر چیٹنگ کے ذَرِیعے، برقی ڈاک (یعنی E.MAIL) سے یا کسی بھی انداز سے کسی کے اندر موجود بُرائی یا خامی دوسرے کو بتائی جائے وہ **غیبت** میں داخِل ہے۔

مؤمِنوں پر تین احسان کرو!

حضرتِ سیِّدُنا یحیٰی بن مُعاذ رازی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: تم سے مؤمِنوں کو اگر تین فوائد حاصِل ہوں تو تم مُحسِنِین (یعنی احسان کرنے والوں) میں شمار کئے جاؤ گے (۱) اگر انہیں نَفع نہیں پہنچا سکتے تو نقصان بھی نہ پہنچاؤ (۲) انہیں خوش نہیں کرسکتے تو رنجیدہ بھی نہ کرو (۳) ان کی تعریف نہیں کرسکتے تو بُرائی بھی مت کرو۔ **(تَنبِیۃُ الْغافِلین ص۸۸)**

مسلمان کی بھلائی بیان کرنے والوں کیلئے فِرِشتوں کی دُعاء

مشہور تابِعی بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا مُجاہِد علیہ رَحمۃُ الواحد (جن کا سِ ۱۰۳ھ میں مکّۂ معظّمہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیماً میں سجدے کی حالت میں وِصال ہوا) فرماتے

ہیں: جب کوئی شخص اپنے اسلامی بھائی کا بھلائی کے ساتھ ذکر کرتا ہے تو اُس کے ساتھ رہنے والے فِرِشتے اُسے دُعا دیتے ہیں کہ''تمہارے لئے بھی اس کی مثل ہو''اور جب کوئی اپنے بھائی کو بُرائی (یعنی غیبت وغیرہ) سے یاد کرتا ہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: تُو نے اس کی پوشیدہ بات ظاہر کردی! ذرا اپنی طرف دیکھ اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر کر کہ اُس نے تیرا پردہ رکھا ہوا ہے۔ (تَنبِیہُ الْغافِلین ص۸۸)

مجرم ہوں دل سے خوفِ قِیامت نکالدو
پردہ گنہگار پہ دامن کا ڈالدو

میٹھے بول کی میٹھی حکایت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! مسلمان کے بارے میں بھلائی والا **میٹھا بول** بولنے والے کو فرشتے دعائے خیر سے نوازتے ہیں اور **غیبت** وغیرہ کرنے والوں کو تنبیہ کرتے ہیں لہٰذا ہمیں ہمیشہ زَبان سے **میٹھا بول** ادا کرنے کی سعی کرنی چاہئے اور **میٹھا بول** تو پھر **میٹھا بول** ہے اِس کی مٹھاس وہ رنگ لاتی ہے کہ عقلیں دنگ رہ جاتی ہیں! اِس ضِمن میں ایک **حکایت** سنئے اور جھومئے چُنانچِہ **خُراسان** کے ایک بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواب میں حکم ہوا: ''تا تاری قوم میں اسلام کی دعوت پیش کرو!'' اُس وَقت **ہلاکو** کا بیٹا تگودار بَرسرِ اِقتِدار تھا۔ وہ **بُزُرگ** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سفر کر کے تگودار کے پاس تشریف لے آئے۔ سنّتوں کے پیکر بارِیش مسلمان **مبلِّغ** کو دیکھ کر اُسے مسخری سوجھی اور کہنے لگا: ''میاں! یہ تو بتاؤ تمہاری داڑھی کے بال اچّھے یا میرے کُتّے کی دم؟'' بات اگرچِہ غصّہ دلانے والی تھی مگر چونکہ وہ ایک سمجھدار مبلِّغ تھے لہٰذا نہایت نرمی کے ساتھ فرمانے لگے: ''میں بھی اپنے خالِق و مالِک اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کتّا ہوں اگر جاں نثاری اور وفاداری سے اسے خوش کرنے میں کامیاب ہوجاؤں تو میں اچّھا ورنہ آپ کے کُتّے کی دُم ہی مجھ سے اچّھی'' چُونکہ وہ ایک باعمل مُبلِّغ تھے **غیبت** وچُغلی، عیب جوئی اور بدکلامی نیز فُضول گوئی وغیرہ سے دُور رہتے ہوئے اپنی زَبان ذِکرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ہمیشہ تَر رکھتے تھے لہٰذا ان کی زَبان سے

نکلے ہوئے **میٹھے بول** تاثیر کا تیر بن کر تگودار کے دل میں پَیوَست ہو گئے کہ جب اس نے اپنے ''زہریلے کانٹے'' کے جواب میں اس باعمل مبلِّغ کی طرف سے ''خوشبودار **مَدَنی پھول**'' پایا تو پانی پانی ہو گیا اور نرمی سے بولا: آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میرے مہمان ہیں میرے ہی یہاں قِیام فرمائیے۔ چُنانچِہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اُس کے پاس مُقیم ہو گئے۔ **تگودار** روزانہ رات آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضِر ہوتا، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نہایت ہی شفقت کے ساتھ اسے **نیکی کی دعوت** پیش کرتے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی **اِنفِرادی کوشش** نے تگودار کے دل میں **مَدَنی انقِلاب** برپا کر دیا! وُہی **تگودار** جو کل تک اسلام کو صَفْحَۂ ہستی سے مٹانے کے درپے تھا آج **اسلام کا شیدائی** بن چکا تھا۔ اسی **باعمل مبلِّغ** کے ہاتھوں **تگودار** اپنی پوری تاتاری قوم سمیت مسلمان ہو گیا۔ اس کا اسلامی نام **احمد** رکھا گیا۔ تاریخ گواہ ہے کہ ایک مبلِّغ کے **میٹھے بول** کی بَرَکت سے وسط ایشیا کی خونخوار تاتاری سلطنت اسلامی حکومت سے بدل گئی۔ **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

میٹھی زَبان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ مبلِّغ ہو تو ایسا! اگر **تگودار** کے تیکھے جملے پر وہ بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ غصّے میں آ جاتے تو ہرگز یہ **مَدَنی نتائج** برآمد نہ ہوتے۔ لِہٰذا کوئی کتنا ہی غصّہ دلائے ہمیں اپنی **زَبان** کو قابو میں ہی رکھنا چاہئے کہ جب یہ بے قابو ہو جاتی ہے تو بعض اوقات بنے بنائے کھیل بھی بگاڑ کر رکھ دیتی ہے۔ **میٹھی زَبان** ہی تو تھی کہ جس کی شیرینی اور چاشنی نے **تگودار** جیسے وحشی اور خونخوار انسانِ بدتر از حیوان کو انسانیت کے بلند و بالا منصب پر فائز کر دیا۔ ؎

ہے فلاح و کامرانی نرمی و آسانی میں
ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں

ذکرو دُعا کے انداز پر غیبت

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام **محمد** بن **محمد غزالی** علیہ رحمۃ اللہ الوالی نے **اِحیاءُ العلوم** جلد 3 میں سب سے بدترین **غیبت** کا تذکرہ کرتے ہوئے جو کچھ فرمایا ہے اُس کی روشنی میں عرض کرنے کی سعی کرتا ہوں: بعض لوگ ضَرورت سے کچھ زیادہ ہی ہوشیار ہوتے ہیں اور وہ شیطان کے جھانسے میں آ کر، **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** ، **سبحٰنَ اللّٰہ** کہہ کر نیز دُعائیہ جملے بول کر **غیبت** بلکہ ساتھ ہی ساتھ **ریا کاری** کے بھی مُرتکب ہو جاتے ہیں! مَثَلاً شخصیّات یا اربابِ اقتِدار کی طرف مَیلان رکھنے والے کسی آدمی کا تذکرہ نکلنے پر صاف لفظوں میں برائی کرنے کے بجائے کچھ اِس طرح بولیں گے: **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** وزیروں، افسروں اور سرمایہ داروں سے اپنا کوئی واسِطہ نہیں ان دُنیا داروں کے آگے کون ذلیل ہو! (یوں اِن ڈائریکٹ اُس مخصوص آدمی کی جو بڑے لوگوں سے میل جُول رکھتا ہے **غیبت** ہو چکی) یا کسی کی بات چلنے پر اس کے بارے میں یوں کہیں گے: ہم بے حیائی سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگتے ہیں، الٰہی خیر فرما۔ یوں **ذِکرو دُعا** کے انداز میں کسی مخصوص آدمی کے تذکرے کے موقع پر بلا اجازتِ شرعی اُس کے ''بے حیا'' ہونے کا اظہار کر کے اُس کی **غیبت** میں مبتَلا ہوئے اور بند لفظوں میں اپنی پارسائی (یعنی باحیا ہونے) کا اعلان کر کے **ریا کاری** کی تباہ کاری میں جا پڑنے کا خطرہ مول لیا۔ اِسی انداز میں دعا ہی دُعا کے اندر مخصوص آدمیوں کی دیگر خامیوں کے اِن ڈائریکٹ یعنی بند الفاظ میں تذکِرے کر ڈالتے اور ثواب کے بجائے عذاب کے حقدار بنتے ہیں۔ اِسی طرح بعض اوقات کسی کی تعریف کر کے بھی **غیبت** کی عَمِیق (یعنی گہری) کھائی میں جا پڑتے ہیں مَثَلاً کہیں گے: ''سبحٰنَ اللّٰہ! فُلاں پکّا نمازی پرہیز گار ہے، اس کے اَخلاق بھی عمدہ ہیں مگر بے چارہ ایسی بات میں مبتَلا ہے جس میں ہم سبھی گھرے ہوئے ہیں میرا مطلب ہے کہ اُس میں **صبر** کی کمی ہے!'' دیکھا آپ نے! شیطان نے کس قَدر چالاکی کے ساتھ تعریف کروا کر اور قائل کی تواضُع اور انکساری خود اپنی ہی زبانی بُلوا کر اگلے کو ''بے صبر'' کہلوا کر **غیبت** کی آفت میں پھنسا دیا! اِس مثال کو آسان انداز میں یوں سمجھئے جیسا کہ بعضوں کی عادت ہوتی ہے کہ یار وہ ہے تو شریف آدمی مگر اُس کا میری

طرح دل ذرا چھوٹا ہے، اُس کو یوں تو دین سے بَہُت مَحَبَّت ہے مگر میری طرح نمازوں میں سُست ہے، فُلاں آدمی اچّھا ہے مگر میری طرح ٹھنڈا ہے کہ اِستِنجا خانے میں جاتا ہے تو بیٹھ جاتا ہے وغیرہ۔ اِسی طرح بعض اَوقات کسی کے عیب یا اُس کی خطا کا یوں تذکرہ کیا جاتا ہے: ''بے چارے سے غصّے ہی غصّے میں فُلاں کو تھپڑ مار دینے کی جو بھول ہوئی ہے اِس پر مجھے سخت افسوس ہے! میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ رحم فرمائے۔'' اس طرح **دُعا** کے انداز میں اُس مسلمان کے غصّے میں آکر ظلماً کسی کو تھپڑ جڑ دینے کے عیب وخطا کا تذکرہ کر ڈالا، اور **غیبت** کی مصیبت گلے پڑی۔ دعا والی مثال دینے کے بعد **حُجَّۃُ الْاِسلام** حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں: **اظہارِ افسوس اور دعا میں یہ شخص جھوٹ بولتا ہے**، دعاء کرنی ہی تھی تو نماز کے بعد چپکے سے بھی کی جاسکتی تھی اور اگر افسوس ہی تھا تو اُس کی خطا کا جواب اِس نے ڈنکا بجایا اس پر بھی افسوس ہونا چاہئے تھا! اسی طرح اگر کسی کے گناہ کا پتا لگ جاتا ہے تو بعض نادان لوگ سب کے سامنے اِس طرح کہتے ہیں: ''بے چارہ (مَثَلاً فُلاں کے پیسے خُرد بُرد کرنے کی) بَہُت بڑی آفت میں پھنس گیا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی اور ہماری توبہ قبول فرمائے۔'' **یہ دعا بھی حقیقت میں دعا نہیں بلکہ غیبت کا ایک بدترین انداز ہے۔**

(ماخوذ از: اِحیاءُ الْعُلوم ج ۳ ص ۱۷۹)

قیامت کا ہوش رُبا منظر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غیبت کی حقیقت کو سمجھنے اور اپنی زَبان کو قابو میں رکھنے کا ذہن بنایئے، خود کو قہرِ الٰہی جَلَّ جَلالُہ سے ڈرایئے اور ذرا **قیامت کے ہوش رُبا منظر** کو تصوُّر میں لایئے۔ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**بہارِ شریعت**'' جلد اوّل صَفْحہ 133 تا 135 کے مضمون کا خُلاصہ ہے: اِس وقت سورج **چار ہزار برس** کی راہ پر ہے اور اِس طرف اُس کی پیٹھ ہے، **قیامت** کے دن سورج صِرف سوا میل پر ہوگا اور اُس کا مُنہ اِس طرف ہوگا، بھیجے کھولتے ہوں گے اور اس کثرت سے پسینہ نکلے گا کہ ستّر گز زمین میں جذب ہو جائے گا، پھر جو پسینہ زمین نہ پی

سکے گی وہ اوپر چڑھے گا، کسی کے **ٹخنوں** تک ہوگا، کسی کے **گُھٹنوں** تک، کسی کے **کمر** کمر، کسی کے **سینے**، کسی کے **گلے** تک، اور کافر کے تو **منہ** تک چڑھ کر مثل لگام کے جکڑ جائے گا، جس میں وہ ڈُبکیاں کھائے گا۔ اس گرمی کی حالت میں **پیاس** کی جو کیفیت ہوگی محتاجِ بیان نہیں، **زبانیں سُوکھ کر کانٹا** ہو جائیں گی، بعضوں کی زبانیں منہ سے باہَر نکل آئیں گی، دل اُبل کر گلے کو آجائیں گے، ہر مُبتَلا بقدرِ گناہ تکلیف میں مبتَلا کیا جائے گا، جس نے **چاندی سونے** کی زکوٰۃ نہ دی ہوگی اُس مال کو خوب گرم کر کے اُس کی کروٹ اور پیشانی اور پیٹھ پر داغ کریں گے، جس نے **جانوروں** کی زکوٰۃ نہ دی ہوگی اس کے جانور قیامت کے دن خوب تیّار ہو کر آئیں گے اور اس شخص کو وہاں لٹائیں گے اور وہ جانور اپنے سینگوں سے مارتے اور پاؤں سے روندتے اُس پر گزریں گے، جب سب اسی طرح گزر جائیں گے پھر اُدھر سے واپس آکر یوہیں اُس پر گزریں گے، اسی طرح کرتے رہیں گے، یہاں تک کہ لوگوں کا حساب ختم ہو۔ **وَعَلٰی ھٰذَا الْقِیاس**. پھر باوُجُود ان مصیبتوں کے کوئی کسی کا پُرسانِ حال نہ ہوگا، بھائی سے بھائی بھاگے گا، ماں باپ اولاد سے پیچھا چھڑائیں گے، بی بی بچے الگ جان چُرائیں گے، ہر ایک اپنی اپنی مصیبت میں گرفتار، کون کس کا مددگار ہوگا...! حضرت **آدم** علیہ السلام کو حکم ہوگا، اے آدم! دوزخیوں کی جماعت الگ کر، عرض کرینگے: کتنے میں سے کتنے؟ ارشاد ہوگا: **ہر ہزار سے نو سو ننانوے**، یہ وہ وقت ہوگا کہ بچے مارے غم کے بوڑھے ہو جائیں گے، **حَمل** والی کا **حَمل** ساقِط ہو جائے گا، لوگ ایسے دکھائی دیں گے کہ نشہ میں ہیں، حالانکہ نشہ میں نہ ہوں گے، ولیکن **اللہ** کا عذاب بہُت سخت ہے، غَرَض کس کس مصیبت کا بیان کیا جائے، ایک ہو، دو ہوں، سَو ہوں، ہزار ہوں تو کوئی بیان بھی کرے، ہزار ہا مصائب اور وہ بھی ایسے شدید کہ اَلاماں اَلاماں...! اور یہ سب تکلیفیں دو چار گھنٹے، دو چار دن، دو چار ماہ کی نہیں، بلکہ قیامت کا دن کہ **پچاس ہزار برس** کا ایک دن ہوگا۔

(بہارِ شریعت جلد اوّل ص ۱۳۳ تا ۱۳۵)

لوگ مُطالبے کر رہے ہوں گے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایسے **ہوشرُبا** حالات میں چاروں جانب سے نفسی نفسی کی آواز بلند ہوگی، ہر طرف سے واویلا کی آواز کان میں پڑے گی، دوزخ سامنے جوش مارتی ہوئی ہوگی، ہر حق والا اپنے حق کا مُطالبَہ کریگا اور ربُّ العزّت کی خدمت میں نالش (یعنی فریاد) کرے گا، کوئی کہے گا: اس نے میری **غیبت** کی، اس نے میرا مذاق اُڑایا، کوئی بولے گا: اس نے مجھ پر ظلم کیا، کوئی کہے گا: اس نے مجھے احمق کہا، کوئی کہے گا: اس نے مجھے بے وُقوف بولا، کوئی پکارے گا: اس نے مجھے قتل کیا، کوئی فریاد کریگا: اس نے میرا قرضہ دبالیا، کوئی کہہ رہا ہوگا: اس نے میری کتاب چُھپائی، کوئی کہے گا: اِس نے مجھے گھور کر دیکھا اور ڈرا دیا تھا، کسی کا دعویٰ ہوگا: اس نے مجھے بِلا وجہ جھاڑا تھا، کوئی بول رہا ہوگا: اِس نے میرا عیب کھول دیا تھا، کوئی کہتا ہوگا: اِس نے مجھے دھکا مارا تھا۔ بہرحال تمام اہلِ حُقُوق اور جنہوں نے حق تلف کئے ہوں گے ان کو فرشتے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کے سامنے حاضر کریں گے، یہ لوگ ندامت سے سر جھکائے ہوئے ہوں گے، اور **اللہ** تبارَکَ وَ تعالٰی ہر ایک کے ساتھ عدل وانصاف فرمائے گا، ہر حق والے کو خوش کرے گا، اُن لوگوں کی نیکیاں اِن کو دے گا اور اِن کی بدیاں اُن کے سر ڈالے گا۔ پھر اگر فضلِ خدا عَزَّوَجَلَّ شامل حال ہوا تو اُن کی نَجات ہوجائے گی ورنہ جہنَّم میں پڑے ایک مدَّت تک جلیں گے۔

شان و شوکت کے ہونے کا عزیز ہے عَبَث ارمان آخر موت ہے
عیش و غم میں صابر و شاکر رہے ہے وُہی انسان آخر موت ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُاللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اصلاح کا حسین انداز

میٹھے میٹھے مَدَنی آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو جب کسی کی بات پہنچتی جو نا گوار گزرتی تو اُس کا پردہ رکھتے ہوئے اُس کی **اصلاح کا یہ حسین انداز** ہوتا کہ ارشاد فرماتے ہیں: مَا بَالُ اَقْوَامٍ یَقُوْلُوْنَ کَذَا وَکَذَا یعنی لوگوں کو کیا ہو گیا جو ایسی بات کہتے ہیں۔

(سُنَنِ ابوداوٗد ج ۴ ص ۳۲۹ حدیث ۴۷۸۸)

کاش! ہمیں بھی اِصلاح کا ڈھنگ آ جائے، ہمارا تو اکثر حال یہ ہوتا ہے کہ اگر کسی کو سمجھانا بھی ہو تو بِلاضَرورتِ شرعی سب کے سامنے نام لیکر یا اُسی کی طرف دیکھ کر اِس طرح سمجھائیں گے کہ بے چارے کی پَول بھی کھول کر رکھ دیں گے اپنے ضمیر سے پوچھ لیجئے کہ یہ سمجھانا ہوا یا اگلے کو ذلیل (DEGRADE) کرنا ہوا؟ اِس طرح سُدھار پیدا ہو گا یا مزید بگاڑ بڑھے گا؟ یاد رکھئے! اگر ہمارے رُعب سے سامنے والا چپ ہو گیا یا مان گیا تب بھی اُس کے دل میں ناگواری سی رہ جائے گی جو کہ بُغض وکینہ **غیبت** وتہمت وغیرہ کے دروازے کھول سکتی ہے۔ حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ درداء رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں: ''جس کسی نے اپنے بھائی کو اِعلانیہ نصیحت کی اُس نے اُسے عیب لگایا اور جس نے چپکے سے کی تو اُسے زینت بخشی۔'' (شُعَبُ الْاِیمان ج ۶ ص ۱۱۲ رقم ۷۶۴۱) البتّہ اگر پوشیدہ نصیحت نفع نہ دے تو پھر (موقع اور منصب کی مُناسَبت سے) اِعلانیہ نصیحت کرے۔ (تَنبِیهُ الْغافِلین ص ۴۹)

حاجی مشتاق سنہری جالیوں کے روبرو

غیبت کرنے سننے کی عادت نکالنے، نَمازوں اور سنّتوں کی عادت ڈالنے کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابَستہ رہئے، سنّتوں کی تربیت کیلئے **مَدَنی قافلوں** میں **عاشقانِ رسول** کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کیجئے، اور سنّتوں بھرے اجتماع میں از ابتِدا تا انتہا مکمَّل شرکت کیجئے نہ جانے کس کے صدقے کس پر کب کرم ہو جائے! آپ کی ترغیب کیلئے ایک ایمان افروز **مَدَنی بہار** گوش گزار کی جاتی ہے چُنانچِہ بابُ الاسلام سندھ کی ایک مسجِد کے **مُؤَذِّن** صاحِب نے

کچھ اس طرح حلفیہ تحریر دی کہ 2004ء میں **صحرائے مدینہ** (بابُ المدینہ، کراچی) میں ہونے والے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے تین روزہ سنّتوں بھرے اجتماع کی آخری نشست میں جب **ذِکرُ اللہ** شروع ہوا تو میں آنکھیں بند کرکے ذِکرُاللہ میں مست ہوگیا، **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ مجھ پر بابِ کرم کُھل گیا اور میں نے خود کو **مکّۃُ المکرَّمہ** زادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تعظِیماً میں پایا۔ لوگ جُوق درجُوق طوافِ خانۂ کعبہ میں مشغول تھے۔ ذِکرُاللہ کے بعد جب رِقّت بھرے انداز میں **تصوُّرِ مدینہ** کا سلسلہ شروع ہوا تو **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میں نے خود کو **مدینۂ منوَّرہ** زادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تعظِیماً میں پایا، **سبز گنبد** نگاہوں کے سامنے تھا، اتنے میں سُنہری جالیاں جلوے بکھیرنے لگیں۔ وہاں میں نے دیکھا کہ **دعوتِ اسلامی** کے مرکزی مجلسِ شوریٰ کے مرحوم نگران، خوش الحان نعت خوان، بلبلِ روضۂ رسول **حاجی مشتاق عطّاری** علیہ رحمۃ اللہِ الباری **سنہری جالیوں کے روبرو** دستہ بستہ حاضِر ہیں، میں بھی ہاتھ باندھ کر چند قدم پیچھے کھڑا ہو گیا، مجھ پر رِقّت طاری تھی، جذبات قابو میں نہ رہے اور میں دیوانگی کے عالَم میں آگے بڑھتے ہوئے **سُنہری جالیوں** کے مزید قریب ہوگیا، کرم بالائے کرم کہ جالیاں کھل گئیں، ہر طرف نورٌ علٰی نور ہوگیا، **خدا کی قسم! میری نگاہوں کے سامنے مکّی مَدَنی آقا میٹھے میٹھے مصطَفٰے** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم **جلوہ فرما تھے اُنہوں نے مجھ گنہگار کو مُصافَحہ کی سعادت عنایت فرمائی۔ وَاللہ** عَزَّوَجَلَّ! **ہاتھ ایسے مُلائم تھے جسکی کوئی مِثال نہیں۔**

کرم تجھ پہ شاہِ مدینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم کریں گے تو اپنا لے دل سے ذرا مَدَنی ماحول
خدا عزوجل کے کرم سے دکھائے گا اِک دن تجھے جلوۂ مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم مَدَنی ماحول

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مقدر والوں کے سودے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مقدّر والوں کے سودے ہیں، بس جس پر کرم ہوجائے! ہم سبھی کو چاہیے کہ جلوۂ مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کی

حسرت دل میں بڑھائیں اور تمنائے دیدار میں اشک بہائیں، وہ **عاشقانِ رسول** کس قدر بخت بیدار ہیں جو جلوۂ یار سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرتے ہیں، عُشاق کی بھی کیا شان ہے ۔

بہارِ خلد صدقے ہو رہی ہے رُوئے عاشِق پر
کھلی جاتی ہیں کلیاں دل کی تیرے مُسکرانے سے

دیدارِ مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم کا وظیفہ

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 561 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت**''(مکمّل) صَفحہ115 تا116 پر ہے:

عرض: حبیبِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارتِ شریفہ حاصل ہونے کا کیا طریقہ ہے؟

ارشاد: دُرُود شریف کی کثرت شب میں اور سوتے وقت کے علاوہ ہر وقت تکثیر (یعنی کثرت) رکھے بالخصوص اِس **دُرُود شریف** کو بعد عشاء **سوبار** یا جتنی بار پڑھ سکے پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْہ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا ھُوَ اَھْلُہٗ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰی لَہٗ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی جَسَدِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی قَبْرِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ ط

حُصولِ زیارتِ اقدس (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) کے لئے اس سے **بہتر** صِیغہ نہیں مگر خالص **تعظیمِ شانِ اقدس** (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) کے لئے پڑھے اس **نیّت** کو بھی جگہ نہ دے کہ مجھے زِیارت عطا ہو، آگے اُن کا کرم بے حد و بے

انتہا ہے۔

فِراق ووَصل چه خَواهی رِضائے دوست طَلَب
کـه حَیُف بـاشَـد اَز و غیـرِ اُوتـمـنّـائـی

(یعنی نزدیکی و دُوری سے کیا مطلب! دوست کی خوشنودی طلب کر کہ اِس کے علاوہ دوست سے کسی اور شے کی آرزو کرنا قابلِ افسوس ہے)

جلوۂ یار ادھر بھی کوئی پھیرا تیرا
حسرتیں آٹھ پہَر تکتی ہیں رستہ تیرا

صَـلُّـوا عَـلَـی الْـحَبِیـب ! صلَّـی اللّٰـهُ تعالٰی علٰی محمَّد

غیبت نیکیوں کو جلادیتی ہے

آہ! ہمارے مُعاشَرے کی بربادی! افسوس صد کروڑ افسوس! **غیبت** کرنے اور سننے کی عادت نے ہر طرف تباہی مچا رکھی ہے۔ مَنقول ہے: آگ بھی خُشک لکڑیوں کو اتنی جلدی نہیں جلاتی جتنی جلدی **غیبت** بندے کی **نیکیوں کو جلا** کر رکھ دیتی ہے۔

(اِحیاءُ الْعُلوم ج۳ ص۱۸۳)

میری نیکیاں کہاں گئیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غیبت کی تباہ کاریوں میں سے یہ بھی ہے کہ اِس کی وجہ سے نیکیاں ضائع ہو جاتی ہیں جیسا کہ **اللہ** کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْعُیوب عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: بےشک قیامت کے روز انسان کے پاس اس کا کھلا ہوا نامۂ اعمال لایا جائے گا، وہ کہے گا: میں نے جو فُلاں فُلاں نیکیاں کی تھیں وہ کہاں گئیں؟ کہا جائیگا: تُو نے جو **غیبتیں** کی تھیں اس وجہ سے مٹا دی گئی ہیں۔ (اَلتَّرغِیب وَالتَّرهِیب ج۳ ص ۳۳۲ حدیث ۳۰)

قیامت میں ایک ایک لفظ کا حساب ہوگا

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! آہ! بروزِ قیامت ایک ایک لفظ کا حساب ہوگا۔ غور کیجئے! اس فانی دُنیا میں "عمرِ عزیز کے چار دن" گزارنے کے بعد ہمیں اندھیری قبر میں اُتار دیا جائے گا اور پھر اس کی وَحشت آمیز تنہائیوں میں نہ جانے کتنا عرصہ ہمارا قِیام ہوگا۔ پھر جب عرصۂ مَحشَر میں حساب وکتاب کیلئے حاضِری ہوگی تو اپنا ہر ہر عمل اپنے نامۂ اَعمال میں لکھا ہوا دِکھائی دے گا جیسا کہ قراٰنِ مجید، فرقانِ حمید کے پارہ 30 **سورۃُ الزِّلزال** آیت نمبر 6 تا 8 میں ارشاد ہوتا ہے:

يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ﳔ لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ﭥ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ﭦ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ﭧ

ترجَمۂ کنزالایمان: اس دن لوگ اپنے رب کی طرف پھریں گے کئی راہ ہوکر تاکہ اپنا کیا دکھائے جائیں تو جو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرّہ بھر برائی کرے اسے دیکھے گا۔

آہ! اللہ قدیر عَزَّوَجَلَّ کی **خفیہ تدبیر** ہمارے بارے میں کیا ہے کچھ نہیں معلوم، آیا بارگاہِ ربِّ العزّت عَزَّوَجَلَّ سے پروانۂ مغفِرت جاری ہوگا یا (مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ) دُخولِ جہنَّم کا حکم ملے گا اس کا کچھ نہیں پتا۔ (نَسْئَلُ الْعَافِيَةَ یعنی ہم عافیت کا سُوال کرتے ہیں)

گر تُو ناراض ہوا میری ہلاکت ہوگی! ہائے! میں نارِ جہنّم میں جلوں گا یارب عزوجل
عَفْو کر اور سدا کے لئے راضی ہو جا گر کرم کردے تو جنت میں رہوں گا یارب عزوجل

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد
تُوبُوا اِلَی اللّٰه! اَسْتَغْفِرُ اللّٰه
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جس کی غیبت کی جائے وہ فائدے میں......

جب آپ کو معلوم ہو کہ میری **غیبت** کی گئی ہے تو سیخ پا ہونے (یعنی غصّے میں آجانے) کے بجائے صَبر و تَحمُّل (تَ۔حَم۔مُل) سے کام لیجئے اور یوں بھی نقصان اُسی کا ہوتا ہے جس نے **غیبت** کی، جس کی **غیبت** کی گئی وہ تو فائدے ہی میں رہتا ہے چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا ابواُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: بندے کو قِیامت کے دن جب اس کا نامۂ اعمال دیا جائے گا تو وہ اُس میں ایسی نیکیاں دیکھے گا جو اِس نے نہ کی ہوں گی، عرض کرے گا: اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! یہ میرے لیے کہاں سے آگئیں؟ کہا جائے گا: یہ وہ نیکیاں ہیں جو لوگوں نے تمہاری **غیبت** کی تھی۔ (تَنبیہُ المُغتَرّین ص ۱۹۲)

میری ماں میری نیکیوں کی زیادہ حقدار ہے

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سامنے کسی نے **غیبت** کا تذکرہ کیا تو فرمایا: اگر میں کسی کی **غیبت** کرنا دُرُست جانتا تو اپنی ماں کی **غیبت** کرتا کیونکہ میری نیکیوں کی سب سے زیادہ حقدار وُہی ہے۔

(مِنہاجُ العابِدین ص ۶۵)

ماں کے پورے حقوق ادا نہیں کئے جاسکتے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دل کو چوٹ لگانے کیلئے اِس **حِکایت** میں عبرت کے کافی **مَدَنی پھول** ہیں، گویا فرما رہے ہیں کہ نیکیاں چُونکہ انمول ہیں اور ماں کے حُقُوق سے بھی سُبکدَوشی ممکن نہیں لہٰذا اگر نیکیاں کسی کو دینی ہی ہوں تو انسان اپنی ماں ہی کو کیوں نہ دیدے! اِس **حِکایت** سے ماں کی اَہَمِیَّت کا بھی پتا چلتا ہے۔ بَہَر حال **غیبت** میں کوئی بھلائی نہیں اِس میں رسوائی ہی رسوائی ہے۔

اے پیارے خدا عزّوجل از پئے سلطانِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
غیبت کی نُحوست سے مِری جان چھڑادے

آدھے گناہ معاف

حضرتِ سیِّدُنا عطاء خُراسانی قُدِّسَ سرُّہُ الرَّبّانی فرماتے ہیں: اگر کوئی آپ کی **غیبت** کرے تو پریشان نہ ہوں، **غیبت** کرنے والا نادانستہ طور پر آپ ہی کے ساتھ بھلائی کر رہا ہے! ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ جس کی ایک بار **غیبت** کی جائے اُس کے نِصف (یعنی آدھے) گناہ مُعاف ہوجاتے ہیں۔ (تَنبِیهُ الْمُغتَرّیِن ص ۱۹۴)

ساری رات کی عبادت اور غیبت

ایک بار حضرتِ سیِّدُنا حاتم اَصَم علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الاکرم کی **نمازِ تَہَجُّد فوت** ہوگئی تو زوجۂ محترمہ نے آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو اس پر عار (یعنی غیرت) دلائی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: گزشتہ شب کچھ افراد ساری رات نوافِل میں مصروف رہے ہیں اور صبح انہوں نے میری **غیبت** کی ہے تو ان کی اس رات کی عبادت بروزِ قیامت میرے **میزانِ عمل** (یعنی اعمال تُلنے کی ترازو) میں رکھ دی جائے گی! (مِنْھَاجُ الْعابِدِین ص ٦٦)

100 برس کی نفلی عبادت اور ایک غیبت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰہُ المبین کے فرامین میں حکمت کے بے شمار **مَدَنی پھول** ہوتے ہیں، مذکورہ **حِکایت** میں **غیبت** کرنے والوں کو بڑے اچھوتے انداز میں چوٹ لگائی گئی ہے تاکہ وہ **غیبتیں** کرکے اپنی عبادتیں داؤ پر نہ لگائیں، اِس حِکایت سے یہ **مَدَنی پھول** بھی ملا کہ جو آدمی خواہ ساری ساری رات عبادات میں گزارے مگر **غیبتوں** سے باز نہ آئے تو اُس کی عبادات و رِیاضات اُن لوگوں کو دے دی جائیں گی جن کی **غیبتیں** اور حق تلفیاں کی ہیں! سچ پوچھو تو 100 برس کی نفلی عبادت کے مقابلے میں صِرف ایک بار کی **غیبت** زیادہ خطرناک ہے کیوں کہ اگر کوئی شخص زندگی میں کبھی بھی نفلی عبادت نہیں کرے گا تب بھی قِیامت میں اِس پر اُس کی گرِفت (یعنی پکڑ) نہیں ہے جب کہ **غیبت** میں ربُّ العزّت کی مَعصیَت (یعنی نافرمانی) اور ثوابِ آخرت کی اِضاعت (یعنی ضائع ہونا) اور ہلاکت ہے۔ دنیا کی ساری

دولت کا ہاتھ سے جاتے رہنا اگرچِہ نفس پر گراں بار ہے **مگر حقیقت میں بَہُت چھوٹا نقصان** ہے اور قِیامت میں **''ایک نیکی''** بھی اگر کسی کو حق تلفی کے عِوَض دینی پڑی تو خدا کی قسم یہ بَہُت بڑا نقصان ہے۔

میزاں پہ سب کھڑے ہیں اعمال تُل رہے ہیں
رکھ لو بھرم خدارا عطّارؔ قادِری کا

حاجت روائی اور بیمار پرسی کی فضیلت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غیبت کی بدخصلت سے جان چھڑائیے، نیکیاں بچایئے بلکہ خوب بڑھائیے، نیکیاں بڑھانے کے مَکی مَدَنی نسخے اپنایئے اور جنّت الفردوس کے حقدار بن جائیے، **سُبْحٰنَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ! کتنے خوش نصیب ہیں وہ اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں جو اپنی زَبان کو **نیکی کی دعوت**، سنتوں بھرے **بیان** اور ذکر و درود میں لگائے رکھتے ہیں۔ مسلمان کی حاجت روائی کرنا کارِ ثواب ہے نیز بیمار یا پریشان مسلمان کو تسلّی دینا بھی **زَبان** کا عظیم الشان استعمال ہے۔ چُنانچِہ **حضرتِ** سیِّدُنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور **حضرتِ** سیِّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے دونوں فرماتے ہیں: جو اپنے کسی مسلمان بھائی کی **حاجت روائی** کے لئے جاتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر **پَچھتّر ہزار مَلائکہ** کے ذَرِیعے سایہ فرماتا ہے، وہ فِرِشتے اس کے لئے دُعا کرتے ہیں اور وہ فارِغ ہونے تک رَحمت میں غوطہ زَن رَہتا ہے اور جب وہ اِس کام سے فارِغ ہو جاتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے لئے ایک **حج** اور ایک **عُمرے** کا ثواب لکھتا ہے۔ اور جس نے **مریض کی عِیادت** کی اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر **پَچھتّر ہزار مَلائکہ** کے ذَرِیعے سایہ فرمائے گا اور گھر واپَس آنے تک اسکے ہر قدم اٹھانے پر اس کے لئے ایک نیکی لکھی جائے گی اور اس کے ہر قدم رکھنے پر اس کا ایک گناہ مٹا دیا جائے گا اور ایک دَرَجہ بلند کیا جائے گا، جب وہ مریض کے ساتھ بیٹھے گا تو رحمت اسے ڈھانپ لے گی اور اپنے گھر واپس آنے تک رَحمت اسے ڈھانپے رہے گی۔ **(اَلْمُعْجَمُ الْاَ وْسَط لِلطّبَرانی ج۳ص۲۲۲ حدیث۴۳۹۶)**

جنّت کے دو جوڑے

جب کسی کا بچّہ بیمار ہوجائے، کوئی بے روزگار یا قرضدار ہوجائے، حادِثے کا شکار ہوجائے، چور یا ڈاکو مال لیکر فرار ہوجائے، کاروبار میں نقصان سے ہمکنار ہوجائے کوئی چیز گم ہوجانے کے سبب بیقرار ہوجائے، اَلْغَرَض کسی طرح کی بھی پریشانی سے دوچار ہوجائے اُس کی دلجوئی کیلئے **زَبان** چلانا بَہُت بڑے ثواب کا کام ہے چُنانچِہ **حضرتِ** سیِّدُنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، رسولِ انور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا ارشادِ روح پرور ہے: ''جو کسی **غمزدہ** شخص سے تعزِیَّت کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے تقوٰی کا لباس پہنائے گا اور رُوحوں کے درمیان اس کی رُوح پر رَحمت فرمائے گا اور جو کسی **مصیبت زدہ** سے تعزِیَّت کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے جنّت کے جوڑوں میں سے دو ایسے جوڑے پہنائے گا جن کی قیمت (ساری) دنیا بھی نہیں ہوسکتی۔'' **(اَلْمُعْجَمُ الْاَ وْسَط ج۶ ص ۴۲۹ حدیث ۹۲۹۲)**

یا خدا صدقہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا بخش مجھ کو بے حساب عزّوجل
نزع و قبر وحشر میں مجھ کو نہ دینا کچھ عذاب

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُاللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

غیبت سننا بھی حرام ہے

خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے گانا گانے اور گانا سننے سے اور **غیبت** کرنے اور **غیبت** سننے سے اور چغلی کرنے اور چغلی سننے سے منع فرمایا۔ (اَلْجامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوطی ص ۵۶۰ حدیث ۹۳۷۸) حضرتِ علّامہ عبدالرء وف مُناوِی علیہ رحمۃ اللہ الہادی فرماتے ہیں: **غیبت** سننے والا بھی **غیبت** کرنے والوں میں سے ایک ہوتا ہے۔ **(فیضُ القدیر ج۳ ص ۲۱۲ تحتَ الحدیث ۳۹۶۹)**

غیبت میں شرکت کے تمام انداز گناہ ہیں

غیبت سننے پر خوش ہونا اوراس کی طرف توجّہ سے کان لگانا دلچسپی لیتے ہوئے ہاں، ہوں، ہیں، جی وغیرہ آوازیں نکالنا بھی **غیبت** ہے۔ **غیبت** سننے والے کی اِس حَرَکت سے **غیبت** کرنے والے کومزید تقویّت ملتی ہے اوروہ مزید بڑھ چڑھ کر **غیبت** کرتا ہے، اِسی طرح **غیبت** سُن کرخوشی اور تَعَجُّب کا اظہار بھی گناہ ہے مَثَلاً حیرت کے ساتھ کہنا: ارے! یہ ایسا شخص ہے! میں تو اِس کو اچّھا آدمی سمجھتا تھا۔ دلچسپی کے ساتھ **غیبت** سننے، تَعَجُّب کا اظہار کرنے، ہاں میں ہاں ملانے کے انداز میں سَر ہِلانے وغیرہ میں **غیبت** کرنے والے کی پذیرائی اور حوصلہ افزائی کا سامان ہے بلکہ ایسے موقع پر بلا اجازتِ شرعی خاموش رہنے والا بھی **غیبت** میں شریک ہی مانا جائیگا۔ (ماخوذ از: اِحیاءُ العُلوم ج ۳ ص ۱۸۰)

بادشاہ کی سڑی ہوئی لاش

ایک مرتبہ کچھ لوگوں نے حضرتِ سیِّدُ نا میمون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سامنے ایک **بادشاہ** کی بُرائیاں بیان کرنا شُروع کردیں، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خاموشی سے سنتے رہے، خُود اس کے بارے میں کوئی اچّھی یا بُری بات نہیں کی۔ جب رات سوئے تو خواب میں دیکھا کہ اُسی **بادشاہ کی سڑی ہوئی بدبودار لاش** آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سامنے رکھی ہے اورایک آدمی کہہ رہا ہے: ''اسے کھاؤ!'' فرمایا: میں اِسے کیوں کھاؤں؟ اُس نے جواب دیا: اِس لئے کہ تمہارے سامنے اِس **بادشاہ کی غیبت** کی گئی تھی۔ فرمایا: مگر میں نے تو اس کے بارے میں کوئی اچّھا یا بُرا کلام نہیں کیا! جواب ملا: لیکن تم اس کی **غیبت** سننے پر رضامند تھے۔ (صِفَۃُ الصَّفوۃ لابن الجوزی ج ۳ ص ۱۵۴) حضرتِ سیِّدُ نا حَزم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُ نا میمون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خُود کسی کی **غیبت** کرتے نہ اپنے سامنے کسی کو **غیبت** کرنے دیتے بلکہ اگر کوئی **غیبت** کرنے کی کوشش کرتا تو اسے منع فرمادیتے اگر وہ باز آجاتا تو ٹھیک ورنہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وہاں سے اُٹھ کھڑے ہوتے۔

(حِلْیَۃُ الْاولیاء ج ۳ ص ۱۲۷ رقم ۳۴۱۸)

سیاسی تبصروں کی بیٹھکیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حکایت سے معلوم ہوا کہ سیاسی قائدین، اربابِ اقتِدار اور حکمران طبقے کی **غیبت** کی بھی کُھلی چھوٹ نہیں۔ صد کروڑ افسوس! آج کل شاید ہی ہماری کوئی نشست ایسی ہو جس میں کسی سیاسی لیڈر یا وزیر یا قومی یا صوبائی اسمبلی کے کسی رُکن کی عزّت کی دھجّیاں نہ اُڑائی جاتی ہوں۔ کبھی وزیر اعظم ہدَفِ تنقید ہوتا ہے تو کبھی صدر، کبھی وزیرِ اعلیٰ کی شامت آتی ہے تو کبھی گورنر کی۔ مختلف لوگوں کے مُتَعلّق نام بنام زوردار مَنفی (NEGATIVE) بحثیں کی جاتیں، جی بھر کر کیچڑ اُچھالا جاتا اور ایک سے ایک بُرے نام رکھے جاتے ہیں۔ غور سے سنئے! ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ پارہ 26 **سورۃُ الحُجُرات** آیت نمبر 11 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ ترجَمۂ کنزالایمان: اور ایک دوسرے کے بُرے نام نہ رکھو۔ (پ ۲٦ الحجرات: ۱۱)

فِرِشتے لعنت کرتے ہیں

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 300 صَفَحات پر مشتمل کتاب **آنسوؤں کا دریا** صَفْحَہ 246 تا 247 پر یہ حدیثِ پاک لکھی ہے: حضرتِ سَیِّدُنا سعید بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دوجہاں کے تاجور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ارشادِ حقیقت بنیاد ہے: جس نے کسی مسلمان کو اس کے نام کے علاوہ کسی لفظ (یعنی بُرے نام) سے پکارا اُس پر ملائکہ لعنت بھیجتے ہیں۔ **(اَلْجامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوطی ص ۵۲۵ حدیث ۸۶۲۶)**

اخباری خبروں کا حال بے حال

من چلے نوجوانوں کی اکثر منڈلیوں اور بڑے بوڑھوں کی کثیر بیٹھکوں میں حکمرانوں اور سیاسی لیڈروں کے بارے میں **غیبتوں**، تہمتوں، بدگمانیوں اور عیب دریوں کا وہ منحوس سلسلہ چلتا ہے کہ **اَلْاَمَان وَ الْحَفِیظ!** پھر ستم بالائے ستم یہ کہ دلیل بھی کسی کے پاس کچھ

نہیں ہوتی! شاید کوئی کہے کہ کیوں نہیں ہم نے فُلاں **اخبار** میں پڑھا تھا، اب بِالفرض وہ **اخبار** فلمی اداکاراؤں کی فُحش اداؤں کی تصویروں سے بھرپور اشتہاروں، گندی حرکتوں کی جذبات بھڑکانے والی (SEX APPEALING) خبروں، چُھپ کر گناہ کرنے والوں کی بِلاضَرورتِ شرعی آبروریزیوں، حکمرانوں، سیاست دانوں اور معاشرے کے ہر طبقے کے مسلمانوں کی تذلیلوں، تہمتوں اور الزام تراشیوں اور مرے ہوئے مسلمانوں تک کی **غیبتوں** سے بھرپور رہتا ہو تو میرے خیال میں اگر کوئی **ولیُّ اللہ** بھی غیبتوں اور **گناہوں بھری خبروں** سے بھرپور اور بے پردہ عورَتوں کی تصویروں سے معمور ایسا **اخبار** پڑھنے میں مشغول ہو تو شاید اپنی **ولایت** نہ بچا پائے! برائیوں سے سرشار کسی ایسے **اخبار** میں چَھپی ہوئی ''عیب دریوں اور غیبتوں بھری خبر'' کو دلیل کیسے بنایا جاسکتا ہے! اگر خبر سچّی بھی تھی تب بھی بِلا مصلحتِ شرعی کسی مسلمان کی بُرائی (چھاپنے اور) بیان کرنے اور اِس طرح کی گناہوں بھری خبر بِلا اجازتِ شرعی پڑھنے کی شریعت نے کب اِجازت دی ہے! اِسی کو تو اسلام نے عیب دری اور **غیبت** قرار دیکر اس کی بھرپور انداز میں حوصلہ شکنی فرمائی ہے۔

کتّوں کی طرح کاٹتے اور نوچتے ہوں گے!

بہر حال ایسی صحبتوں اور بیٹھکوں کو تَرک کرنا ضَروری ہے جن میں گناہوں بھری بحثیں چِھڑتیں، حالاتِ حاضِرہ پر فُضُول تبصرے ہوتے، مسلمانوں کی عزّتیں پامال ہوتیں اور خوب **غیبتیں** کی جاتی ہیں۔ آپ کی تخویف (یعنی عذاب سے ڈرانے) کیلئے عرض ہے کہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 300 صَفَحات پر مشتمل کتاب، **''آنسوؤں کا دریا''** صَفْحہ 253 پر ہے: ایک بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ جب قِیامت کا دن آئے گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کے لئے مل کر بیٹھنے والے اور گناہوں پر ایک دوسرے کی مدد کرنے والے جمع ہوں گے، پھر وہ گُھٹنوں کے بل کھڑے ہوں گے اور ایک دوسرے کو **کتّوں کی طرح کاٹتے اور نوچتے ہوں گے**، یہ وہ بدنصیب ہوں گے جو بغیر توبہ کئے دنیا سے رخصت ہوئے ہوں گے۔ (بحرُالدُّموع (عربی) ۱۸۵)

میں فالتو باتوں سے رہوں دور ہمیشہ
چپ رہنے کا اللہ! سلیقہ تو سکھا دے

دعائے قنوت پڑھنے والے اپنا وعدہ نبھائیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بُری صحبتوں سے بچنا بے حد ضَروری ہے ورنہ آخرت تباہ ہوسکتی ہے۔ میرے آقا **اعلیٰ حضرت**، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: شریعتِ مطہرہ نے نماز میں کوئی ذکر ایسا نہیں رکھا ہے جس میں ''صرف زَبان'' سے لفظ نکالے جائیں اور معنیٰ مُراد نہ ہوں۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۹ ص ۵۶۷) تو آپ کی یاد دہانی کیلئے عرض ہے کہ **نمازِ وتر** میں آپ یہ **دعائے قُنوت** تو پڑھتے ہی ہوں گے جس میں ہے: **وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ** ط یعنی ''(یااللہ! ہم) الگ کرتے ہیں اور چھوڑتے ہیں اس کو جو تیری نافرمانی کرے'' اگر آج سے پہلے معنیٰ معلوم نہیں تھے تو چلئے اب پتا چل گیا لہٰذا اپنے ربعَزَّوَجَلَّ سے کئے جانے والے روزروز کے اِس وعدے کو اب **عملی** جامہ پہنا ہی دیجئے اور نَماز نہ پڑھنے والوں، گالیوں، بدگمانیوں، تہمتوں، **غیبتوں**، چغلیوں اور طرح طرح سے نافرمانیوں میں مُلوَّث رہنے والوں فاسقوں اور فاجِروں کی بیٹھکوں اور اُن کی صحبتوں سے توبہ کر لیجئے۔ اور قراٰنِ کریم بھی ایسوں کی صحبت سے منع فرماتا ہے، جیسا کہ پارہ 7 سورۃُ الانعام آیت نمبر 68 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ اِمَّا یُنْسِیَنَّکَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّکْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۶۸﴾

ترجَمۂ کنز الایمان: اور جو کہیں تجھے شیطان بھلاوے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔

تفسیراتِ احمدیہ میں اس آیت مبارکہ کے تحت لکھا ہے: یہاں ظالمین سے مراد کافِرین، مُبتدِعین یعنی گمراہ و بددِین اور فاسقین ہیں۔

(تفسیرات احمدیہ ص۳۸۸)

نیکی کی دعوت دینے کے لئے فاسقوں کے پاس جانا جائز ہے

جو اسلامی بھائی مُتَّقِی پرہیز گار ہو، وہ یاری دوستی میں نہیں بلکہ صِرف نیکی کی دعوت کی حد تک نافرمانوں اور بگڑے ہوئے لوگوں کے ساتھ بیٹھ سکتا ہے چُنانچِہ پارہ 7 سورۃُ الانعام آیت نمبر 69 میں ربُّ العباد عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَمَا عَلَى الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّلٰكِنْ ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿٦٩﴾ (پ ۷، الانعام: ٦٩)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور پرہیز گاروں پر ان کے حساب سے کچھ نہیں، ہاں نصیحت دینا شاید وہ باز آئیں۔

حضرتِ صدرُالاَفاضِل مولیٰنا سیِّد محمد نعیم الدین مُرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی **خزائنُ العرفان** میں اس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: اس آیت سے معلوم ہوا کہ پند و نصیحت اور اظہارِ حق کے لئے ان کے پاس بیٹھنا جائز ہے۔

حجاج بن یوسف کی غیبت سے بھی پرہیز

ہمارے بُزُرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ المبین کو **غیبت** کے مُعامَلے میں **اللّٰہ** عَزَّوَجَلّ کا اس قدر ڈر رہتا تھا کہ جن کے ظلم وستم کی داستانیں مشہور و معروف ہوتیں ان کا بھی بِلاضَرورتِ شرعی تذکرہ کرنے سے بچتے تھے جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا اسمٰعیل حقّی علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ القوی نقل کرتے ہیں: **حضرتِ سیِّدُنا امام محمد ابنِ سیرین** علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ المُبین سے عرض کی گئی: کیا بات ہے کہ آپ نے کبھی بھی حجّاج (بن یوسف) کے بارے میں دو لفظ نہیں بولے! (یعنی اُسے بُرا بھلا نہیں کہا) فرمایا: ''میں (اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر سے) ڈرتا ہوں، کہیں ایسا نہ ہو کہ قِیامت کے دن **اللّٰہ تعالیٰ** توحید کی بَرَکت سے اسے تو چھوڑ دے (یعنی چُونکہ وہ مسلمان تھا لہٰذا اِس نسبت کے سبب اپنے فضل و کرم سے اُسے بے حساب بخش دے) اور مجھے اُس کی **غیبت** کرنے کی وجہ سے عذاب میں مبتَلا فرمادے۔'' (تفسیر روحُ البیان ج ۹ ص ۹۰)

تین عیوب کی نحوست کی عبرتناک حکایت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ بے نیاز ہے، اُس کی **خفیہ تدبیر** کس کے بارے میں کیا ہے وہ کوئی نہیں جانتا، لہٰذا کوئی مسلمان خواہ کتنا ہی بڑا گنہگار ہو اُس کے بارے میں ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ ضَرور ہی جہنّم میں جائے گا، جب اُس کی تدبیر غالب آتی ہے تو بڑے بڑوں کی وہ پکڑ ہوجاتی ہے کہ اَلْاَمَان وَ الْحَفِیظ۔ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 480 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**بیاناتِ عطّاریہ**'' حصّہ اوّل کے صَفْحَہ 113 تا 115 پر ہے: ''مِنہاجُ العابِدین'' میں ہے: حضرتِ سیِّدُنا **فُضَیل بن عیاض** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے ایک شاگرد کی نَزع کے وَقت تشریف لائے اور اُس کے پاس بیٹھ کر سورۂ یٰسٓ شریف پڑھنے لگے۔ تو اُس شاگرد نے کہا: ''**سورۂ یٰسٓ پڑھنا بند کردو۔**'' پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسے کلمہ شریف کی تلقین[1] فرمائی۔ وہ بولا: **میں ہرگز یہ کلمہ نہیں پڑھوں گا میں اِس سے بیزار ہوں۔**'' بس **انہیں الفاظ پر اُس کی موت واقع ہوگئی۔** حضرتِ سیِّدُنا فُضَیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنے شاگرد کے بُرے خاتِمے کا سخت صدمہ ہوا۔ چالیس۴۰ روز تک اپنے گھر میں بیٹھے روتے رہے۔ چالیس۴۰ دن کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے **خواب** میں دیکھا کہ فِرِشتے اُس شاگرد کو جہنّم میں گھسیٹ رہے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس سے اِستِفسار فرمایا: کس سبب سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تیری مَعرِفت سَلب فرمالی؟ میرے شاگردوں میں تیرا مقام تو بَہُت اونچا تھا! اُس نے جواب دیا: **تین عُیُوب** کے سبب سے: (۱) **چُغلی** کہ میں اپنے ساتھیوں کو کچھ بتاتا تھا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کچھ اور (۲) **حَسَد** کہ میں اپنے ساتھیوں سے حَسَد کرتا تھا (۳) **شراب نوشی** کہ ایک بیماری سے شِفا پانے کی غَرَض سے طبیب کے مشورے پر ہر سال شراب کا ایک گلاس پیتا تھا۔ **(مِنھاجُ العابِدین ص ۱۵۱)**

---

[1] مرنے والے کو یہ نہ کہا جائے کہ کلمہ پڑھ بلکہ تلقین کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ سکرات والے کے پاس بُلند آواز سے کلمہ شریف کا وِرد کیا جائے تاکہ اسے بھی یاد آجائے۔

نزع میں کُفر بکنے کا شرعی مسئلہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوفِ خدا سے لرز اُٹھئے! اور گھبرا کر اپنے مَعبودِ برحق کو راضی کرنے کیلئے اُس کی بارگاہِ بے کس پناہ میں جُھک جائیے۔ آہ! **چُغلی**، **حسد** اور **شراب نَوشی** کے سبب ولیٔ کامل کا شاگرد کُفریہ کلمات بول کر مرا۔ یہاں ایک ضَروری مسئلہ سمجھ لیجئے چُنانچہ صدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ حضرتِ علاّمہ مولیٰنا مفتی **محمد امجد علی اعظمی** علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: مرتے وَقت **مَعاذَاللہ** اُس کی زَبان سے کلمۂ کُفر نکلا تو کُفر کا حکم نہ دیں گے کہ ممکن ہے موت کی سختی میں عَقل جاتی رہی ہو اور بے ہوشی میں یہ کلمہ نکل گیا۔ (بہارِشریعت حصّہ ۴ ص ۱۵۸، دُرِّمُختار ج ۳ ص ۹۶)

اکثر خطائیں زبان سے ہوتی ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقِعی غلط چلنے والی زَبان انسان کو بَہُت پریشان کرتی ہے، انسان اِسی زبان سے گالیاں نکال کر، جھوٹ بول کر، **غیبتیں** کر کے چُغلیاں کھا کر اپنی آخرت کو داؤ پر لگاتا ہے۔ اِس زَبان کی آفتوں سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی پناہ! مشہور صَحابی حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خلق کے رہبر، شافِعِ محشر، محبوبِ داور عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: انسان کی اکثر خطائیں اس کی **زَبان** سے ہوتی ہیں۔

(اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطّبَرانی ج ۱۰ ص ۱۹۷ حدیث ۱۰۴۴۶)

روزانہ صبح اعضاء زبان کی خوشامد کرتے ہیں

حضرتِ سیِّدُنا ابوسعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: جب انسان صُبح کرتا ہے تو اُس کے تمام اَعضاء **زَبان** کے سامنے عاجزانہ یہ کہتے ہیں: ہمارے بارے میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے ڈر! کیونکہ ہم تجھ سے وابَستہ ہیں اگر تو سیدھی رہے گی تو ہم سیدھے رہیں گے اگر تو ٹیڑھی ہوگی تو ہم بھی ٹیڑھے ہوں۔

(سُنَنِ تِرمِذی ج ۴ ص ۱۸۳ حدیث ۲۴۱۵)

جو دل میں ہوتا ہے وہی زبان پر آتا ہے

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: نفع ونقصان، راحت وآرام، تکالیف وآلام میں (اے زبان!) ہم تیرے ساتھ وابَستہ ہیں اگر تُو خراب ہوگی ہماری شامت آجاوے گی تو دُرُست ہوگی ہماری عزّت ہوگی۔ خیال رہے کہ **زَبان** دل کی ترجُمان ہے اس کی اچّھائی بُرائی دل کی اچھائی بُرائی کا پتا دیتی ہے۔ (مِراٰۃ ج ۶ ص ۴۶۵)

زَبان کی بے احتیاطی کی آفتیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقِعی زبان اگر ٹیڑھی چلتی ہے تو بعض اوقات فَسادات برپا ہوجاتے ہیں، اِسی **زَبان** سے اگر مرد اپنی بیوی کو طلاق کہہ دے تو (کئی صورتوں میں) **طلاقِ مُغَلَّظہ** واقِع ہوجاتی ہے، اِسی **زَبان** سے اگر کسی کو بُرا بھلا کہا اور اُس کو طَیش (یعنی غصّہ) آگیا تو بعض اوقات قتل وغارَتگری تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ اِسی **زَبان** سے اگر کسی مسلمان کو بِلا اجازتِ شَرعی ڈانٹ دیا اور اُس کی دل آزاری کر دی تو یقیناً اس میں گنہگاری اور جہنّم کی حقداری ہے۔ "**طَبَرانی شریف**" کی روایت میں ہے، **سرکارِ مدینہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جس نے (بِلا وجہِ شرعی) کسی مسلمان کو اِیذا دی اُس نے مجھے اِیذا دی اور جس نے مجھے اِیذا دی اُس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اِیذا دی۔

(اَلْمُعْجَمُ الْاَ وْسَط ج ۲ ص ۳۸۶ حدیث ۳۶۰۷)

ہمیشہ کی رضا وناراضی

حضرتِ سیِّدُنا بلال بن حارث رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں، سلطانِ دوجہان، رحمتِ عالمیان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ حقیقت نشان ہے: کوئی شخص اچّھی بات بول دیتا ہے اُس کی اِنتِہا نہیں جانتا اس کی وجہ سے اس کے لیے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا اُس دن تک کیلئے لکھی جاتی ہے جب وہ اُس سے ملے گا۔ اور ایک آدمی بُری بات بول دیتا ہے جس کی اِنتِہا نہیں جانتا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی وجہ

سے اپنی ناراضی اُس دن تک لکھ دیتا ہے جب وہ اس سے ملے گا۔ (سُنَنِ تِرمِذی ج ۴ ص ۱۴۳ حدیث ۲۳۲۶)

پہلے تولو پھر منہ سے بولو

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: (بعض اوقات آدمی) کوئی بات ایسی بُری بول دیتا ہے جس سے رب تعالیٰ ہمیشہ کے لیے ناراض ہو جاتا ہے لہٰذا انسان کو چاہئے کہ بہُت سوچ سمجھ کر بات کیا کرے۔ **حضرتِ سیِّدُنا علقمہ** (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرمایا کرتے تھے کہ مجھے بہُت سی باتوں سے بلال ابنِ حارث (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی (مذکورہ) حدیث روک دیتی ہے۔ (مرقات) یعنی میں کچھ بولنا چاہتا ہوں کہ یہ حدیث سامنے آجاتی ہے اور میں (اس خوف سے) خاموش ہو جاتا ہوں۔ (کہ کہیں ایسی بات منہ سے نہ نکل جائے جس کی وجہ سے اللہ عزَّوَجلَّ ہمیشہ کیلئے مجھ سے ناراض ہو جائے)

(مِراٰۃ ج ۶ ص ۴۶۲)

قفلِ مدینہ لگانے ہی میں عافیت ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بے سوچے سمجھے بول پڑنا بے حد خطرناک نتائج کا حامل ہوسکتا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ہمیشہ ہمیشہ کی **ناراضی** کا باعِث بن سکتا ہے۔ یقیناً **زَبان کا قفلِ مدینہ** لگانے یعنی اپنے آپ کو غیر ضَروری باتوں سے بچانے ہی میں عافیت ہے۔ خاموشی کی عادت ڈالنے کیلئے کچھ نہ کچھ گفتگو لکھ کر یا اشارے سے کر لیا کرنا بے حد مفید ہے کیونکہ جو زیادہ بولتا ہے عُمُوماً خطائیں بھی زیادہ کرتا ہے، راز بھی فاش کر ڈالتا ہے۔ **غیبت** وچغلی اور عیب جُوئی جیسے گناہوں سے بچنا بھی ایسے شخص کیلئے بہُت دشوار ہوتا ہے بلکہ بک بک کا عادی بعض اوقات معاذَ اللہ عزَّوَجلَّ **کُفریات** بھی بک ڈالتا ہے!

دل کی سختی کا انجام

اللہ رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ ہم پر رحم فرمائے اور ہماری زَبان کو لگام نصیب کرے کہ یہ ذِکرُ اللہ سے غافِل رہ کر فُضُول بول بول کر دل کو بھی سخت کر دیتی ہے۔ **اللہ** غنی عَزَّوَجَلَّ کے پیارے نبی مکّی مَدَنی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: فحش گوئی سخت دِلی سے ہے اور سخت دلی آگ میں

ہے۔ (سُنَنِ تِرمِذی ج ۳ ص ۴۰۶ حدیث ۲۰۱۶)

بک بک کی عادت کُفر میں ڈال سکتی ہے

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی جو شخص زَبان کا بے باک ہو کہ ہر بُری بھلی بات بے دھڑک منہ سے نکالدے تو سمجھ لو کہ **اس کا دل سخت ہے** اس میں **حیا** نہیں **سختی** وہ درخت ہے جس کی جڑ انسان کے دل میں ہے اور اس کی شاخ دوزخ میں۔ ایسے بے دھڑک انسان کا انجام یہ ہوتا ہے کہ وہ **اللہ رسول** (عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی بارگاہ میں بھی بے ادب ہو کر **کافر** ہو جاتا ہے۔ (مراٰۃ ج ۶ ص ۶۴۱)

جی چاہتا ہے خوب گناہوں پہ میں روؤں
افسوس مگر دل کی قَساوَت[1] نہیں جاتی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰه! اَسْتَغْفِرُاللّٰه

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

غیبت کرنے والا قابلِ رحم ہے!

ایک بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے کسی نے کہا: فُلاں شخص آپ کی اس قدر برائی بیان کرتا ہے کہ مجھے آپ پر رحم آتا ہے۔ فرمایا: ''قابلِ رحم تو وہ شخص خود ہے۔'' (تفسیرِ قُرطبی ج ۸ ص ۲۴۲) سبحٰنَ اللہ ! ہمارے بُزُرگوں کا اِخلاص واَخلاق صد کروڑ مرحبا! ان کی **مَدَنی سوچ** کی بھی کیا بات ہے! اپنی بے تحاشا برائیاں کرنے والے پر بھی غصّہ نہیں آرہا بلکہ دل مطمئن ہے کہ میرا اپنا کیا جاتا

---

[1] یعنی سختی

ہے! **غیبت** کرنے والا ہی نقصان اٹھاتا ہے اور وہ نادان ان معنوں میں قابلِ رحم ہی ہے کہ اپنی نیکیاں برباد کر رہا اور گنہگار ہو کر عذابِ نار کا حق دار قرار پا رہا ہے۔

دردِ سر ہو یا بخار آئے تڑپ جاتا ہوں   میں جہنّم کی سزا کیسے سہوں گا یا ربّ! عزوجل
عَفْو کر اور سدا کیلئے راضی ہو جا   گر کرم کر دے تو جنّت میں رہوں گا یا ربّ! عزوجل

بُہت سوتا ہے" کہنا غیبت ہے

حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صدّیق اور حضرتِ سیِّدُنا عمرِ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہما کے بارے میں مروی ہے کہ ان میں سے ایک نے دوسرے سے فرمایا کہ اِنَّ فُلانًا لَنَؤُوْمٌ یعنی **فلاں شخص بُہت سوتا ہے** پھر انہوں نے سرکارِ مدینہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم سے سالن مانگا تاکہ روٹی کھائیں، نبیِّ اکرم صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: تم سالن کھا چکے ہو اُنہوں نے عرض کی: ہمیں تو اس کا علم نہیں۔ فرمایا: ہاں کیوں نہیں تم دونوں نے اپنے بھائی کا گوشت کھایا ہے۔

(اِحیاءُ الْعُلوم ج ۳ ص ۱۸۰، اِتحاف السّادۃ للزّبیدی ج ۹ ص ۳۰۷)

غیبت سننے والا بھی غیبت کرنے میں شریک ہے

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی یہ حدیثِ پاک نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: تو دیکھو کس طرح سلطانِ انبیاء صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے دونوں کو اس مسئلے میں جمع کیا (حالانکہ زبان سے صرف) ایک نے **غیبت** کی مگر دوسرے نے اسے سنا (لہٰذا وہ بھی **غیبت** میں شریک ٹھہرائے گئے) (اِحیاءُ الْعُلوم ج ۳ ص ۱۸۰)

کھانے اور بولنے سے مُتَعَلِّق غیبت کی 12 مثالیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا زیادہ سونے والے کے بارے میں پیچھے سے کہنا کہ "سوتا بہت ہے" **غیبت** ہے۔ مزید کھانے اور بولنے سے مُتَعَلِّق **غیبت** کی 12 مثالیں مُلاحَظہ ہوں: ❁ کھاتا بُہت ہے ❁ جب دیکھو

کھاتا رہتا ہے ❁ اِس کو تو ہر وقت کھانے ہی کی پڑی رہتی ہے ❁ بے چبائے نگل جاتا ہے ❁ بوٹیاں اپنی طرف سَرکا لیتا ہے ❁ جہاں نیاز کا کھانا ہو وہاں پہنچ جاتا ہے ❁ قراٰن خوانی / اجتماع / اجتماعِ ذکر و نعت / عرس شریف میں کھانے کے وقت پہنچتا ہے ❁ مَیِّت کے تیجے کا کھانا بھی نہیں چھوڑتا ❁ بولتا بہت ہے ❁ دوسروں کی باری نہیں آنے دیتا ❁ دوسروں کی بات کاٹ دیتا ہے ❁ اگلے کو باتوں ہی باتوں میں کھا جاتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ مذکورہ روایت سے **مَعاذَاللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ حضراتِ شَیخَین کریمین یعنی سیِّدُنا صدّیقِ اکبر و فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارے میں کسی طرح کی بُرائی ذِہن میں نہ لائی جائے، یہ زمانۂ تربیّت کے مُعاملات ہیں۔ صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضوان کے اس طرح کے **مُتَعَدِّد واقِعات** کُتُبِ احادیث میں ملتے ہیں۔ چُنانچِہ

پیچھے سے اشارۃً "ٹھگنا" کہنا غیبت ہے

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رِوایَت فرماتی ہیں: میں نے نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم علیہ اَفضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسلیم سے عرض کی: صَفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لیے یہ کافی ہے کہ وہ ایسی ہیں ایسی ہیں یعنی **پَستہ قد** ہیں، حضور (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) نے ارشاد فرمایا کہ ''تم نے ایسا کلمہ کہا (یعنی ایسی بات کہی) کہ اگر سمندر میں ملایا جائے تو اُس پر غالب آجائے۔'' (سُنَنِ ابوداؤد ج۴ص ۳۵۳ حدیث ۴۸۷۵) یعنی کسی پستہ قد کو بھی ❁ پَستہ قد ❁ ناٹا ❁ ٹھگنا کہنا **غیبت** میں داخِل ہے، جبکہ بِلا ضَرورت ہو۔

کسی کے فطری عیب بیان کرنا بڑے خوف کی بات ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لمبا اور ٹھگنا وغیرہ ہونا یہ فطری عُیُوب ہیں بِلا مَصلَحتِ شرعی پیٹھ پیچھے کسی مسلمان کے ان عیبوں کا تذکرہ بھی **غیبت** ہے بلکہ اِس کے بارے میں **حُجَّۃُ الْاِسلام** حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں: اگر اس کے عیب کا **تعلُّق** اس کی خِلقت (یعنی فطرت) سے ہے تو اس کی بُرائی بیان کرنا گویا

(معاذ اللہ) **اللہ** تعالیٰ کی طرف بُرائی کو منسوب کرنا ہے کیونکہ جو آدمی کسی صَنعت (یعنی بناوٹ۔ کاریگری) میں عیب نکالتا ہے وہ گویا صانِع (یعنی بنانے والے) کی خرابی بیان کرتا ہے۔ کسی شخص نے ایک دانا سے کہا: اَو بدصورت! اُس نے جواب دیا کہ چہرہ بنانا میرے اِختیار میں نہیں ورنہ خوبصورت بنالیتا۔ **(اِحیاءُ الْعُلوم ج۳ص۱۸۴)**

کسی کو ''کمزور ہے'' کہنا!

حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: شَفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار باِذنِ پروردگار عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی دربارِ دُربار میں ہم لوگ حاضِر تھے کہ ایک آدمی جب اُٹھ کر چلا گیا تو صَحابۂ کِرام علیہِمُ الرِّضوان نے عرض کی: یارسولَ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم! **مَا اَضْعَفَ فُلَانًا!** **فلاں کتنا کمزور ہے!** فرمایا: ''تم نے اپنے رفیق (یعنی ساتھی) کی **غیبت** کی اور اس کا گوشت کھایا۔'' **(مُسنَد اَبِی یَعْلٰی ج۵ص۳۶۲ حدیث۶۱۲۵)**

''غیبت مت کرو'' کے نو حُرُوف کی نسبت سے کسی کی کمزوری کے اظہار کی غیبت کی 9 مثالیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا، بِلا اجازتِ شرعی کسی کو ''کمزور'' کہنا بھی **غیبت** میں داخِل ہے۔ اِسی طرح ۞ سُوکھا ساکھا ۞ مَریل ۞ مَریل ٹٹّو ۞ بُڈّھا پھونس (کُھوسٹ) ۞ ہڈیوں کا ڈھانچہ ۞ ہَڈ پِنجر ۞ قبر میں پاؤں لٹک چکے ہیں ۞ سوکھی لکڑی ۞ پھونک مارو تو اُڑ جائے وغیرہ الفاظ بھی **غیبت** کے ہیں کیوں کہ کوئی سمجھدار انسان اپنے لئے اِس طرح کے الفاظ سننا پسند نہیں کرتا۔

بچوں غیبتوں سے بچوں چغلیوں سے ہو توفیق ایسی عطا یا الٰہی عَزَّوَجَلَّ
زَباں پر لگام میری لگ جائے مولیٰ عَزَّوَجَلَّ سدا تہمتوں سے بچا یا الٰہی عَزَّوَجَلَّ

کسی کے معیوب مرض کا تذکرہ کرنا

سلطانِ انبیائے کرام، شَہَنشاہِ خیرُ الانام، محبوبِ ربُّ السّلام عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمتِ بابرکت میں ایک آدمی کا تذکرہ کرتے ہوئے جب عرض کی گئی: فُلاں شخص خود نہیں کھا سکتا یہاں تک کہ کوئی اسے کِھلائے اور نہ ہی چل سکتا ہے یہاں تک کہ کوئی اسے چلائے۔ تو فرمایا: ''تم نے اس کی **غیبت** کی۔'' صَحابۂ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوان نے عرض کی: **یارسولَ اللہ** عزوجل وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ہم نے تو وہ بات بیان کی ہے جو اُس میں موجود ہے۔ ارشاد فرمایا: **غیبت کیلئے اتنا ہی کافی ہے کہ تم نے اپنے بھائی کا عیب بیان کیا۔** (حِلْیَۃُ الْاولیاء ج۸ ص۲۰۴ رقم ۱۱۸۸۳)

لولے لنگڑے کی غیبت

تابِعی بُزُرگ **حضرت** سیِّدُ نامُعاوِیہ بن قُرّہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ''اگر تمہارے پاس سے کوئی لُنجا (یعنی لولا یا لنگڑا) گزرے اور تم اُس کے لُنجا پن کے عیب کا تذکرہ کرو تو یہ بھی **غیبت** ہے۔'' (تفسیر دُرِّ مَنثور ج۷ ص ۵۷۱) معلوم ہوا کہ کسی لُنجے کو بھی بِلا اجازتِ شرعی پیٹھ پیچھے لُنجا کہنا **غیبت** ہے اِسی طرح کسی کو ❁ لنگڑا ❁ گنجا ❁ اندھا ❁ کانا ❁ لُولا ❁ تُتلا ❁ ہکلا ❁ گونگا ❁ بہرا ❁ کُبڑا وغیرہ کہنا بھی **غیبت** ہے۔

لباس کی خامی بتانا بھی غیبت ہے

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ میں نبیِّ پاک، صاحِبِ لَولاک، سیّاحِ اَفلاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضِر تھی، میں نے ایک عورت کے بارے میں کہا: اِنَّ ھٰذِہٖ لَطَوِیْلَۃُ الذَّیْلِ یعنی یہ **لمبے دامن والی ہے**۔ تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اِلْفَظِیْ اِلْفَظِیْ یعنی جو کچھ تیرے منہ میں ہے نکال پھینک۔ تو میں نے منہ سے گوشت کا ٹکڑا نکال کر پھینکا۔

(الصّمت مع موسوعۃ ابن اَبِی الدُّنیا ج۷ ص۱۴۵ حدیث ۲۱۶)

''غیبت کرنا نہایت ہی سخت گناہ ہے'' کے چوبیس حُرُوف کی نسبت سے لباس کے متعلّق غیبت کی 24 مثالیں

معلوم ہوا کہ پیٹھ پیچھے کسی کے لباس کی خرابی کا بیان کرنا بھی **غیبت** ہے لباس کے مُتَعلّق **غیبت** کی 24 مثالیں مُلاحَظہ ہوں: (درج ذیل باتیں دُرُست ہوں تو **غیبت** ورنہ اس سے بڑے گناہ **تہمت** میں داخِل ہوں گی) ۞ اُس کی آستین لمبی ہے ۞ کپڑے بے ڈھنگے ہیں ۞ کپڑے میلے ہیں ۞ کپڑوں کو گندگی سے نہیں بچاتا ۞ کپڑوں سے بدبو آتی ہے ۞ کپڑوں کا ڈیزائن صحیح نہیں ۞ بڑے بھائی کا کُرتا چڑھا لیا ہے ۞ اِس کو کپڑے پہننے کا ڈھنگ نہیں آتا ۞ عمامہ صحیح سے باندھنا نہیں آتا ۞ اُس کی چادر میلی چکٹ ہوگئی ہے ۞ موزے پھٹے ہوئے پہنتا ہے ۞ لنڈا بازار کے (سیکنڈ ہینڈ) کپڑے پہنتا ہے ۞ گھٹیا والا کپڑا ہے ۞ عورتوں والے رنگوں کے کپڑے پہننے کا بَہُت شوق ہے ۞ اس لباس میں تو وہ مست ملنگ لگتا ہے ۞ ذرا دیکھو تو بڑے بھائی کی قمیص اور چھوٹے بھائی کی شلوار چڑھالی ہے، کتنا عجیب لگ رہا ہے ۞ کتنا کنجوس ہے کہ اتنا پیسے والا ہو کر بھی کپڑے بالکل سادے پہنتا ہے ۞ باپ چپراسی ہے مگر بیٹے کے کپڑے تو دیکھو! ۞ مانگا ہوا سوٹ پہنا ہوگا ورنہ اس کی اتنی اوقات کہاں! ۞ یہ اس لئے پھٹے پرانے کپڑے پہنتا ہے تاکہ پارٹیوں سے مال بٹورنا آسان ہو ۞ جب دیکھو اس کے کپڑے کہیں نہ کہیں سے پھٹے ہوئے ہوتے ہیں ۞ اپنی غربت ظاہر کرنے اور لوگوں کی ہمدردیاں پانے کے لئے پیوند لگے کپڑے پہنتا ہے ۞ قرضے لیکر اتنا مہنگا سوٹ لینے کی اسے کیا ضرورت تھی ۞ اُف! اُس نے کس قدر عجیب لباس پہنا ہوا تھا۔

شرابِ محبت کچھ ایسی پلا دے کبھی بھی نشہ ہو نہ کم یاالٰہی عزّوجل
مجھے اپنا عاشق بنا کر بنا دے تو سرتاپا تصویرِ غم یاالٰہی عزّوجل

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُاللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جوئے کے کاروبار سے توبہ

غیبت کرنے سننے کی عادت نکالنے، نمازوں اور سنّتوں پر عمل کی عادت ڈالنے کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، سنّتوں کی تربیت کیلئے **مَدَنی قافِلوں** میں **عاشقانِ رسول** کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کیجئے، کامیاب زندگی گزارنے اور آخرت سنوارنے کیلئے **مَدَنی انعامات** کے مطابِق عمل کر کے روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے رسالہ پُر کیجئے اور ہر مَدَنی ماہ کی 10 تاریخ کے اندر اندر اپنے ذمّے دار کو جمع کروایئے۔ آپ کی ترغیب کیلئے ایک **مَدَنی بہار** گوش گزار کرتا ہوں چُنانچہ **سوئی** ڈویژن ڈیرہ بگٹی (بلوچستان) کے ایک اسکول ٹیچر نے کچھ اس طرح حلفیہ تحریر دی ہے کہ میں **تَمبو لا** (ایک قسم کا کھیل جس میں پیسوں کا جُوا ہوتا ہے) کی دُکان چلاتا تھا۔ 2004ء میں پاکستان کے صوبے بابُ الاسلام (سندھ) سطح پر **صحرائے مدینہ** (باب المدینہ کراچی) میں ہونے والے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے تین روزہ سنّتوں بھرے اِجتماع میں خوش قسمتی سے شرکت کی سعادت مل گئی آخر میں جب دعا ہوئی تو مجھ پر رِقّت طاری ہوگئی۔ میں نے سابِقہ تمام گناہوں سے توبہ کرنے کے ساتھ ساتھ نمازِ باجماعت پابندی سے ادا کرنے کی نیّت کر لی۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اجتماع سے واپَس آتے ہی **تَمبو لا** کا کام یکسر ختم کر دیا، داڑھی شریف رکھ لی اور اسکول میں درس بھی جاری کر دیا اور **دعوتِ اسلامی** کے مدرسۃُ المدینہ (برائے بالِغان) میں قراٰنِ پاک پڑھنا شروع کر دیا۔

جُوا حرام ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں بھرے اجتماعات کی بھی کیا بات ہے! **اللّٰہُ** تَوّاب عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے ان میں شریک ہونے والوں میں سے نہ جانے

کتنے ہی دلوں میں مَدَنی انقِلاب برپا ہوجاتا ہے، ان اجتماعات میں شرکت دونوں جہانوں کیلئے باعثِ سعادت ہے۔ ابھی آپ نے **مَدَنی بہار** ساعت فرمائی اِس میں **تَمبولا** کے کاروبار سے **توبہ** کا تذکرہ ہے۔ **تَمبولا** ''جُوا'' ہی کی ایک صورت ہے، **جُوا** میں ایک دوسرے کا مال ناحق کھایا جاتا ہے جوکہ شرعاً حرام ہے۔ **جُوا** کھیلنا، **جُوا** کا اڈّہ چلانا **جوئے** کے آلات بیچنا خریدنا سب اسلام میں حرام اور جہنَّم میں لے جانے والے کام ہیں۔ افسوس! آج کل مسلمانوں میں **جُوا** کافی عام ہے، **جُوا** کی ایسی بھی صورتیں ہیں کہ لوگ لاعلمی کی وجہ سے اُن میں مبتَلا ہوجاتے ہیں۔ لِہٰذا اچّھی اچّھی نیتوں کے ساتھ **جُوا** کے بارے میں کچھ معلومات حاصِل کرلیجئے۔

جُوا کھیلنا گناہ ہے

پارہ2 سورۃُ البَقَرہ کی آیت نمبر 219 میں **اللہُ** رَبُّ الْعِباد عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَ الْمَیْسِرِؕ قُلْ فِیْهِمَاۤ اِثْمٌ كَبِیْرٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ٘ وَ اِثْمُهُمَاۤ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَاؕ

ترجَمۂ کنزالایمان: تم سے شراب اور جوئے کا حکم پوچھتے ہیں تم فرمادو کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے کچھ دنیوی نفع بھی اور ان کا گناہ ان کے نفع سے بڑا ہے۔

حضرتِ صدرُالاَفاضِل سیِّدُنا مولیٰنا محمد نعیم الدین مُرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی **خزائنُ العرفان** میں اس آیتِ کریمہ کے تحت لکھتے ہیں: **جوئے** میں کبھی مُفت کا مال ہاتھ آتا ہے اور گناہوں اور مفسدوں (یعنی خرابیوں) کا کیا شُمار! عَقل کا زوال، غیرت وحمیت کا زَوال، عبادات سے محرومی لوگوں سے عداوتیں (یعنی دُشمنیاں) سب کی نظر میں خوار (یعنی ذلیل) ہونا دولت ومال کی اِضاعَت (یعنی بربادی)۔

جُوا شیطانی کام ہے

پارہ7 سورۃُ المائدہ کی آیت نمبر 90 تا 91 میں **اللہ** رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عبرت نشان ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۹۰﴾ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ﴿۹۱﴾ (پ ۷ المائدہ: ۹۰،۹۱)

ترجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! شراب اور جُوا اور بُت اور پانسے ناپاک ہی ہیں شیطانی کام تو ان سے بچتے رہنا کہ تم فلاح پاؤ۔ شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں بَیر اور دشمنی ڈلوا دے شراب اور جوئے میں اور تمہیں اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی یاد اور نماز سے روکے تو کیا تم باز آئے؟

حضرتِ صدرالاَفاضِل سیِّدُنا مولٰینا محمد نعیم الدین مُرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی **خزائنُ العرفان** میں اس کے تحت لکھتے ہیں: اِس آیت میں شراب اور جوئے کے نتائج اور وَبال بیان فرمائے گئے کہ شراب خوری اور **جوئے بازی** کا ایک وبال تو یہ ہے کہ اس سے آپس میں بُغض اور عداوتیں پیدا ہوتی ہیں اور جو اِن بدیوں (یعنی برائیوں) میں مبتلا ہو وہ ذِکرِ الٰہی اور نماز کے اوقات کی پابندی سے محروم ہو جاتا ہے۔

جُوا میں جیتا ہوا مال حرام ہے

پارہ 2 سورۃُ البَقرہ کی آیت نمبر 188 میں ارشادِ ربُّ العباد ہوتا ہے:

وَلَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ (پ ۲ البقرہ: ۱۸۸)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ۔

صدرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ مولٰینا سیِّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی **خزائنُ العرفان** میں فرماتے

ہیں: اس آیت میں باطل طور پر کسی کا مال کھانا **حرام** فرمایا گیا خواہ لوٹ کر یا چھین کر یا چوری سے یا **جوئے** سے یا حرام تماشوں یا حرام کاموں یا حرام چیزوں کے بدلے یا رشوت یا جھوٹی گواہی یا چغلخوری سے یہ سب **ممنوع وحرام** ہے۔

(خزائنُ العرفان ص ۴۷)

گویا خنزیر کے خون اور گوشت میں ہاتھ ڈبویا

حُضُور نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم علیہ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَ التَّسلیم نے **فرمایا**: جس نے نَرْدشیر (جُوا کھیلنے کا سامان) سے **جُوا** کھیلا تو گویا اُس نے اپنا ہاتھ خِنزیر کے گوشت اور خون میں ڈبویا۔

(سُنَنِ اِبن ماجه ج ۴ ص ۲۳۱ حدیث ۳۷۶۳)

جوئے کی دعوت دینے والا کفّارے میں صَدَقہ کرے

حُضُور نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ارشادِ عبرت بُنیاد ہے: جس شخص نے اپنے ساتھی سے کہا: ''آؤ! **جُوا** کھیلیں۔'' تو اُس (کہنے والے) کو چاہئے کہ صدقہ کرے۔

(صَحیح مُسلِم ص ۸۹۴ حدیث ۱۶۴۷)

حضرت علّامہ یحیٰی بن شرف نَوَوِی علیہ رحمۃ اللہ القوی اِس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں: علماء فرماتے ہیں کہ سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صَدَقہ کرنے کا حکم اس لئے دیا ہے کہ اس شخص نے گناہ کی دعوت دی تھی، حضرت علّامہ خِطابی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا کہ جتنے پیسوں کا **جُوا** کھیلنے کا کہا تھا اُتنے پیسوں کا صَدَقہ کرے مگر صحیح وہ ہے جو محقِّقین نے کہا ہے اور یہی حدیثِ پاک کا ظاہر ہے کہ صَدَقہ کی کوئی مِقدار مُعَیَّن نہیں، آسانی سے جتنا صَدَقہ کر سکے کر دے۔

(شَرح مُسلِم لِلنَّوَوِی ج ۲ ص ۱۰۷)

میرے آقا **اعلیٰ حضرت**، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن **فتاوٰی رضویہ** جلد 19 صَفْحہ 646 پر فرماتے ہیں: سود اور چوری اور غصب اور **جوئے** کا روپیہ **قطعی حرام** ہے۔

(فتاوٰی رضویہ ج ۱۹ ص ۶۴۶)

جُوا کی تعریف

جُوا کو عربی میں **قِمار** کہتے ہیں اس کی **تعریف** ملاحظہ فرمائیے: حضرت میر سیّد شریف جُرجانی قُدِّسَ سرُّہُ الرَّبّانی لکھتے ہیں: ہر وہ کھیل جس میں یہ شرط ہو کہ مغلوب (یعنی ناکام ہونے والے) کی کوئی چیز غالِب (یعنی کامیاب ہونے والے) کو دی جائے گی یہ **''قِمار''** (یعنی جُوا) ہے۔

(التّعریفات ص ۱۲۶)

جُوئے کی 6 صورتیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کل دنیا میں **جوئے** کے نت نئے طریقے رائج ہیں، ان میں سے 6 یہ ہیں:

1 لاٹری:

اس طریقۂ کار میں لاکھوں کروڑوں روپے کے انعامات کا لالچ دے کر لاکھوں ٹکٹ معمولی رقم کے بدلے فروخت کئے جاتے ہیں پھر قُرعہ اندازی کے ذَرِیعے کامیاب ہونے والوں میں چند لاکھ یا چند کروڑ روپے تقسیم کر دیئے جاتے ہیں جبکہ بَقِیّہ افراد کی رقم ڈوب جاتی ہے، یہ بھی **جُوا** ہی کی ایک صورت ہے جو کہ حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔

2 پرائز بانڈ کی پرچی:

حکومتِ پاکستان (200-750-1500-7,500-15,000-40,000) روپے کی قیمت کے انعامی بانڈز بینک کے ذَرِیعے جاری کرتی ہے اور جَدوَل کے مطابِق ہر ماہ قُرعہ اندازی کے ذَرِیعے کروڑوں روپے کے اِنعامات خریداروں میں تقسیم کرتی ہے، جس کا انعام نہیں نکلتا اُس کی بھی رقم محفوظ رہتی ہے وہ اسے جب چاہے بُھنا (یعنی کیش کروا) سکتا ہے۔ یہ جَواز (یعنی جائز ہونے) کی صورت ہے اور جُوئے میں داخِل نہیں۔ لیکن اس کے مُتَوازی بعض لوگ انعامی بانڈز کی پرچیاں بیچتے ہیں ان پرچیوں کی خرید و فروخت، غیر قانونی ناجائز و حرام ہے کیونکہ بیچنے والا حکومت کی طرف سے جاری کردہ پرائز بانڈز اپنے ہی پاس رکھتا ہے (بلکہ بعض اوقات تو پرائز بانڈز بھی بیچنے والے کے پاس نہیں ہوتے) پرچی بیچنے والا خریدار کو قلیل رقم کے بدلے پرچی پر محض ایک نمبر لکھ کر

دے دیتا ہے کہ اگر اس نمبر پر انعام نکل آیا تو میں تمہیں اتنی رقم دوں گا۔ انعامی پرچی کا یہ کام بھی **جُوا** ہے کیونکہ اس میں انعام نہ نکلنے کی صورت میں خریدار کی رقم ڈوب جاتی ہے۔

3 موبائل میسجز اور جُوا: موبائل پر مختلف سُوالات پر مبنی میسجز (MESSAGES) بھیجے جاتے ہیں جس میں مَثَلاً کونسی ٹیم میچ جیتے گی؟ یا پاکستان کس دن بنا تھا؟ دُرُست جوابات دینے والوں کیلئے مختلف اِنعامات رکھے جاتے ہیں، شرکت کرنے والے کے ''موبائل بیلنس'' سے قلیل رقم مَثَلاً دس روپے کٹ جاتی ہے، جن کا انعام نہیں نکلتا ان کی رقم ضائع ہو جاتی ہے، یہ بھی **جُوا** ہے جو کہ حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔

4 مُعَمَّہ: اس میں ایک یا ایک سے زیادہ سُوالات حل کرنے کے لئے دیئے جاتے ہیں جس کا حل منتظمین کی مرضی کے مطابِق نکل آئے اُسے انعام دیا جاتا ہے، انعامات کی تعداد تین یا چار یا اس سے زائد بھی ہوتی ہے۔ لہٰذا دُرُست حل زیادہ تعداد میں نکلیں تو قُرعہ اندازی کے ذَرِیعے فیصلہ ہوتا ہے۔ اس کھیل میں بَہُت سارے افراد شریک ہوتے ہیں، ان کی شرکت دو طرح سے ہوتی ہے: (۱) مفت (۲) معمولی فیس دے کر، اگر شرکا سے کسی قسم کی فیس نہ لی جائے تو اور کوئی مانِع شَرعی نہ ہونے کی صورت میں اس انعام کا لینا جائز ہے۔ جس میں شرکاء سے فیس لی جاتی ہے اُس میں انعام ملے یا نہ ملے رقم ڈوب جاتی ہے، یہ صورت **جُوا** کی ہے جو کہ حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔

5 پیسے جمع کر کے قُرعہ اندازی کرنا: بعض افراد یا دوست آپس میں تھوڑی تھوڑی رقم جمع کر کے قُرعہ اندازی کرتے ہیں کہ جس کا نام نکلا ساری رقم اس کو ملے گی، یہ بھی **جُوا** ہے کیونکہ بَقِیّہ افراد کی رقم ڈوب جاتی ہے۔ اِسی طرح بعض اوقات پیسے جمع کر کے کوئی کتاب یا دوسری چیز خریدی جاتی ہے کہ جس کا نام قرعہ اندازی میں نکل آیا اسے یہ کتاب دے دی جائے گی یہ بھی **جُوا** ہی ہے۔ یاد رہے کہ بعض کمپنیاں اپنی مَصنوعات

خریدنے والوں کو قُرعہ اندازی کر کے اِنعامات دیتی ہیں یہ جائز ہے کیوں کہ اس میں کسی کی بھی رقم نہیں ڈوبتی۔

6 مختلف کھیلوں میں شرط لگانا: ہمارے یہاں مختلف کھیل مَثَلاً گُھڑ دَوڑ، کرکٹ، کَیرم، بلیرڈ، تاش، شطرنج وغیرہ دو طرفہ شرط لگا کر کھیلے جاتے ہیں کہ ہارنے والا جیتنے والے کو اتنی رقم یا فُلاں چیز دے گا یہ بھی **جوا** ہے اور ناجائز و حرام۔ کیرم اور بلیرڈ کلب وغیرہ میں کھیلتے وَقت عُمُوماً یہ شرط رکھی جاتی ہے کہ کلب کے مالک کی فیس ہارنے والا ادا کرے گا، یہ بھی **جُوا** ہے۔ بعض ''نادان'' گھروں میں مختلف کھیلوں مَثَلاً تاش یا لوڈو پر دو طرفہ شرط لگا کر کھیلتے ہیں اور کم علمی کے باعِث اِس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے وہ بھی سنبھل جائیں کہ یہ بھی **جُوا** ہے اور **جُوا** حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔

جوئے سے توبہ کا طریقہ: **جُوا** کھیلنے والا اگر نادِم ہوا تو اُس کو چاہیئے کہ بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں سچّی **توبہ** کرے مگر جو کچھ مال جیتا ہے وہ بدستور **حرام** ہی رہے گا اس ضِمن میں رہنمائی کرتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: جس قدر مال **جوئے** میں کمایا **محض حرام** ہے۔ اوراس سے بَراءَت (یعنی نَجات) کی یِہی صورت ہے کہ جس جس سے جتنا جتنا مال **جیتا** ہے اُسے واپَس دے، یا جیسے بنے اُسے راضی کر کے مُعاف کرالے۔ وہ نہ ہو تو اُس کے وارِثوں کو واپَس دے، یا اُن میں جو عاقِل بالِغ ہوں ان کا حصّہ اُن کی رِضامندی سے مُعاف کرالے۔ باقیوں کا حصّہ ضَرور انہیں دے کہ اِس کی مُعافی ممکن نہیں، اور جن لوگوں کا پتا کسی طرح نہ چلے، نہ اُن کا، نہ اُن کے وَرَثہ کا، اُن سے جس قَدَر **جیتا** تھا اُن کی نیّت سے خیرات کردے، اگرچِہ (خود) اپنے (ہی) محتاج بہن بھائیوں، بھتیجوں، بھانجوں کو دے دے۔ آگے چل کر مزید فرماتے ہیں: غَرَض جہاں جہاں جس قَدَر یاد ہو سکے کہ اِتنا مال فُلاں سے ہار جیت میں زیادہ پڑا تھا، اُتنا تو انہیں یا اُن کے وارِثوں کو دے، یہ نہ ہوں تو اُن کی نیّت سے تصدُّق (یعنی صدقہ) کرے، اور زیادہ پڑنے کے

یہ معنیٰ کہ مَثَلاً ایک شخص سے دس بار جُوا کھیلا کبھی یہ جیتا کبھی یہ، اُس (یعنی سامنے والے جواری) کے جیتنے کی (رقم کی) مقدار مَثَلاً سو روپے کو پہنچی، اور یہ (خود) سب دَفعہ کے مِلا کر سوا سو جیتا، تو سو سو برابر ہو گئے، **پچیس** اُس (یعنی سامنے والے جواری) کے دینے رہے۔ اِتنے ہی اسے واپس دے۔ وَعَلٰی ھٰذَا الْقِیاس (یعنی اور اسی پر قیاس کر لیجئے) اور جہاں یاد نہ آئے کہ (جُوا کھیلنے والے) کون کون لوگ تھے اور کتنا (مال جُوئے میں جیت) لیا، وہاں زیادہ سے زیادہ (مِقدار کا) تخمینہ (تَخ۔ مِی۔ نَہ۔ یعنی اندازہ) لگائے کہ اِس تمام مدّت میں کس قدر **مال جوئے** سے کمایا ہوگا اُتنا مالِکوں (یعنی اُن نامعلوم جواریوں) کی نیّت سے خیرات کردے، عاقِبت یونہی پاک ہوگی۔ وَاللّٰہ تعالٰی اَعلم۔ **(فتاوٰی رضویہ ج۱۹ ص ۶۵۱)**

فوت شُدہ کی بُرائی کرنا بھی غیبت ہے

حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: ماعِز اسلمی رضی اللہ تعالٰی عنہ کو جب رجم کیا گیا تھا، (یعنی زنا کی ''حد'' میں اتنے پتّھر مارے گئے کہ وفات پاچکے تھے) دو شخص آپس میں باتیں کرنے لگے، ایک نے دوسرے سے کہا: اسے تو دیکھو کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کی پردہ پوشی کی تھی مگر اس کے نفس نے نہ چھوڑا، رُجِمَ رَجْمَ الْکَلْبِ **یعنی کُتّے کی طرح رَجم کیا گیا۔** حُضُورِ پُرنور صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے سن کر سُکُوت فرمایا (یعنی خاموش رہے)۔ کچھ دیر تک چلتے رہے، راستے میں مرا ہوا گدھا ملا جو پاؤں پھیلائے ہوئے تھا۔ **سرکارِ والا تبار،** مدینے کے تاجدار صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ان دونوں شخصوں سے فرمایا: جاؤ اس مُردار گدھے کا گوشت کھاؤ۔ انھوں نے عرض کی: یانبیَّ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم! اسے کون کھائے گا؟ ارشاد فرمایا: وہ جو تم نے اپنے بھائی کی آبروریزی کی، وہ اس گدھے کے کھانے سے بھی زیادہ سخت ہے۔ قسم ہے اُس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! وہ (یعنی ماعِز) اِس وَقت جنّت کی نَہروں میں غوطے لگا رہا ہے۔

(سُنَنِ ابوداوٗد ج۴ ص۱۹۷ حدیث ۴۴۲۸)

”فُلاں نے خودکشی کرلی“ یہ کہنا غیبت ہے

معلوم ہوا فوت شدہ لوگوں کی بُرائی کرنا بھی **غیبت** ہے۔بعض اوقات بڑا صبر آزما مُعامَلہ ہوتا ہے۔مَثَلاً ڈاکو، دہشت گرد، اپنے عزیز کے قاتل وغیرہ قتل کردیئے جائیں یا انہیں پھانسی لگادی جائے تو بعض اوقات لوگ **غیبت** کے گناہ میں پڑ ہی جاتے ہیں۔ اسی طرح **خود کشی** کرنے والے مسلمان کے بارے میں بلا اجازتِ شرعی یہ کہہ دینا کہ ”فُلاں نے خودکشی کی“ یہ **غیبت** ہے یوں ہی نام و پہچان کے ساتھ کسی مسلمان کی **خودکشی** کی **اخبار** میں خبر بھی نہ لگائی جائے کہ اس سے مرنے والے کی **غیبت** بھی ہوتی اور اس کے ساتھ ساتھ مرحوم کے اہل وعیال کی عزّت پر بھی بٹّا لگتا ہے۔ہاں اس انداز میں تذکرہ کیا کہ پڑھنے یا سننے والے **خودکشی** کرنے والے کو پہچان ہی نہ پائے کہ وہ کون تھا تو حرج نہیں مگر یہ ذِہن میں رہے کہ نام نہ لیا مگر گاؤں، مَحَلّہ ، برادری، اوقات ،**خودکشی** کا انداز وغیرہ بیان کرنے سے **خودکشی** کرنے والے کی شناخت **ممکن** ہے لہٰذا پہچان ہو جائے اِس انداز میں تذکرہ بھی **غیبت** میں شمار ہوگا۔مسئلہ یہ ہے کہ مسلمان **خودکشی** کرنے سے اسلام سے خارِج نہیں ہو جاتا اِس کی **نمازِ جنازہ** بھی ادا کی جائے گی، اِس کیلئے **دعائے مغفِرت** بھی کریں گے،مرنے والے مسلمان کو بُرائی سے یاد کرنے کی شریعت میں اجازت نہیں۔ اِس ضِمن میں **دو فرامینِ مصطفٰے** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم مُلاحَظہ ہوں:

﴿1﴾ اپنے مردوں کو بُرا نہ کہو کیونکہ وہ اپنے آگے بھیجے ہوئے اعمال کو پہنچ چکے ہیں۔(بُخاری ج ۱ ص ۴۷۰ حدیث ۱۳۹۳)

﴿2﴾ اپنے مُردوں کی خوبیاں بیان کرو اور ان کی بُرائیوں سے باز رہو۔ (سُنَنِ تِرمِذی ج ۲ ص ۳۱۲ حدیث ۱۰۲۱)

حضرتِ علّامہ محمد عبدالرءُوف مُناوِی علیہ رحمۃ اللہ الہادی لکھتے ہیں: **مردے کی غیبت زندے کی غیبت سے بدتر ہے**، کیونکہ زندہ شخص سے **مُعاف** کروانا ممکن ہے جبکہ مُردہ سے مُعاف کروانا ممکن نہیں۔

(فَیضُ الْقَدِیر لِلْمُناوِی ج ۱ ص ۵۶۲ تحتَ الْحدیث ۸۵۲)

غسّال مُردے کی بُرائی بیان نہ کرے

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے **مکتبۃُ المدینہ** کی مطبوعہ 1250 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**بہارِ شریعت**'' جلد اوّل صَفْحہ 811 پر ہے: (مَیِّت کو غسل دیتے وقت) جو اچّھی بات دیکھے مَثَلاً چِہرہ **چمک** اٹھا یا مَیِّت کے بدن سے **خوشبو** آئی، تو اسے لوگوں کے سامنے بیان کرے اور کوئی بُری بات دیکھی، مَثَلاً چِہرے کا رنگ **سیاہ** ہو گیا یا بدبو آئی یا صورت واعضا میں **تَغَیُّر** (تَ۔غَ۔یُّر) آیا تو اسے کسی سے نہ کہے اور ایسی بات کہنا **جائز** بھی نہیں کہ حدیث میں ارشاد ہوا: ''اپنے مردوں کی خوبیاں ذکر کرو اور اس کی بُرائیوں سے باز رہو۔''

مرنے کے بعد بلند آواز سے کلمہ پڑھا!

اگر کسی مسلمان نے مرتے وَقت بظاہر کلمہ نہ پڑھا اور کسی نے کہا کہ ''اِس کو **کلمہ** نصیب نہیں ہوا'' اُس نے اس مرنے والے کی **غیبت** کی، اِس ضِمن میں ایک ایمان افروز **حکایت** مُلاحَظہ فرمایئے چُنانچِہ **حضرتِ** علاّمہ عبدالحی لکھنوی علیہ رَحمۃُ اللہِ القوی فرماتے ہیں: میرے بُزُرگوں میں ایک ولیُّ اللہ یعنی مولانا محمد اظہار الحق لکھنوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اِنتِقال کیا اور مرتے وَقت ان کی زَبان سے **کلمہ** نہ نکلا، لوگوں نے ان پر چادر ڈال دی اور تجہیز و تکفین کا انتِظام کیا، جب سب لوگ باہَر نکلے تو بعضوں نے بطورِ طَعن کے کہا کہ ظاہر میں نہایت مُتَّقِی تھے اور مرتے وقت زَبان سے **کلمہ** بھی نہ نکلا، اس بات سے تمام حاضِرین کو رنج ہوا، اتنے میں مولانا مرحوم نے دونوں پاؤں کو سمیٹا اور بآوازِ بُلند **کلمہ** پڑھا، جب لوگوں کے کانوں میں آواز پہنچی تو طَعن کرنے والوں کو لوگوں نے مَطعُون کیا (یعنی بُرا بھلا کہا)۔ (غیبت کیا ہے ص ۱۹)

مرے ہوئے کافر کی غیبت

شارِح بخاری مفتی شریف الحق امجدی علیہ رحمۃ اللہ القوی لکھتے ہیں: کُفّار کی بُرائی بیان کرنی جائز ہے اگرچہ وہ مر گئے ہوں البتّہ اگر مرنے والے کفّار کے اہل و عیال مسلمان ہوں اور ان کے کافر ماں باپ، اُصول (یعنی دادا وغیرہ) کی بُرائی کرنے سے انہیں اِیذا پہنچے تو اس سے بچنا

ضَروری ہے کہ اب یہ **اِیذائے مُسلِم** ہے اور مسلمان کو ایذا دینا جائز نہیں۔ **(نُزہَةُ الْقارِی ج ۲ ص ۸۸۶)**

شہا منڈلا رہی ہے موت سر پر پھر بھی میرا نفس

گناہوں کی طرف ہر دم ہے مائل یارسول اللہ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم

6 مُردوں کی سنسنی خیز حکایات

لوگوں کی عبرت کیلئے فوت شدہ مسلمانوں کی برائی بیان کرنے میں بھی شرعاً حرج نہیں ہے **مُحَدِّثین کرام** رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلام نے مسلمانوں کو گناہوں سے ڈرانے کیلئے کتابوں میں مرے ہوئے کافِروں کے علاوہ بدمذہبوں اور مسلمانوں کے عذابوں کے بھی تذکِرے فرمائے ہیں چُنانچِہ اس ضِمن میں چھ مُردوں کی سنسنی خیز حکایات مُلاحَظہ فرمائیے:

(1) آگ کا کُرتا

حضرتِ سیِّدُنا ابورافِع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کے ہمراہ بقیع میں گزرا تو آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: اُف! اُف! تو میں نے گُمان کیا کہ شاید آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم میرا اِرادہ فرماتے ہیں۔ میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ! عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کیا مجھ سے کوئی غلطی ہوئی؟ فرمایا: نہیں، بلکہ اس **قَبر** والے شخص کو میں نے بنوفُلاں کے پاس صدقہ وُصول کرنے بھیجا تھا تو اس نے ایک چادر بطورِ **خیانت** بچالی تھی۔ آخر ویسا ہی آگ کا کُرتا اس کو پہنایا گیا۔

(سُنَنِ نَسائی ص ۱۵۰ حدیث ۸۵۹)

سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم سے کچھ چُھپا ہوا نہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! درسِ عبرت دینے کیلئے اِس حدیثِ پاک میں فوت شدہ شخص کے عذابِ قبر کا ذکر کیا گیا ہے۔ اِس روایت سے یہ بھی روزِ روشن کی طرح ظاہر ہوا کہ ہمارے مکّی مَدَنی آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے **علمِ غیب** رکھتے ہیں جبھی تو **قَبر** میں ہونے والے عذاب کے ساتھ ساتھ سببِ عذاب کی بھی ہاتھوں ہاتھ خبر ارشاد فرمادی۔

میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن کا کتنا پیارا عقیدہ تھا چُنانچِہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی **حدائقِ بخشش** شریف کا شِعر سنئے اور ایمان تازہ کیجئے۔

سرِ عرش پر ہے تری گزر، دلِ فرش پر ہے تری نظر
ملکوت و مُلک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عِیاں نہیں

(یعنی **یارسولَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم اللہ ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ کی عنایت سے عرش آپ کی گزر گاہ ہے اور فرش زیرِ نِگاہ ہے۔ اَلغرض ملائکہ کا ہوں یا عالمِ ارواح، کائنات میں کوئی چیز بھی ایسی نہیں جو آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم سے پوشیدہ ہو)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(2) بے دین کی گردن میں سانپ

حَافِظ اَبُوخَلّال نے ''کتاب کراماتُ الاولیاء'' میں اپنی سند سے روایت کی کہ مجھ سے عبداللہ بن ہاشم نے فرمایا: میں ایک میِّت کو نہلانے گیا، جب میں نے اُس کے جسم سے کپڑا کھولا تو اُس کی **گردن پر سانپ لپٹے ہوئے تھے!** میں نے ان سانپوں سے کہا کہ آپ کو اِس پر مُسلَّط کیا گیا ہے اور ہمیں اس کو غسل دینا ہے، اگر آپ اجازت دیں تو ہم اِس کو غسل دے دیں پھر آپ اپنی جگہ واپَس آجایئے، تو وہ **سانپ** ہٹ کر ایک کونے میں ہوگئے۔ جب ہم غسلِ میِّت سے فارِغ ہوئے تو وہ اپنی جگہ واپَس آگئے۔ یہ شخص **بے دینی** (یعنی گمراہی) میں مشہور تھا۔ (شَرحُ الصُّدور ص۱۷۷)

(3) گردن میں سانپ لپٹا ہوا تھا

حضرتِ سیِّدُنا ابواسحاق علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الرَّزّاق **فرماتے ہیں**: مجھے ایک میِّت کو غسل دینے کے لیے بلایا گیا، جب میں نے اُس کے چہرے سے کپڑا ہٹایا تو اُس کی **گردن میں سانپ لپٹا ہوا تھا**، لوگوں نے بتایا کہ یہ صحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضوان کو گالیاں دیتا تھا۔ (معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ) (شَرحُ الصُّدور ص ۱۷۳)

صحابہ کے حق میں خدا سے ڈرو!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَعاذَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ صحابۂ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوان کو گالیاں دینا گناہ، گناہ بُہت سخت گناہ، قطعی حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 192 صَفحات پر مشتمل کتاب، **"سوانحِ کربلا"** صَفْحہ 31 پر ہے: حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مُغَفَّل رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ حُضُور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ میرے اَصحاب کے حق میں خدا سے ڈرو! خدا کا خوف کرو!! انھیں میرے بعد نشانہ نہ بناوٴ، جس نے انھیں محبوب رکھا میری مَحَبَّت کی وجہ سے محبوب (یعنی پیارا) رکھا اور جس نے ان سے بُغض کیا وہ مجھ سے بُغض رکھتا ہے، اس لئے اُس نے ان سے بُغض رکھا، جس نے انھیں اِیذا دی اُس نے مجھے اِیذا دی، جس نے مجھے اِیذا دی اُس نے بیشک خدائے تعالٰی کو اِیذا دی، جس نے **اللہ** تعالٰی کو اِیذا دی قریب ہے کہ **اللہ** تعالٰی اُسے گرفتار کرے۔ (سُنَنِ تِرمِذی ج۵ ص۴۶۳ حدیث۳۸۸۸)

صَحابۂ کرام علیہم الرضوان کا نہایت ادب کیجئے

صدرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ مولٰینا سیِّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی فرماتے ہیں: مسلمان کو چاہیے کہ صَحابۂ کِرام (علیہم الرضوان) کا نہایت ادب رکھے اور دل میں ان کی عقیدت ومَحَبَّت کو جگہ دے۔ ان کی مَحَبَّت حُضُور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی مَحَبَّت ہے اور جو بدنصیب صَحابہ (علیہم الرضوان) کی شان میں بےادَبی کے ساتھ زَبان کھولے وہ دشمنِ خدا اور رسول (عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) ہے۔ مسلمان ایسے شخص کے پاس نہ بیٹھے۔ (سوانح کربلا ص۳۱) میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ؎

اہلسنّت کا ہے بیڑا پار اَصحابِ حُضُور
عزّوجلّ وصلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم
نَجم ہیں اور ناوٴ ہے عِترتِ رسولُ اللہ کی

(یعنی اہلسنّت کا بیڑا پار ہے کیوں کہ صَحابۂ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوان ان کیلئے ستاروں کی مانند اور اہلبیت اَطہار عَلَیْھِمُ الرِّضْوان کشتی کی طرح ہیں)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد
تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُاللّٰہ
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(4) قبر میں بھیانک کالا سانپ

حضرتِ سیِّدُ نا عبداللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما کی خدمت میں کچھ لوگ حاضِر ہوئے اور عرض کی: ہم سفرِ حج پر نکلے ہوئے ہیں، مقامِ صِفاح پر ہمارے قافِلے کا آدمی فوت ہو گیا ہے۔ ہم نے اس کے لئے جب قَبْر کھودی تو **ایک بَہُت بڑا کالا سانپ بیٹھا نظر آیا، جس نے قَبْر کو بھر رکھا تھا** اُسے چھوڑ کر دوسری قَبْر کھودی تو اس میں بھی وُہی سانپ نظر آیا۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خدمت میں اس گمبھیر مسئلے کے حل کی خاطر حاضِر ہوئے ہیں۔ حضرتِ سیِّدُ نا عبداللہ ابن عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا: ''یہ اس کی **خیانت** کی سزا ہے جس کا وہ مرتکب ہوا کرتا تھا۔'' اور بَیْہَقی کے الفاظ یہ ہیں: ذَاکَ عَمَلُہُ الَّذِیْ کَانَ یَعْمَلُ یعنی ''یہ اُس کے عمل کی سزا ہے جو وہ کیا کرتا تھا۔'' آپ حضرات اُسے ان دونوں میں سے کسی ایک قَبْر میں دفن کر دیجئے، خدا کی قسم! اگر اس دنیا کی ساری زمین بھی کھود ڈالیں گے تب بھی ہر جگہ یِہی کچھ پائیں گے۔'' بالآخر ہم نے اُس کو **سانپ بھری قَبْر** میں دفنا دیا۔ واپَس آ کر ہم نے اس کا سامان اس کے گھر والوں کو دے دیا اور اس کی بیوہ سے اس کے اعمال کے بارے میں سُوال کیا تو اس نے بتایا: یہ کھانا بیچتا تھا اور اُس میں سے اپنے گھر والوں کے لئے کچھ نکال لیتا تھا پھر کمی پوری کرنے کے لئے اُس میں اُتنی ہی **مِلاوٹ** کر دیتا تھا۔ (شَرْحُ الصُّدُور ص۱۷۴، شُعَبُ الْاِیمان ج۴ ص۳۳۴ حدیث ۵۳۱۱)

دھوکہ بازی جہنم سے ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ضَرورتاً عبرت کیلئے مُردے کی برائی بیان کرنا جائز تھا جبھی تو حضرتِ سیِّدُ نا عبداللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے اُس مرے ہوئے حاجی کی برائی بیان فرمائی نیز جواز ہی کے سبب بلند پایہ مُحدِّثین نے اس **حکایت** کو اپنی اپنی کتب میں نقل

کیا۔اس **حکایت** سے مِلاوٹ والا مال دھوکے سے بیچنے کی تباہ کاری معلوم ہوئی۔**دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 480 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**بیاناتِ عطاریہ**'' حصّہ اوّل کے صَفْحَہ 218 پر ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب، طبیبوں کے طبیب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا **فرمانِ عبرت نشان** ہے: جو ہمارے ساتھ دھوکہ بازی کرے وہ ہم میں سے نہیں اور مَکْر اور دھوکہ بازی جہنَّم میں ہیں۔(**اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطّبَرانی** ج ۱۰ ص ۱۳۸ حدیث ۱۰۲۳۴) ایک اور مقام پر سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا ہے کہ تین اَشخاص داخِلِ جنّت نہ ہوں گے (۱) دھوکہ باز (۲) بخیل (۳) اِحسان جتانے والا۔ (سُنَنِ تِرمِذی ج ۳ ص ۳۸۸ حدیث ۱۹۷۰)

ملاوٹ والا مال بیچنے کا جائز طریقہ

یہاں وہ لوگ عبرت حاصِل کریں جو **مِلاوٹ** والا مال **دھوکے سے** بیچتے ہیں اگر مرنے کے بعد پکڑ میں آ گئے تو کیا ہوگا! اگر مال **مِلاوٹ** والا ہے اور گاہک کو **مِلاوٹ** وغیرہ کی مِقدار بتا دی یا ملاوٹ بِالکل نُمایاں نظر آ رہی ہے تو ایسا مال بیچنا جائز ہے جبکہ اِس میں سے کچھ چھپایا نہ گیا ہو مَثَلاً **ملاوٹ** کی مقدار بتائی مگر کم بتائی جیسا کہ 50 فیصد **ملاوٹ** تھی اور 25 فیصد کہا یا جتنی **ملاوٹ** اوپر سے نظر آ رہی ہو اس سے زیادہ نیچے **ملاوٹ** کر رکھی ہو اور وہ ظاہر نہ کرے تو ناجائز ہے۔اِسی طرح **دھوکہ** دینے کیلئے اوپر عمدہ پھل اور نیچے یا بیچ میں گلے سڑے پھل رکھنے والوں اور یوں ہی دوسری چیزوں میں **دھوکہ** بازی سے کام لینے والوں کو ان گناہوں سے بچنا چاہئے۔

دھوکہ بازی میں نُحوست ہے بڑی
یاد رکھ اس کی سزا ہو گی کڑی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالیٰ علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُاللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(5) پرندے نے قے کی تو اُس میں سے انسان نکل پڑا!

عِصْمَہ عَبَّادَانِی کہتے ہیں: میں کسی جنگل میں گھوم رہا تھا کہ میں نے ایک گرجا دیکھا، گرجا میں ایک راہب کی خانقاہ تھی اس کے اندر موجود راہب سے میں نے کہا کہ تم نے اِس (ویران) مقام پر جو سب سے عجیب وغریب چیز دیکھی ہو وہ مجھے بتاؤ! تو اُس نے بتایا: میں نے ایک روز یہاں شُتُر مُرغ جیسا ایک **دیو ہیکل سفید پرندہ** دیکھا، اُس نے اُس پتّھر پر بیٹھ کر قے کی، اس میں سے ایک **انسانی سر** نکل پڑا، وہ برابر قے کرتا رہا اور انسانی اعضاء نکلتے رہے اور بجلی کی سی سُرعت (یعنی پُھرتی) کے ساتھ ایک دوسرے سے جُڑتے رہے یہاں تک کہ وہ **مکمّل آدمی** بن گیا! اُس آدمی نے جوں ہی اُٹھنے کی کوشش کی اُس **دیو ہیکل پرندے** نے اُس کے ٹُھونگ ماری اور اُس کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا، پھر نگل گیا۔ کئی روز تک میں یہ خوفناک منظر دیکھتا رہا، میرا یقین **خدا** عَزَّوَجَلَّ کی **قدرت** پر بڑھ گیا کہ واقعی **اللہ** تعالٰی مار کر جلانے پر قادِر ہے۔ ایک دن میں اُس **دیو ہیکل پرندے** کی طرف مُتَوَجِّہ ہوا اور اُس سے دریافت کیا کہ اے پرندے! میں تجھے اُس ذات کی قسم دے کر کہتا ہوں جس نے تجھ کو پیدا کیا کہ اب کی بار جب وہ انسان **مکمّل** ہو جائے تو اس کو باقی رہنے دینا تاکہ میں اس سے اس کا عمل معلوم کر سکوں؟ تو اُس پرندے نے فَصِیح عَرَبی میں کہا: میرے رب عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہی بادشاہت اور بَقا ہے ہر چیز فانی ہے اور وُہی باقی ہے میں اُس کا ایک فِرِشتہ ہوں اور اِس شخص پر مُسَلَّط کیا گیا ہوں تاکہ اس کے گناہ کی سزا دیتا رہوں۔'' جب قے میں وہ انسان نکلا تو میں نے اس سے پوچھا: اے اپنے نفس پر ظلم کرنے والے انسان! تو کون ہے اور تیرا قصّہ کیا ہے؟ اُس نے جواب دیا: میں ''حضرتِ مولائے کائنات **علیُّ الْمُرتَضٰی** شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کا قاتل عبدالرحمٰن ابنِ **مُلجِم** ہوں، جب میں مر چکا تو **اللہ** تعالٰی کے سامنے میری روح حاضِر ہوئی،

اُس نے میرا نامۂ اعمال مجھ کو دیا جس میں میری پیدائش سے لے کر حضرت علی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کو شہید کرنے تک کی ہر نیکی اور بدی لکھی ہوئی تھی۔ پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِس فِرِشتے کو حکم دیا کہ وہ قِیامت تک مجھے عذاب دے۔'' یہ کہہ کر وہ چُپ ہو گیا اور دیوہیکل پرندے نے اِس پر ٹُھونگیں ماریں اور اُس کو نگل گیا اور چلا گیا۔ (شَرحُ الصُّدُور ص ۱۷۵)

ابنِ مُلجَم نے مولیٰ علی کو کیوں شہید کیا؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! مولیٰ علی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کے قاتل کا جو کہ خارجی بددین و گمراہ تھا کیسا دردناک انجام ہوا! وہ بدنصیب کیوں اِتنا بڑا گناہ کرنے کیلئے آمادہ ہوا اِس سلسلے میں حضرتِ علّامہ جلالُ الدّین سُیُوطی شافِعی علیہ رحمۃ اللّٰہِ القوی نے ''مُستدرَک'' کے حوالے سے لکھا ہے کہ ابنِ مُلجِم ایک قِطام نامی خارِجیہ عورت کے عشقِ مجازی میں گرفتار ہو گیا تھا، اُس نے شادی کیلئے مہر میں تین ہزار درہم اور حضرت مولیٰ علی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کے قتل کا مطالبہ رکھا تھا۔ (تاریخُ الْخُلَفاء ص ۱۳۹، اَلْمُستدرَک ج ۴ ص ۱۲۱ رقم ۴۷۴۴) افسوس! عشقِ مجازی میں ابنِ مُلجِم اندھا ہو گیا اور اس نے حضرتِ مولائے کائنات، مولیٰ علی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم جیسی عظیم ہستی کو شہید کر دیا، اِس نابَکار کو وہ عورت تو خاک ملنی تھی ہاتھوں ہاتھ یہ سزا ملی کہ لوگوں نے دیکھتے ہی دیکھتے اُسے پکڑ لیا، بِالآخِر اُس کے بدن کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے ٹوکرے میں ڈال کر آگ لگا دی گئی اور وہ جل کر خاکِستر ہو گیا! اور مرنے کے بعد تا قِیامت جاری رہنے والے اس کے لرزہ خیز عذاب کا ابھی آپ نے تذکِرہ سنا۔ وہ بدبخت، نہ اِدھر کا رہا نہ اُدھر کا رہا۔ حضرت سیِّدُنا ابوالدَّرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بالکل سچ فرمایا ہے کہ ''شہوت کی گھڑی بھر کیلئے پیروی طویل غم کا باعث بنتی ہے۔'' (صحابی کا قول یہیں تک ہے) قابیل بھی تو شَہوت ہی کی وجہ سے حضرتِ سیِّدُنا ہابیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو شہید کر کے برباد ہوا اور برباد بھی کیسا ہوا کہ صرف سُن کر ہی جُھرجُھری آجائے! تو اِس کی بھی حکایت مُلاحَظہ فرمائیے اور شَہوت کی آفت سے ربُّ العزَّت کی پناہ مانگئے:

(6) حوض پر اُلٹا لٹکا ہُوا آدمی

عبدُاللّٰہ کہتے ہیں: ہم چند افراد سمندری سفر پر روانہ ہوئے۔ اِتِّفاقاً چند روز تک اندھیرا چھایا رہا، جب روشنی ہوئی تو ایک بستی آ گئی۔ **عبدُاللّٰہ** کہتے ہیں کہ میں پینے کیلئے پانی کی تلاش میں روانہ ہوا تو بستی کے دروازے بند تھے، میں نے بَہُت آوازیں دیں، کوئی جواب نہ آیا، اسی اَثنا میں دو شَہسوار (یعنی دو گھوڑے سُوار) نُمو دار ہوئے، انہوں نے کہا: اے **عبدَاللّٰہ**! اس گلی میں داخِل ہو جاؤ تو تمہیں پانی کا ایک حوض ملے گا اس میں سے پانی لے لینا اور وہاں کے منظر کو دیکھ کر خوف زدہ نہ ہونا۔ میں نے اُن سے اُن بند دروازوں کے بارے میں دریافت کیا جن میں ہوائیں چل رہی تھیں، انہوں نے بتایا: "یہ وہ گھر ہیں جن میں **مُردوں** کی رُوحیں رہتی ہیں۔" پھر میں **حوض** پر پہنچا تو میں نے دیکھا کہ **ایک شخص پانی پر اُلٹا لٹکا ہوا ہے** وہ اپنے ہاتھ سے پانی لینا چاہتا ہے لیکن ناکام ہو جاتا ہے، مجھے دیکھ کر پکارنے لگا: اے عبدَاللّٰہ! مجھے پانی پلاؤ۔ میں نے برتن لے کر ڈبویا تاکہ اسے پانی پلا سکوں لیکن کسی نے میرا ہاتھ پکڑ لیا، میں نے اُس **لٹکے ہوئے آدمی** سے کہا: اے بندۂ خدا! تو نے دیکھ لیا کہ میں نے اپنی طرف سے کوشِش کی کہ تجھے پانی پلاؤں لیکن میرا ہاتھ پکڑا گیا، تو مجھے اپنا واقِعہ بتا۔ اُس نے کہا: میں حضرتِ **آدم** علیہ السلام کا لڑکا (قابیل) ہوں، جس نے دنیا میں سب سے پہلا قتل کیا۔

(كتاب مَن عاش بَعد المَوت مع موسوعة ابن اَبِی الدُّنیا ج ٦ ص۲۹۷ رقم ٤٨)

قابیل کے سیاہ کارنامے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قابیل شروع میں مسلمان تھا بعد میں مُرتَد ہو گیا تھا، اسی نے دنیا کا سب سے پہلا قتل کیا، اسے دنیا میں یہ سزائیں ملیں کہ قتل کرتے ہی اُس کا گورا رنگ سیاہی میں تبدیل ہو گیا، دل ایک دم سخت ہو گیا، اپنی بہن اِقلیما کو عَدَن کی طرف لیکر بھاگ گیا، حرام اولاد ہوئی، جب بڈّھا ہو گیا تو اُس کی اولاد اِس کو پتّھر مارتی تھی، یہاں تک اپنی اولاد کے پتّھر ہی سے ہلاک ہو گیا۔ ہلاکت کے بعد ملنے والی سزا کا لرزہ خیز واقِعہ آپ سُن چکے۔ **مُفَسِّر** شہیر **حکیمُ الْاُمَّت** حضرتِ مفتی احمد یار خان

علیہ رحمۃ الحنّان **قابیل کے سیاہ کارنامے** بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: حضرتِ آدم علیہ السلام کا حکم نہ ماننا، ناجائز نکاح کا ارادہ کرنا، ہابیل کے قتل کا ارادہ کرنا، ہابیل کے قتل کے بعد مرتد ہوجانا، گانا بجانا، باجے تاشے ایجاد کرنا۔ مزید فرماتے ہیں: مرتد و بے دین کو نبی زادہ ہونا بالکل ہی بیکار ہے، پیغمبر زادگی (صِرف) ایمان کے ساتھ مفید ہے، دیکھو قابیل نبی زادہ تھا مگر ہلاک ہوگیا۔ **(ماخوذاز تفسیر نعیمی جلد۶ ص۴۰۳۔۴۰۵)**

تری رحمتوں ہی سے ایماں ملا ہے نہ ہو اب یہ مجھ سے جدا یا الٰہی عزوجل
مسلماں ہے عطّار تیرے کرم سے ہو ایمان پر خاتمہ یا الٰہی عزوجل

درس میں شرکت میری اصلاح کا سبب بن گئی

ایمان کی حفاظت کا جذبہ پانے **غیبت** کرنے سننے کی خصلت مٹانے، نمازوں اور سنّتوں کی عادت بنانے کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، سنّتوں کی تربیت کیلئے **مَدَنی قافلوں** میں **عاشقانِ رسول** کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کیجئے اور کامیاب زندگی گزارنے اور آخرت سنوارنے کیلئے **مَدَنی انعامات** کے مطابق عمل کرکے روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے رسالہ پُر کیجئے اور ہر مَدَنی ماہ کی 10 تاریخ کے اندر اندر اپنے ذمّے دار کو جمع کروائیے۔ **فیضانِ سنّت** کے درس، انفرادی کوشش، ماہِ رَمضانُ المبارَک میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ اعتکاف کی بھی بڑی برکتیں ہیں! آیئے! اس ضمن میں ایک **مَدَنی بہار** آپ کے گوش گزار کروں۔ بھمبر، کشمیر کے ایک اسلامی بھائی نے کچھ اس طرح تحریر دی کہ میں اُن دنوں فرسٹ ائیر میں پڑھتا تھا، کالج کا آزادانہ ماحول تھا، فلمیں ڈرامے دیکھنے اور گانے باجے سننے کا شوق جُنون کی حد تک تھا حتّٰی کہ اُس گاڑی میں سفر نہیں کرتا تھا جس میں گانے یا فلم نہ ہوتی! ہماری کالونی میں **دعوتِ اسلامی** کے ایک اسلامی بھائی تشریف لائے انہوں نے **فیضانِ سنّت** سے درس دیا اور ایک دُعا یاد کروائی۔ اس سے میں بہُت زیادہ مُتأَثِّر ہوا، اِس کے بعد سے درسِ فیضانِ سنّت سننا شُروع کردیا۔ میرے **مَدَنی**

ماحول سے باقاعِدہ وابستگی کی ایک بَہُت بڑی وجہ ہمارے علاقے کے ایک مبلِّغ کی **انفِرادی کوشش** ہے اُن کا حسنِ اخلاق، اعلیٰ کردار، جذبۂ حسنِ عمل اور مَحبَّت بھرا انداز ہے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میں نے ماہِ **رَمَضانُ المبارَک** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ دس دن کے اعتکاف کی بھی سعادت حاصِل کی۔ اس کا مجھ پر بڑا گہرا اثر ہوا اور میں گناہوں سے تائب ہو گیا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ بیان دیتے وَقت **کشمیر** کی مُشاورت کے ایک رُکن کی حیثیت سے نَمازوں اور سنّتوں کی دھومیں مچانے کی کوشش کر رہا ہوں۔ ساتھ ہی ساتھ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **کشمیر میں دعوتِ اسلامی کی ایک ''مجلس''** کا نگران بنا دیا گیا ہوں اور کشمیر کے ایک ڈویژن کی نگرانی سے بھی مشرّف ہوں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! **درسِ فیضانِ سنّت** کی بَرَکت سے **مَدَنی ماحول** کی طرف رغبت ملی، اسلامی بھائی کی **انفِرادی کوشش** وشفقت نے مزید تقویّت بخشی اور صد کروڑ مرحبا! **مَدَنی ماحول** کے اندر ہونے والے سُنَّتوں بھرے اعتِکافِ رَمَضان نے گناہوں کی گہری کھائی میں گرے ہوئے انسان کو سہارا دے کر نکالا اور اتنی زبردست عظمت بخشی کہ **دعوتِ اسلامی** کے بَہُت سارے ذِمّے داروں کا بھی ذمّے دار بنا دیا۔ کاش! تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں (بشمول سب کے سب چھوٹے بڑے ذمّے داران) روزانہ **دو درسِ فیضانِ سنّت** دینے یا سننے کی ترکیب فرما لیا کریں۔

قبر کی روشنی

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1548 صَفحات پر مشتمل کتاب، '' **فیضانِ سنّت** '' صَفحہ 195 تا 196 پر ہے: درس و بیان کے ثواب کا بھی کیا کہنا! حضرتِ علّامہ جلالُ الدّین سُیوطی الشّافِعی علیہ رحمۃ اللہ القوی ''شَرحُ الصُّدور'' میں نَقل کرتے ہیں: **اللہ** تبارَکَ وَ تعالیٰ نے حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی طرف وحی فرمائی، ''**بھلائی کی باتیں خود بھی سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ، میں بھلائی سیکھنے اور سکھانے والوں کی قبروں کو روشن فرماؤں گا تاکہ ان کو کسی قسم کی**

وَحشت نہ ہو۔ (حِلیۃُ الاَولیاء ج۶ ص۵ حدیث ۷۶۲۲)

قبریں جگمگا رہی ہوں گی

اِس روایت سے نیکی کی بات سیکھنے سکھانے کا اجر و ثواب معلوم ہوا ۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سیکھنے سکھانے کی نیّت سے سُنّتوں بھرا بیان کرنے یا درس دینے اور سننے والوں کے تو وارے ہی نیارے ہو جائیں گے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُن کی قبریں اندر سے جگمگ جگمگ کر رہی ہوں گی اور انہیں کسی قسم کا خوف محسوس نہیں ہوگا۔ اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ **اِنفرادی کوشِش** کرتے ہوئے نیکی کی دعوت دینے والوں، **مَدَنی قافِلے** میں سفر اور فکرِ مدینہ کر کے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ روزانہ پُر کرنے کی ترغیب دلانے والوں اور سنّتوں بھرے اجتماع کی دعوت پیش کرنے والوں بہ نیّت ثواب نیز مُبلّغین کی نیکی کی دعوت کو سننے والوں کی قُبور بھی اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ حُضُور مُفِیضُ النُّور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے نور کے صدقے نورٌ علیٰ نور ہوں گی۔

قبر میں لہرائیں گے تا حَشر چشمے نور کے
عزوجل و صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم
جلوہ فرما ہوگی جب طَلعَت رسولُ اللہ کی (حدائقِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد
تُوبُوا اِلَی اللہ! اَسْتَغْفِرُاللّٰہ
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دعوت میں غیبت کی حکایت

حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الاکرم کہیں کھانے کی دعوت پر تشریف لے گئے، لوگوں نے آپس میں کہا کہ فُلاں شخص ابھی تک نہیں آیا۔ ایک شخص بولا: وہ **موٹا تو بڑا سُست** ہے۔ اس پر حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الاکرم

اپنے آپ کو ملامت کرتے ہوئے فرمانے لگے: افسوس! میرے پیٹ کی وجہ سے مجھ پر یہ آفت آئی ہے کہ میں ایک ایسی مجلس (یعنی بیٹھک) میں پہنچ گیا جہاں ایک مسلمان کی **غیبت** ہورہی ہے۔ یہ کہہ کر وہاں سے واپَس تشریف لے گئے اور (اس صدمے سے) تین (اور بَروایتِ دیگر سات) دن تک کھانا نہ کھایا۔ (تَنبِیہُ الْغافِلین ص۸۹)

”غیبت کرنا گناہِ کبیرہ ہے“ کے اُنیس حُرُوف کی نسبت سے کسی کو سُست وغیرہ کہنے کے مُتَعلِّق 19 مثالیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے مسلمان کی آبرو ریزی بالکل برداشت نہیں کرتے اور ایسی بیٹھکوں اور دعوتوں کو بھی ترک کر دیتے ہیں جہاں مسلمانوں کی **غیبتوں** کا سلسلہ ہو۔ کیا کبھی ہم بھی کسی **غیبتوں بھری** دعوت یا بیٹھک سے ”واک آؤٹ“ ہوئے؟ ہاں، وہاں سے اٹھ کر چل دینے سے پہلے اپنی بات کا وزن دیکھنا ہوگا یعنی اگر یہ ظنِّ غالِب ہو کہ سمجھانے سے **غیبت** کرنے والے توبہ کرلیں گے تب تو انہیں **غیبت** سے باز رکھنا آپ پر واجِب ہو جائے گا اور اگر ایسی صورت نہیں تو جس طرح ممکن ہو **غیبت** سننے سے بچئے اور اگر فِتنہ وفساد کا خوف نہ ہو تو وہاں سے اُٹھ کر چل دیجئے۔ چونکہ **غیبت** کی جائز صورتیں بھی موجود ہیں لہٰذا سمجھانے اور اُٹھ کر جانے والے کے پاس اتنا علم ہونا ضَروری ہے جس سے وہ یہ طے کرسکے کہ واقِعی گناہوں بھری **غیبت** ہورہی ہے۔ اِس **حکایت** سے معلوم ہوا کہ پیٹھ پیچھے کسی کو ”موٹا“ اور ”سُست“ کہنا بھی **غیبت** میں داخل ہے۔ **موٹا** اور **سُست** دونوں الگ الگ الفاظ ہیں یعنی اگر کسی بھاری بھر کم آدمی کو پیچھے سے بلا اجازتِ شرعی **موٹا** کہا تب بھی **غیبت** ہے اِسی طرح بِلا اجازتِ شرعی پیچھے سے کسی کو ❀ سست ❀ کاہل ❀ ناکارہ ❀ ڈھیلا ❀ کام چور ❀ نکمّا ❀ نکھٹّو ❀ گنوار ❀ جاہل ❀ ان پڑھ ❀ کم عقل ❀ احمق ❀ بے وقوف ❀ نادان ❀ پگلا ❀ باؤلا ❀ پاگل ❀ دیر سے سمجھنے والا ❀ موٹی عقل والا وغیرہ کہنا بھی **غیبت** ہے۔

مِرے سر پہ عِصیاں کا بار آہ مولیٰ عزوجل! بڑھا جاتا ہے دم بدم یاالٰہی عزوجل

زمیں بوجھ سے میرے پھٹتی نہیں ہے یہ تیرا ہی تو ہے کرم یاالٰہی عزوجل

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُاللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دونوں جہاں کی ذِلّت

میرے آقا اعلیٰحضرت ،اِمامِ اَہلسنّت، ولیٔ نِعمت،عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المَرْتَبت،پروانۂ شمعِ رِسالت ،مُجَدِّدِ دین ومِلَّت، حامیٔ سنّت ، ماحِیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت ، پیرِ طریقت،باعثِ خَیْر وبَرَکت،حضرتِ علّامہ مولیٰنا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن **فتاوٰی رضویہ** شریف جلد 24 صَفْحَہ 347 پر فرماتے ہیں: جومظلوم کی دادرَسی پر قادِر ہو اور نہ کرے تو اس کیلئے ذِلّت کا عذاب ہے۔حدیث میں ہے کہ **رسولُ اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: **''جس شخص کے سامنے اس کے مسلمان بھائی کی غیبت کی جائے اور یہ اُس کی مدد پر قادِر ہو اور نہ کرے، اللہ تعالٰی اسے دنیا وآخرت میں پکڑے گا۔''** (ذَمُّ الْغِیبَۃِ لِابْنِ اَبِی الدُّنیا ص ۱۳۴ رقم ۱۰۸) **مزید** اِسی جلد کے صَفْحَہ 426 تا 427 پر لکھتے ہیں: **''نبیِّ کریم** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: **''جس شخص کے سامنے کسی مسلمان کی بے عزّتی کی جائے اور وہ طاقت کے باوُجود اُس کی امداد نہ کرے تو قِیامت کے دن اللہ تعالٰی اسے لوگوں کے سامنے ذلیل ورُسوا کرے گا۔''** (مُسندِ اِمام احمد ج ۵ ص ۴۱۲ حدیث ۱۵۹۸۵) **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ یہ حدیثِ پاک لکھنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں: اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ مسلمان کی (غیبت وغیرہ کے ذَرِیعے) بے عزّتی کو دیکھ کر **خاموش رہنا** ایسے (یعنی قِیامت کی رُسوائی کے) عذاب کا باعث ہے تو خود

اُسے (یعنی کسی مسلمان کو غیبت وغیرہ کے ذریعے) ذلیل کرنے کے درپے ہونا اور جس (منصب اور) مرتبے کی وجہ سے اسے مسلمانوں کے نزدیک **عزّت** حاصل ہو اُس میں (غیبتوں، الزام تراشیوں اور بدگمانیوں وغیرہ کے ذَرِیعے) رَخنہ اندازی (یعنی خَلَل ڈالنے) کی کوشِش کرنا کس قدَر عذاب اور **اللہ** تعالیٰ کے غَضَب کا سبب ہوگا! (فتاوٰی رضویہ)

اللہ کی دی ہوئی عزّت کون چِھین سکتا ہے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ رِوایات اور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فَرمُودات (یعنی ارشادات) سے وہ حَضَرات عبرت حاصل کریں جو بِلا اجازتِ شَرعی کسی سُنّی عالم، پیشوا، سربراہ کسی تنظیمی ذِمّے دار یا کسی بھی عام مسلمان کے پیچھے پڑ جاتے ہیں۔ اُس کو ہَدَفِ تنقید بناتے ہوئے اُس کی عزّت اُچھالنے لگتے ہیں، یوں **غیبتوں**، چُغلیوں، تُہمتوں، بدگُمانیوں، عیب دریوں، دل آزاریوں اور نہ جانے کن کن گناہوں کے مُرتَکِب ہوتے ہیں۔ جس کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے مُعَزَّز کیا ہو اُس کی **عزّت** کون چھین سکتا ہے! سنو! سنو! جو بدنصیب بِلا وجہ شرعی کسی مسلمان کی مخالفت کرتے ان کو بدنام کرتے پھرتے ہیں ایسوں کے بارے میں قراٰنِ کریم کیا فرماتا ہے چُنانچِہ پارہ 18 سورۃُ النّور آیت نمبر 19 میں اللہُ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عبرت نشان ہے:

اِنَّ الَّذِیۡنَ یُحِبُّوۡنَ اَنۡ تَشِیۡعَ الۡفَاحِشَۃُ فِی الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ۙ فِی الدُّنۡیَا وَ الۡاٰخِرَۃِ ؕ

ترجَمۂ کنزالایمان: وہ لوگ جو چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں بُرا چرچا پھیلے ان کے لئے دردناک عذاب ہے دنیا اور آخرت میں۔

مجھے غیبتوں سے تو محفوظ فرما پئے سرورِ دو جہاں یاالٰہی
جو شاہِ مدینہ کی نعتیں سنائے عطا کر دے ایسی زَباں یاالٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللہ! اَستَغفِرُاللہ

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

آقا صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے خواب میں فرمایا!

غیبت کرنے سننے کی عادت نکالنے، نمازوں اور سنّتوں پر عمل کی عادت ڈالنے کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، سنّتوں کی تربیت کیلئے **مَدَنی قافِلوں** میں **عاشقانِ رسول** کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کیجئے اور کامیاب زندگی گزارنے اور آخرت سنوارنے کیلئے **مَدَنی انعامات** کے مطابِق عمل کر کے روزانہ فکرِ مدینہ کے ذَرِیعے رسالہ پُر کیجئے اور ہر مَدَنی ماہ کی 10 تاریخ کے اندر اندر اپنے ذمّے دار کو جمع کروایئے۔ آیئے ''مسجِد بھرو اجتماع'' کی ایک انوکھی **مَدَنی بہار** سنتے ہیں چُنانچِہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ 10 ستمبر 2004 بروز جمعۃُ المبارک تحصیل ٹُھری میر واہ سے مُتَّصِل ''گوٹھ حاجی الیاس خاص خیلی'' (پاکستان) کی **جیلانی مسجد** میں بعد نمازِ عشاء ''مسجد بھرو اجتماع'' ہوا۔ مُبلّغِ دعوتِ اسلامی نے سُنّتوں بھرا بیان فرمایا اور تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی کے بینَ الاقوامی اجتماع** ستمبر (2004) میں شرکت اور ہاتھوں ہاتھ **مَدَنی قافِلے** میں سفر کی بھر پور ترغیب دلائی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ 7 اسلامی بھائی 12 دن کے **مَدَنی قافِلے** کیلئے ہاتھوں ہاتھ تیّار ہوگئے۔ اُسی رات اُسی گاؤں کے ایک خوش نصیب اسلامی بھائی جو کہ **دُرُود شریف** پڑھتے پڑھتے سوئے تھے ان کو **سرکارِ رسالت مآب** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی **خواب** میں زیارت ہوئی، میٹھے میٹھے آقا مدینے والے **مصطفٰے** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے **سلام** ارشاد فرمانے کے بعد خود ہی اپنا تعارُف بھی کروایا کہ **میں محمد** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہوں اور جو کچھ ارشاد فرمایا اُس میں یہ بھی تھا'' تمہارے گاؤں پر خُصُوصی کرم ہوگیا ہے۔'' مزید ارشاد فرمایا: ''جو چِہرے پر **داڑھی سجائے** اس کی مجھ سے مَحبَّت ہے اور جو **داڑھی مُنڈائے** اس کی مجھ سے مَحبَّت نہیں اور تُو روز تہجُّد کی نیّت کرتا ہے مگر سُستی کر جاتا ہے، اُٹھ اور **تہجُّد** ادا کر۔'' جب بھرے **مجمع** میں اُس اسلامی بھائی نے قسم کھا کر اپنا

خواب سنایا تو سن کر کئی اسلامی بھائیوں نے **چِہرے پر داڑھی سجانے** اور **مَدَنی قافِلوں** میں سفر پر جانے کی نیّتیں کیں۔

گوٹھ میں گاؤں میں، دھوپ میں چھاؤں میں، سب سے کہتے رہیں، قافِلے میں چلو

جنگل و کوہ میں، کوہ کی کھوہ میں، دیں کے ڈنکے بجیں، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مسجد بھرو اجتماع مرحبا!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سبحٰنَ اللہ! ''مسجد بھرو اجتماع'' کی برکتوں کی بھی کیا بات ہے! بعض اوقات سیاسی طور پر ''جیل بھرو'' تحریک چلائی جاتی ہے، **دعوتِ اسلامی** چونکہ سنّتوں بھری **غیر سیاسی** مَدَنی تحریک ہے یہ **مسجد بھرو** کے عزائم رکھتی ہے اور چاہتی ہے کہ بس کسی طرح بھی امّت کا بچّہ بچّہ **نمازی** بن جائے۔ اِس **مَدَنی بہار** کا اَہم حصّہ خواب میں محبوبِ ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت اور یہ **پیغامِ رسالت** ہے: جو چِہرے **پر داڑھی سجائے** اُس کی مجھ سے مَحَبَّت ہے اور جو **داڑھی مُنڈائے** اُس کی مجھ سے مَحَبَّت نہیں۔ خواب کی اس بات کی تائید اِس حدیثِ پاک سے ہوتی ہے جس میں یہ **فرمانِ مصطفٰے** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جو میری سنّت اختیار کرے وہ میرا اور جو میری سنّت سے منہ پھیر لے وہ میرا نہیں۔

(تاریخ دمشق لابن عساکِر ج۳۸ص۱۲۷)

داڑھی کے مُتَعلِّق ایک عبرتناک خواب

میں (سگِ مدینہ عُفِیَ عنہ) دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی قافِلے** کے ہمراہ مختلف شہروں کا سفر کرتا ہوا ھند کے صوبہ گجرات کے ایک ساحلی شہر ''وَیراوَل'' حاضِر ہوا، وہاں ایک کلین شیو نوجوان سے ملاقات ہوئی جس نے مجھ سے کچھ اس طرح خواب بیان کیا: میں نے دیکھا، سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کسی کے زانو پر سرِ انور رکھ کر لیٹے ہوئے ہیں، قریب ہی **دعوتِ اسلامی** کا ایک مبلِّغ حاضِر ہے، **سرکارِ مدینہ** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اُس مبلِّغِ دعوتِ اسلامی سے فرمانے لگے: (الفاظ یاد نہیں مضمون کچھ اِس طرح تھا)

''میرے اُمّتی داڑھی مُنڈواتے ہیں اِس سے میرے سینے میں دَرد ہوتا ہے۔'' یہ سن کر اُس مبلِّغ نے مجھ کلین شَیو کے چِہرے پر اپنے دونوں ہاتھ پھیر دیئے اور میری آنکھ کُھل گئی۔ (غالِباً وہ خواب تازہ ترین تھا اُس نوجوان نے میرے سامنے داڑھی بڑھانے کے عزم کا اظہار کیا)

آقا صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کی مُحبَّت کی نشانی سجا لیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس نے ابھی تک داڑھی نہیں رکھی اس کو چاہئے کہ اپنے میٹھے میٹھے مَدَنی محبوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مَحبَّت کی نشانی **داڑھی شریف** اپنے چِہرے پر سجا لے، اب تک مُنڈائی یا ٹھوڑی کے نیچے ایک مُٹّھی سے گھٹائی اس سے **توبہ** بھی کرلے۔ شیطٰن لاکھ روکے داڑھی کے مُتَعَلِّق **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کا دل ہلا دینے والا رسالہ ''**کالے بچّھو**'' (صَفحات 25) کا مُطالَعہ کیجئے۔ نیز مکتبۃُ المدینہ کی جاری کردہ ''کالے بچھو'' نامی آڈیو کیسٹ سنئے یا V.C.D. دیکھئے۔

سرکار کا عاشق بھی کیا داڑھی منڈاتا ہے
کیوں عشق کا چہرے سے اظہار نہیں ہوتا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُاللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سُود سے بڑا گناہ کون سا ہے؟!

حُضُور سیِّدُ الْمُبلِّغین، جنابِ رَحمَۃٌ لِّلْعٰلمِین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضوان سے دریافت فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک **سُود** سے بڑا گناہ کون سا ہے؟ صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضوان نے عرض

کی :وَاللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعلَمُ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ اوراس کا رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بہتر جانتے ہیں۔فرمایا: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک **سُود** سے بڑھ کر گناہ ہے **مسلمان کی عزّت** کو حلال سمجھنا۔ پھر رسولِ اکرم، **نُورِ مُجَسَّم** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یہ آیتِ کریمہ تِلاوت فرمائی:

وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَیْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِیْنًا ﴿۵۸﴾ (پ ۲۲، الاحزاب:۵۸)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور جو ایمان والے مردوں اور عورتوں کو بے کئے ستاتے ہیں انہوں نے بہتان اور کھلا گناہ اپنے سر لیا۔

(شُعَبُ الایمان لِلبَیہقی ج۵ ص۲۹۸ حدیث ۶۷۱۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً مسلمان کی **عزّت پر** ہاتھ ڈالنا سُود جیسے گناہِ بد سے بھی بدترین ہے۔اس ضمن میں مزید تین **فرامینِ مصطفٰے** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مُلاحظہ فرمایئے:

مسلمان کی عزّت پر ہاتھ ڈالنا سود سے بڑا گناہ ہے

﴿1﴾ آدمی کو ملنے والا سود کا ایک **درہم** اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک چھتیس (36) بار زنا کرنے سے زیادہ برا ہے اور بے شک **سُود** سے بڑھ کر گناہ کسی مسلمان کی بے عزّتی کرنا ہے۔(ذَمُّ الْغِیبَۃ لِابْنِ اَبِی الدُّنیا ص۸۰ حدیث ۳۶) ﴿2﴾ **سُود** بَہَتّر (72) گناہوں کا مجموعہ ہے اور ان میں سے ادنیٰ ترین اپنی ماں سے زنا کرنے کی طرح ہے اور بے شک **سُود** سے بڑھ کر گناہ کسی مسلمان کی **بے عزّتی** کرنا ہے۔(اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط ج۵ ص۲۲۷ حدیث ۷۱۵۱) ﴿3﴾ بدترین **سُود** مسلمان کی آبرو میں ناحق دست درازی ہے۔(سُنَنِ ابوداوٗد ج ۴ ص ۳۵۳ حدیث ۴۸۷۶) حدیث پاک نمبر 3 کے تحت **مُفَسِّرِ** شہیر **حکیمُ الْاُمَّت** حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: یعنی سودخواری بدترین گناہ ہے جیسے ماں کے ساتھ

غیبت سے روکنے کے چار فضائل

مسلمان کی غیبت کرنے والے کو روکنے کی قدرت ہونے کی صورت میں روک دینا واجِب ہے، روکنا ثوابِ عظیم اور نہ روکنا باعِث عذابِ الیم (یعنی دردناک عذاب کا باعث) ہے اس ضِمن میں چار **فرامینِ مصطفٰے** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مُلاحَظہ فرمائیے:

﴿1﴾ جس کے سامنے اس کے مسلمان بھائی کی **غیبت** کی جائے اور وہ اس کی مدد پر قادِر ہو اور مدد کرے، **اللہ** تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی مدد کرے گا اور اگر باوُجُودِ قدرت اس کی مدد نہیں کی تو **اللہ** تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اسے پکڑے گا۔(مُصَنَّف عَبد الرَّزّاق ج ۱۰ ص ۱۸۸ رقم ۲۰۴۲۶) ﴿2﴾ جو شخص اپنے بھائی کے گوشت سے اس کی **غیبت** (عدم موجودگی) میں روکے (یعنی مسلمان کی غیبت کی جارہی تھی اس نے روکا) تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پر حق ہے کہ اُسے جہنَّم سے آزاد کردے۔(مِشکاۃُ المَصابِیح ج ۳ ص ۷۰ حدیث ۴۹۸۱) ﴿3﴾ جو مسلمان اپنے بھائی کی آبرو سے روکے (یعنی کسی مسلم کی آبرو ریزی ہوتی تھی اس نے منع کیا) تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پر حق ہے کہ قیامت کے دن اس کو جہنَّم کی آگ سے بچائے۔ اس کے بعد اس آیت کی تلاوت فرمائی: **وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ** ﴿۴۷﴾ (ترجَمۂ کنزالایمان: اور ہمارے ذمۂ کرم پر ہے مسلمانوں کی مدد فرمانا۔ (پ ۲۱ الروم: ۴۷) (شرحُ السنّۃ ج ۶ ص ۴۹۴ حدیث ۳۴۲۲) ﴿4﴾ جہاں مردِ مسلم کی ہَتکِ حُرمت (یعنی بے عزّتی) کی جاتی ہو اور اس کی آبرو ریزی کی جاتی ہو ایسی جگہ جس نے اُس کی مدد نہ کی (یعنی یہ خاموش سنتا رہا اور اُن کو مَنع نہ کیا) تو **اللہ** تعالیٰ اس کی مدد نہیں کرے گا جہاں اسے پسند ہو کہ مدد کی جائے اور جو شخص مردِ مسلم کی مدد کرے گا ایسے موقع پر جہاں اُس کی ہتکِ حُرمت (یعنی بے عزّتی) اور آبرو ریزی کی جارہی ہو، **اللہ** تعالیٰ اُس کی مدد فرمائے گا ایسے موقع پر جہاں اسے محبوب (یعنی پسند) ہے کہ مدد کی جائے۔ (سُنَنِ ابوداوٗد ج ۴ ص ۳۵۵ حدیث ۴۸۸۴)

کعبۂ معظّمہ میں زِنا کرنا، سودخوار کو **اللہ رسول** سے جنگ کرنے کا الٹی میٹم دیا گیا ہے، یہ تو **مالی سُود** کا حال ہے، **مسلمان کی آبرو** چُونکہ مال سے زیادہ عزیز اور قیمتی ہے اسی لئے مسلمان کی آبرو ریزی (غیبت وغیرہ کر کے)، اسے ذلیل کرنا **بدترین سُود** قرار دیا گیا۔ (مِراۃ ج ۶ ص ۶۱۸)

بالیقین ایسے مسلماں ہیں بڑے ہی ناداں
اہلِ اسلام کی **غیبت** جو کیا کرتے ہیں
جو ہیں سلطانِ مدینہ کے حقیقی عاشق
غیبت و چُغلی وتہمت سے بچا کرتے ہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُاللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مسلمان کی عزّت کی حفاظت کا ثواب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ کے سامنے جب بھی کوئی آدمی کسی اسلامی بھائی کی خطا یا اُس کے عیب کا تذکرہ اُس کی موجودگی میں یا پسِ پُشت (یعنی پیٹھ پیچھے) شروع کرے تو سننے میں اگر کوئی مصلحتِ شرعی نہ ہو تو فوراً **احترامِ مسلم** کا لحاظ کرتے ہوئے ثوابِ آخرت کمانے کی نیّت سے اپنے اسلامی بھائی کی **عزّت** کی حفاظت کرنے کی ترکیب کیجئے۔ تاجدارِ رسالت، مصطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، سراپا عظمت وشرافت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عافیت نشان ہے: جو اپنے (مسلمان) بھائی کی پیٹھ پیچھے اُس کی عزّت کا تحفُّظ کرے تو اللہ عزَّوَجَلَّ کے ذمّۂ کرم پر ہے کہ وہ اُسے جہنّم سے آزاد کر دے۔ (مُسندِ اِمام احمد ج ۶ ص ۴۶۱) حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رء ُوفٌ رَّحیم علیہ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَ التَّسلیم نے ارشاد فرمایا: جس نے دُنیا میں اپنے بھائی کی عزّت کی حفاظت کی، اللہ عَزَّوَجَلَّ قِیامت کے دن ایک فِرِشتہ بھیجے گا جو جہنّم سے اس کی حفاظت فرمائے گا۔ (ذَمُّ الْغِیبَۃِ لِابْنِ اَبِی الدُّنیا ص ۱۳۱ حدیث ۱۰۵)

غیبت کرنے والے کے سامنے تعریف

ہمارے اَسلاف رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالٰی کسی سے **مسلمان کی غیبت** سنتے تو اُسے **فوراً ٹوکتے** اور ان کا انداز بھی کتنا حَسین ہوتا! چُنانچِہ **حضرت** سیِّدُ نا عبدُاللہ بن مبارَک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی مجلس میں ایک شخص نے سیِّدُ نا **امامِ اعظم ابوحنیفہ** رضی اللہ تعالٰی عنہ کی **غیبت** کی تو آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ارشاد فرمایا: اے شخص! تُو امام کے عیب کیوں بیان کرتا ہے! ان کی شان تو یہ تھی کہ **پینتالیس** سال تک ایک وُضو سے **پانچوں وقت کی نماز** ادا کرتے رہے۔ (اَلْخَیْراتُ الْحِسان لِلْھَیْتَمی ص۱۱۷ ، رَدُّالْمُحتار ج ۱ ص ۱۵۰)

غیبت کرنے والے سے پیچھا چھڑانے کا طریقہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ المبین کا گناہوں بھری **غیبت** سننے سے بچنے کا جذبہ مرحبا! کاش! صد کروڑ کاش! ہمارا یہ ذِہن بن جائے کہ جُوں ہی کسی مسلمان کا مَنفی (NEGATIVE) تذکِرہ نکلے فوراً خبردار ہو جایئے اور غور کیجئے، اگر وہ تذکِرہ **غیبت** پر مبنی یا **غیبت** کی طرف لے جانے والا ہو تو فوراً اِس سے باز آجایئے، اگر کوئی اور آدمی یہ گفتگو کرنے لگا ہو تو اُس کو مناسِب طریقے پر روک دیجئے، اگر وہ باز نہ آئے تو وہاں سے اُٹھ جایئے، اگر اُسے روکنا یا اپنا وہاں سے ہٹنا ممکن نہ ہو تو دل میں بُرا جانیئے، ترکیب سے بات بدل دیجئے اُس گفتگو میں دلچسپی مت لیجئے، مَثَلاً اِدھر اُدھر دیکھنے لگ جایئے، منہ پر بیزاری کے آثار لایئے، بار بار گھڑی دیکھ کر اُکتاہٹ کا اِظہار فرمایئے، **ممکن** ہو تو استنجا خانے کا کہہ کر ہی اٹھ جایئے اور پھر آپ کا کہا جھوٹ نہ ہو جائے اس لئے استنجا بھی کر لیجئے۔ ''**غیبت گاہ**'' میں حاضِر رہنے کے بجائے مجبوراً استنجا خانے میں وقت گزارنا بَہُت مناسِب عمل ہے **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اس پر بھی ثواب ملیگا۔

اَخلاق ہوں اچّھے مِرا کردار ہو ستھرا
محبوب صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کے صدقے میں مجھے نیک بنادے

غیبت کرنے والے کو اشارے سے نہیں زبان سے روکئے

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی کے فرمانِ والا شان کا خُلاصہ ہے: جہاں **غیبت** ہو رہی ہو اور یہ (مُرُوَّت میں نہیں بلکہ) ڈر کے سبب زَبان سے روک نہیں سکتا تو دل میں بُرا جانے تو اب اِسے گناہ نہیں ہوگا، اگر وہاں سے اُٹھ کر جاسکتا ہے یا گفتگو کا رُخ بدل سکتا ہے مگر ایسا نہیں کرتا تو **گنہگار** ہے، اگر زبان سے کہہ بھی دیتا ہے کہ ''خاموش ہو جاؤ'' مگر دل سے سننا چاہتا ہے تو یہ **مُنافقت** ہے اور جب تک دل سے بُرا نہ جانے گناہ سے باہَر نہ ہوگا، فَقَط ہاتھ یا اپنے اَبرو یا پیشانی کے اِشارے سے چُپ کرانا کافی نہ ہوگا کیوں کہ یہ سُستی ہے اور **غیبت** جیسے گناہ کو معمولی سمجھنے کی علامت ہے، (اگر فساد کا اندیشہ نہ ہو تو) **غیبت** کرنے والے کو سختی سے واضح الفاظ میں روکے۔ **(اِحیاءُ العُلوم ج ۳ ص ۱۸۰)**

تاجدارِ مدینۂ منوّرہ، سلطانِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: جس شخص کے پاس کسی مومن کو ذلیل کیا جارہا ہو اور وہ طاقت (رکھنے) کے باوُجُود اس کی مدد نہ کرے **اللہ** تعالیٰ قِیامت کے دن لوگوں کے سامنے اسے رُسوا کرے گا۔ **(مُسندِ اِمام احمد ج۵ ص ۴۱۲ حدیث ۱۵۹۸۵)**

عُلما کو عوام نہ ٹوکیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غیبت سے روکنے والے کیلئے اتنی معلومات ہونا ضَروری ہے کہ وہ گناہوں بھری **غیبت** کی پہچان رکھتا ہو نیز روکتے وَقت اپنی بات کا وَزن دیکھنا بھی بَہُت ضَروری ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ کسی کو مَنع کریں اور کوئی فِتنہ کھڑا ہو جائے یہ بات بھی ذِہن میں رکھئے کہ بعض اوقات بالخصوص اہلِ علم حضرات کی کوئی بات سرسری طور پر سننے والے کو **غیبت** لگتی ہے مگر درحقیقت وہ گناہوں بھری **غیبت** نہیں ہوتی کیوں کہ **غیبت** کی جائز صورتیں بھی موجود ہیں، مُحاورہ ہے: **خَطائے بُزُرگان گرِفتَن خَطا اَسْت** یعنی ''بُزُرگوں پر اعتراض کرنا ان کی خطا پکڑنا خود خطا ہے۔'' لِہٰذا علمائے کرام کو عوام ہرگز نہ ٹوکیں اور ان کے لئے دل میں مَیل بھی نہ لائیں۔ ہاں اگر آپ کو **غیبت** کے بارے میں معلومات ہوں اور وہ عالم صاحب واقِعی صریح **غیبت** کر رہے

ہوں تو وہاں سے اُٹھ جائیے، ممکن ہو تو بات کا رُخ بدل دیجئے اگر ہٹنا یا بات بدلنا اور کسی طرح سے **غیبت** سننے سے بچنا ممکن نہ ہو تو دل میں بُرا جانتے ہوئے حتَّی المقدور بے توجُّہی برتئے۔ اگر ''ہاں'' میں سر ہلائیں گے یا دلچسپی اور تعجب کا اظہار کریں گے، تائید میں ''اچھا''،'جی'، اوہو' وغیرہ آوازیں نکالیں گے تو گنہگار ہوں گے۔

عالم کو ٹوکنے کے متعلّق فرمانِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

میرے آقا اعلیٰحضرت ،اِمامِ اَہلسنّت، ولیِ نِعمت،عظیمُ البَرکت، عظیمُ المَرتَبت،پروانۂ شمعِ رِسالت ،مُجَدِّدِ دین ومِلَّت، حامیٔ سنّت ، ماحِیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت ، پیرِ طریقت،باعثِ خَیر وبَرَکت، حضرتِ علّامہ مولیٰنا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فتاوٰی رضویہ جلد23 صَفْحَہ 708 پر لکھتے ہیں: علماء پر عوام کو (حق) اعتراض نہیں پہنچتا اور جو مشہور بمعرفت ہو اُس کا مُعامَلہ زیادہ نازُک ہے ہر عامی مسلمان کے لئے حکم ہے کہ اُس کے (یعنی اُس عام مسلمان کے بھی) ہر قول وفعل کے لئے ستّر (70) مَحملِ حَسَن (یعنی اچھے اِحتمالات اور جائز تاویلات) تلاش کرو، (ان عوام پر بھی بدگمانی مت کرو) نہ کہ عُلماء ومشائخ جن پر **اِعتِراض** کا عوام کو کوئی حق (ہی حاصِل) نہیں! یہاں تک کہ کُتُبِ دِینیہ میں تَصرِیح (یعنی صاف لکھا) ہے اگر صَراحَۃً نَماز کا وَقت جارہا ہے اور عالم نہیں اُٹھتا تو جاہل کا یہ کہنا گستاخی ہے کہ ''نَماز کو چلئے''، وہ (یعنی عالم) اِس (یعنی غیرِ عالم) کے لئے ہادِی (یعنی رہنما) بنایا گیا ہے نہ کہ یہ (جاہل) اُس (عالم) کے لئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(فتاوٰی رضویہ ج۲۳ ص۷۰۸)

سنوں نہ فحش کلامی نہ غیبت و چغلی   تری پسند کی باتیں فقط سنا یا رب عزّوجل
کریں نہ تنگ خیالاتِ بد کبھی کر دے   شعور وفکر کو پاکیزگی عطا یا رب عزّوجل

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جس کو سلامتی کی دُعا دی اسی کی غیبت!!!

کسی کو **سلام** کر کے جان و مال اور عزّت و آبرو وغیرہ کی سلامتی کی دعا دی اور پھر جوں ہی وہاں سے ہٹے **مَعَاذَاللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اُسی کی عزّت اُچھالنی یعنی **غیبت** کرنی شروع کردی یہ کیسا عجیب مُعاملہ ہے! جی ہاں، ''**السّلامُ علیکم**'' کے معنیٰ ہیں: ''تم پر سَلامتی ہو۔'' لگے ہاتھوں **سلام کی نیّت** بھی ملاحظہ فرمالیجئے چُنانچہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی اِدارے **مکتبۃُ المدینہ** کی مطبوعہ بہارِ شریعت حصہ 16 صَفْحَہ 102 پر لکھے ہوئے جُزْئِیّے کا خلاصہ ہے: ''**سلام** کرتے وَقت دل میں یہ نیّت ہو کہ جس کو **سلام** کرنے لگا ہوں اِس کا مال اور عزّت و آبرو سب کچھ میری حفاظت میں ہے اور میں ان میں سے کسی چیز میں دَخل اندازی کرنا **حرام** جانتا ہوں۔'' (رَدُّالْمُحتار ج ۹ ص ۶۸۲) **عارِف بِاللّٰہ** ! حضرتِ سیِّدُنا شیخ ابوطالِب **مکّی** علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: **اَللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے مُلاقات کے وقت **سلام** کرتے تو اس سے یہ مُراد لیتے کہ تو میری طرف سے سلامت رہا، میں تیری **غیبت** اور مَذَمَّت نہیں کروں گا۔ (قوتُ القُلوب ج ۱ ص ۳۴۸)

کروں کسی کی بھی **غیبت** نہ میں کبھی یا ربّ عَزَّوَجَلَّ — خدائے پاک کرم! از پئے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم یا ربّ عَزَّوَجَلَّ
مُعاف کر دے گُنہ تو مرے سبھی یاربّ عَزَّوَجَلَّ — طُفیلِ حضرتِ شیرِ خدا علی یا ربّ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُاللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

خوفناک حادِثہ ہوتے ہوتے رہ گیا

غیبت کرنے سننے کی عادت نکالنے، نمازوں اور سنّتوں کی عادت ڈالنے کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، سنّتوں کی تربیت کیلئے **مَدَنی قافِلوں** میں **عاشقانِ رسول** کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کیجئے اور کامیاب زندگی گزارنے اور آخرت

سنوارنے کیلئے **مَدَنی انعامات** کے مطابِق عمل کر کے روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذَرِیعے رسالہ پُر کیجئے اور ہر مَدَنی ماہ کی 10 تاریخ کے اندر اندر اپنے ذمّے دار کو جمع کروایئے۔ سنّتوں بھرے اجتماع میں حاضِری دیجئے نہ جانے کب دل چوٹ کھا جائے اور دونوں جہاں میں بھلائیاں عنایت ہو جائیں۔ آپ کی ترغیب کیلئے ایک **مَدَنی بہار** گوش گزار کرتا ہوں: ۱۴۲۵ھ میں ہونے والے بَینَ الاَقوامی تین روزہ سنّتوں بھرے اجتماع (صحرائے مدینہ، مدینۃ الاولیا، ملتان شریف) کے چند روز بعد (سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہُ) سے ملنے ایک صاحِب پنجاب سے بابُ المدینہ کراچی آئے، ان کے بیان کا خلاصہ کچھ اس طرح ہے، ''میں **A.C.** کوچ کا ڈرائیور ہوں، پریشانیوں نے تباہ حال کر دیا تھا، شیطان مجھے باؤلا بنا کر میرا یہ ذِہن بنا چکا تھا کہ دنیا والے مطلبی اور بے وفا ہیں مجھے **خود کُشی** کر لینی ہے مگر تنہا نہیں اوروں کو بھی ساتھ لیکر مرنا ہے۔ لہٰذا میں نے یہ طے کیا ہوا تھا کہ کھچا کھچ بھری ہوئی کوچ کو پوری رفتار کے ساتھ گہری کھائی میں گرا کر سب سُواریوں سمیت اپنے آپ کو خَتم کردوں گا۔ ایسے میں سُواریاں لیکر اجتماع (صحرائے مدینہ، ملتان شریف) میں آنے کی سعادت مل گئی۔ گویا میرے ہی لئے **خود کُشی کا عِلاج** نامی بیان ہوا، سُن کر میں خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ سے لرز اُٹھا، میں نے اچھّی طرح سمجھ لیا کہ **خودکُشی** سے جان چھوٹتی نہیں مزید پھنس جاتی ہے۔ میں نے سچّے دل سے توبہ کی، بیان کرنے والے کا نام و پتا لوگوں سے لیکر اب آپ کے پاس دعائیں لینے آیا ہوں۔ چُنانچِہ اُس نے دعا کروائی اور نَماز کی پابندی، ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں حاضِری، مَدَنی قافِلوں میں سفر وغیرہ کی اچھّی اچھّی نِیّتیں کر کے روتا ہوا پلٹ گیا۔

کیا خودکُشی سے جان چھوٹ جاتی ہے؟

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 472 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**بیاناتِ عطّاریہ**'' حصّہ دُوُم کے صَفْحہ 404 تا 406 پر ہے: **خود کُشی** کرنے والے شاید یہ سمجھتے ہیں کہ ہماری جان چُھوٹ جائے گی! حالانکہ اس سے جان چھوٹنے کے بجائے ناراضیٔ ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ کی صورت میں نہایت بُری طرح پھنس جاتی ہے۔ خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! **خودکُشی** کا

عذاب برداشت نہیں ہو سکے گا۔

آگ میں عذاب

حدیثِ پاک میں ہے: جو شخص جس چیز کے ساتھ **خود کُشی** کرے گا وہ جہنّم کی آگ میں اُسی چیز کے ساتھ **عذاب** دیا جائے گا۔ (صَحیح بُخاری ج ۴ ص ۲۸۹ حدیث ۶۶۵۲)

اسی ہتھیار سے عذاب

حضرتِ سیِّدُنا ثابت بن ضَحّاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے کہ راحتِ قلبِ ناشاد، محبوبِ ربُّ العِباد عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ارشادِ عبرت بنیاد ہے: جس نے لوہے کے ہتھیار سے **خود کُشی** کی تو اسے جہنَّم کی آگ میں اُسی ہتھیار سے **عذاب** دیا جائیگا۔

(صَحیح بُخاری ج ۱ ص ۴۵۹ حدیث ۱۳۶۳)

گلا گھونٹنے کا عذاب

حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی، سرکارِ دوعالَم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسُولِ مُحتَشَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جس نے اپنا گلا گھونٹا تو وہ جہنَّم کی **آگ میں اپنا گلا گھونٹتا رہے گا** اور جس نے خود کو نیزہ مارا وہ جہنّم کی آگ میں خود کو نیزہ مارتا رہے گا۔ (صَحیح بُخاری حدیث ۱۳۶۵ ج ۱ ص ۴۶۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خود کُشی کا عِلاج نامی بیان کی کیسٹ مکتبۃُ المدینہ سے حاصِل کیجئے اور سب گھر والوں کو سنائیے اور خُصوصاً پریشان حالوں کو سننے کیلئے پیش کیجئے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اِسی بیان کو حسبِ ضَرورت ترمیم کے ساتھ بنام **خود کُشی کا علاج** رسالے کی صورت میں بھی شائع کیا گیا ہے۔ اپنے عزیزوں کے ایصالِ ثواب کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ سے زِیادہ سے زِیادہ خرید کر غم کے ماروں، دُکھیاروں اور بیماروں بلکہ عام مسلمانوں میں تقسیم کیجئے۔ اگر پڑھ کر کوئی ایک بھی مسلمان **خود کُشی** کے ارادے سے باز آ گیا تو **اِنْ شَآءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ آپ کا بھی بیڑا پار ہو گا۔

قَبر میں شَکل تیری بگڑ جائے گی، پیپ میں لاش تیری لِتھڑ جائے گی
بال جَھڑ جائیں گے کھال اُدھڑ جائے گی، کیڑے پڑ جائیں گے نَعش سڑ جائے گی
مت گناہوں پہ ہو بھائی بے باک تُو، بھول مت یہ حقیقت کہ ہے خاک تو
تھام لے دامنِ شاہِ لولاک تُو، سچّی توبہ سے ہو جائے گا پاک تو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُاللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

گھر جا کر نیکی کی دعوت دیتے

حضرتِ سیِّدُ نا عبدالعزیز دریِنی علیہ رَحمَۃُ اللّٰہ القوی کو جب **معلوم** ہوتا کہ کسی شخص نے ان کی **غیبت** کی ہے تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فَہمائش (یعنی سمجھانے) کیلئے اُس کے گھر تشریف لے جاتے اور فرماتے: اے بھائی! آپ کو کیا ہوگیا کہ آپ نے عبدُ العزیز کے گناہ اُٹھالیے! (تَنبِیهُ الْمُغتَرِّین ص۱۹۲)

''گناہ اٹھالئے'' کی وضاحت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس **حکایت** سے پتا چلا کہ ہمارے اَسلاف اپنی **غیبت** کا سُن کر دھوآں پھوآں ہو کر آستینیں چڑھا کر **غیبت** کرنے والے پر چڑھ دوڑنے کے بجائے، اگر جانا پڑتا تو اس کے گھر جا کر بھی اس کو نیکی کی دعوت پہنچاتے اور اس کے دل کو چوٹ لگانے والے کلمات ارشاد فرماتے۔ اس **حِکایت** میں ''گناہ اُٹھالئے'' جو کہا گیا ہے اِس سے مُراد یہ ہے کہ اگر بغیر توبہ اور مُغتاب یعنی جس کی **غیبت** کی اُس سے بے مُعاف کروائے مرا تو جس کی **غیبت** کی ہے اُس کو اپنی نیکیاں دینی پڑیں گی، اگر نیکیاں نہ ہوئیں یا کم پڑ گئیں تو اُس کے گناہ اپنے سر اُٹھانے پڑیں گے! آہ! **غیبت** کا مُعامَلہ بے حد نازُک ہے، توبہ

توبہ ہماری کروڑوں بار توبہ۔ عہد کیجئے: **نہ غیبت کروں گا نہ سنوں گا۔**

ہے غیبت سے بچنے کی نیّت الٰہی عزّوجلّ
میں قائم رہوں کر اِعانت[1] الٰہی

رحمت پلٹ جاتی ہے

حضرتِ سیِّدُ ناحاتم اَصَم علیہ رَحمَۃُ اللہِ الاکرم فرماتے ہیں: جب کسی مجلس میں یہ تین باتیں ہوں تو اُن لوگوں سے رَحمت پلٹ جاتی ہے: (۱) دنیا کا ذِکر (۲) زیادہ ہنسنا اور (۳) لوگوں کی غیبت کرنا۔ (تَنبِیہُ الْمُغتَرِّین ص۱۹۴)

عذابِ قبر کے تین حصّے

حضرتِ سیِّدُ ناقَتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ہمیں بتایا گیا ہے کہ **عذابِ قبر** کو تین حصّوں میں تقسیم کیا گیا ہے: ایک تِہائی عذاب **غیبت** سے، ایک تہائی **چُغلی** سے، اور ایک تہائی **پیشاب** (کے چھینٹوں سے خود کو نہ بچانے) سے ہوتا ہے۔

(ذَمُّ الْغِیبَۃِ لِابْنِ اَبِی الدُّنیا ص۹۲ رقم۵۲)

کتّوں کی شکل میں اٹھیں گے

سرکارِ دوعالم، نُورِ مجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: **غیبت** کرنے والوں، **چغل** خوروں اور پاکباز لوگوں کے **عیب** تلاش کرنے والوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ (قیامت کے دن) **کتّوں** کی شکل میں اٹھائے گا۔

(التّوبیخ والتّنبیہ لابی الشیخ الاصبہانی ص۹۷ رقم۲۲۰، اَلتَّرغِیب وَالتَّرہِیب ج۳ص۳۲۵ حدیث ۱۰)

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: خیال رہے کہ تمام انسان قبروں سے بشکل انسانی اُٹھیں گے پھر محشر میں پہنچ کر بعض کی صورتیں مسخ ہو جائیں گی۔ (یعنی بگڑ جائیں گی مَثَلاً مختلف جانوروں جیسی ہو

مـــــــــــــدینه

[1] یعنی امداد

جائیں گی) (مراۃ ج۶ص۶۶۰)

گوشت کی چھوٹی سی بوٹی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زَبان اگرچہ بظاہر **گوشت کی ایک چھوٹی سی بوٹی** ہے مگر یہ **خدائے رحمٰن** عَزَّوَجَلَّ کی عظیم الشان نعمت ہے۔ اِس نعمت کی قدر تو شاید **گونگا** ہی جان سکتا ہے۔ **زَبان** کا دُرُست استِعمال **جنّت** میں داخِل اور غَلَط استِعمال **جہنَّم** سے واصِل کرسکتا ہے۔ اس زَبان سے تِلاوتِ قراٰن کرنے والا اور دُرُود وسلام پڑھنے والا ربُّ العزّت کی عنایت سے جنّت میں جاتا ہے۔ اِس زَبان سے کسی مسلمان کو گالی نکالنے والا نیز **غیبت**، چغلی وتہمت کا مرتکِب عذابِ نار کا حقدار قرار پاتا ہے۔ اگر کوئی بدترین کافر بھی دل کی تصدیق کے ساتھ **زَبان** سے **لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہ** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم پڑھ لے تو کفر وشرک کی ساری گندگی سے پاک ہوجاتا ہے اس کی **زَبان** سے نکلا ہوا یہ **کَلِمۂ طَیِّبہ** اس کے گزشتہ تمام گناہوں کے مَیل کُچیل کو دھوڈالتا ہے۔ **زَبان** سے ادا کئے ہوئے اس **کلمۂ پاک** کے باعِث وہ گناہوں سے ایسا پاک وصاف ہوجاتا ہے جیسا کہ اُس روز تھا جس روز اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔ یہ عظیم **مَدَنی اِنقِلاب** دل کی تائید کے ساتھ **زَبان** سے ادا کئے ہوئے کلِمے شریف کی بدولت آیا۔

ہر بات پر سال بھر کی عبادت کا ثواب

اے کاش! ہم بھی اپنی **زَبان** کا صحیح استِعمال کرنا سیکھ لیں۔ **غیبتوں**، چغلیوں اور تہمتوں بھری باتوں سے پیچھا چھڑالیں، بے شک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ و**رسول** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مرضی کے مطابق اگر **زَبان** کو چلایا جائے تو **جنّت** میں گھر تیّار ہوجائیگا۔ اس زَبان سے ہم تلاوتِ قرآن پاک کریں، ذِکرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ کریں، دُرُودوسلام کا وِرد کریں، خوب خوب **نیکی کی دعوت** دیں تو **اِنْ شَآءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمارے وارے ہی نیارے ہوجائیں گے۔ **مُکاشَفَةُ الْقُلُوب** میں ہے: حضرتِ سیِّدُنا **موسیٰ** کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے بارگاہِ **خداوندی** عَزَّوَجَلَّ میں عرض کی: اے ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ! جو اپنے

بھائی کو بلائے اور اسے نیکی کا حکم کرے اور برائی سے روکے اُس شخص کا بدلہ کیا ہوگا؟ فرمایا: ''میں اس کے ہر کلمے کے بدلے **ایک سال کی عبادت کا ثواب** لکھتا ہوں اور اسے جہنَّم کی سزا دینے میں مجھے حیا آتی ہے۔'' (مُکاشفۃُ القُلوب ص ۴۸)

عاشقانِ رسول کے میٹھے بول کی برکات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکی کی بات بتانے ، گناہ سے نفرت دلانے اور ان کاموں کیلئے کسی پر **اِنفرادی کوشش** کا ثواب کمانے کیلئے یہ ضَروری نہیں کہ جس کو سمجھایا وہ مان جائے تو ہی ثواب ملیگا بلکہ اگر وہ نہ مانے تب بھی **اِنْ شَآءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ ثواب ہی ثواب ہے اور اگر آپ کی **انفرادی کوشش** سے کسی نے گناہوں سے توبہ کر کے سنّتوں بھری زندگی گزارنی شروع کردی پھر تو **اِنْ شَآءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ آپ کا بھی بیڑا پار ہوجائیگا۔ آیئے اِس ضِمن میں **اِنفرادی کوشش** کی ایک **مَدَنی بہار** سنتے چلیں چُنانچہ شہر قُصُور (پنجاب، پاکستان) کے ایک نوجوان اسلامی بھائی کی تحریر **بالتَّصرُّف** پیش کرتا ہوں: میں اُن دنوں میٹرک کا طالبِ علم تھا، بُری صُحبت کے باعِث زندگی گناہوں میں بسر ہورہی تھی، مزاج بے حد غُصیلا تھا، بدتمیزی کی عادتِ بد اِس حد تک پَہُنچ چکی تھی کہ والِد صاحِب کُجا دادا جان اور دادی جان کے سامنے بھی قینچی کی طرح زَبان چلاتا۔ ایک روز تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کا ایک ''**مَدَنی قافِلہ**'' ہمارے مَحَلّے کی مسجِد میں آ پہنچا، خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ میں **عاشِقانِ رسول** سے ملاقات کیلئے پَہُنچ گیا۔ ایک اسلامی بھائی نے **انفرادی کوشش** کرتے ہوئے مجھے **درس** میں شرکت کی دعوت پیش کی، ان کے **میٹھے بول** نے مجھ پر ایسا اثر کیا کہ میں ان کے ساتھ ہی درس میں بیٹھ گیا۔ انہوں نے **درس** کے بعد انتِہائی میٹھے انداز میں مجھے بتایا کہ چند ہی روز بعد صحرائے مدینہ مدینۃ الاولیاء ملتان شریف میں **دعوتِ اسلامی کا تین روزہ بینَ الاقوامی سنّتوں بھرا اجتماع** ہورہا ہے آپ بھی شرکت کرلیجئے۔ ان کے **درس** نے مجھ پر بہُت اچّھا اثر کیا تھا لہٰذا میں انکار نہ کرسکا۔ یہاں تک کہ میں سنّتوں بھرے اجتماع (صحرائے مدینہ، مدینۃ الاولیاء ملتان) میں حاضِر ہوگیا۔ وہاں کی رونَقیں اور بَرَکتیں دیکھ کر میں حیران رَہ گیا، اجتماع

میں ہونے والے آخِری بیان ''گانے باجے کی ہولناکیاں'' سُن کر میں تھرّا اُٹھا اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں گناہوں سے توبہ کر کے اُٹھا اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو گیا۔ میری مَدَنی ماحول سے وابَستگی سے ہمارے گھر والوں نے اطمینان کا سانس لیا، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے مجھ جیسے بگڑے ہوئے بداخلاق اور خستہ خراب نوجوان میں مَدَنی انقِلاب سے مُتأَثِّر ہو کر میرے بڑے بھائی نے بھی داڑھی مبارک رکھنے کے ساتھ ساتھ عمامہ شریف کا تاج بھی سجا لیا۔ میری ایک ہی بہن ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میری اکلوتی بہن نے بھی مَدَنی بُرقع پہن لیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ گھر کا ہر فرد سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ میں داخِل ہو کر سرکارِ غوثِ اعظم علیہ رحمۃُ اللہ الاکرم کا مُرید ہو گیا۔ اور اس اِنفرادی کوشش کرنے والے میرے محسن اسلامی بھائی کے میٹھے بول کی برکت سے مجھ پر اللہُ اعظم عَزَّوَجَلَّ نے ایسا کرم فرمایا کہ میں نے قراٰنِ پاک حِفظ کرنے کی سعادت حاصِل کر لی اور درسِ نظامی (عالم کورس) میں داخِلہ لے لیا اور یہ بیان دیتے وقت دَرَجۂ ثالِثہ یعنی تیسری کلاس میں پہنچ چکا ہوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کے تعلُّق سے علاقائی قافِلہ ذِمّہ دار ہوں۔ میری نیّت ہے کہ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ شعبانُ المُعظَّم ۱۴۲۷ھ سے یکمشت 12 ماہ کیلئے مَدَنی قافِلوں میں سفر کروں گا۔

دل پہ گر زنگ ہو، گھر کا گھر تنگ ہو، ہو گا سب کا بھلا، قافِلے میں چلو
ایسا فیضان ہو، حِفظ قراٰن ہو، کر کے ہمّت ذرا، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

قبر کا بھیانک تصوّر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! سوچئے!! ہوسکتا ہے آج ہی موت آجائے، دنیا کی ساری نعمتیں چھوٹ جائیں، سب ارمان خاک میں مل جائیں اور دیکھتے ہی دیکھتے جنازہ قبرِستان میں داخِل ہو جائے، آہ! آہ! آہ! تصوُّر کیجئے اُس وقت کیا گزر رہی ہو گی جب قَبْر میں تنہا رکھ کر،

اوپر سے منوں مٹّی ڈالکر نازا ُٹھانے والے رخصت ہو رہے ہوں گے، ہائے! گُھپ اندھیرا، آہ! وحشت کا بسیرا، ایسے میں اگر **غیبتوں**، چُغلیوں، عیب دریوں، تہمتوں اور بدگمانیوں وغیرہ وغیرہ گناہوں کے سبب اندھیری قبر میں خوفناک مار پیٹ شروع ہو گئی، بھیانک آگ سلگا دی گئی، طرح طرح کے زہریلے سانپ بچھّو کفن پھاڑ کر نازک بدن سے لِپٹ گئے تو کیا بنے گا! عقل بھی سلامت ہو گی، بے ہوشی بھی طاری نہ ہو گی، چیخ و پکار بھی بے کار ثابت ہو گی، نہ کسی کو پاس بلا سکیں گے، نہ خود کسی کے پاس جا سکیں گے! ہائے میرے اللہ عزوجل!

گُھپ اندھیرا ہی کیا وحشت کا بسیرا ہو گا — قبر میں کیسے اکیلا میں رہوں گا یا ربّ عزوجل!
گر کفن پھاڑ کے سانپوں نے جمایا قبضہ — ہائے بربادی! کہاں جا کے چُھپوں گا یا ربّ عزوجل!
ڈنک مچھر کا بھی مجھ سے تو سَہا جاتا نہیں — قبر میں بچھّو کے ڈنک کیسے سہوں گا یا ربّ عزوجل!
گر تُو ناراض ہوا میری ہلاکت ہو گی — ہائے! میں نارِ جہنّم میں جلوں گا یا ربّ عزوجل!

عَفو کر اور سدا کے لئے راضی ہو جا
گر کرم کر دے تو جنّت میں رہوں گا یا ربّ!

بھابھی نے جادو کروا دیا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گھر میں بیماری، پریشانی یا بے رُوزگاری ہو تو آج کل اکثر وَسوسہ آتا ہے کہ شاید کسی نے **جادو** کروا دیا ہے، لہٰذا ''بابا جی'' (تعویذ دھاگہ دینے والے) سے رابِطہ کیا جاتا ہے، بِالفرض ''بابا جی'' بتا دیں کہ تمہارے قریبی رشتے دار نے **جادو** کروایا ہے تو عُموماً بہو یا **بھابھی** کی شامت آ جاتی ہے۔ بعض اوقات ''بابا جی'' جادو کرنے والے یا والی کے نام کا پہلا حرف بلکہ نام ہی بتا دیتے ہیں! کبھی کبھی تو سوئیوں والا ماش کے آٹے کا پُتلا اور تعویذ وغیرہ بھی گھر سے برآمد ہو جاتا ہے۔ اور پھر لوگ ایسے ''بابا جی'' پر اندھا بھروسہ کر لیتے ہیں اور خاندان بھر میں **غیبت** و بہتان تراشی کا بدترین سلسلہ چل نکلتا اور

نتیجتاً ہرا بھرا لہلہاتا خاندان تاخت وتاراج ہو کر رہ جاتا ہے۔ **یاد رکھئے!** بِلا ثُبُوتِ شَرعی صرف عامِلوں اور باباؤں کے کہنے پر اگر آپ نے کسی سے کہا: مَثَلاً **''ہماری بھابھی جادو کرواتی ہے''** تو یہ **بُہتان**، گناہِ کبیرہ، حرام اور جہنَّم میں لیجانے والا کام ہوا اور اگر کسی نے چھپ کر واقعی **جادو** کروا بھی دیا ہو اور آپ کو یقینی طور پر پتا چل گیا ہو تب بھی اُس مخصوص فرد کا **جادو** کے حوالے سے بِلا مَصلَحتِ شرعی کسی سے تذ کِرہ کرنا **غیبت** ہے۔ خیال رہے! عاملوں یا باباؤں کا بتانا **شرعی ثُبُوت** نہیں کہلاتا۔

اگر گھر سے سوئیوں والا پُتلا برآمد ہو جائے تو!

وسوسہ: ''باباجی'' نے نام اور سُوئیوں والے پُتلے کی نشاندہی کر دی پھر بھی یہ شَرعی ثُبُوت کیوں نہیں؟ کیا ''باباجی'' جھوٹے ہیں؟

وسوسے کا علاج: دیکھئے! کسی بات کو دلیل شرعی نہ ماننا اور ہے اور جس کی دلیل نہ مانی گئی اسے جھوٹا سمجھنا اور ہے۔ مَثَلاً کسی بات میں دو گواہوں کی حاجت ہو اور گواہ صرف ایک ہو وہ اگرچِہ کوئی صالح، نیک بلکہ ولی ہی ہو، قاضی اُس کی گواہی رد کر دیتا ہے تو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ قاضی اُس کو **جھوٹا** سمجھ رہا ہے بلکہ شریعت نے گواہی کا جو نصاب مقرر کیا ہے قاضی اُس نصاب کے حکم پر عمل کر رہا ہے۔ یونہی ہم باباجی کو **جھوٹا** نہیں کہہ رہے بلکہ حکمِ شرعی پر عمل کرتے ہوئے باباجی کے بتا دینے کو دلیل بنا کر کسی شخص پر **جادو** کا الزام نہیں ثابت کر رہے بَہر حال حکمِ شریعت یہی ہے کہ کسی باباجی کا پُتلے وغیرہ کے بارے میں بتا دینا اور اُس پتلے کا برآمد ہو جانا اِس بات کی دلیلِ شرعی نہیں ہے کہ واقِعی فُلاں رشتے دار ہی نے یہ **جادو** کروایا ہے۔

جو بابا پیسے نہ مانگتے ہوں وہ کیسے غلط ہو سکتے ہیں؟

وسوسہ: جو باباجی تعویذات وغیرہ کے پیسے نہیں مانگتے وہ کس طرح غَلَط ہو سکتے ہیں؟

وسوسے کا علاج: عملیات کی لائن ایسی ہے کہ جو پیسے نہیں مانگتا بعض اوقات اس کی آمدنی مانگنے والوں کی نسبت زیادہ ہوتی ہے کیوں کہ بار بار پیسے

مانگنے والوں سے لوگ دور بھاگتے ہیں۔ حضرتِ مولائے کائنات، مولیٰ علی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالیٰ وَجھَہُ الکَرِیم فرماتے ہیں: بچھڑا جب تھنوں کو بُہت زیادہ چوسنے لگتا ہے تو اس کی ماں اُس کو سینگ مارتی ہے۔ (مُکاشَفَۃُ الْقُلوب ص ۲۲۰) بَہَر حال ''بابا'' اگرچہ پیسے نہ مانگتا ہو تب بھی لوگ چُونکہ حقیقت سے ناواقِف ہوتے ہیں اِس لئے عُموماً ایسوں کے زیادہ عقیدت مند ہو جاتے ہیں اور پھر دعوتوں اور نذرانوں کی ترکیب کے ساتھ ساتھ شُہرت وعزّت بھی حاصل ہوتی ہے۔ حُبِّ جاہ یعنی عزّت وشہرت کی مَحَبَّت کا مَرَض جن کو لگ جاتا ہے وہ لوگ مشہوری کیلئے کروڑوں روپے اپنے پلّے سے خرچ کرنے سے بھی نہیں چُوکتے! عام انتخابات کے مَواقِع پر جُمہوری ممالِک میں اس کے نظّارے عام ہوتے ہیں۔ یقیناً شریعت کے کسی بھی مُعامَلے میں قَطعاً جھول نہیں۔ یادرکھئے! اِستخارات، مُوَکّلات اور جِنّات کے ذَرِیعے نہیں بلکہ قرآن وسنّت کے اَحکامات کے تَوَسُّط سے اسلامی عدالتوں کے مُعامَلات طے کئے جاتے ہیں۔

اگر تکیے کے نیچے سے تعویذ نکل آئے تو؟

وسوسہ: اگر بھابھی یا بہو کی جیب یا اُس کے تکیے کے نیچے سے **تعویذ** برآمد ہوا ہو تو کیا یہ بھی شَرعی ثبوت نہیں؟

وسوسے کا علاج: یہ بھی شرعی دلیل نہیں۔ جو **تعویذ** برآمد ہوا اُسے ''جادو'' قرار دینے کیلئے بھی تو کوئی معقول دلیل ہونی چاہئے! اپنے علاج یا کسی نجی مقصد کیلئے بھی تو وہ **تعویذ** استعمال کرسکتی ہیں۔ بِالفرض وہ **جادو** ہی کا تعویذ ثابت ہو جائے تب بھی اس کا کیا ثُبُوت ہے کہ آپ کو نقصان پہنچانے ہی کیلئے وہ لائی تھیں۔ یہ شیطانی حرکت بھی ہو سکتی ہے کہ کوئی شریر جِنّ گھر میں فَساد کروانے کیلئے تکیے کے نیچے یا جیب میں **تعویذ** ڈال دے!

منہ کی بدبو کے باوجود شرابی نہ کہا جائے

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی کے فرمان کا خُلاصہ ہے: کسی شخص کے منہ سے شراب کی بُو آتی ہو اِس بِنا پر اس پر حَد لگانی جائز نہیں کیوں کہ ہوسکتا ہے اِس نے شراب سے کُلّی کی ہو، خود نہ پی ہو کسی نے زبردستی پینے پر مجبور

کر دیا ہو۔لہٰذا اِس مسلمان پر (صرف منہ کی بد بو کے سبب) **بدگمانی** نہ کی جائے (یعنی اِس کو شرابی قرار نہ دیا جائے)

(اِحیاءُ الْعُلوم ج۳ ص۱۸۶)

شرعی ثبوت کسے کہتے ہیں!

شرعی ثُبُوت کی یہاں صورت یہ ہے کہ یا توجس پر **اِلزام** ہے وہ خود بہ ہوش وحواس اقرار کرے کہ میں نے **جادو** کروایا ہے، اگر وہ انکار کرے تو دو مرد مسلمان یا ایک مسلمان مرد اور دو مسلمان عورَتیں گواہی دیں کہ ہم نے اس کو **جادو** کرتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ اگر مذکورہ شرعی گواہ نہیں لاسکتے تو جس پر **اِلزام** ہے اگر وہ **قَسَم** کھالے کہ میں نے **جادو** نہیں کروایا تو اُس کو سچّا ماننا ضَروری ہے۔

تو نے چوری کی!

دیکھئے! شیطان کے اُکسانے پر بہو وغیرہ پر **جادو** کا الزام لگانے اور پوچھ گچھ کے دوران اس کے انکار پر ہرگز یہ بات زَبان پر نہ لائیے کہ یہ پھنس گئی تو اب اِس نے انکار کرنا ہی ہے اور آدمی عزّت بچانے کیلئے تو جھوٹی قسم بھی کھالیتا ہے اِس لئے یہ بھی جھوٹی قسم کھارہی ہے۔ خدارا ایک مسلمان کی عزّت کی اَہمِیَّت کو سمجھنے کی کوشِش کیجئے۔ آپ کی عبرت کیلئے ایک ایمان افروز حدیث شریف عرض کرتا ہوں: چُنانچِہ **حضرتِ** سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: **اللہ** کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: حضرتِ **عیسٰی** ابنِ مریم نے ایک شخص کو چوری کرتے دیکھا تو اُس سے فرمایا: ''تو نے چوری کی،'' وہ بولا: ''ہرگز نہیں اُس کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں'' تو حضرتِ عیسٰی نے فرمایا: میں **اللہ** پر ایمان پر لایا اور میں نے اپنے کو آپ جھٹلایا۔

(صَحیح مُسلِم ص۱۲۸۸ حدیث۲۳۶۸)

......کہ میری آنکھوں نے دیکھنے میں غلطی کی

اللّٰہُ اکبر! دیکھا آپ نے! حضرتِ سیِّدُنا **عیسٰی** روحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے قسم کھالینے والے کے ساتھ کتنا عظیم برتاؤ کیا۔ **مُفسّرِ** شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اُس قسم کھانے والے کو چھوڑ دینے

کے مُتَعلّق حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے جذبات کی عکّاسی کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں: یعنی اِس قَسَم کی وجہ سے تجھے سچّا سمجھتا ہوں کہ مومن بندہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی جھوٹی قسم نہیں کھا سکتا، (کیونکہ) اس کے دل میں اللہ کے نام کی تعظیم ہوتی ہے، اپنے مُتَعلّق غَلَط فہمی کا خیال کرلیتا ہوں کہ میری آنکھوں نے دیکھنے میں غلطی کی۔ (مِراٰۃ ج ۶ ص ۶۲۳) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

توبہ اور مُعافی کا طریقہ

اُمّید ہے مسئلہ سمجھ میں آگیا ہوگا، ایسے مواقِع پر صَبْر کرنا چاہئے ورنہ **بدگمانیوں، غیبتوں** اور **تہمتوں** وغیرہ گناہوں سے بچنا دشوار ہوجاتا ہے۔

اب اگر کسی نے اِس طرح کی خطا کی ہے کہ بِغیر ثُبوتِ شَرعی **جادو** کا الزام لگا بیٹھا ہے تو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہِ بیکس پناہ میں گڑگڑا کر **توبہ** کرے اور توبہ کے تقاضے بھی پورے کرے نیز جس پر **الزام** لگایا مَثَلاً بھابھی یا بَہو وغیرہ تو اُن سے مُعاف بھی کروائے۔ رسمی طور پر صرف SORRY کہہ دینا کافی نہیں بلکہ جس دَھڑَلّے (یعنی بے باکی اور دھوم دھڑکّے) سے اُس کی بدنامی اور دل آزاری کی ہے اُسی کی مُناسبَت سے خوب عاجِزی کرکے، گڑگڑا کر اور ہاتھ جوڑ کر اُس سے اِس قدر مُعافی مانگے کہ اُس کا دل مطمئِن ہوجائے اور وہ مُعاف کر دے نیز جن جن کو یہ بات بتائی ہو اُن کے سامنے بھی کہنا پڑے گا کہ میں نے جُھوٹا **الزام** لگایا تھا۔ واقِعی یہاں نَفس مُعافی مانگنے سے انکار ہی کرے گا۔ اب بندے پر ہے کہ مُعافی مانگ کر دُنیوی طور پر اپنے نفس کی معمولی سی ذِلّت اختیار کرے یا آخِرت کی دردناک رُسوائی اور ہولناک سزا۔ دیکھئے! شیطان طرح طرح کے حیلے بہانے سُجھائے گا، وَسوَسے دلائے گا کہ مَثَلاً یوں تو یہ سر چڑھ جائے گی، اِس کا دل کُھل جائے گا، ہم پر قبضہ جمالیگی، ہماری بدنامی ہوجائیگی وغیرہ۔ آپ ان شیطانی خیالوں کی طرف نہ جائیے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کیلئے حکمِ شریعت پر عمل کیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت خود ہی دیکھ لیں گے۔ یہاں تک کہ خدانخواستہ وہ واقِعی

مُجرِمہ ہوئی تب بھی آپ کی خوش اَخلاقی اور عاجزی کی بَرَکت سے **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ آپ کی خیرخواہ بن جائیگی۔

ڈرائیور کی جان بچ گئی

بابُ المدینہ (کراچی) کے عَلاقہ نیا آباد کی ایک اسلامی بہن کے حلفیہ بیان کا خلاصہ ہے کہ میرے ایک بھائی جو کہ عَرَب شریف کے شہر ''ریاض'' میں بحیثیت ڈرائیور ملازمت کررہے ہیں۔ایک دن ڈرائیونگ کے دَوران خطرناک حادِثہ ہوا اور وہ بے ہوش ہوگئے۔ **دِماغی چوٹیں** اتنی زیادہ تھیں کہ بچنے کی اُمّید نہ رہی۔ ہم لوگ مجبور تھے اُن کو دیکھنے بھی نہ جاسکتے تھے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میں تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کیا کرتی تھی۔ میں نے بھائی جان والی پریشانی اپنے عَلاقے کی ایک اسلامی بہن کو بتائی۔انہوں نے مجھے دلاسہ دیا اور مشورہ دیا کہ اِسی طرح پابندی سے اجتماع میں شرکت کرکے خوب **دُعا** کیا کرو۔چُنانچِہ میں نے ایسا ہی کیا **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اجتماع میں کی جانے والی **دعاؤں** کی بَرَکت سے تین ماہ کے اندر اندر بھائی جان نے بات چیت شروع کردی۔ڈاکٹر بھی حیران رہ گئے کیوں کہ **دِماغی چوٹیں** بَہُت زیادہ تھیں اور بظاہر بچنے کی امّید بَہُت کم تھی۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اجتماعات کی برکات پر میری عقیدت اور زیادہ مضبوط ہوئی۔

اے اسلامی بہنو کبھی چھوڑنا مت مصائب کو دیگا بھگا مَدَنی ماحول
تُو پردے کے ساتھ اجتماعات میں آ تری دیگا بگڑی بنا مَدَنی ماحول

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سُنَّتوں بھرے اِجتماع میں رَحمتوں کا نُزُول ہوتا ہے

اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سنّتوں بھرے اجتماع میں مانگی جانے والی دعائیں ضَرور رنگ لاتی ہیں، کیوں کہ وہاں **اللّٰہ ورسول** عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا ذکر ہوتا ہے۔ **حضرتِ** سیِّدُنا امام **سُفیان بِن عُیَیْنہ** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

فرماتے ہیں: عِنْدَ ذِکْرِ الصّٰلِحِیْنَ تَنَزَّلُ الرَّحمَۃُ یعنی نیک لوگوں کے ذِکر کے وقت رحمتِ الٰہی اترتی ہے۔ (حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء ج ۷ ص ۳۳۵ رقم ۱۰۷۵۰) جب نیک بندوں کے تذکروں پر رحمتوں کا نُزُول ہوتا ہے تو جہاں **اللہ و رسول** عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ذکرِ خیر ہوگا وہاں رحمتیں کیوں نازِل نہ ہوں گی اور جہاں چھما چھم رحمتیں برس رہی ہوں وہاں دعائیں کیوں قبول نہ ہوں گی۔ حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ اور حضرتِ سیِّدُنا ابوسَعِید رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم دونوں محبوبِ ربِّ ذوالجلال، صاحبِ جُود ونَوال، شَہَنشاہِ خوش خِصال، سلطانِ شیریں مَقال، پیکرِ حسن و جمال عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہِ بیکس پناہ میں حاضِر تھے کہ رسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو قوم اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر کرنے کے لئے بیٹھتی ہے فِرِشتے انہیں گھیر لیتے ہیں اور رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر سکینہ نازِل ہوتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے فِرِشتوں کے سامنے ان کا ذِکر فرماتا ہے۔ (صَحیح مُسلِم ص ۱۴۴۸ حدیث ۲۷۰۰) مراٰۃ جلد 3 صَفْحہ 305 پر ہے: سکینہ سے مراد یا تو خاص ملائکہ ہیں یا دِل کا نور یا دلی چین وسکون ہے۔

ذِکر کسے کہتے ہیں؟

''**اللہ** ھُو اور حق ھُو'' کی ضَربیں لگانا بے شک ذِکر ہے۔ تاہم تِلاوتِ قران، حمد و ثنا، مُناجات و دعا، درود وسلام، نعت ومنقبت، خطبہ، درس، سنّتوں بھرا بیان وغیرہ بھی ''ذِکرُاللہ'' میں شامل ہیں۔ یقیناً **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں بھرے اجتماعات بھی ذِکر کے حلقے ہیں۔

سارے عالم کو ہے تیری ہی جُستجو   جِنّ و اِنس و مَلک کو تری آرزو
یاد میں تیری ہر ایک ہے سُو بسُو   بَن میں وَحشی لگاتے ہیں ضَرباتِ ھو

اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !   صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پوری قوم کی غیبت کا مسئلہ

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 312 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**بہارِشریعت**'' حصّہ 16 صَفْحَہ 173 پر ہے: کسی بستی یا شہر والوں کی بُرائی کی، مَثَلاً یہ کہا کہ وہاں کے لوگ ایسے ہیں، یہ **غیبت** نہیں کیونکہ ایسے کلام کا یہ مقصد نہیں ہوتا کہ وہاں کے سب ہی لوگ ایسے ہیں بلکہ بعض لوگ مُراد ہوتے ہیں اور جن بعض کو کہا گیا وہ معلوم (یعنی PARTICULAR) نہیں، **غیبت** اِس صورت میں ہوتی ہے جب مُعَیَّن ومعلوم (یعنی جو پہچانے جاسکیں ایسے) اشخاص کی بُرائی ذکر کی جائے اور اگر اس کا مقصود وہاں کے تمام لوگوں کی برائی کرنا ہے تو یہ **غیبت** ہے۔ (دُرِّمُختار ج ۹ ص ۶۷۴)

لنگڑے کی نقّالی

کسی لنگڑے کی نَقّالی میں لنگڑا کر چلنا نیز کسی مخصوص مسلمان کی کسی بھی خامی کی نَقل اتارنا **غیبت** ہے بلکہ یہ زَبان سے **غیبت** کرنے سے بھی زیادہ بُرا ہے۔ کیونکہ نَقل کرنے میں پوری تصویر کشی اور بات کو سمجھانا پایا جاتا ہے جبکہ کہنے میں وہ بات نہیں ہوتی۔

نام لئے بِغیر غیبت کرنا

نام لئے بِغیر **غیبت** کرنا گناہ نہیں، ہاں اگر نام تو نہ لیا مگر جس کو کہہ رہا ہے وہ سمجھ رہا ہے کہ کس کے بارے میں بات ہو رہی ہے تو اب **غیبت** ہے۔

مُنہ پر بھی کہہ سکتا ہوں!

غیبت کرنے والے کا یہ سمجھنا یا کہنا کہ میں اس کے مُنہ پر بھی کہہ سکتا ہوں، اِس کو **غیبت** کے گناہ سے نہیں بچا سکتا کیوں کہ **غیبت** کے حرام ہونے کی اصل وجہ **ایذاءِ مسلم** ہے اور مُنہ پر کہنے سے اُس کا دل زیادہ دُکھے گا تو یہ اور بھی بڑا گناہ ہوا۔ جس کی بُرائی کی گئی وہ ہنسنے لگا اس کا مطلب ہر گز یہ نہیں کہ وہ اپنی برائی سن کر جھوم اُٹھا ہے، فِطرۃً عام آدمی اپنی تعریف سن کر ہی خوش ہوتا ہے اپنی مَذَمّت سن کر کوئی خوش نہیں ہوتا لہٰذا اپنی مَذَمّت سُن کر ہنسنا یہ ''کھسیانی ہنسی'' ہوتی ہے کہ آدمی مُرُوّت میں یا اپنی جِھینپ مٹانے کیلئے ایسے موقع پر ہنستا ہے حالانکہ اندرونی طور پر اُس کا دل جل رہا ہوتا ہے۔

بند الفاظ میں غیبت

تَعرِیض یعنی بند الفاظ میں بھی غیبت ہوسکتی ہے مَثلاً کسی کی برائی کا تذکرہ ہوا تو کہا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں ''ایسا'' نہیں ہوں، یہ غیبت ہے کیوں کہ یہ بھی بُرائی کرنے کا ہی ایک انداز ہے اس کا صاف مطلب یہی ہوا کہ وہ ''ایسا'' ہے۔

کچھ کہوں گا تو غیبت ہو جائیگی

کسی مسلمان کے بارے میں بات چلی تو کہا: ''چھوڑ و یار! میں اس کو جانتا ہوں، اگر کچھ کہوں گا تو غیبت ہو جائے گی۔'' ایسا کہنے والا غیبت کر چکا کہ اُس نے اِس انداز میں اُس کی بُرائی کر ڈالی!

اسی طرح کی غیبت پر مبنی مزید 14 جملے ۞ بس جی اللہ مُعاف کرے، اس کے بارے میں آپ کو کیا بتاؤں ۞ بس بھائی کیا کہوں اُس کیلئے تو دعا ہی کی جاسکتی ہے ۞ یار! اس کو سمجھانا اپنے بس کی بات نہیں، جب اِس کی سُوئی اٹکتی ہے تو پھر کسی کی نہیں سنتا ۞ آج کل اس کی گھومی ہوئی ہے ۞ بھئی! میں تو اِس سے باز آیا میری سنتا ہی کب ہے ۞ جب مطلب ہوتا ہے تو ''ہاں جی ہاں جی'' کرتا ہے اس کے بعد لفٹ بھی نہیں کراتا ۞ اچھا اچھا دروازے پر فُلاں کھڑا ہوا ہے اِس کا کوئی مطلب پڑا ہوگا ۞ اُس سے جان چھڑانے کی بڑی کوشش کی مگر وہ تو بالکل ہی ''چِپک'' گیا تھا ۞ میں نے تو اُسے ٹالنے کی بہت کوشش کی مگر ٹس سے مس نہیں ہوا ۞ یار! وہ کہاں کسی کو گھاس ڈالتا ہے ۞ اُف! وہ مَنحوس کہاں آ گیا! ۞ وہ تو نادان دوست نکلا ۞ اس کا کام نہیں وہ تو ''سیدھا آدمی'' ہے (عُموماً ''سیدھا آدمی'' کہہ کر بے وقوف یا نادان یا کم عَقل مراد لیتے ہیں) ۞ کیسا میٹھا میٹھا بن رہا تھا!

عیب پوشی کیلئے جھوٹ جائز ہونے کی ایک صورت

غیبت میں ایک بہُت بڑی آفت یہ بھی ہے کہ جب ''ایک فرد'' کی غیبت دوسرے کے سامنے کی جاتی ہے تو بعض اوقات وہ ''ایک فرد'' دوسرے کی نظر سے گر جاتا ہے اور شریعت کو یہ قطعاً ناگوار ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان

کی نظروں میں ذلیل وخوار (DEGRADE) ہو حتّٰی کہ مسلمان کی **عزّت** بچانے کی نیّت سے **بعض صورت میں جھوٹ** بولنے کی بھی اِجازت ہے کیونکہ مسلمان کی جان، مال اورعزت وآبرو کی حفاظت کی شریعت میں نہایت ہی اہمیت ہے۔ اس کی ایک مثال ملاحظہ فرمائیں چُنانچِہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے **مکتبۃ المدینہ** کی مطبوعہ 312 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**بہارِشریعت**'' حصّہ 16 صَفحَہ 161 پر ہے: ''کسی نے چھپ کر بے حیائی کا کام کیا ہے، اس سے دریافت کیا گیا کہ تو نے یہ کام کیا؟ وہ انکار کرسکتا ہے کیونکہ ایسے کام کو لوگوں کے سامنے ظاہر کردینا یہ دوسرا گناہ ہوگا۔ اسی طرح اگر اپنے مسلم بھائی کے بھید پر مُطَّلع ہو تو اس کے بیان کرنے سے بھی انکار کرسکتا ہے۔'' **(رَدُّالمُحتارج ۹ ص ۷۰۵)**

شرف حج کا دیدے چلے قافِلہ پھر مِرا کاش! سوئے حرم یاالٰہی عزّوجلّ
دکھا دے مدینے کی گلیاں دکھادے دکھا دے نبی کا حرم یاالٰہی عزّوجلّ

خود کو ذلّت پر پیش کرنا جائز نہیں

مسلمان کی عزّت کی بَہُت اَھَمِّیَّت ہے۔خود اپنے ہاتھوں اپنی عزّت خراب کرنے کی بھی شرعاً مُمانَعَت ہے، لہٰذا ایسے مُلکی قوانین پر عمل کرنا شرعاً ضَروری ہے جو کہ قرآن وسنّت سے نہ ٹکراتے ہوں اوران پر عمل نہ کرنے میں ذلّت ومعصیَت کا خطرہ ہو۔ مَثَلاً ڈرائیونگ لائسنس کے بِغیر اسکوٹر، کار وغیرہ چلانے کی اجازت نہیں کیوں کہ چلائی اور پکڑا گیا تو بے عزّتی کے ساتھ ساتھ جھوٹ، رشوت اور وعدہ خِلافی وغیرہ گناہوں میں پڑنے کا قوی امکان موجود ہے لہٰذا کئی گناہوں اور جہنّم میں لے جانے والے کاموں سے بچنے کے لئے ڈرائیونگ لائسنس ہی بنوالیا جائے اور گاڑی چلاتے وقت لازماً اپنے ساتھ رکھا جائے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فتاوٰی رضویہ جلد 21 صَفحَہ 183 پر فرماتے ہیں: محض بلا وجہِ شرعی بلکہ برخلافِ وجہِ شرعی ایک گناہ پر اصرار کیلئے اپنے نفس کو سزا و ذلّت پر پیش کیا اور یہ بھی بحکمِ حدیث **حرام** ہے۔ جلد 29 صَفحَہ 93، 94 پر فرماتے ہیں: حدیث میں ہے: جو شخص بِغیر کسی مجبوری کے

اپنے آپ کو بخوشی ذلّت پر پیش کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔(اَلْمُعْجَمُ الْاَ وْسَط لِلطّبَرانی ج ۱ ص۱۴۷ حدیث ۴۷۱)بَہَر حال اپنی عزّت کی حفاظت ضَروری ہے۔

مجھے نارِ دوزخ سے ڈر لگ رہا ہے ہو مجھ ناتُواں پر کرم یاالٰہی عزّوجلّ

سدا کیلئے ہو جا راضی خدایا ہمیشہ ہو لطف و کرم یاالٰہی عزّوجلّ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُاللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دُعا کیلئے درخواست دینے کا طریقہ

بعض لوگ جب کسی کو دُعاء کے لیے مکتوبات یا رُقعات بھجواتے ہیں، تو ان میں مَعاذَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ !اپنی گندی حَرَکات کے انکشافات کرتے بلکہ اپنی ماں بہنوں تک کے لئے حیا سوز باتیں لکھنے سے باز نہیں رہتے!مَثَلاً میری ماں یا بہن یا بیٹی یا بہو یا بیوی کے پرائے آدمی سے ناجائز تعلُّقات ہیں۔حد تو یہ ہے کہ اسلامی بہنیں بھی احتیاط نہیں کرتیں،ان کو اِس اَمر کا قطعاً احساس ہی نہیں ہوتا کہ ہماری تحریر نہ جانے کون کون پڑھتا ہوگا اور اُس پڑھنے والے کو کیسے کیسے وساوِس آتے ہوں گے۔ کوئی لکھتی ہے: میرا شوہر یا باپ کماتا نہیں بس سارا دن گھر میں پڑا رہتا ہے اور گھر میں جھگڑے کرتا رہتا ہے،ساس یا نند ظلم کرتی ہے،میرا بھائی جُواری ہے،میری بہن کسی کے ساتھ بھاگ گئی ہے،میرا بھائی کسی لڑکی کے چکّر میں ہے،میرا بیٹا شراب پیتا ہے،میری بیٹی فیشن کر کے بے پردہ گھومتی ہے وغیرہ۔دُعا کا کہنے کیلئے یہ تفصیلات بیان کرنے کے بجائے مُبہم (مُبْ۔ہَم۔یعنی بند)الفاظ میں بات کرنی مناسِب ہے مَثَلاً بیٹا یا بھائی یا شوہر شراب یا جُوئے کی بُرائی میں مُبتلا ہے تو ان بُرائی اور بُرائی کرنے والے کی نشاندہی کئے بِغیر ان الفاظ میں دُعا کروا سکتے ہیں:''میرے ایک قریبی عزیز بعض بُری

عادتوں میں گرفتار ہیں ان کی اِصلاح کیلئے دعا کر دیجئے'' یونہی بہن یا بیٹی بھاگ گئی یا کسی لڑکے کے چکّر میں پڑ گئی تو ان الفاظ میں دُعا کی درخواست کی جاسکتی ہے: ''میری ایک رشتے دار کسی نا قابلِ بیان بُرائی میں پڑ گئی ہے اُس کیلئے دعا کر دیجئے۔'' ان الفاظ سے دُعا کروانے میں فائدہ یہ ہے کہ چونکہ فرد، مُعَیَّن (یعنی PARTICULAR) نہ ہوا لہٰذا **غیبت** کا امکان اَصلاً (یعنی بالکل ہی) ختم ہوگیا۔ دوسری بات یہ کہ مخصوص بُرائی اور خلافِ حیا الفاظ کے بیان سے بھی بچت ہوگئی۔ ہاں اگر کسی نے دعا کروانے کی نیّت سے اپنی یا کسی مخصوص فرد کی خامی یا عیب کسی کے آگے بیان کر دیا تو یہ گناہ بھری غیبت نہیں، **گناہ بھری غیبت** اُسی صورت میں ہوگی جبکہ کسی مُعَیَّن ومعلوم فرد کی خامی محض اس کی بُرائی کرنے کی نیّت سے بیان کی جائے۔

طبیب کو عُیُوب بیان کرنے کا طریقہ

طبیب یا عامِل کو بہ نیّتِ حُصُولِ علاج عُیُوب بتانے میں حَرَج نہیں۔ البتّہ فردِ مُعَیَّن کا تذکِرہ کئے بِغیر کام چل جاتا ہو تو چلا لیجئے مَثَلاً ''میرا بیٹا شراب پیتا ہے'' کہنے کے بجائے یوں کہہ دیجئے کہ ''میرا ایک رشتے دار شراب پیتا ہے'' اگر نام وغیرہ بتانا ضَروری ہو یا خود اپنی ہی خامیاں بیان کئے بِغیر چارہ نہ ہو تو یہ احتیاط ضَروری ہے کہ اُس طبیب یا عامل ہی کو بتایا جائے بلا حاجت کوئی بھی دوسرا فرد وہ باتیں سننے یا جاننے نہ پائے۔ بڑے ڈاکٹر عُموماً اپنے کمرے میں الگ بلا کر مریض سے احوال سنتے ہیں مگر نہ جانے کیوں ان کی اکثریت اُس موقع پر تعاون کیلئے بے پردہ عورت ساتھ رکھنے کا گناہ کرتی ہے! چند بار مجھے جب ایسا اِتّفاق ہوا ہے تو رازداری کی گفتگو نہ ہونے کے باوجود نگاہوں کی حفاظت کی خاطِر درخواست کر کے عورت کو باہر کمرے سے بھجوا دیا ہے۔ ہر ایک کو حکمِ شریعت پر عمل کرنا چاہئے۔

روحانی علاج کے بستے پر رازداری کا طریقہ

سُوال: دعوتِ اسلامی کی ''مجلس'' کی طرف سے ملک و بیرونِ مُلک روحانی علاج کے بے شمار بستے لگائے جاتے ہیں، دکھیارے لوگ قِطار لگا کر، اپنے مسائل بتا کر فی سبیل اللہ علاج حاصِل کرتے ہیں، ان میں یقیناً راز کی باتیں

بھی ہوتی ہیں، ہر ایک کو الگ سے وَقت دینا ہمارے بس کا روگ نہیں کوئی حل بتا دیجئے۔

جواب: روحانی علاج کے ذَرِیعے شَہَنشاہِ رسالت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی دُکھیاری امّت کی خدمت بے شک بَہُت بڑی سعادت ہے مگر اس مَدَنی کام اور ہر ہر عمل کو گناہوں سے پاک صاف رکھنا ضَروری ہے۔ ہرگز یہ نہیں ہونا چاہئے کہ ایک مُستَحَب کام کیلئے **مَعَاذَاللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ گناہوں بھرے حرام اور جہنّم میں لے جانے والے کام ہوتے رہیں۔ لوگوں تک آواز نہ پہنچے اس کیلئے کوئی حکمتِ عملی اختیار کرنا ضَروری ہے مَثَلاً بستے کے سامنے اِتنے فاصلے پر کوئی رُکاوٹ رکھ دی جائے جہاں تک آواز نہ جاسکے، جس کی باری ہو اُسی کو قریب بُلایا جائے، پریشانیاں سننے کیلئے صِرف ایک فرد ہو جو کہ خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ کا حامل اور مسلمانوں کے رازوں کا امین ہو، بِلا اجازتِ شرعی اُس کا کوئی مُعاوِن ہرگز قریب نہ رہے۔ نیز درجِ ذیل مضمون کا بینر یا بورڈ بنوا کر حتَّی الامکان بستے کے عین اوپر کی جانب اس طرح لگا دیا جائے کہ قِطار میں موجود ہر فرد بآسانی پڑھ سکے نیز وقتاً فوقتاً اُس مضمون کا اعلان بھی کیا جاتا رہے۔ مضمون یہ ہے:

کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا

لوگوں کو بغرضِ علاج مجبوراً راز بھی بتانے پڑتے ہیں لہٰذا بستے پر ہونے والی گفتگو کو سننے سے دوسرا آدمی اپنے آپ کو بچائے، **سرکارِ مدینہ** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جو شخص کسی قوم کی باتیں کان لگا کر سنے حالانکہ وہ اس بات کو ناپسند کرتے ہوں یا اس بات کو چھپانا چاہتے ہوں تو قیامت کے دن اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا۔

(صَحیح بُخاری ج ۴ ص ۴۲۳ حدیث ۷۰۴۲)

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان **مذکورہ حدیثِ پاک** کے تحت فرماتے ہیں: یعنی جو دوسروں کی خُفیہ بات چُھپ کر سنے اُس کے کان میں قِیامت کے دن سیسہ گرم کر کے اُنڈیلا جائے گا۔ حدیث بالکل

ظاہر پر ہے ،اس میں کسی تاویل کی ضَرورت نہیں ،واقعی اسے قِیامت میں یہ عذاب ہوگا کہ یہ بھی راز و نیاز کا چور ہے۔(مراۃ المناجیح ج۶ص۲۰۳) (حدیثِ پاک کی شرح بورڈ یا بینر میں نہ ڈالوائیں کہ مضمون کافی طویل ہوجائے گا، ہاں ہینڈ بل وغیرہ میں شامل کرنے میں مضایقہ نہیں)

ڈاکٹروں اور عاملوں وغیرہ کیلئے

سُــوال: دوسروں کی موجودگی میں ڈاکٹروں ،حکیموں ،عاملوں ،سماجی کارکنوں اور سیاسی رہنماؤں کوبھی ضرورتاً اپنے راز بتانے پڑتے ہیں، اس سلسلے میں بھی کچھ **مَدَنی پھول** دے دیجئے۔

جواب: ہر مسلمان کو چاہئے کہ خود بھی گناہوں اوران کے اسباب سے بچے اوراپنی مقدور بھر دوسروں کو بھی بچائے لٰہذا ان صاحبان کو بھی ایسی حکمتِ عملی اختیار کرنی ہوگی کہ ایک کا عیب دوسرا نہ سُن پائے۔ یہ حضرات بھی اگر مناسِب خیال فرمائیں تو اپنے یہاں مذکورہ بورڈ یا بنیر لگوالیں اوراُس میں لفظ ''بستے پر'' کی جگہ اپنی ضَرورت کے الفاظ مَثَلاً ''پیر صاحِب سے''،''باباجی سے''،''ڈاکٹر صاحِب سے''،''حکیم صاحِب سے'' وغیرہ کی ترکیب فرمالیں۔

غیبتوں سے بچوں ، چغلیوں سے بچوں   ہو نگاہِ کرم ، تاجدارِ حرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم
بد کلامی نہ ہو، یاوہ گوئی نہ ہو   بولوں میں کم سے کم، تاجدارِ حرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !   صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

غیبت کی 12 جائز صورتیں

﴿1﴾ بدمذہب کی بدعقیدگی کا بیان ﴿2﴾ جس کی بُرائی سے نقصان پہنچنے کا خدشہ ہوتو دوسروں کو اُس سے بچانے کیلئے بقَدَرِ ضَرورت صِرف اُسی بُرائی کا تذکرہ مَثَلاً جو تاجر دھوکے سے ملاوٹ والا مال بیچتا ہو اُس سے مسلمانوں کو بچانے کیلئے اُس کے اُس ناقص مال کی نشاندہی کرنا۔ **فرمانِ مصطَفٰے** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: کیا فاجر کے ذکر سے بچتے ہو اس کو لوگ کب پہچانیں گے! فاجر کا ذکر اس

چیز کے ساتھ کرو جو اس میں ہے تا کہ لوگ اس سے بچیں۔ (اَلسّنَنُ الکُبریٰ ج ۱۰ ص ۳۵۴ حدیث ۲۰۹۱۴) **﴿3﴾** مَثَلاً کاروباری، شراکت داری یا شادی وغیرہ کیلئے مشورہ مانگنے پر جس کے بارے میں مشورہ مانگا گیا ہے اُس کے اگر ایسے عُیُوب معلوم ہیں جس سے نقصان پہنچ سکتا ہے تو ضَرورتاً صرف وُہی عُیُوب بتانا **﴿4﴾** قاضی (یا پولیس) سے انصاف کے حُصُول کیلئے فریاد کرتے وَقت کہ فُلاں نے چوری کی، ظُلم کیا وغیرہ **﴿5﴾** جو اِصلاح کرسکتا ہو اُس سے صِرف اِصلاح کی نیّت سے شکایت کی جاسکتی ہے مَثَلاً مُرید کی پیر سے، بیٹے کی باپ سے، بیوی کی شوہر سے، رعایا کی بادشاہ سے، شاگرد کی استاذ سے شکایت کی جاسکتی ہے **﴿6﴾** فتویٰ لینے کیلئے نام لیکر بُرائی بیان کرسکتا ہے مگر بہتر یہ ہے کہ مفتی سے بھی اشارۃً یعنی زید بکر میں دریافت کرے۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ ص ۱۷۷۔۷۸ مُلَخَّصاً)

(7) پہچان کیلئے ضَرورتاً گونگا بہرا وغیرہ کہنا

کسی کے جِسمانی عَیب مَثَلاً **اندھا، موٹا** وغیرہ صِرف پہچان کیلئے کہنا جب کہ وہ اس علامت سے معروف (یعنی پہچانا جاتا) ہو اگر بِغیر عیب ظاہر کئے بھی پہچان ہوسکتی ہے تو بہتر یہ ہے کہ نام کے ساتھ عیب کا تذکِرہ نہ کرے۔ مَثَلاً زید **موٹا** ہے مگر نام مع ولدیت بتانے یا کسی اور علامت سے ترکیب بن سکتی ہے تو اب موٹا کہنے سے بچے۔ چُنانچِہ ''رِیاضُ الصّالِحین'' میں ہے: مَثَلاً کوئی شخص اَعرَج (لنگڑے) اَصَم (بہرے)، اَعمٰی (اندھے)، اَحوَل (بھینگے) کے لقب سے مشہور ہے تُو اس کی معرفت وشناخت (یعنی پہچان) کے لیے ان اَوصاف وعلامات کے ساتھ ذکر کرنا جائز ہے مگر تَنقیص (یعنی خامی بیان کرنے) کے ارادے سے ان اَوصاف کے ساتھ تذکِرہ جائز نہیں۔ اگر (خامی بھرے) **لقب** کے بِغیر پہچان ہوسکتی ہو تو بہتر یہ ہے کہ **لقب** بیان نہ کرے۔ (رِیاضُ الصّالِحین لِلنَّوَوی ص ۴۰۴) **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 312 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**بہارِ شریعت**'' حصّہ 16 صَفحہ 178 پر ہے: بعض مرتبہ محض پہچاننے کے لیے کسی کو اندھا یا کانا یا ٹھگنا یا لمبا کہا جاتا ہے، یہ **غیبت** میں داخل نہیں۔

جو کُھلّم کُھلّا بُرائی کرتا ہو اُس کی غیبت

﴿8﴾ کُھلّم کُھلّا لوگوں سے مال چھین لینے، علَی الاعلان شراب پینے، داڑھی مُنڈانے یا ایک مُٹّھی سے گھٹانے وغیرہ وغیرہ علانیہ گناہ کرنے والے کہ جن کو ان گناہوں کے مُعاملے میں لوگوں سے حیا نہ رہی ہو اُن کی صِرف اُن باتوں کا تذکِرہ کرنا ﴿9﴾ ظالم حاکِم کے اُن مظالم کا بیان کرنا بھی جائز ہے جو کُھلّم کُھلّا کرتا ہو، ہاں ظالم بھی جو بُرا عمل چُھپ کر کرتا ہو اُس کا بیان **غیبت** ہے۔ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 312 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**بہارِ شریعت**'' حصّہ 16 صَفحہ 177 پر ہے: جو شخص علانیہ بُرا کام کرتا ہے اور اس کو اس کی کوئی پروا نہیں کہ لوگ اسے کیا کہیں گے، اس کی اس بُری حرکت کا بیان کرنا **غیبت** نہیں، مگر اس کی دوسری باتیں جو ظاہر نہیں ہیں ان کو ذکر کرنا **غیبت** میں داخِل ہے۔ حدیث میں ہے کہ جس نے حیا کا حجاب اپنے چہرے سے ہٹا دیا، اس کی غیبت نہیں۔ (بہارِ شریعت) **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** حضرتِ علّامہ سیِّد مُرتَضٰی زَبیدی علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ القوی فرماتے ہیں: یاد رہے! اس سے (یعنی علی الاعلان جُرم کرنے والے کے اُس جُرم کے تذکرے سے) صرف لوگوں کی خیر خواہی مقصود ہو، ہاں جس شخص نے اپنا غصّہ (یا بھڑاس) نکالنے یا اپنے نفس کا اِنتِقام لینے کے لیے فاسِقِ مُعلِن کی مذموم صِفات کو بیان کیا وہ گناہ گار ہے۔

(اِتحافُ السّادَۃ للزّبیدی ج ۹ ص ۳۳۲)

(10) بطورِ افسوس کسی کی بُرائی بیان کرنا

کسی نے اپنے مسلمان بھائی کی برائی افسوس کے طور پر (بیان) کی کہ مجھے نہایت افسوس ہے کہ وہ ایسے کام کرتا ہے یہ **غیبت** نہیں، کیونکہ جس کی بُرائی کی اگر اسے خبر بھی ہوگئی تو اس صورت میں وہ بُرا نہ مانے گا، بُرا اُس وَقت مانے گا جب اسے معلوم ہو کہ اس کہنے والے کا مقصود ہی بُرائی کرنا ہے، مگر یہ ضَرور ہے کہ اس چیز کا اظہار اس نے حسرت و افسوس ہی کی وجہ سے کیا ہو ورنہ یہ **غیبت** ہے بلکہ ایک قسم کا **نِفاق** اور **ریا** اور اپنی **مدح سَرائی** (یعنی اپنے منہ اپنی تعریف) ہے، کیونکہ اس نے **مسلمان بھائی**

کی بُرائی بیان کی اور ظاہِر یہ کیا کہ بُرائی مقصود نہیں یہ نِفاق ہوا اور لوگوں پر یہ ظاہر کیا کہ یہ کام میں اپنے لئے اور دوسروں کے لئے بُرا جانتا ہوں یہ **رِیا** ہے اور چُونکہ غیبت کو **غیبت** کے طور پر نہیں کیا، لِہٰذا اپنے کو صُلَحا (نیک بندوں) میں سے ہونا بتایا یہ تزکیۂ نفس اور خودستائی (اپنے منہ اپنی تعریف) ہوئی۔ (بہارِشریعت حصّہ ۱۶ ص ۱۷۶، دُرِّمُختار، رَدُّالمُحتار ج ۹ ص ۶۷۳) اِس جُزیئے کا یہ **مَدَنی پھول** قابلِ غور ہے کہ بیان کرنے میں اظہارِ افسوس کا انداز ایسا ہو کہ جس کی **غیبت** کی گئی اُس کو پتا چل بھی جائے تو وہ یہ سمجھے کہ یہ بے چارہ میری کوتاہی کی وجہ سے غمزدہ ہوا، اِس لئے اِس نے **مَحض** افسوس کے طور پر یہ بات کی ہے میری بُرائی کرنا مقصود نہیں۔ بَہُت سوچ سمجھ کر زبان کھولنے کی ضَرورت ہے، **مَحض** زبردستی کے افسوس کی کیفیت پیدا کر لینا کافی نہیں۔ آہ! **غیبت** کا عذاب سہانہ جاسکے گا!

بطورِ افسوس غیبت کرنے سے بچنے ہی میں عافیت ہے

حقیقت یِہی ہے کہ **غیبت** جائز ہونے کی افسوس والی صورت میں **غیبت** کے گناہ میں جا پڑنے کا خطرہ بَہُت زیادہ ہے کہ عام آدمی کیلئے ''حقیقی افسوس'' اور ''اصل غیبت'' میں فرق کرنا بے حد مشکِل ہے چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا اسمٰعیل حقّی علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ القوی فرماتے ہیں: **بعض مُتَکلّمین** رَحِمَہُمُ اللّٰہُ المبین (یعنی علمِ کلام کے ماہرین عُلما) فرماتے ہیں کہ کسی ایسی چیز کا ذِکر کرنا جس سے سامنے والے کی تخفیف (یعنی تحقیر و تذلیل) ہوتی ہو یہ اُس وَقت **غیبت** ہوگی جب کہ اس سے (اُس کی عزّت کو) نقصان پہنچانے اور بُرائی بیان کرنے کا ارادہ کرے اور (ہاں) اس کا اس (کے عیب) کو افسوس کے طور پر ذکر کرنا **غیبت** نہیں کہلائے گا۔ یہ لکھنے کے بعد حضرتِ سیِّدُنا اسمٰعیل حقّی علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ القوی مزید فرماتے ہیں کہ (اِس ضِمن میں) **امام سَمرقندی** علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ القوی اپنی ''تفسیر'' میں فرماتے ہیں: میں کہتا ہوں جو اُن علماءِ کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السّلام نے بیان فرمایا ہے اس میں عظیم خطرہ ہے کیونکہ اس میں (یعنی میں تو بطورِ افسوس غیبت کر رہا ہوں میں) اس بات کا گمان ہے کہ لوگوں کا اس طرح کرنا (یعنی اپنے خیال میں افسوس کے لئے غیبت کرتا ہوں سمجھنا بے احتیاطی کی صورت میں) ان کو اس بات

کی طرف لے جائے گا جو محض (گناہ بھری) **غیبت** ہے لہٰذا اس کا بالکل ترک کر دینا (یعنی بطورِ افسوس کسی کی غیبت نہ کرنا) تقویٰ کے زیادہ قریب اور زیادہ احتیاط پر مبنی ہے۔(تفسیر روحُ البیان ج ۹ ص ۸۹) ﴿11﴾ حدیث کے راویوں، مُقدّمے کے گواہوں اور مُصَنِّفِین پر جرح (یعنی ان کے عُیُوب کو ظاہر) کرنا (رَدُّالمُحتار ج ۹ ص ۶۷۵) ﴿12﴾ **مُرتد** اور کافِرِ حَربی کی بُرائی بیان کرنا (اب دنیا میں تمام کافِر حربی ہیں)۔ یہ بیان کردہ تمام صورتیں بظاہر **غیبت** ہیں اور حقیقت میں گناہوں بھری **غیبت** نہیں اور ان عُیُوب کا بیان کرنا جائز ہے بلکہ بعض صورتوں میں **واجِب** ہے۔

صبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے عُمر یوں ہی تمام ہوتی ہے
غیبتیں چغلیاں ہے کرواتی جب زباں بے لگام ہوتی ہے

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَستَغفِرُ اللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کافر اور مُرتد کی غیبت کے احکام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! "ذِمّی کافر" کی **غیبت** ناجائز اور "حَربی کافر" اور **مُرتد** کی جائز ہے، آج کل دنیا کے تمام یہودی، کرسچین اور ہر کافِر "حَربی" ہے۔ مگر پُرانے دَور میں جبکہ مسلمانوں کا غَلَبہ تھا اُس وَقت "ذِمّی کافر" بھی پائے جاتے تھے۔ ان کو تکلیف دینا اور ان کی **غیبت** کرنا ناجائز تھا جیسا کہ شاہِ ابرار، ہم غریبوں کے غمخوار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ نصیحت نشان ہے: "جس نے کسی یہودی یا نصرانی کو تکلیف دِہ بات کہی اُس کا ٹھکانہ جہنَّم ہے۔" (الاحسان بترتیب صحیح ابن حِبّان حدیث ۴۸۶۰ ج ۷ ص ۱۹۳) ذِمّی کافِر اُس مخصوص کافِر کو کہتے ہیں جو اسلامی حکومت کو اپنے تحفُّظ کیلئے جِز یہ (TAX) ادا کرے۔ چُنانچہ "تفسیرِ نعیمی" میں ہے: **جِز یہ** یعنی وہ شَرعی مَحصول (TAX) جو حکومت اہلِ کتاب (یہود و نصاریٰ) سے ان کے جان و مال

کی حفاظت کے بدلے وُصول کرے۔ (تفسیرِ نعیمی ج ۱۰ ص ۲۵۴ مُلَخَّصاً)

دے غیبت سے تہمت سے نفرت خدایا عزوجل — کہ بے شک ہے ان میں ہلاکت خدایا عزوجل
مری ذات سے دل دُکھے نہ کسی کا — ملے مجھ سے سب کو مُسرت خدایا عزوجل

بدمذہبوں سے حدیث و آیت نہ سنی

حضرتِ علّامہ امام ابوبکر محمد ابنِ سیرین علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ المُبین کی خدمت میں دو بدعقیدہ آدمی حاضِر ہوئے اور کہنے لگے: اے ابوبکر! ہم آپ کو ایک حدیث سناتے ہیں۔ فرمایا: میں نہیں سنوں گا۔ دونوں نے کہا: اچّھا چلئے قراٰنِ کریم کی ایک آیت ہی سن لیجئے۔ فرمایا: نہیں سنوں گا، تم دونوں میرے پاس سے چلے جاؤ ورنہ میں اُٹھ کر چلا جاتا ہوں۔ آخر وہ چلے گئے تو بعض لوگوں نے (حیرت سے) عرض کی: اے ابوبکر! آپ اگر ان سے حدیثِ پاک یا آیتِ قرانی سن لیتے تو اس میں آخر کیا حرج تھا؟ فرمایا: مجھے یہ خوف لاحق ہوا کہ یہ لوگ قراٰن وحدیث کے ساتھ اپنی کچھ تاویل لگائیں اور وہ میرے دل میں رہ جائے (تو ہلاک ہو جاؤں اس لیے میں نے ان سے قراٰن وحدیث سننا گوارا نہ کیا)۔

(سُنَنِ دارمی ج ۱ ص ۱۲۰ رقم ۳۹۷، فتاوٰی رضویہ ج ۱۵ ص ۱۰۶)

بدعقیدہ شخص کی غیبت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حکایت میں مشہور تابعی بُزُرگ امامُ الْمُعَبِّرین حضرت سیِّدُنا امام ابوبکر محمد ابنِ سیرین علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ المُبین نے دو شخصوں کے بارے میں یہ جو فرمایا ہے کہ ''مجھے یہ خوف لاحق ہوا کہ یہ لوگ قراٰن وحدیث کے ساتھ اپنی کچھ تاویل لگائیں'' یہ بظاہر بدگمانی و**غیبت** ہے مگر یہ جائز بدگمانی و**غیبت** ہے بلکہ ایسی **غیبت** باعثِ ثوابِ آخرت ہوتی ہے کیوں کہ وہ دونوں **بدعقیدہ** تھے لہٰذا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُن کی بدعقیدگی کا لوگوں پر اظہار فرما دیا۔ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 312 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**بہارِ شریعت**'' حصّہ 16 صفحہ 175 تا 176 پر

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولٰینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: بدعقیدہ لوگوں کا ضَرَر (یعنی نقصان) فاسِق کے ضَرَر سے بہُت زائد ہے، فاسِق سے جو ضَرَر (یعنی نقصان) پہنچے گا وہ اس سے بہت کم ہے جو بدعقیدہ لوگوں سے پہنچتا ہے۔ فاسِق سے اکثر دنیا کا ضَرَر (نقصان) ہوتا ہے اور بدمذہب سے تو دین و ایمان کی بربادی کا ضَرَر (نقصان) ہے اور بدمذہب اپنی بدمذہبی پھیلانے کے لیے نماز روزہ کی بظاہر خوب پابندی کرتے ہیں، تا کہ ان کا وقار لوگوں میں قائم ہو پھر جو گمراہی کی بات کریں گے ان کا پورا اثر ہوگا، لہٰذا ایسوں کی بدمذہبی کا اظہار فاسِق کے فسق کے اظہار سے زیادہ اہم ہے اس کے بیان کرنے میں ہرگز دَریغ نہ کریں۔ (بہارِ شریعت)

منحوس بدمذہبوں کی بات سننی ہی نہیں ہے

مذکورہ حکایت سے ان لوگوں کو بھی درس حاصِل کرنا چاہئے کہ جو یہ سمجھتے ہیں کہ جو کوئی بھی قران وحدیث بیان کرے آنکھیں بند کر کے اُس سے سُن لینا چاہئے اگر ایسا ہوتا تو مسلمانوں کے جلیلُ القدر امام حضرت سیِّدُنا امام ابوبکر محمد ابنِ سیرین علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ المُبین جیسے عظیم عالِمِ دین نے اُن بدعقیدہ آدمیوں سے قران وحدیث کو کیوں نہیں سنا! بس یوں سمجھو کہ انہوں نے نہ سُن کر گویا ہم جیسوں کو سمجھایا ہے کہ میں بھی نہیں سنتا تم بھی مت سنو! حالانکہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عربی دان اور جلیل القدر عالم و مُجتَہِد تھے، اگر وہ بدعقیدہ لوگ تاویل کرتے تو پکڑے بھی جاتے مگر ان منحوس بدمذہبوں سے سننا ہی نہیں ہے کہ شیطان کو بہکاتے دیر نہیں لگتی۔ اگر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سن لیتے تو دوسروں کے لئے دلیل ہو جاتی اور وہ سُن کر گمراہ ہوتے۔ اور ہاں آپ نے ان کو جو چلے جانے کا حکم فرمایا وہ کوئی بداَخلاقی نہیں تھی بلکہ ایسا کرنا عین حُسنِ اَخلاق ہے۔ اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دشمنوں کی خاطِر تواضُع نہیں کی جاسکتی۔

جو ہیں دشمن رسول کے اُن کو
ہم نے دل سے نکال رکھا ہے

بدمذہبی کی بُو

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے **مکتبۃُ المدینہ** کی مطبوعہ 561 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت**'' (مکمّل) صَفْحَہ 302 پر ہے: **حضرتِ عمرِ فاروقِ اعظم** رضی اللہ تعالیٰ عنہ نَمازِ مغرِب پڑھ کر مسجِد سے تشریف لائے تھے کہ ایک شخص نے آواز دی: کون ہے کہ مسافر کو کھانا دے؟ **اميرُ الْمُؤمِنِين** (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے خادم سے ارشاد فرمایا: اسے ہمراہ لے آوَ۔ وہ آیا (تو) اسے کھانا منگا کر دیا۔ مسافر نے کھانا شروع ہی کیا تھا کہ ایک لفظ اس کی زَبان سے ایسا نکلا جس سے ''بدمذہبی کی بُو'' آتی تھی، فوراً کھانا سامنے سے اُٹھوالیا اور اسے نکال دیا۔ **(کَنْزُ الْعُمّال ج ۱۰ ص ۱۱۷ رقم ۲۹۳۸۴)**

فارِقِ حقّ و باطل امامُ الھُدیٰ

تیغِ مَسلُولِ شدّت پہ لاکھوں سلام

بدمذہبوں کے پاس بیٹھنا کیسا؟

''**ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت**'' (مکمّل) صَفْحَہ 277 سے **عرض، ارشاد** کا اقتِباس مُلاحظہ فرمائیے اور اپنی آخرت کی بہتری کی صورت بنائیے۔

عرض: اکثر لوگ بدمذہبوں کے پاس جان بوجھ کر بیٹھتے ہیں۔ ان کے لئے کیا حکم ہے؟

ارشاد: (بدمذہبوں کے پاس بیٹھنا) حرام ہے اور بدمذہب ہوجانے کا اندیشہ کامل اور دوستانہ ہو تو دین کے لیے زہرِ قاتل۔ رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم فرماتے ہیں: اِیَّاکُمْ وَاِیَّاھُمْ لَایُضِلُّوْنَکُمْ وَلَایَفْتِنُوْنَکُمْ یعنی انھیں اپنے سے دور کرو اوران سے دور بھاگو وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں کہیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈالیں۔ (مقدّمہ صَحیح مُسلِم حدیث۷ ص ۹) اور اپنے نفس پر اعتماد کرنے والا بڑے کذّاب (یعنی بہُت بڑے جھوٹے) پر اعتماد کرتا ہے، ''اِنَّھَا اَکْذَبُ شَیْءٍ اِذَا حَلَفَتْ فَکَیْفَ اِذَا وَعَدَتْ'' (نفس اگر کوئی بات قسم کھا کر کہے تو سب سے بڑھ کر جھوٹا ہے نہ کہ جب خالی وعدہ کرے) صحیح حدیث میں فرمایا: جب دجّال نکلے گا، کچھ (افراد) اسے تماشے کے طور پر دیکھنے جائیں گے کہ ہم تو اپنے دین پر مُستَقیم (یعنی قائم) ہیں، ہمیں

اس سے کیا نقصان ہوگا؟ وہاں جا کر ویسے ہی ہو جائیں گے۔ (سُنَنِ ابوداؤدج٤ ص١٥٧حدیث ٤٣١٩) **حدیث میں ہے** نبی صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: جو جس قوم سے دوستی رکھتا ہے اُس کا حشر اسی کے ساتھ ہوگا

(اَلْمُعْجَمُ الْاَ وْسَط لِلطَّبَرانی ج۵ص۱۹ حدیث ۶۴۵۰)

اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

وَمَنۡ يَّتَوَلَّهُمۡ مِّنۡكُمۡ فَاِنَّهٗ مِنۡهُمۡ ؕ ترجَمۂ کنز الایمان: تم میں سے جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا تو وہ انہیں میں سے ہے۔ (پ٦، المائدہ: ٥١)

ایک بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: اَلْاَعْدَاءُ ثَلٰثَۃٌ عَدُوُّکَ وَعَدُوُّ صَدِیْقِکَ وَصَدِیْقُ عَدُوِّکَ دشمن تین ہیں: ایک تیرا دشمن، ایک تیرے دوست کا دشمن اور ایک تیرے دشمن کا دوست)۔ **(المختصر المحتاج الیہ للذھبی ص۱۲۵)**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

غیر مسلم کا قبولِ اسلام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غیبت کرنے سننے کی عادت نکالنے، نمازوں اور سنّتوں کی عادت ڈالنے کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، سنّتوں کی تربیت کیلئے **مَدَنی قافِلوں** میں **عاشقانِ رسول** کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کیجئے اور کامیاب زندگی گزارنے اور آخرت سنوارنے کیلئے **مَدَنی انعامات** کے مطابِق عمل کر کے روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے رِسالہ پُر کیجئے اور ہر مَدَنی ماہ کی 10 تاریخ کے اندر اندر اپنے ذمّے دار کو جمع کروایئے۔ خوب ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کیجئے اور **دعوتِ اسلامی** کے ہر دلعزیز **مَدَنی چینل** کے سلسلے دیکھئے۔ آپ کی ترغیب کیلئے **مَدَنی چینل** کی ایک **مَدَنی بہار** پیش کی جاتی ہے چُنانچِہ مرکز الاولیاء (لاہور) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان کچھ یوں ہے کہ ہمارے عَلاقے میں ایک ورکشاپ تھی، اُس میں ایک .T.V بھی رکھا ہوا تھا جس پر کاریگر مختلف چینلز دیکھا کرتے تھے۔ رَمَضانُ المبارک ١٤٢٩ھ

(2008) میں جب دعوتِ اسلامی کا **مَدَنی چینل** شروع ہوا تو انہیں کچھ ایسا بھایا کہ دیگر تمام چینلز کے بجائے اب وہ فَقَط **مَدَنی چینل** دیکھنے لگے۔ ان کاریگروں میں ایک غیر مسلم نوجوان بھی شامل تھا وہ بھی ''مَدَنی چینل'' کے پُرسوز سلسلوں (پروگرامز) میں دلچسپی لینے لگا۔ مَدَنی چینل میں اسلام کا حقیقی نقشہ دیکھ کر وہ بے حد مُتَأَثِّر ہوا اور **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ صرف تین دن کے بعد وہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔

کفر کے ایواں میں مولٰی ڈالدے یہ زلزلہ
یاالٰہی عزوجل! تا ابد جاری رہے یہ سلسلہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

25 غیر مسلم قیدیوں کا قبولِ اسلام

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مُبَلِّغین کی مساعیٔ جمیلہ سے وقتاً فوقتاً کفّار کی اسلام آوری کی خبریں ملتی رہتی ہیں۔ چُنانچِہ ایک اور ایمان افروز بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں: براعظم افریقہ کے ایک ملک زمبیا (zambia) کے دارالخلافہ لُسا کا (Lusaka) کی کموالا (Kamwala) جیل میں 2004ء میں دو بھائی کسی غیر قانونی کام کے الزام میں قید ہو گئے۔ وہاں پر مُقیم چند اسلامی بھائی ہر دوسرے دن ملاقات کے لئے جاتے۔ کھانے کے سامان کے ساتھ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے **مکتبۃُ المدینہ** کے شائع کردہ مَدَنی رسائل بھی تحفۃً دے آتے۔ خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ وعشقِ مصطفٰی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے مَملُو تحریریں پڑھ کر دونوں بھائیوں کے دل و دماغ میں **مَدَنی انقِلاب** برپا ہونا شروع ہو گیا۔ پنج وقتہ **نَماز** کے ساتھ ساتھ اُنہوں نے **تَہَجُّد** کی پابندی بھی شروع کر دی، **مَدَنی اِنعامات** کو اپنے اوپر نافِذ کرنے کا ارادہ کر لیا اور **فیضانِ سنّت** سے درس دینا شروع کر دیا۔

درس کی ابتداء میں بتائے جانے والے **دُرُود پاک** کے فضائل سُن سُن کر دیگر مسلمان قیدی بھی کثرت کے

ساتھ دُرُود وسلام پڑھنے لگے۔اس کی انہیں کچھ ایسی **بَرکتیں** نصیب ہوئیں کہ بَہُت سے قیدیوں کو جلد **رِہائی** مل گئی۔کُفّار قیدی **دُرُود پاک** کی بَرَکتیں جاگتی آنکھوں سے دیکھ کر بَہُت **مُتَأَثِّر** ہوتے۔یوں آہِستہ آہِستہ وہ **دینِ اسلام** کے قریب ہوتے چلے گئے اور **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ تین سے چار ماہ کے قلیل عرصے میں **25 غیر مسلم قیدی** دولت اسلام سے مُشَرَّف ہوگئے۔ان میں ایک پچاس سالہ **پادری** بھی شامل تھا۔اُس کا قِصّہ یوں ہوا کہ اُس نے قید کے دوران اسلامی کُتب کا مُطالَعہ شروع کیا تو ایک رات خواب میں انتہائی خوبصورت **مسجد** دیکھی لیکن جب اس میں داخِل ہونے کی کوشِش کی تو دروازہ بند ہوگیا۔صبح کسی اسلامی بھائی کے پاس **مسجدُ النَّبَوِیِّ الشَّریف** علٰی صاحِبِہا الصَّلٰوۃ وَالسَّلام کا طُغرا دیکھ کر بے ساختہ پکار اٹھا کہ **یہ تو وُہی مسجد ہے جو میں نے خواب میں دیکھی تھی**۔دینِ اسلام کے بارے میں معلومات حاصل کرکے اور اسلامی بھائیوں کا صحیح اسلامی نقشہ اپنی آنکھوں سے دیکھ کر وہ پادری بھی **مسلمان** ہوگیا اور نیّت کی کہ قید سے آزاد ہوکر اپنے سارے خاندان کو مسلمان ہونے کی دعوت پیش کروں گا۔

مقبول جہاں بھر میں ہو دعوتِ اسلامی
صدقہ تجھے اے ربِّ غفّار (عزوجل) مدینے کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

''غیبت کی تباہ کاریاں'' کے سولہ حُروف کی نسبت سے غیبت پر اُبھارنے والی 16 چیزوں کا بیان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَہُت سارے اسباب ایسے ہیں جن کی وجہ سے آدمی **غیبت** کی آفت میں مبتلا ہوجاتا ہے ان میں سے 16 یہ بھی ہیں:

﴿1﴾ غصّہ ﴿2﴾ بُغض وکینہ ﴿3﴾ حسد ﴿4﴾ گہرے دوست یا گھر کے کسی اَہم فرد کی حمایت کا جذبۂ بے جا ﴿5﴾ زِیادہ

بولنے کی عادت ﴿6﴾ طنز کرنے کی خصلت ﴿7﴾ ہنسی مذاق کی لت (ایسا شخص دوسروں کو ہنسانے کیلئے لوگوں کی نقلیں اُتار کر بھی بسا اوقات **غیبت** میں مُبتَلاء ہو جاتا ہے) ﴿8﴾ گھریلو ناچاقیاں (ان حالات میں غیبت سے بچنا قریب بہ ناممکن ہے، صُلح کر لینے ہی میں دونوں جہاں کی عافیت ہے) ﴿9﴾ رِشتے داروں یا دوستوں سے ناراضیاں ﴿10﴾ گِلہ شکوہ کرنے کی عادت (جہاں کسی کے بارے میں دوسرے سے شکوہ شروع کیا کہ شیطان نے بدگمانیوں، عیب دریوں، غیبتوں، تہمتوں اور چغلیوں کا ڈھیر لگوا دیا!) ﴿11﴾ تکبّر ﴿12﴾ وَہمی طبیعت ﴿13﴾ بے جا تنقیدی ذِہن (تنقیدِ بے جا کا مریض کسی کی براہِ راست اصلاح کرنے کے بجائے عُمُوماً دوسروں کے آگے **غیبتیں** کرتا پھرتا ہے کہ وہ یوں کر رہا ہے فُلاں اُوں کر رہا ہے فُلاں کو یوں نہیں بلکہ یوں کرنا چاہئے تھا) ﴿14﴾ غیبت کی ہلاکت سامانیوں اور اِس کے دینی و دُنیوی نقصانوں سے ناواقِفِیَّت ﴿15﴾ بے جا جذباتیّت اور ''بھڑاس'' نکالے بِغیر سُکون نہ ملنا ﴿16﴾ خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ کی کمی اور عذابِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ سے اپنے آپ کو ڈراتے رہنے کی عادت نہ ہونا وغیرہ۔ بَہَر حال جو **غیبت** کی آفات سے خود کو بچانے اور قبر و جہنَّم کے عذابات سے نَجات پانے کا آرزو مند ہو اُسے بیان کردہ جُملہ اسباب اور اس کے علاوہ بھی **غیبت** پر اُبھارنے والی تمام اَشیاء کا **علاج** کرنا اور **غیبت** سے بچنے کے طریقے جاننا نہایت ضَروری ہے۔

مِٹا میرے رنج و الم یاالٰہی عَزَّوَجَلَّ عطا کر مجھے اپنا غم یاالٰہی عَزَّوَجَلَّ
شرابِ محبت کچھ ایسی پلا دے کبھی بھی نشہ ہو نہ کم یاالٰہی عَزَّوَجَلَّ

غیبت سے بچنے کا آسان ترین وِرد

حضرتِ علّامہ مَجدُ الدّین **فیروز آبادی** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے منقول ہے: جب کسی مجلس میں (یعنی لوگوں میں) بیٹھو اور کہو: بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَصَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد تو اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر ایک فِرِشتہ مقرّر فرما دے گا جو تم کو **غیبت** سے باز رکھے گا۔ اور جب **مجلس** سے اُٹھو تو کہو:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد تو فِرِشتہ لوگوں کو تمہاری **غیبت** کرنے سے باز رکھے گا۔

(اَلْقَوْلُ الْبَدِیع ص۲۷۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

غیبت کا اجمالی (یعنی مختصر) علاج

غیبت کا اِجمالی یعنی مختصر علاج یہ ہے کہ اِس کے اسباب کا خاتمہ کیا جائے۔ مَثَلاً **غصّہ** بھی اِس کا ایک سبب ہے تو جب کسی پر **غصّہ** آ جائے اور اُس کی **غیبت** کرنے اور **عیب** کھولنے کا جذبہ پیدا ہو تو فوراً غور کیجئے کہ اگر میرے اِس عمل پر اللہ عَزَّوَجَلَّ غَضَب ناک ہو گیا اور اُس نے میرے **عُیُوب** کھول دیئے تو میں کیا کروں گا! نیز اپنے آپ کو یوں بھی ڈرایئے کہ اگر میں **غصّے** میں آ کر **غیبت** کروں گا تو گنہگار اور جہنَّم کا حقدار قرار پاؤں گا کہ یہ گناہ کے ذَرِیعے **غصّہ** ٹھنڈا کرنا ہوا اور **فرمانِ مصطَفٰے** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم ہے: ''جہنَّم میں ایک دروازہ ہے اُس سے وُہی داخل ہوں گے جن کا غُصّہ کسی گناہ کے بعد ہی ٹھنڈا ہوتا ہے۔'' (**اَلْفِردَوس بمأثور الْخطّاب ج ۱ ص۲۰۵ حدیث۷۸۴**) **بُغض و کینہ** بھی ''غیبت'' کا ایک بَہُت بڑا سبب ہے لہٰذا اس کی تباہ کاریاں ذِہن میں لا کر ان کے علاج کی بھی ترکیب کیجئے، اور خود کو اس وعید سے ڈرایئے جیسا کہ **فرمانِ مصطَفٰے** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم ہے: ''شعبان کی پندرھویں شب میں اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے بندوں کو رَحمت کی نظر سے دیکھتا اور سب کو بخش دیتا ہے لیکن مُشرِک اور کینہ پرور کو نہیں بخشا جاتا۔'' (**الاحسان بترتیب صَحِیح ابنِ حِبّان ج ۷ ص ۴۷۰ حدیث ۵۶۳۶**) **حسد** بھی ''غیبت'' کا ایک سبب ہے اس کا بھی علاج کیجئے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابوالدَّرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: جو موت کو کثرت کے ساتھ یاد کرے اُس کے حَسَد اور خوشی میں کمی آ جائے گی۔ (**مُصنَّف ابن اَبی شَیْبہ ج۸ ص۱۶۷ رقم ۴**) **گھریلو ناچاقیاں** ختم کیجئے کہ اس سے **غیبت** کا بَہُت بڑا دروازہ کھلتا ہے، گھر کے ناراض افراد مَثَلاً ماں باپ، بھائی بہن نیز دیگر رشتے داروں سے صُلح کر لیجئے اور آئندہ بھی ہرگز ان سے نہ بگاڑیئے، وہ لاکھ بگاڑیں مگر آپ ان کے ساتھ حُسنِ سُلوک ہی کرتے رہئے۔ ان **دو فرامینِ**

مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ذَرِیعے اپنا خوب ذِہن بنائیے: ﴿1﴾ ''سب سے افضل صَدَقہ وہ ہے جو کینہ پرور رشتے دار کو دیا جائے۔'' (اَلْمُستَدرَک لِلْحاکِم ج ۲ ص ۲۷ حدیث ۱۵۱۵) اس کی وجہ یہ ہے کہ کینہ رکھنے والے رشتے دار کو صَدَقہ دینے میں صَدَقہ بھی ہے اور قَطعِ رِحمی کرنے (یعنی رشتے داری توڑنے) والے کے ساتھ صِلۂ رِحمی (یعنی حُسنِ سلوک) بھی۔ ﴿2﴾ ''رشتہ کاٹنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔'' (صَحیح مُسلِم ص ۱۳۸۳ حدیث ۲۵۵۶) **مذاق مسخری** کی عادت پر خود پر پابندی لگا دیجئے، خاموشی اور سنجیدَگی کی عادت بنائیے۔ جب **غیبت** کرنے کو جی چاہے تو اُس کے دُنیوی واُخری نقصانات پر غور کیجئے، اِس کے عذابات جیسا کہ مُردار کا گوشت کھانا، تانبے کے ناخُنوں سے اپنا چہرہ اور سینہ چھیلنا، پہلوؤں سے کاٹ کاٹ کر گوشت کِھلایا جانا وغیرہ ذِہن میں دُہرائیے، نیز **غیبت** کے سبب ہونے والی نیکیوں کی کمی، گناہوں کی زیادَتی اور **بُرے خاتمے کے خوف** سے خود کو ٹھیک ٹھاک ڈرا دیجئے۔ **غیبت** کے اِجمالی (مختصر) علاج کی ان چند سُطور کو کافی مت سمجھئے، آگے آنے والا **غیبت کا تفصیلی علاج** بھی ضرور پڑھئے۔ ہاں اس سے شیطان آپ کو بَہُت روکے گا اور خوب سُستی دلائے گا مگر آپ اسے مکمّل پڑھ کر اس **مَردود** کو نامُراد کیجئے۔ **غیبت** کی تباہ کاریوں اور اِس پر ملنے والے عذابوں کا وقتاً فوقتاً مُطالَعہ کرتے رہئے ورنہ توجُّہ ہٹ جانے کی صورت میں **غیبت** پر دوبارہ دلیر ہو جانے کا خطرہ رہے گا۔

عَفْو فرما خطائیں مری اے عَفُو　　شوق و توفیق، نیکی کا دے مجھ کو تو
جاری دل کر کہ ہر دم رہے ذکرِ ھُو　　عادتِ بد بدل اور کر نیک خُو (سامانِ بخشش)

اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ!　اَستَغفِرُاللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میاں بیوی کے قبولِ اسلام کی ایمان افروز مَدَنی بہار

غیبت کرنے سننے کی عادت نکالنے، نمازوں اور سنّتوں کی عادت ڈالنے کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، سنّتوں کی تربیّت کیلئے **مَدَنی قافِلوں** میں **عاشقانِ رسول** کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کیجئے اور کامیاب زندگی گزارنے اور آخِرت سنوارنے کیلئے **مَدَنی انعامات** کے مطابِق عمل کر کے روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذَرِیعے رسالہ پُر کیجئے اور ہر مَدَنی ماہ کی 10 تاریخ کے اندر اندر اپنے ذِمّے دار کو جمع کروائیے اور **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی کاموں میں بھر پور حصّہ لیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ جہاں اسلامی بھائی مَدَنی کاموں میں مصروف ہیں وہاں اسلامی بہنیں بھی کسی طرح مَدَنی کاموں میں پیچھے نہیں، آیئے پہلے دُرُود شریف پڑھ لیجئے پھر ایک **مَدَنی بہار** سنتے ہیں چُنانچِہ **سینٹرل** جیل سکھر **2** (بابُ الاسلام سندھ) کی قیدی خاتون کے بیان کا خلاصہ کچھ اس طرح ہے: مسلمان ہونے سے پہلے میں **غیر مسلمہ** تھی۔ ہماری ''بَیرِک'' میں ایک باپردہ اسلامی بہن، قیدی خواتین کو **قرآنِ پاک** کی تعلیم دینے اور سنّتیں سکھانے کے لئے آتی تھیں۔ ان کا اسلام کے سانچے میں ڈھلا کردار اور چہرے سے تقدُّس کے جھلکتے انوار دیکھ کر مجھے ان میں عجیب کشش محسوس ہوئی، انہیں دیکھ کر مجھے **حضرت سیِّدَتُنا مریم** رضی اللہ تعالیٰ عنہا یاد آجاتیں۔ میں نے جب ان سے ملاقات کی تو انہوں نے اپنا تعارُف کچھ یوں کروایا: میرا تعلُّق **دعوتِ اسلامی** سے ہے، **دعوتِ اسلامی** تبلیغِ قران و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ہے، **دعوتِ اسلامی** نے ہمیں یہ مَدَنی مقصد عطا فرمایا ہے کہ ''**مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے،**'' اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِسی عظیم مقصد کو پورا کرنے کی کوشش کے لئے **دعوتِ اسلامی** نے مختلف شُعبوں میں مَدَنی کام کرنے کیلئے جہاں دیگر مجالس قائم ہیں وہیں ایک مجلس ''فیضانِ قرآن'' کے نام سے بھی ہے جو دنیا کے مختلف مُمالِک کے جیل خانہ جات میں **دعوتِ اسلامی کا** ''مَدَنی کام'' کرنے کی سعی میں مصروف ہے، میں اِسی مجلس کی اجازت سے یہاں قیدی خواتین کی اِصلاح کی کوشش کا جذبہ لے کر آتی ہوں۔

اللہ کرے میری کوششیں بارآوَر ہوں اور یہاں موجود اسلامی بہنیں نیک بن جائیں۔

یہاں جس قدَر ہیں بہنیں سبھی مَدَنی بُرقع پہنیں

انہیں نیک تم بنانا مَدَنی مدینے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دعوتِ اسلامی کی اس مبلِّغہ کے اندازِ گفتگو نے مجھے اپنا ایسا **گرویدہ** کرلیا کہ میں روزانہ ان کی منتظر رہنے لگی، جب وہ تشریف لے آتیں تو میں اپنا زیادہ وَقت ان کے ساتھ ہی گزارنے کی کوشش کرتی۔ان کا پاکیزہ کردار دیکھ کر سوچا کرتی کہ **اسلام** اپنے ماننے والوں کو **عفّت و پارسائی** کا کیسا پیارا درس دیتا ہے! ان کی صحبت اور **اِنفرادی کوشش** کی بَرَکت سے میرے دل میں اسلام کی مَحبَّت کی **شمع** روشن ہونے لگی، بِالآخر ایک روز میں نے **مسلمان** ہونے کا عزمِ مُصمَّم کر ہی لیا۔ دوسرے دن جوں ہی وہ **مُبلِّغہ** تشریف لائیں میں نے وُفورِ شوق میں بے قرار ہوکران سے کہا: **آپ** کے اعلیٰ کردار اور پاکیزہ گُفتار نے مجھے بَہُت مُتَأَثِّر کیا ہے۔**اسلام** کس قدر پیارا دین ہے، میں نے ایسا تو کبھی سوچا بھی نہ تھا، میں اس کی روشن تعلیمات کا کُھلی آنکھوں سے مُشاہَدہ کرچکی ہوں، اس کے بعد جب میں نے مسلمان ہونے کی خواہش کا اظہار کیا تو انہوں نے خوش ہوکر فوراً مجھے توبہ کروا کر کلمہ پڑھا دیا: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

یہ دیکھ کر وہاں موجود دیگر اسلامی بہنیں **اشکبار** ہوگئیں اور گلے لگ کر مجھے مسلمان ہونے کی **مبارک باد** دینے لگیں۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میں نے **دعوتِ اسلامی** کے پاکیزہ مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہوکر اسلامی احکامات پرعمل کی کوشش شروع کردی اور سلسلۂ قادریہ رضویہ میں داخل ہوکر سرکارِ غوثِ اعظم علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الاکرم کی مُریدنی بن گئی۔اسلام قبول کرنے کے بعد میں نے اپنے شوہر پر **اِنفرادی کوشش** شروع کردی۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ دو ماہ بعد وہ بھی جُمادی الآخِرہ ۱۴۲۷ھ میں **سایۂ اسلام** میں آگئے۔

اے اسلامی بہنو تمہارے لئے بھی سنو ہے بہت کام کا مَدَنی ماحول
تمہیں سنتوں اور پردے کے احکام یہ تعلیم فرمائے گا مَدَنی ماحول

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی بَرَکت سے آئے دن بُت پرستوں کی اسلام آوری کی ترکیبیں بنتی رہتی ہیں، ان کیلئے ذیل کے دو سوال جواب نہایت کار آمد ہیں:

مُشرِکہ کا شوہر مسلمان ہوگیا نکاح کا کیا بنا؟

سُوال: اگر شوہر مسلمان ہوگیا اور بیوی بُت پرست ہے تو بیوی کے ساتھ **نِکاح** برقرار رہا یا ٹوٹ گیا؟

جواب: صدرُ الشَّرِیعَہ ، بَدْرُ الطَّرِیقہ، حضرتِ علّامہ مَوْلانا مُفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: عورت اگر مُشرِکہ ہے تو مسلمان کی زَوجِیت میں نہیں رہ سکتی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ ؕ ترجمۂ کنز الایمان: نہ یہ اِنہیں حلال نہ وہ اُنہیں حلال۔ (پ ۲۸ مُمتَحِنَہ ۱۰) شوہر کے مسلمان ہونے کے بعد قاضی عورت پر اسلام پیش کرے گا اگر اسلام سے انکار کرے **نِکاح** جاتا رہے گا۔ اور جہاں قاضی نہ ہوں جیسے آج کل ہندوستان، یہاں عورت کو تین حیض آنے پر **نِکاح** ٹوٹ جائیگا۔ یہ حکم **نِکاح** ٹوٹنے کا ہے۔ یعنی اگر تین حیض گزرنے کے بعد عورت بھی مسلمان ہوگئی اور اسی شوہر کے پاس رہنا چاہتی ہے تو **جدید نِکاح** کی ضَرورت ہوگی کہ اب وہ پہلا **نِکاح** جاتا رہا۔ رہا عورت سے جِماع کرنا تو مرد کے اسلام لاتے ہی (اُس کافِرہ بیوی سے) **حرام** ہوگیا۔

(فتاوٰی امجدیہ ج ۴ ص ۲۱۶)

سُوال: عورت مسلمان ہوگئی مگر شوہر ابھی تک کافِر ہے، نکاح کا کیا بنا؟

جواب: صدرُ الشَّرِیعَہ ، بَدرُ الطَّرِیقہ، حضرتِ علّامہ مَولانا مُفتی **محمد امجد علی اعظمی** علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: جو عورت یا مرد مشرَّف باسلام ہو تفریق (یعنی دونوں کو الگ کرنے) کے لئے یہ شرط ہے کہ عرض اسلام دوسرے پر کیا جائے وہ انکار کردے تو فرقت (یعنی جُدائی۔علیحدگی) ہو جائے گی اور عرض اسلام قاضی کا کام ہے یہاں یہ چیز ناممکن سی ہے ایسی جگہ کے لئے حکم یہ ہے کہ عورت مشرَّف باسلام ہو تو جب تک تین حیض نہ گزار لے فرقت نہیں ہوگی تین حیض یا غیر حائض (یعنی جس کو حیض نہ آتا ہو اس) کے لئے تین ماہ گذرنے سے پہلے نکاح کی اجازت نہیں۔ **(فتاوٰی امجدیہ ج ۲ ص ۴۲)**

اے اسلامی بہنو تمہارے لئے بھی سنو ہے بہت کام کا مَدَنی ماحول
تمہیں سنّتوں اور پردے کے اَحکام یہ تعلیم فرمائے گا مَدَنی ماحول

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بے عمل مسلمانوں کا کردار قبولِ اسلام میں رکاوٹ

نابینا اسلامی بھائیوں کے مَدَنی قافِلے سے مُتَأَثِّر ہو کر ایک غیر مسلم نے پہلے کیا کہا پھر کیسے مسلمان ہوا یہ جاننے کیلئے اِس **مَدَنی بہار** کو غور سے سنئے اور جھومئے چُنانچِہ **باب المدینہ** کراچی (2007ء) میں **راہِ خدا** عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرنے والے **نابینا اسلامی بھائیوں** کا ایک **مَدَنی قافِلہ** مطلوبہ مسجد تک پہنچنے کیلئے بس میں سُوار ہوا۔ اُس مَدَنی قافلے میں چند عُمُومی (یعنی غیر معذور) اسلامی بھائی بھی شریک تھے۔امیرِ قافِلہ نے برابر بیٹھے ہوئے شخص پر **اِنفرادی کوشِش** کرتے ہوئے اس کا نام وغیرہ معلوم کیا تو وہ کچھ یوں کہنے لگا کہ ''میں **غیر مسلم** ہوں، میں نے **مذہب اسلام** کامُطالَعہ کیا ہے اور اس سے مُتَأَثِّر بھی ہوں مگر فی زمانہ مسلمانوں کا بگڑا ہوا کردار میرے اسلام قبول کرنے میں رُکاوٹ ہے۔ البتّہ میں دیکھ

رہا ہوں کہ آپ لوگ ایک جیسے لباس میں ملبوس ہیں، جب بس میں چڑھے تو بُلند آواز سے اپنے اسلامی طریقے پر سلام کیا[1] اور حیرت تو اس بات کی ہے کہ آپ حضرات کے ساتھ شامل **نابینا** افراد نے بھی سفید لباس پہنا اور سر پر **سبز عمامہ** باندھا ہوا ہے، ان سب کے چہروں پر داڑھی بھی ہے۔''

اُس کی اسلام کی طرف جھکاؤ والی گفتگو سُننے کے بعد **امیرِ قافِلہ** نے بڑے پیار سے اسے مختصر طور پر **دعوتِ اسلامی** اور اس کی مجلس **''مجلس خُصوصی اسلامی بھائی''** کا تعارُف کروایا اور بتایا کہ یہ مجلس کس طرح گونگے بہروں اور نابیناؤں میں مَدَنی کام کرتی ہے۔ پھر اُس سے کہا کہ ''یہ **نابینا اسلامی بھائی** اُنہی بے عمل مسلمانوں کی اصلاح کے لئے نکلے ہیں جنہیں دیکھ کر آپ اسلام قبول کرنے سے کترا رہے ہیں۔'' **یہ بات سُن کر وہ اتنا مُتأَثِّر ہوا کہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔**

آیئے عاشقیں مل کے تبلیغِ دیں　　کافِروں کو کریں قافِلے میں چلو
کفر کا سر جُھکے دیں کا ڈنکا بجے　　ان شاءَ اللہ چلیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ!　　اَستَغفِرُاللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مـــــــــــــــــــــــــدینہ

[1] کفّار کے اکثریتی ممالک کہ جہاں بھاری تعداد میں غیر مسلم ہوتے ہیں وہاں اگر بس وغیرہ میں سلام کرے تو مسلمانوں کی نیّت کرے، اسلامی مُمالِک جیسے پاکستان وغیرہ میں بسوں کے اندر سلام کرنے میں مسلمانوں کی نیّت کی حاجت نہیں، البتّہ اگر معلوم ہے کہ بس میں کفّار بھی سُوار ہیں تو اب سلام کرنے میں مسلمانوں کی نیّت کرے۔

غیبت کے تفصیلی 10 علاج

علاج نمبر 1

تنہا رہئے یا اچھی صحبت اختیار کیجئے

دینی مَشغلوں اور دُنیا کے ضَروری کاموں سے فَراغت کے بعد خَلْوَت یعنی تنہائی اختیار کیجئے یا صِرف ایسے سنجیدہ اور سنّتوں کے پابند اسلامی بھائیوں کی صُحبت حاصل کیجئے جن کی باتیں خوفِ خدا و عشقِ مصطَفٰے عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں اضافے کا باعِث بنیں اور وہ وقتاً فوقتاً ظاہِری برائیوں اور باطِنی بیماریوں کی نشاندہی کرتے اور ان کا علاج تجویز فرماتے ہوں۔ اچّھی صحبت کے مُتَعَلِّق **دو فرامینِ مصطَفٰے** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مُلاحظہ فرمائیں: **(1)** اچّھا رفیق وہ ہے کہ جب تو خدا عَزَّوَجَلَّ کو یاد کرے تو وہ تیری مدد کرے اور جب تو بُھولے تو وہ یاد دلائے۔ (اَلْاِخوان لِابْنِ اَبِی الدُّنیا رقم ۴۲) **(2)** اچّھا رفیق وہ ہے کہ اُس کے دیکھنے سے تمہیں خدا عَزَّوَجَلَّ یاد آئے اور اُس کی گفتگو سے تمہارے عمل میں زیادَتی ہو اور اس کا عمل تمہیں آخِرت کی یاد دلائے۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج۷ ص۵۷ حدیث ۹۴۴۶)

نیک بندے کی دُعا پر امین کہنے کی برکت

ایسے نیک بندوں کی خدمت میں حاضِری کی سعادت بسااوقات باعِث مغفِرت ہو جاتی ہے چُنانچہ حضرتِ علاّمہ جلالُ الدّین سُیُوطی شافِعی علیہ رحمۃ اللّٰہِ القوی **شرحُ الصُّدور** میں نَقل کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا یزید بن ہارون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحٰق **محمد** بن یزید واسِطی علیہ رَحمۃُ اللّٰہِ القوی کو خواب میں دیکھا تو پوچھا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ کیا؟ تو اُنہوں نے فرمایا: میری مغفِرت کردی۔ میں نے پوچھا: مغفِرت کا کیا سبب بنا؟ فرمایا: ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا **ابو عَمرو بَصری** علیہ رَحمۃُ اللّٰہِ القوی جُمُعہ کے دن ہمارے پاس تشریف فرما ہوئے اور دُعا کی تو ہم نے **امین**

کہی، بس اسی لئے مغفِرت ہو گئی۔

(شَرحُ الصُّدُور ص۲۸۲،کتابُ المَنامات مع موسوعة ابن اَبِی الدُّنیاج۳ ص ۱۵۶ رقم ۳۳۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ نیک بندوں کے ساتھ دعا میں شرکت بَہُت بڑی سعادت ہے۔ لہٰذا سنّتوں بھرے اجتماع وغیرہ میں ''دُعا'' میں دل جمعی کے ساتھ شرکت کیجئے نہ جانے کس کی قُربت اور کس کی صحبت اور کس کی رِقّت آمیز آمین کی بَرَکت سے اپنا بیڑا پار ہو جائے۔

مجھے بے حساب بخش دے میرے مولیٰ عزوجل
تجھے واسطہ نیک بندوں کا یا رب عزوجل

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

علاج نمبر 2

ذاتی دوستیوں میں غیبتوں سے بچنا دشوار ہے

ذاتی دوستیوں سے قطعاً اِجتناب (یعنی پرہیز) کیا جائے کیوں کہ اب اکثر ماحول ایسا ہو گیا ہے کہ جب دو ملکر تیسرے کا منفی (NEGATIVE) تذکرہ شروع کریں تو قریب قریب ناممکن ہے کہ **غیبت**، چُغلی، بدگُمانی والزام تراشی وغیرہ سے بچ نکلیں۔ ان فالتو صُحبتوں میں سنّتوں بھری گفتگو کم اور ملکی وسیاسی حالات پر تبصرہ زیادہ ہوتا ہے، گویا سارے ملک کا نِظام یہی چلا رہے ہوں! لہٰذا کبھی کسی **وزیر** پر تنقید کریں گے تو کبھی کسی **لیڈر** پر اور یہ دوست جب اپنے اپنے گھروں کی طرف پلٹیں گے تو ''بدگمانیوں، **غیبتوں** اور تہمتوں کے گناہوں کا ٹوکرا'' بھی ہر ایک کے ساتھ جائے گا! حضرتِ سیِّدُنا **فاروقِ اعظم** رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: تم پر ذِکرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ لازِم ہے کہ بے شک اِس میں شِفاء ہے اور لوگوں کے تذکروں (مَثَلاً غیبت) سے بچو کہ یہ بیماری ہے۔ (اِحیاءُ الْعُلوم ج۳ ص۱۷۷)

فالتو بیٹھکوں سے دُور رہیے

غیبت سَمیت **مُتَعَدِّد** گناہوں سے حفاظت کا **بہترین نُسخہ** لوگوں سے الگ تھلگ رہنا ہے چُنانچِہ **حُجَّۃُ الْاِسلام** حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی کے فرمانِ عالی کا خلاصہ ہے: عام لوگوں کی عُمُوماً عادت ہوتی ہے کہ جہاں کہیں مِل کے بیٹھے کہ کسی نہ کسی کی ''عزَّت'' کے پیچھے پڑے یعنی **غیبتوں** اور **چغلیوں** کا سلسلہ شروع ہو گیا کیوں کہ ان کی غذا یہی ہے! ایسے لوگوں کا چُونکہ اکیلے میں دل اُکتا تا ہے لہٰذا مِل جُل کر گپ شپ اور ''تیری میری'' کرکے ''ٹائم پاس'' کرتے ہیں اگر آپ ایسوں کے ساتھ بیٹھیں گے تو گناہوں بھری باتوں میں بھی ہاں میں ہاں ملانی پڑے گی اور یوں گنہگار اور عذابِ نار کے حقدار ہوتے رہیں گے، اگر ''ہاں، نا'' کئے بِغیر خاموش بیٹھے رہیں گے تب بھی نہیں بچ سکتے کیوں کہ بِغیر شرعی مجبوری کے **غیبت سننے والا بھی غیبت کرنے والے ہی کی طرح گنہگار ہوتا ہے!** اگر آپ ان کی گناہوں بھری باتوں پر اعتراض کریں گے تو یہ آپ کے خلاف ہو جائیں گے، نتیجۃً وہ آپ کی بھی **غیبتوں** اور دل آزاریوں پر اُتر آئیں گے۔

(ماخوذ از: اِحیاءُ الْعُلوم ج ٢ ص ٢٨٦)

مجھے اپنا عاشق بنا کر بنا دے — تو سر تاپا تصویرِ غم یاالٰہی عزوجل
جو عشقِ محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم میں آنسو بہائے — عطا کر دے وہ چشمِ نَم یاالٰہی عزوجل

''ٹائم پاس'' کرنے کی بیٹھک کا نقشہ پیش کرنے والی حکایت

حضرتِ سیِّدُنا **فُضَیل** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مسجدُ الحرام شریف (مکّۃُ المکرَّمہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیماً) میں تنہا تشریف فرما تھے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ایک دوست آیا، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پوچھا: کیسے آنا ہوا؟ جواب دیا: اے ابوعلی! بس یُوں ہی ذرا دل بہلانے کے لئے آ گیا ہوں۔ فرمایا: **اللہ** عزوجل کی قسم! یہ تو بڑی وَحشت دِلانے والی بات ہے! کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ میں آپ کے لئے زینت اختیار کروں اور آپ میرے لیے اختیار کریں، آپ مجھ سے جھوٹ بولیں اور میں

آپ سے جھوٹ بولوں! یا تو آپ یہاں سے تشریف لے جایئے یا میں چلا جاتا ہوں۔(سبحٰن اللّٰہ سیِّد نا فُضیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دل بہلانے اور وقت گزارنے کے لئے مِل بیٹھنے والوں کا نقشہ ہی کھینچ کر دکھا دیا کہ جو لوگ ''ٹائم پاس'' کرنے کیلئے بیٹھتے ہیں وہ عُمُوماً ایک دوسرے کیلئے زینتیں اور بناوٹیں کرتے اور خوب جھوٹی گپّیں ہانکتے ہیں!) **بعض عُلمائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السّلام** نے فرمایا ہے کہ **اللہ** تعالیٰ جب کسی بندے سے **مَحَبَّت** کرتا ہے تو اسے **گُمنام** کر دیتا ہے۔(ماخوذ از: اِحیاءُ العُلوم ج ۲ ص ۲۸۷)

فقط تیرا طالب ہوں ہرگز نہیں ہوں طلبگارِ جاہ و حَشم یاالٰہی عزوجل
نہ دے تاجِ شاہی نہ دے بادشاہی بنادے گدائے حرم یاالٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مَیل جول کا اَہل کون؟

لوگوں سے میل جول کے اَہل کی مثال دیتے ہوئے **حُجَّۃُ الْاِسلام** حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا **طاؤس** علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ القُدّوس خلیفۂ وقت **ہِشّام** کے پاس تشریف لے گئے اور پوچھا: ہشّام! کیسے ہو؟ اس نے غصّے سے کہا: آپ نے مجھے ''**امیرُ المؤمنین**'' کہہ کر مخاطب کیوں نہیں کیا؟ **فرمایا:** اس لئے کہ تمام مسلمان تمہاری خِلافت سے مُتَّفِق نہیں ہیں، لہٰذا میں ڈرا کہ تمہیں امیرُ المؤمنین کہنا کہیں **جھوٹ** نہ ٹھہرے۔ **حُجَّۃُ الْاِسلام** حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی اِس **حکایت** کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: لہٰذا جو آدمی اس قَدَر کھرا اور صاف گو ہو اور اس قسم کی باتوں (مَثَلاً غیبتوں، چغلیوں، ریاکاریوں، خود پسندیوں، خوشامدوں وغیرہ وغیرہ) سے بچ سکتا ہو وہ بے شک لوگوں میں مِل جُل کر رہے ورنہ اپنا نام **مُنافِقوں** کی فِہرست میں لکھوانے پر راضی ہو جائے۔

(ماخوذ از: اِحیاءُ العُلوم ج ۲ ص ۲۸۷)

ظاہری اچھی صحبتوں میں بھی غیبتوں کا مَرَض!

حضرتِ سیِّدُنا شیخ عبدُ الوہّاب شَعرانی قُدِّسَ سرُّہُ النُّورانی فرماتے ہیں: مجھے یاد نہیں کہ میں نے اِس زمانے کے مشائخ میں سے کسی سے ملاقات کی ہو اور میرا اس کے ساتھ بیٹھنا **غیبت** سے محفوظ رہا ہو، ایسا بَہُت کم ہوا اسی لئے میں نے اپنے دین کی اور اُن کے بھی دین کی حفاظت کی خاطِر ان سے ملاقات کم کر دی مگر ان کے حُقوق میں سُستی نہیں کی۔ جب بُزُرگوں کی مجلسوں کا یہ حال ہے تو دوسروں کی بیٹھکوں کا کیا عالم ہوگا! تو اے بھائی! اس زمانے میں جب کسی شخص سے ملاقات کرے تو اپنے نفس کی مکمّل حفاظت کر اور اس مُعاملے میں ہرگز سُستی نہ کر۔

(تَنبِیهُ الْمُغتَرِّیْن ص۲۲۴)

ہر آنے والا وقت پچھلے وقت سے بُرا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیِّدُنا شیخ عبدالوہّاب شَعرانی قُدِّسَ سرُّہُ النُّورانی (مُتَوَفّٰی 973ھ) دسویں صدی ہجری کے بُزُرگ تھے جب ان کے دور میں یہ حال تھا تو اب تو پندرھویں صدی ہجری ہے ہم ان کے دَور سے تقریباً 450 سال مزید دُور ہو چکے ہیں اور ہر آنے والا دینی اعتبار سے وَقت پچھلے وَقت سے بُرا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا زُبیر بن عَدِی رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رضی اللہ تعالٰی عنہ کی بارگاہ میں حجّاج بن یوسُف کی طرف سے پہنچنے والی تکالیف کی شکایت کی تو فرمایا: ''صبر کرو! کیونکہ تم پر کوئی زمانہ نہیں آئے گا مگر اس کے بعد میں آنے والا زمانہ اُس سے بدتر ہوگا یہاں تک کہ تم اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے ملو، یہ میں نے نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے سُنا ہے۔'' (صَحیح بُخاری ج۴ص۴۳۳ حدیث۷۰۶۸) **مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت** حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: زمانہ جس قَدَر حُضُور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے دُور ہوتا جائے گا ظلم و فساد بھی بڑھتا جائے گا، ہر زمانہ پہلے زمانہ سے دِین کے لحاظ سے بدتر ہے، کبھی کوئی گناہ زیادہ کبھی کوئی گناہ! (مِراٰۃ المناجِیح ج۷ ص ۲۰۲ مُلَخَّصاً)

ہر ہر فرد غیبت گو نہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہر ذی شُعُور اندازہ لگا سکتا ہے کہ آج کل جب تمام ہی برائیاں عُروجِ بام پر ہیں تو پھر ''غیبت'' کیوں پیچھے رہے گی! خیر اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ ہر ہر فرد لازِمی طور پر **غیبت** میں لگا ہوا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں سے ہرگز دنیا خالی نہیں۔ تو جو واقِعی نیک بندے ہوں اُن کی صحبت بابَرَکت سے ضَرور فیض حاصِل کرنا چاہئے اور جو بظاہر مذہبی وَضع قَطع رکھتے ہوں اور دیکھنے میں ''نیک صورت'' ہوں مگر **غیبتوں**، چغلیوں، بدگمانیوں، تہمتوں وغیرہ وغیرہ گناہوں کی گندگیوں اور غلاظتوں میں لِتھڑے رہتے ہوں ان کی مجلسوں (بیٹھکوں) سے دُور رہنے ہی میں سلامتی بلکہ ایسوں سے دور رہنا شرعاً بھی ضَروری ہے۔**دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 312 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**بہارِ شریعت**'' حصّہ 16 صَفْحہ 164 پر ہے: **عِمْرَان بن حِطَّان** سے روایت کی، کہتے ہیں: میں (حضرتِ سیِّدُنا) ابوذَرّ (غِفاری) رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا، انھیں کالی کملی اَوڑھے ہوئے مسجِد میں تنہا بیٹھا ہوا دیکھا۔ میں نے کہا: ابوذر! یہ تنہائی کیسی؟ انہوں نے کہا: میں نے رسولُ اللہ (عَزَّوَجَلَّ و) صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم کو فرماتے سنا: تنہائی اچّھی ہے بُرے ہم نشین سے اور ہم نشینِ صالح (یعنی نیک رفیق) تنہائی سے بہتر ہے اور اچھی بات بولنا خاموشی سے بہتر ہے اور بری بات بولنے سے چُپ رہنا بہتر ہے۔ **(شُعَبُ الْاِیمان ج ۴ ص ۲۵۶ حدیث ۴۹۹۳)**

حال ہمارا کیسا زَبوں ہے اور وہ کیسا اور وہ کیوں ہے
سب ہے تم پر روشن شاہا صلَّی اللّٰہُ علیکَ وَسلَّم (سامانِ بخشش)

50 صِدّیقین کا ثواب

امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ مولائے کائنات، **علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا** کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجہَہُ الْکَرِیم فرماتے ہیں: عنقریب لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ ان کی بادشاہی (حکومت) قتل اور ظلم کے بِغیر نہیں ہوگی۔ اور مالداری **تکبُّر** اور **بُخل** سے خالی نہ ہوگی اور لوگوں کے ساتھ

مجلس (بیٹھک) خواہشِ نفسانی کے بِغیر نہ ہوگی۔ پس جو شخص وہ زمانہ پائے اور صَبْــــر کرے اور اپنے نفس کی حفاظت کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے پچاس صدِّیقین جیسا ثواب عطا کرے گا۔ (تَنبِیهُ الْمُغتَرِّیْن ص۲۲۵)

غیبت خور سے تو کُتّا ہی بھلا

حضرتِ سیِّدُنا حماد بن زید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: میں ایک بار حضرتِ سیِّدُنا مالک بن دینار علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الغفار کی خدمت میں حاضِر ہوا، ان کے سامنے ایک کُتّا دیکھ کر میں نے اسے بھگانا چاہا تو فرمایا: اے حمّاد! اسے چھوڑ دو یقیناً یہ اُس بُرے ساتھی سے بہتر ہے جو میرے پاس بیٹھ کر لوگوں کی غیبت کرتا ہے۔ (تَنبِیهُ الْمُغتَرِّیْن ص۲۲۷)

تو کُتّا مجھ جیسے سینکڑوں سے اچھا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے بُزُرگوں کی بھی کیا خوب مَدَنی سوچ ہوا کرتی تھی! وہ غیبت خور جو بِغیر توبہ کے مرجائے اور اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ناراضی کی صورت میں واصِلِ جہنّم ہوجائے وَاللّٰہ بِاللّٰہ تَاللّٰہ ایسے آدمی سے تو کُتّا ہی کروڑوں دَرَجے بہتر ہے کہ اُس کے لئے دوزخ کا عذاب نہیں۔ تذکرۃُ الاولیاء میں ہے: حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری علیہ رحمۃ اللّٰہِ القوی کی خدمتِ بِاعظمت میں کسی نے سوال کیا: آپ بہتر ہیں یا کُتّا؟ فرمایا: اگر عذاب سے بچ گیا تو میں ورنہ کُتّا مجھ جیسے سینکڑوں سے افضل ہے۔ (تذکِرۃُ الاولیاء حصّہ اوّل ص۴۳)

آپ کی گلیوں کے کُتّے مجھ سے تو اچھے رہے
ہے سُکوں اُن کو مُیَسَّر سبز گنبد دیکھ کر

حسن بصری اور ایک گوشہ نشین

حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری علیہ رحمۃ اللّٰہِ القوی فرماتے ہیں: ایک شخص کو لوگوں سے الگ تھلگ رہنے والا پا کر میں نے اس کا سبب پوچھا: تو اس نے کہا: میں بہُت اَہم کام میں مشغول رہتا ہوں۔ میں نے پوچھا وہ کیا ہے؟ کہنے لگا: میں ہر صبح اپنے آپ کو

نعمت اور گناہ کے درمیان پاتا ہوں لہٰذا میں نعمتوں کے شکر اور گناہوں سے توبہ میں مشغول رہتا ہوں۔ میں نے اس سے کہا: اے بھائی! تو حسن بصری سے اَفقَہ یعنی زیادہ فَقِیہ (بہُت بڑا عالم) ہے، اکیلا ہی بیٹھا کر۔ (تَنبِیہُ الْمُغتَرّیِن ص۲۲۷)

تنہائی میں بھلائی ہی بھلائی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! واقِعی تنہائی میں بھلائی ہی بھلائی ہے مگر جو ایسا عالم ہو جس کی مسلمانوں کو حاجت ہو اور اُس سے لوگوں کو نفع پہنچتا ہو وہ مَیل جول ترک کر کے خَلوت (یعنی گوشہ نشینی) اختیار نہ کرے۔ باقی لوگ اگر ماں باپ، اہل وعیال اور دیگر حُقُوق العباد کا خیال رکھنے کے ساتھ ساتھ اپنی اہم دینی و دُنیوی ضَرورتوں سے فارِغ ہو کر بَقِیّہ وَقت عُزلَت نشینی (یعنی تنہائی) میں گزاریں (جبکہ تنہائی میں رہنے کے آداب سے بھی واقِف ہوں[1]) تو ان کیلئے نورٌ علیٰ نور۔ حضرتِ سیِّدُنا عُقبہ بن عامِر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: **یا رسولَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! **نَجات** کیا ہے؟ فرمایا: ﴿1﴾ **اپنی زَبان** کو روک رکھو (یعنی اپنی زَبان وہاں کھولو جہاں فائدہ ہو، نقصان نہ ہو) اور ﴿2﴾ **تمہارا گھر** تمہیں کِفایت کرے (یعنی بِلاضَرورت گھر سے نہ نکلو) اور ﴿3﴾ **گناہوں** پر رونا اختیار کرو۔ (سُنَنِ تِرمِذی ج ۴ ص ۱۸۲ حدیث ۲۴۱۴)

دل میں ہو یاد تری گوشۂ تنہائی ہو
پھر تو خَلوت میں عجب انجمن آرائی ہو

غیبت سے بچنے کا انوکھا طریقہ

جب بھی کسی کے بارے میں کچھ کہنے کی نوبت آئے تو کاش! ہمارا تصوُّر یہ بندھ جائے کہ وہ ہمارے سامنے موجود ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی لفظ ایسا زَبان سے ادا ہو جائے جسے سُن کر یہ ناراض ہو جائے چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا ابو طالِب مکّی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: کسی بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا فرمان ہے کہ جب بھی کسی آدمی کا میرے سامنے ذکر کیا گیا تو میں نے گویا اسے اپنے

---

[1] لُبابُ الِاحیاء صفحہ 163 تا 165 پر گوشہ نشینی کا بیان مُلاحظہ فرمایئے۔ اس کا خوب تفصیلی بیان اِحیاءُ العلوم جلد ۲ میں ہے۔

سامنے بیٹھا ہوا پایا اور اس کے بارے میں وُہی کلام کیا جسے وہ پسند کرے۔(**قُوتُ القُلُوب ج ۱ ص ۳۴۹**) اِسی طرح ایک اور بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: میرے سامنے جب کسی کا تذکِرہ چھڑتا ہے، اپنے دل میں اُس کا تصوّر جما لیتا ہوں اور جو اپنے لئے پسند کرتا ہوں، اس کے بارے میں بھی وُہی کہتا ہوں۔ **(اَیضاً)**

رَوانہ سُوئے مدینہ ہو قافِلہ یا ربّ عزوجل شَرَف دے حج کا مجھے بہرِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم یاربّ عزوجل
بس اُن کے جلووں میں آجائے پھر قضا یاربّ عزوجل دکھا دے ایک جھلک سبز سبز گنبد کی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُاللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

غیر مسلم مسلمان ہو گیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غیبت کرنے سننے کی عادت نکالنے، نمازوں اور سنّتوں کی عادت ڈالنے کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، سنّتوں کی تربیت کیلئے **مَدَنی قافلوں** میں **عاشقانِ رسول** کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کیجئے اور کامیاب زندگی گزارنے اور آخرت سنوارنے کیلئے **مَدَنی انعامات** کے مطابِق عمل کر کے روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے رسالہ پُر کیجئے اور ہر مَدَنی ماہ کی 10 تاریخ کے اندر اندر اپنے ذمّے دار کو جمع کروایئے۔ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کے جاری کردہ رسائل اور وِڈیو کیسٹیں تحفے میں بانٹتے رہئے نہ جانے کب کس کا دل چوٹ کھا جائے، وہ راہِ راست پر آجائے اور آپ کا بھی بیڑا پار ہو جائے۔ آپ کی ترغیب کیلئے ایک ایمان افروز بہار آپ کے گوش گزار کی جاتی ہے چُنانچِہ U.K (انگلینڈ) کے ایک اسلامی بھائی کا اس طرح بیان ہے کہ میں بہُت عرصے سے ایک غیر مسلم پر **اِنفرادی کوشش** کر رہا تھا کہ وہ مسلمان ہو جائے مگر مجھے کامیابی نہیں مل رہی تھی۔ ایک بار دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی

جاری کردہ ایک V.C.D. ان کو تحفے میں دی گئی اُس V.C.D. کا نام ہے: **بین الاقوامی اجتماع واجتماعی اعتکاف**۔ اس نے V.C.D. کو اپنے گھر والوں کو ساتھ بٹھا کر چلا دی، وہ V.C.D. دیکھتا گیا اور اُردو نہ سمجھنے کے باوُجُود محض **بینَ الاقوامی اجتماع** اور **اجتماعی اعتِکاف** کے روح پرور مناظِر دیکھ کر اُس کے دل میں اسلام کی مَحبَّت اُترتی چلی گئی۔ اَلحمدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آخرِ کار وہ کلمہ پڑھ کر دائرۂ اسلام میں داخِل ہوگیا اور **دعوتِ اسلامی** کے اجتماع میں بھی شرکت کرنے لگا، مَدَنی ماحول کی برکت سے **سبز سبز عمامے شریف** سے اس کا سر ''سرسبز'' ہوگیا۔ اَلحمدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرنے والے **مَدَنی قافلے** کا مسافر بھی بنا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں

اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

علاج نمبر 3

غیبت کا یہ علاج بھی فائدے مند ہے کہ آپ اپنے ذہن میں یہ بات ایک دم جما لیجئے کہ جب کوئی میری **غیبت** کرتا ہے تو مجھے تکلیف ہوتی ہے اِسی طرح میں جس کی **غیبت** کروں گا اُسے بھی تو اذیّت ہوگی، تو جو کام مجھے اپنے لئے ناپسند ہے وہ دوسرے مسلمان بھائی کیلئے کیوں کروں!

چوہے بھگانے کیلئے بلّی نہ رکھنے کا ایمان افروز سبب

غیبت سے تو بچنا ہی چاہئے، پُرانے زمانے کے لوگوں کی تو ایسی **مَدَنی سوچ** ہوتی تھی کہ خود تکلیف گوارا کر لیتے مگر دوسرے کو تکلیف نہ ہونے دیتے چُنانچِہ ''مُکاشَفَۃُ الْقُلُوب'' میں ہے: ایک صاحِب کے گھر میں **چوہے** بہُت ہوگئے تھے، کسی نے مشورہ دیا **بلّی** رکھ لیجئے۔ اُن صاحِب نے جواب دیا: **بلّی** کی ''میاؤں'' سن کر **چوہے** بھاگ

تو جائیں گے مگر مجھے ڈر لگ رہا ہے کہ کہیں پڑوسیوں کے گھروں میں نہ گُھس جائیں! اگر یوں ہوا تو میں ایسا آدمی بنا کہ جو اپنے لئے جس تکلیف کو ناپسند کرتا ہے وُہی تکلیف اُس نے دوسرے کیلئے گوارا کرلی۔ (مُکاشَفَۃُ القُلوب ص ۲۸۲)

خیر خواہ ہم بھی پڑوسی کے بنیں یہ کرم یامصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم فرمائیے

نعمتِ اَخلاق کردیجے عطا یہ کرم یامصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم فرمائیے

غیبت و چغلی کی آفت سے بچیں

یہ کرم یامصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم فرمائیے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَستَغْفِرُاللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

علاج نمبر 4

”بھڑاس“ نکالنا غیبت میں ڈال سکتا ہے

کسی نے دل دُکھا دیا، سخت **غصّہ** آگیا اور صبر کا دامن ہاتھ سے چھوٹ گیا اِس سبب سے دِل دُکھانے والے کے بارے میں اگر کسی کے آگے ”بھڑاس“ نکلنے لگی تو سمجھو کہ **جہنَّم کی آگ** اکٹّھی ہونی شروع ہوگئی کہ اب **غیبت وبُہتان تراشی** جیسے کبیرہ گناہ، حرام اور دوزخ میں لیجانے والے کام سے آپ کو شاید کوئی نہ بچا پائے کیوں کہ جب کوئی غصّے اور جذبات کے عالم میں **بھڑاس** نکال رہا ہوتا ہے اُس وَقت عُموماً سننے والا بھی سَہم جاتا ہے اور اُس کی اِصلاح نہیں کر پاتا۔ اُس دلِ سیاہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ جو ہدایت کی بات سننے کیلئے تیار نہ ہو۔ آہ! **غیبت** کی تباہ کاری! حضرتِ سیِّدُنا ابوقِلابہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: **غیبت** دل کو ہدایت اور بھلائی سے محروم کردیتی ہے۔ (تَنبِیہُ الْمُغتَرِّین ص ۱۹۱) **غصّے**

کا علاج کیجئے، دوسروں کے آگے **بھڑاس** نکالنے کے بجائے **مُعافی** اور درگزر سے کام لیتے ہوئے **جنّت** میں بے حساب داخلے کی تڑپ والا ذِہن بنائیے۔

مُعاف کرنے والوں کا بے حساب جنّت میں داخِلہ

مُعاف کر دینے کی فضیلت بھی ایسی ہے کہ منہ میں پانی آ جاتا ہے چُنانچِہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحِبِ مُعطَّر پسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ارشادِ باقرینہ ہے: قِیامت کے روز اعلان کیا جائے گا: جس کا اَجر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِمّۂ کرم پر ہے، وہ اُٹھے اور **جنّت** میں داخِل ہو جائے۔ پوچھا جائے گا: کس کے لیے اَجر ہے؟ وہ مُنادی (یعنی اعلان کرنے والا) کہے گا: ''**ان لوگوں کے لیے جو مُعاف کرنے والے ہیں۔**'' تو ہزاروں آدمی کھڑے ہوں گے اور **بلا حساب جنّت** میں داخِل ہو جائیں گے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْاَ وْسَط لِلطّبَرانی ج ۱ ص ۵۴۲ حدیث ۱۹۹۸) کاش! ہمیں بھی **مُعاف** کر دینے کا جذبہ نصیب ہو جائے۔ اور کاش! کاش! کاش! ہم بھی بے حساب جنّت الفردوس میں داخِلے کی سعادت پالیں۔

تو بے حساب بخش کہ ہیں بے شمار جُرم
دیتا ہوں واسطہ تجھے شاہِ حجاز کا (ذوقِ نعت)

بُرا کہنے سے بچنے والے کا خوش انجام

حضرتِ سیِّدُنا شیخ سعدی علیہ رَحمَۃُ اللہِ القوی **بوستانِ سَعدی** میں نَقل کرتے ہیں: ایک نیک سیرت شخص اپنے ذاتی دشمنوں کا ذِکر بھی بُرائی سے نہ کرتا تھا۔ جب بھی کسی کی بات چِھڑ تی، اُس کی زَبان سے نیک الفاظ ہی ادا ہوتے۔ اُس کے مرنے کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا تو پوچھا: **مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ**؟ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تیرے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ یہ سُوال سُن کر اُس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی اور وہ بُلبل کی طرح شِیریں (یعنی میٹھی) آواز میں بولا: دنیا میں میری یِہی کوشِش ہوتی تھی

کہ میری زَبان سے کسی کے بارے میں کوئی بُری بات نہ نکلے، نکیرَین (نَ۔کی۔رَین یعنی منکر نکیر) نے بھی مُجھ سے کوئی سخت سُوال نہ کیا اور **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ یُوں میرا مُعامَلہ بَہُت اچّھا رہا۔ (بوستان سعدی ص ۱۴۴) (دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کا مطبوعہ رسالہ، ''**غصّے کا علاج**'' کا مُطالعہ غصّے کی عادت نکالنے کیلئے ان شاءاللہ عَزَّوَجَلَّ بہترین مُعاوِن ثابِت ہوگا)

سُن لو نقصان ہی ہوتا ہے بالآخر اُن کو
نفس کے واسِطے غصّہ جو کیا کرتے ہیں

علاج نمبر 5

غیبت کے عذابات یاد کیجئے

جب کسی کی پیٹھ پیچھے بُرائی کرنے کو جی چاہے تو **غیبت** کے عذابات کو یاد کیجئے، مَثَلاً **تانبے کے ناخُنوں** سے اپنے چہرے اور سینے کو نوچنے والا عذاب، اپنے ہی پہلوؤں (یعنی کروٹوں) کا گوشت کاٹ کاٹ کر کھلائے جانے کا عذاب نیز تصوُّر کیجئے کہ بروزِ قِیامت اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھانا پڑے گا اور **غیبت** کرنے والا منہ بگاڑے **چلّاتا** ہوا اُسے کھائے گا۔ اب سوچئے کہ حلال جانور کا تازہ گوشت بھی کچّا نہیں کھایا جاتا تو مرے ہوئے انسان کا گوشت کس طرح کھایا جاسکے گا؟

غیبت کا تائب آخِر میں جنّت میں جائیگا

منقول ہے: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی طرف وَحی فرمائی کہ جو **غیبت** سے توبہ کرکے مَرا وہ آخِری شخص ہوگا جو **جنّت** میں جائے گا اور جو **غیبت** پر اِصرار کرتے ہوئے (یعنی غیبت پر قائم رہتے ہوئے) مَرا وہ پہلا شخص ہوگا جو **جہنَّم میں** داخِل ہوگا۔

(رسالہ قُشیریہ ص ۱۹۴)

غُل مچائے گا، دوزخ میں جائے گا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو شخص **غیبت** کرتا ہے اُس کو سوائے اپنے نقصان کے کچھ ہاتھ نہیں آتا حتّٰی کہ اگر توبہ کر کے مرا ہے تو اگرچہ قِیامت میں اس کو **غیبت** پر عذاب نہ ہوگا تاہم جنّت میں سب لوگوں کے بعد جائے گا۔ اور اس سبب سے بہُت سخت پچھتائے گا اور ندامت اُٹھائیگا۔ اور اگر بغیر توبہ کے مرا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ غَضبناک ہوا تو بروزِ قِیامت سب سے قبل جہنَّم میں جائے گا، اگرچہ غُل بہت مچائے گا، چیخے گا، چلاّئے گا مگر رونا دھونا وہاں کام نہ آئے گا۔

دیکھئے کیا حشر کو ہو میرا حال　　مجھ کو رہتا ہے یِہی ہر دم ملال
ہو کرم مجھ پر خدائے عزّوجل ذوالجلال　　مجھ کو جنّت دے جہنَّم میں نہ ڈال

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُاللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

علاج نمبر 6

سونے کا پہاڑ صَدَقہ کرنے سے بھی پسندیدہ

اپنے نفس پر بار (بوجھ) ڈالے مَثَلاً اگر **غیبت** کی تو 5 روپے خیرات کروں گا۔ خدا کی قسم! پانچ روپے تو کچھ بھی نہیں ہیں، حضرتِ سیِّدُ ناوُ ہَیب بن وَرْد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میرے نزدیک **غیبت** کو ترک کرنا سونے کا پہاڑ صَدَقہ کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ (تَنبِیهُ الْمُغتَرِّین ص۱۹۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

غیبت ہوجاتی توخیرات کرتے

حضرتِ سیِّدُ نا امام محمد ابنِ سیرین علیہ رَحمۃُ اللہِ المُبین کی عادت تھی کہ اگر کبھی ان سے کسی کی غیبت سرزد ہوجاتی تو خیرات کرتے تھے۔ (تفسیر رُوحُ البیان ج ۹ ص ۸۹)

دو دِرہم کی حکایت

حضرتِ سیِّدُ نا ابو اللَّیث بُخاری علیہ رَحمۃُ اللہِ الْباری جب حج کیلئے نکلے تو دو دِرہم اِس نیّت سے جیب میں ڈالے کہ اگر گھر پلٹنے تک کہیں بھی غیبت صادِر ہوئی تو یہ دو دِرہم خیرات کردوں گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ سارا سفر غیبت سے بچے رہے اور وہ دو دِرہم جیب میں محفوظ رہے۔ انہیں کا فرمان ہے: میں ایک مرتبہ کی غیبت کو سو مرتبہ کے زِنا سے بدتر سمجھتا ہوں۔ (مُکاشَفَۃُ الْقُلُوب ص ۷۱)

مذکورہ حِکایت کی وضاحت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیِّدُ نا ابو اللَّیث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بڑے مُتَّقِی اور پرہیز گار بُزُرگ تھے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مَدَنی سوچ مرحبا! غیبت کا دروازہ مضبوطی سے بند کرنے کیلئے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دو دِرہم خیرات کرنے کی نیّت کی زبردست ترکیب فرمائی۔ یقیناً حج کے دَوران غیبت کرنا عام حالات کے مقابلے میں زیادہ بڑا گناہ ہے اور جو غیبتوں، چُغلیوں، دل آزاریوں، گندی گالیوں اور جملہ بے حیائیوں سے خود کو بچانے میں کامیابی حاصل کرلے وہ گناہوں سے پاک صاف ہوجائے چُنانچِہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت'' جلد اوّل صَفْحَہ 1031 پر فرمانِ مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: ''جس نے حج کیا اور رَفَث (یعنی فحش کلام) نہ کیا اور فسق نہ کیا تو گناہوں سے پاک ہوکر ایسا لوٹا جیسے اُس دن کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔'' (بُخاری ج ۱ ص ۵۱۲ حدیث ۱۵۲۱) افسوس! آج کل جو لوگ حج کے واسطے جاتے ہیں ان میں سے بے شمار حُجّاج وطن میں جس طرح گناہ کرتے رہے ہیں اسی طرح بے باکی سے راہِ مدینہ میں بھی لگے رہتے ہیں، یہاں تک کہ احرام کی حالت میں بھی لوگوں کی خوب غیبتیں

کی جاتی ہیں، حَرَمینِ شریفین زادَھُمَااللّٰہُ شَرَفاً وَّ تعظِیماً میں عام عَرَبوں بلکہ اہلِ مکّہ اوراہلِ مدینہ کی خوب خوب بُرائیاں اور غیبتیں کرتے ہیں اور سب کے عَیبوں کو ڈھونڈا کرتے ہیں ❁ کبھی کسی بس یا ٹیکسی ڈرائیور کو بداَخلاق ❁ بدمزاج وغیرہ کہہ کر اُس کی غیبت کرتے ہیں تو کبھی کسی دکاندار کی یوں غیبت کرتے ہیں کہ ❁ یہ مال بَہُت مہنگا بیچتا ہے ❁ حاجیوں کو لوٹتا ہے ❁ کبھی کسی ہوٹل والے کو بُرا بھلا کہتے ہوئے یوں غیبتیں کرتے ہیں کہ ❁ اس نے کھانا بَہُت مہنگا کر دیا ہے ❁ لوٹ مار مچا رکھی ہے ❁ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مہمانوں پر ظُلم کرتا ہے ❁ پیسے پہلے وُصول کر لئے اور تھوڑا سا کھانا پکڑا دیا ❁ اس کا کھانا غیر معیاری ہے وغیرہ وغیرہ۔

نَعُوذُ بِاللّٰہِ مِن شُرُوْرِاَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّئَاتِ اَعمَالِنا۔ (یعنی ہم اپنے نفس کی شرارتوں اور بُرے اعمال سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں)

شَرَف دے حج کا مجھے بہرِ مصطفٰے یارب عَزَّوَجَلَّ ‏ روانہ سُوئے مدینہ ہو قافِلہ یا رب عَزَّوَجَلَّ
دکھا دے ایک جھلک سبز سبز گنبد کی ‏ بس اُن کے جلووں میں آجائے پھر قضا یارب عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُاللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

علاج نمبر 7

ایک چُپ سو سُکھ

سب سے زیادہ غیبت زَبان سے کی جاتی ہے لہٰذا اِس کو قابو کرنا بَہُت ضَروری ہے۔ زَبان کی حفاظت کے تعلُّق سے 7 فرامینِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ملاحظہ ہوں: ❁ بندہ کبھی بِلا ارادہ اللہ تعالٰی کی خوشنودی کی بات کہہ دیتا ہے جس سے اللہ تعالٰی اس کے دَرَجے بلند کرتا ہے اور بندہ کبھی بے سوچے سمجھے اللہ تعالٰی کی ناراضی کی بات کہہ دیتا ہے جس سے جہنَّم میں گر جاتا ہے۔ (بُخاری ج ۴

ص ۲۴۱ حدیث ۶۴۷۸) ﴿ ﴾ ایک اور روایت میں ہے کہ جہنّم کی اتنی گہرائی میں گرتا ہے جو مشرِق و مغرِب کے فاصلے سے بھی زیادہ ہے۔ (صَحیح مُسلِم ص ۱۵۹۵ حدیث ۲۹۸۸) ﴿ ﴾ جو چیز انسان کو سب سے زیادہ جنّت میں داخل کرنے والی ہے وہ تقوٰی اور حُسنِ خُلق (یعنی اچّھا اخلاق) ہے اور جو چیز انسان کو سب سے زیادہ جہنّم میں لے جانے والی ہے وہ دوجَوف دار چیزیں ہیں منہ اور شرمگاہ۔ (سُنَن تِرمِذی حدیث ۲۰۰۴ ص ۱۸۵۲) ﴿ ﴾ جو چپ رہا، اسے نجات ہے۔ (ایضاً حدیث ۲۵۰۱ ص ۱۹۰۳) ﴿ ﴾ سُکوت (یعنی خاموشی) پر قائم رہنا ساٹھ برس کی عبادت سے افضل ہے۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج ۴ ص ۲۴۵ حدیث ۴۹۵۳) ﴿ ﴾ زیادتیٔ خاموشی کو لازِم کرلو کہ اس سے شیطان دفع ہوگا اور تمہیں دین کے کاموں میں مدد دے گی۔ (اَیضاً ص ۲۴۳ حدیث ۴۹۴۲) ﴿ ﴾ میرے لیے چھ چیزوں کے ضامن ہو جاؤ میں تمہارے لیے جنّت کا ذمّے دار ہوتا ہوں (۱) جب بات کرو سچ بولو اور (۲) جب وعدہ کرو اسے پورا کرو اور (۳) جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے اُسے ادا کرو اور (۴) اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو اور (۵) اپنی نگاہیں نیچی رکھو اور (۶) اپنے ہاتھوں کو روکو (یعنی ہاتھ سے کسی کو ایذا نہ پہنچاؤ) (مُسندِ اِمام احمد ج ۸ ص ۴۱۲ حدیث ۲۲۸۲۱)

مری زبان پہ ''قفلِ مدینہ'' لگ جائے　　فُضُول گوئی سے بچتا رہوں سدا یاربّ عزّوجلّ
اُٹھے نہ آنکھ کبھی بھی گناہ کی جانب　　عطا کرم سے ہو ایسی مجھے حیا یاربّ عزّوجلّ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! 　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد
تُوبُوا اِلَی الله! 　اَسْتَغْفِرُاللّٰہ
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! 　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پرندے کی نیکی کی دعوت

قطا (جو کہ کبوتر سے ملتا جُلتا پرندہ ہے) جب بولتا ہے تو کہتا ہے: مَنْ سَکَتَ سَلِمَ یعنی جو خاموش رہا سلامت رہا۔ (تفسیرِ قُرطُبی ج ۷ ص ۱۲۷)

زَبان پر **قفلِ مدینہ** لگانا یعنی ضَرورت کی بات بھی کم سے کم الفاظ میں کرنا، جہاں جہاں **ممکن** ہو وہاں زَبان سے بولنے کے بجائے خاموش رہ کر لکھ کر یا اشارے سے کام چلانا بھی **غیبت** سے بچنے کے اسباب مُہیّا کرسکتا ہے۔مگر یہ ذِہن میں رہے کہ **غیبت** لکھ کر بلکہ اشارے سے بھی ہوسکتی ہے اور جہاں کسی مسلمان کی گناہوں بھری **غیبت** ہورہی ہو وہاں شَرعی رخصت کے بِغیر چُپ رہنے کی اجازت نہیں، **غیبت** کرنے والے کو **غیبت** سے باز رکھ کر اپنے مسلمان بھائی کی عزّت کی حفاظت کرے۔

نہ غیبت کریں گے نہ غیبت سنیں گے
بَعونِ خدا عزوجل لب پہ قابو رکھیں گے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سُواری کے جانور پر لعنت مت کرو

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 312 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**بہارِ شریعت**'' حصّہ 16 صَفْحَہ 166 پر ہے: ایک شخص نے اپنی سواری کے جانور پر لعنت کی، **رسولُ اللہ** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم نے فرمایا: اس سے اتر جاؤ ہمارے ساتھ میں ملعون چیز کو لے کر نہ چلو، اپنے اوپر اور اپنی اولاد و اَموال پر **بددعا** نہ کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ بددعا اُس ساعت میں ہو جس میں جو دعا **خدا** (عَزَّوَجَلَّ) سے کی جائے قَبول ہوتی ہے۔ (صَحیح مُسلِم ص۱۰۶۴ حدیث ۳۰۰۹)

جانور کو بُرا کہنا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زَبان پر قابو پانے کی سخت ضَرورت ہے۔ جانوروں پر بھی لعنت کرنے کی مُمانَعت ہے، بلاضَرورت ان کی **بُرائی** بھی زَبان سے کیوں نکلے! اب ظاہر ہے جو جانوروں کو بھی **بُرا** کہنے سے بچے گا وہ مسلمانوں کی **غیبت** سے بدرَجہ اَولیٰ اجتِناب (یعنی پرہیز) کریگا۔البتّہ جانور کا عیب بیان کرنے کو مسلمان کی **غیبت** کی طرح کا جُرم نہیں قرار دیں گے ہاں اگر وہ جانور کسی مسلمان کا ہوا تو اُس

مسلمان کی **غیبت و دل آزاری** کی صورت بن سکتی ہے، مَثَلاً ❁ فُلاں کا گھوڑا مَریل ہے ❁ اِس کی قربانی کی گائے کی ہڈیاں پسلیاں نظر آرہی ہیں ❁ اُس کا بکرا تو ہڈیوں کا ڈھانچا ہے ❁ اُس کے مرغے کی بانگ کی آواز بے سُری ہے وغیرہ وغیرہ جُملوں میں ان جانوروں کے مالکان کی **ایذاء** کا پہلو موجود ہے لہٰذا یہ **غیبت** ہے۔

مرے ہوئے کُتّے کی بُرائی سے بھی بچو

حضرتِ سیِّدُنا مالک بن دینار علیہ رَحمۃُ اللہِ الغفّار فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا **عیسٰی** روحُ اللہ علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام **ایک مرے ہوئے کُتّے** کے پاس سے گزرے، حواریوں نے عرض کی: یہ کُتّا کس قدَر **بدبُو دار** ہے! حضرتِ سیِّدُنا **عیسٰی** روحُ اللہ علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا: اِس کے **دانت کتنے سفید** ہیں! گویا آپ علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے ان کو مُردار کُتّے کی **غیبت** سے بھی منع فرمایا اور ان کو خبردار کیا کہ بے زَبان جانوروں کی بھی **خوبی** کا ہی ذِکر کرنا چاہئے۔

(ماخوذاز اِحیاءُ الْعُلوم ج ۳ ص ۱۷۷) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

خِنزیر کیلئے عُمدہ فِقرہ استِعمال فرمایا

سُبحٰنَ اللہ! حضرتِ سیِّدُنا **عیسٰی** روحُ اللہ علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے حُسنِ اَخلاق کے بھی کیا کہنے! واقِعی یہ آپ علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا ہی حصّہ تھا کہ **مُردار کُتّے** کی بھی خوبی ہی کی طرف نظر فرمائی۔ ''تاریخِ دِمشق'' جلد 47 صَفْحہ 437 پر ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا **عیسٰی** روحُ اللہ علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے سامنے سے **ایک خِنزیر** گزرا، فرمایا: **''مُرْ بِسَلامٍ''** یعنی **سلامتی سے گزر جاؤ**۔ لوگوں نے **تَعَجُّب** کے ساتھ عرض کی: **یاروحَ اللہ!** کیا وجہ ہے کہ آپ نے **سُوَر** کیلئے اتنا عمدہ جُملہ ارشاد فرمایا؟ فرمایا: میں اپنی زَبان پر بُری بات لانا نہیں چاہتا۔ (تاریخ دمشق ج ۴۷ ص ۴۳۷) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کھچڑے کو حلیم کہنا!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیِّدُنا **عیسٰی** روحُ اللّٰہ علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی مبارَک سوچ صد کروڑ مرحبا! کاش! ہمیں بھی ایسی سمجھ نصیب ہوجائے کہ کہاں کون سے اَلفاظ بولنے چاہئیں۔ بعض اوقات کسی دُنیوی شے پر مُتَبَرِّک الفاظ نہ بولنا بھی ادب ہوتا ہے جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ایک صِفاتی نام **حَلِیم** عَزَّوَجَلَّ بھی ہے لہٰذا کھانے کی چیز کیلئے ''حلیم'' کا لفظ کہنا جائز ہونے کے باوُجُود بعض بندگانِ خدا کو اچّھا نہیں لگتا۔ اِس غِذا کو اُردو میں **کِھچڑا** بھی کہتے ہیں لہٰذا وہ یہی لفظ استعمال کرتے ہیں۔ **تذکرۃُ الاولیاء** میں ہے: حضرتِ سیِّدُنا **بایزید بِسطامی** قُدِّسَ سرُّہُ السّامی نے ایک بار سُرخ رنگ کا سیب ہاتھ میں لے کر فرمایا: ''یہ بُہت **لطیف** ہے۔'' غیب سے آواز آئی: ''ہمارا نام **سیب** کیلئے استعمال کرتے ہوئے حیا نہیں آئی!'' اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چالیس دن کیلئے اپنی یاد آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے قلب سے نکالدی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے بھی قسم کھائی کہ اب کبھی (اپنے وطن) **بِسطام** (شہر کا نام) کا پھل نہیں کھاؤں گا۔ (تذکرۃ الاولیاء ص ۱۳۴) دیکھا آپ نے! ''**لَطِیف**'' کا ایک لفظی معنیٰ ''عُمدہ'' بھی ہے مگر چُونکہ ''**لَطِیف**'' اللہ عَزَّوَجَلَّ کا صِفاتی نام ہے اس لئے سیِّدُنا بایزید بِسطامی قُدِّسَ سرُّہُ السّامی کو تنبیہ کی گئی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

حُسنِ اَخلاق ملے بھیک میں اِخلاص ملے
اِک بھکاری ہے کھڑا آپ کے دربار کے پاس

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

زَبان کا تیر خطا نہیں ہوتا!

ہر صورت میں زَبان کی حفاظت کرنی چاہئے کہ جب یہ چلتی ہے تو کیا کا کیا کر ڈالتی ہے! مشہور تابِعی بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثَوری علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: لوگوں کا تیر پھینکنا **زَبان** کے ذریعے اذیّت پہنچانے سے زیادہ آسان ہے کیونکہ **کمان کا تیر خطا ہو**

سکتا ہے لیکن زَبان کا تیر کبھی خطا نہیں ہوتا۔ (تَنبِیهُ الْمُغتَرِّین ص ۱۸۹)

زَبان کا زخم تلوار کے زخم سے سخت ہوتا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیِّدُ نا سفیان ثَوری علیہ رحمۃ اللہ القوی نے کتنے اچھوتے انداز میں '' زبان کی اِیذا'' کی ہلاکت خیزیوں کی نشاندہی فرمائی ہے! واقِعی لوہے کے نوکیلے تیر کے مقابلے میں زبان کا زخم سخت تر ہوتا ہے۔ تیر کا زخم جلدی بھر جاتا ہے مگر زَبان سے کی ہوئی **غیبت** یا دل آزاری کا زخم آسانی سے نہیں بھرتا عَرَبی مَقُولہ ہے: **جَرْحُ الْكَلَامِ اَصْعَبُ مِنْ جَرْحِ الْحُسَامِ**. یعنی زبان کا زخم تلوار کے زخم سے زیادہ سخت ہوتا ہے۔ (اَلْمُستَطرَف ج ۱ ص ۴۷)

ذِکر و درود ہر گھڑی وِردِ زباں رہے
میری فُضُول گوئی کی عادت نکال دو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

علاج نمبر 8

غیبت کی عادت نکالنے کا بہترین نُسخہ

کسی بھی مَرَض سے بچنے کا جذبہ پانے کیلئے اُس کے **مُہلِکات** یعنی تباہ کاریاں جاننا مفید ہوتا ہے۔ لہٰذا **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے **مکتبۃُ المدینہ** کی مطبوعہ 312 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**بہارِ شریعت**'' حصّہ 16 صَفْحہ 169 تا 182 اور اِحیاءُ الْعُلوم جلد 3 سے **غیبت کا بیان** ضَرور پڑھ لیجئے۔ جس کا ''نفسِ اَمّارہ'' **غیبت** کا عادی ہو اُس کو قابو کرنا آسان نہیں، وہ بَودی دلیلیں دیکر، زبردستی کی ضَرورتیں باوَر کروا کر **غیبت** پر اُبھارتا رہے گا لہٰذا اس پر بار بار عبرت کے تازیانے (یعنی کوڑے) برسانے ہوں گے، ایک آدھ بار وَعیدات و نقصانات پڑھ لینے سے کام چلنا بُہت مشکل ہے اوّل تو حافِظہ ہی اکثر کمزور اور پھر شیطان بھی ایسی باتیں فوراً بُھلا دیتا ہے۔ چُنانچِہ مشورہ ہے کہ شیطان لاکھ سُستی دلائے

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم: جس نے مجھ پر روزِ جُمعہ دوسو بار دُرُود پاک پڑھا اُس کے دوسو سال کے گناہ مُعاف ہوں گے۔

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ ''**فیضانِ سنّت**'' جلد2 کا یہ باب **غیبت کی تباہ کاریاں** مکمَّل پڑھ لینے کے بعد بھی وقتاً فوقتاً مُطالَعہ میں رکھئے، خاص کر اس کا **درس** گھر کے اندر ضَرور جاری کیجئے کہ آج کل اکثر گھر ''غیبت کدے'' بنے ہوئے ہیں ۔ **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ حیرت انگیز طور پر گھر درس کی بَرَکتیں سامنے آ جائیں گی ۔ دیکھئے ہمّت کر کے پڑھتے (یا سنتے) رہئے گا، کیوں کہ شیطان کبھی بھی نہیں چاہے گا کہ آپ یہ پڑھیں (یا سنیں) اور **غیبت کی تباہ کاریوں** سے ڈریں۔

عطا کرم سے ہو ایسی مجھے حیا یاربّ عَزَّوَجَلَّ　　اُٹھے نہ آنکھ کبھی بھی گناہ کی جانب
سنیں نہ کان بھی عیبوں کا تذکرہ یاربّ عَزَّوَجَلَّ　　کسی کی خامیاں دیکھیں نہ میری آنکھیں اور

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

علاج نمبر 9

غیبت نیکیوں کی بربادی اور جہنّم میں داخلے کا سبب بن گئی تو!

جب کسی کی **غیبت** کرنے کو جی چاہے تو خود کو یوں ڈرایئے کہ بروزِ قیامت کس قَدَر حسرت کا مقام ہوگا اگر **غیبت** کرنے کے سبب میری نیکیاں دوسروں کے نامۂ اعمال میں اور اُن کے گناہوں کا بوجھ میرے سر پر آپڑا اور **غیبت** کے گناہ کے باعث فِرِشتے مجھے سُوئے جہنَّم لے چلے تو میرا کیا بنے گا!

مال دینے میں بخیل مگر نیکیاں لٹانے میں سخی!

حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الاکرم **غیبت** کرنے والے کی سَرزَنِش کرتے (یعنی ڈانٹ پلاتے) ہوئے فرماتے ہیں: اے جھوٹے انسان! تُو اپنے دوستوں کو تو دنیا کا حقیر مال دینے سے بُخل کرتا رہا مگر آخرت کا مال (یعنی نیکیوں کا خزانہ) تو نے اپنے دشمنوں پر لٹا دیا! نہ تیرا دُنیوی بُخل قابلِ قُبول نہ **غیبتیں** کر کر کے نیکیاں لُٹانے والی سخاوت مقبول۔

(تَنبیہُ الْغافِلین ص۸۷)

غصیلے مزاج اور غیبت کی خصلت سے مجھ کو بچا یا الٰہی عزوجل
ہو اخلاق اچھا ہو کردار سُتھرا مجھے مُتّقی تُو بنا یا الٰہی عزوجل

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسۡتَغۡفِرُاللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

گُردے کا درد دُور ہو گیا

غیبت کرنے سننے کی عادت نکالنے، نمازوں اور سنّتوں کی عادت ڈالنے کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، سنّتوں کی تربیت کیلئے **مَدَنی قافلوں** میں **عاشقانِ رسول** کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کیجئے اور کامیاب زندگی گزارنے اور آخرت سنوارنے کیلئے **مَدَنی انعامات** کے مطابق عمل کر کے روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذَرِیعے رسالہ پُر کیجئے اور ہر مَدَنی ماہ کی 10 تاریخ کے اندر اندر اپنے ذمّے دار کو جمع کروایئے۔ آپ کی ترغیب کیلئے مَدَنی قافِلے کی ایک مَدَنی بہار گوش گزار کی جاتی ہے: **حیدر آباد** (بابُ الاسلام سندھ) کی ایک اسلامی بہن کے بیان کالُبِّ لُباب ہے کہ مجھے **گُردے** میں اتنا شدید درد اُٹھتا کہ جب تک 2 انجکشن نہ لگتے، آرام نہ آتا۔ خوش قسمتی سے ہمارے علاقے میں اسلامی بہنوں کا **مَدَنی قافِلہ** تشریف لایا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے توفیق بخشی اور میں بھی اُن کے ساتھ سنّتیں سیکھنے سکھانے کے حلقے میں شریک ہوئی۔ وہاں میرے **گردے** میں درد شُروع ہو گیا یہاں تک کہ رات ہو گئی۔ جب کھانا سامنے آیا تو چاول تھے، میں گھبرائی کہ اگر چاول کھائے تو درد مزید بڑھ جائے گا پھر میں نے سوچا کہ **بَرَکت** کے لئے کھالیتی ہوں **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کچھ نہیں ہوگا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کھانے کے بعد میرا درد بڑھا نہیں بلکہ **ختم** ہو گیا۔

دردِ گُردے میں ہے یا مَثانے میں ہے اس کا غم مت کریں قافلے میں چلو

مَنفَعت آخِرت کے بنانے میں ہے یاد اس کو رکھیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مفلوج کی ہاتھوں ہاتھ شفایابی!

اِس ضِمن میں دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1548 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''فیضانِ سنّت'' صَفحہ533 پر ہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ صلوٰۃ وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں رَمَضانُ المبارَک کے آخِری عشرہ میں مساجِد کے اندر اجتماعی اعتِکاف کا سلسلہ ہوتا ہے جس میں مُعتَکِفین کی سنّتوں بھری تربیّت کی جاتی ہے۔مُعاشَرہ کے کئی بگڑے ہوئے اَفراد دَورانِ اعتِکاف گناہوں سے تائب ہو کر زندَگی کے نئے دَور کا آغاز کرتے ہیں۔بعض اوقات ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی عنایات سے ایمان افروز کرِشمات کا بھی ظُہُور رہتا ہے چُنانچہ رَمَضانُ المبارَک ۱۴۲۵ھ کے اجتماعی اعتِکاف میں دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی میں جہاں کم وبیش 2000 مُعتَکِفین تھے، اُن میں ضِلع چکوال (پنجاب، پاکستان) کے 77 سالہ مُعَمَّر بُزُرگ حافِظ محمد اشرف صاحِب بھی مُعتَکِف ہوگئے۔قِبلہ حافِظ صاحِب کا ہاتھ اور زَبان مَفلوج تھے اور قوّتِ سَماعت بھی جواب دے چکی تھی۔وہ بڑے خوش عقیدہ تھے۔اُنہوں نے ایک بار اِفطار کے کھانے میں بَصَد حُسنِ ظن ایک مُبَلِّغ سے جُوٹھا کھانا لیکر کھایا، اُسی سے دَم بھی کروایا، بس اُن کے حسنِ ظن نے کام کر دکھایا، رَحمتِ اِلٰہی عَزَّوَجَلَّ کو جوش آیا، اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کو شِفایاب فرمایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُن کا فالج کا مرض جاتا رہا۔ انہوں نے ہزاروں اسلامی بھائیوں کی موجودگی میں فیضانِ مدینہ کے مَنچ پر چڑھ کر بَصَد عقیدت اپنے رُوبہ صحّت ہونے کی بِشارت سُنائی، یہ نویدِ جانفِزا سُن کر فضاء '' اَللّٰہ اَللّٰہ، اَللّٰہ اَللّٰہ'' کی پُر کیف صداؤں سے گونج اُٹھی۔اُن دنوں کئی

مقامی اَخبارات نے اِس خبرِ فرحت اثر کو شائع کیا۔

دعوتِ اسلامی کی قَیُّوم دونوں جہاں میں مچ جائے دھوم
اس پہ فِدا ہو بچّہ بچّہ یااللہ عزوجل مری جھولی بھر دے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

علاج نمبر 10

صرف اپنے عیبوں کو دیکھئے

جب کبھی دوسرے کے عیب بیان کرنے کو جی چاہے اُس وقت اپنے عُیُوب کی طرف مُتَوَجِّہ ہو کر ان کو دُور کرنے میں لگ جانا چاہئے، خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! یہ بَہُت بڑی سعادت مندی ہے۔ سرکارِ دوعالم، نُورِ مجسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اُس شخص کے لئے خوشخبری ہے جسے اس کے عیوب (پر نظر) نے دوسروں کی عیب جوئی سے پھیر دیا۔ (اَلْفِردَوس بمأثور الْخَطّاب ج۲ ص۴۴۷ حدیث۳۹۲۹)

اپنے عیبوں کو یاد کرو

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما کا فرمان ہے: جب تو کسی کے عُیُوب بیان کرنے کا ارادہ کرے تو اپنے عیبوں کو یاد کر لیا کر۔

(ذَمُّ الْغِیبَۃِ لِابْنِ اَبِی الدُّنیا ص۹۵ رقم۵۶)

اپنے عیبوں کو جاننے کے باوجود......

حضرت سیِّدُنا زید قُمِّی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: وہ شخص کیسا عجیب ہے جسے معلوم ہے کہ مجھ میں فُلاں عیب ہے پھر بھی اپنے آپ کو اچّھا انسان سمجھتا ہے جبکہ اپنے مسلمان بھائی کو صرف شک (یا سنی سنائی بات) کی بنیاد پر بُرا آدمی تصوُّر کرتا ہے۔ پس عَقل کہاں ہے؟ (تَنبِیہُ الْمُغتَرِّین ص۱۹۷)

جو اپنے عیبوں کو جان لیتا ہے

حضرتِ سیِّدَتُنا رَابِعَہ عَدَوِیَّہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا فرماتی تھیں: بندہ جب **اللہ** ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ کی مَحَبَّت کا مزہ چکھ لیتا ہے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُسے خود اُس کے اپنے **عیبوں** پر مُطَّلع فرما دیتا ہے پس اِس وجہ سے وہ دوسروں کے عیبوں میں مشغول نہیں ہوتا۔ (بلکہ اپنے **عیبوں** کی اصلاح کی طرف متوجّہ رہتا ہے) (تَنبِیهُ الْمُغتَرِّین ص۱۹۷)

چھپی ہوئی باتوں کی ٹٹول مت کرو!

رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، رَحمتِ عالَم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ معظَّم ہے: اے وہ لوگو جو زَبان سے ایمان لائے اور ایمان ان کے دلوں میں داخل نہیں ہوا، مسلمانوں کی **غیبت** نہ کرو اور ان کی چھپی ہوئی باتوں کی ٹٹول نہ کرو، اس لیے کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی چھپی ہوئی چیز کی **ٹَٹول** کرے گا، **اللہ** تعالیٰ اس کے عیب ظاہر فرما دے گا اور جس کے **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) عیب ظاہر کرے گا۔ اُس کو رُسوا کر دے گا، اگرچِہ وہ اپنے مکان کے اندر ہو۔

(سُنَنِ ابوداوٗد ج۴ص۳۵۴حدیث ۴۸۸۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی مسلمان کے عَیبوں کی ٹوہ میں نہیں پڑنا چاہئے، ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ پارہ 26 سورۃُ الحُجُرات آیت نمبر 12 میں ارشاد فرماتا ہے: **وَلَا تَجَسَّسُوْا** ترجَمۂ کنزالایمان: اور عیب نہ ڈھونڈو۔ ''**صدرُ** الافاضِل حضرتِ علاّمہ مولیٰنا سیِّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی فرماتے ہیں: یعنی مسلمانوں کی **عیب جوئی** نہ کرو اور ان کے چھپے ہوئے حال کی **جستجو** میں نہ رہو جسے **اللہ** تعالیٰ نے اپنی ستّاری سے چھپایا۔ (خزائنُ العرفان ص ۸۲۳)

اللہ عیب پوشی فرمائے گا

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رَسُولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بَنِی آدم، مَحبُوبِ ربُّ الْاَعظم عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اسے بے یارو

مددگار چھوڑتا ہے اور جو اپنے بھائی کی حاجت پوری کرے **اللہ** تعالیٰ اُس کی حاجت پوری کرتا ہے اور جو کسی مسلمان کی تکلیف دور کرے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ قِیامت کی تکلیفوں میں سے اُس کی تکلیف دُور فرمائے گا اور جو کسی مسلمان کی **عیب پوشی** کرے تو خُدائے ستّار عَزَّوَجَلَّ قِیامت کے روز اس کی عیب پوشی فرمائے۔ (صَحیح مُسلِم حدیث ۶۵۸۰ ص ۱۳۹۴)

عیب چھپاؤ جنّت پاؤ

حضرتِ سیِّدُنا ابُوسعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سلطانِ دوجہان، مدینے کے سلطان، رحمتِ عالمیان، سرورِ ذیشان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمان جنّت نشان ہے: جو شخص اپنے بھائی کا عیب دیکھ کر اس کی **پردہ پوشی** کر دے تو وہ جنّت میں داخِل کر دیا جائے گا۔

(مُسند عَبد بن حُمَید ص ۲۷۹ حدیث ۸۸۵)

جہنم میں چیخ رہے ہوں گے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سبحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! عیب پوشی کی فضیلت و اَھمِّیَّت کے بھی کیا کہنے! جو چیز آخِرت کیلئے جس قدر اہم ہو گی شیطان اُسی قدَر اس کے پیچھے لگے گا۔ لہٰذا مسلمان کو مسلمان کی عیب پوشی سے روکنے کیلئے پورا زور لگا دیتا ہے اور نوبت یہاں تک آ پہنچی ہے کہ آج مسلمانوں کی اکثریت مسلمانوں کی عیب دریوں اور **غیبتوں** میں مشغول ہے۔ اور اکثر کوئی کسی کی خامی ڈھکنے کیلئے تیّار ہی نہیں بِلا تکلُّف بلکہ بسا اوقات تو فخریہ دوسروں کے آگے بیان کر دیتا ہے، ان میں سے اگر کسی نے کسی کا **عیب** کبھی چھپا بھی لیا تو بس عارضی طور پر، جوں ہی کچھ ناراضی ہوئی کہ جتنے بھی عیب چھپا کر رکھے تھے سب پر سے ایک دم پردہ اُٹھا دیتا ہے! آہ! خوفِ آخِرت ہی جاتا رہا! یقیناً جہنّم کی سزا سہی نہیں جا سکے گی۔ حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام فرماتے ہیں: کتنے ہی صحّت مند بدن، خوبصورت چہرے اور میٹھا بولنے والی زَبانیں کل جہنّم کے طبقات میں چیخ رہے ہوں گے! (مُکاشَفۃُ القُلوب ص ۱۵۲)

اوروں کے عیب چھوڑ نظر خوبیوں پہ رکھ

عیبوں کی اپنے بھائی مگر خوب رکھ پَرَکھ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُاللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

غیبت ایمان میں فساد پیدا کرتی ہے

حضرتِ سیِّدُ نا حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: ''**غیبت** بندۂ مؤمن کے ایمان میں اس سے بھی جلدی فساد پیدا کرتی ہے جتنی جلدی **آکلہ** کی بیماری اُس کے جسم کو خراب کرتی ہے۔'' (آکلہ پہلو میں ہونے والے اُس پھوڑے کو کہتے ہیں جس سے گوشت پوست (کھال) سڑ جاتے ہیں اور گوشت جھڑنے لگتا ہے) مزید فرمایا کرتے: اے ابنِ آدم! تم اُس وقت تک ایمان کی حقیقت کو نہیں پا سکتے جب تک لوگوں کے **عُیُوب** تلاش کرنا ترک نہ کر دو جو **عُیُوب** تمہارے اپنے اندر پائے جاتے ہیں، تم اُن کی اِصلاح شروع کر دو اور اُن **عیبوں** کو اپنی ذات سے دُور کر لو۔ پس جب تم ایسا کرو گے تو یہ چیز تمہیں اپنی ہی ذات میں مشغول کر دے گی۔ اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک اِس طرح کا بندہ سب سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

(ذَمُّ الْغِیبَۃِ لِابْنِ اَبِی الدُّنیا ص۹۳،۹۷ رقم ۵۴،۶۰)

ایک نو مسلم کی دردناک آپ بیتی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** اہلِ حق کی سنّتوں بھری تحریک ہے، اِس کے عقائد عین قراٰن وسنّت کے مطابِق ہیں، اِس سے ہر دم وابَستہ رہیے، **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **عاشقانِ رسول** کی صحبت کی بَرَکت سے **ایمان** کی حفاظت کا جذبہ، **نیکیوں** کی طرف رغبت اور **غیبتوں** وغیرہ گناہوں سے نفرت کی

سعادت حاصِل ہوگی۔ ہر حالت میں **ایمان کی حفاظت** ضَروری ہے اگر **ایمان** پر خاتمہ نہ ہوا تو عبادت کچھ بھی کام نہ آئیگی، فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: **اِنَّمَا الْاَعمالُ بِالْخَوَاتِیْم** یعنی اعمال کا دارومدار خاتمے پر ہے۔(بُخاری ج ۴ حدیث۶۶۰۷) چاہے کیسی ہی آفت آن پڑے **ایمان** ہرگز مُتزَلزِل نہیں ہونا چاہئے۔ اِس ضِمن میں ''**ایک نومسلم کی دردناک آپ بیتی**'' سننے سے تعلُّق رکھتی ہے چُنانچہ **دِہلی** (ھند) کے عَلاقے سِلَیم پور کے مقیم **22** سالہ نوجوان کے قَبولِ اسلام کا ایمان افروز واقِعہ اُنہی کی زَبانی سنئے: اُن کا کہنا کچھ یوں ہے: میں ایک غیر مسلم خاندان سے تعلُّق رکھتا تھا، میرے والِد کی خواہش تھی کہ میں ڈاکٹر بنوں، اس سلسلے میں انہوں نے مجھے **1994**ء میں اپنے ڈاکٹر دوست کے اسپتال بھیج دیا۔ وہ غیر مسلم ڈاکٹر مسلمانوں سے اس قدَر نفرت کرتا تھا کہ ان کے ہاتھوں کی چھوئی ہوئی چیز تک کھانا یا پینا گوارا نہ کرتا۔ میری بھی یہی عادت بن گئی کہ سارا دن پیاسا رہنا منظور مگر مسلمانوں کے ہاتھ سے پانی پینا نامنظور۔ کئی سال یونہی گزر گئے۔ ایک روز سبز عمامے میں ملبوس ایک اسلامی بھائی آنکھوں کے آپریشن کے لئے وہاں آئے۔ ان کی زبان ونگاہ کی حفاظت کا انداز اور حُسنِ اخلاق دیکھ کر رفتہ رفتہ میں ان کے قریب ہو گیا۔ وہ مجھ پر وقتاً فوقتاً **اِنفرادی کوشِش** کرتے رہتے۔ کچھ دنوں بعد وہ اسپتال سے چلے گئے مگر میرا اُن سے رابِطہ رہا اور میں اُن کے پاس آتا جاتا رہا۔

اُن کے پاس ایک ضخیم کتاب تھی جس کا نام ''**فیضانِ سنت**'' تھا، جب وہ چوک وغیرہ پر اُس کا درس دیتے تو اِنفِرادی کوشِش کرتے ہوئے مجھے بھی درس میں شرکت کی دعوت پیش کرتے، میں سننے بیٹھ جاتا۔ **فیضانِ سنّت** کے درس کی بَرَکت سے کچھ ہی دنوں میں میرا دل مذہبِ اسلام کیلئے نفرت کے بجائے محبت محسوس کرنے لگا۔ اب میں مسلمانوں کے ساتھ کھا پی بھی لیتا اور مساجد واذان کا احترام کرتا۔ **2004**ء میں ایک روز **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے **مکتبۃُ المدینہ** کا مطبوعہ رسالہ ''**غسل کا طریقہ**'' پڑھا مگر صحیح طریقے سے سمجھ نہ سکا۔ ان اسلامی بھائی سے پوچھا تو انہوں نے مجھے رسالے کی مدد سے تفصیلاً طہارت کے مسائل سمجھائے اور فرمایا کہ **حقیقی پاکی غیر مسلمان ہوئے حاصل**

نہیں کی جاسکتی۔ وہ وقت میری سعادتوں کی معراج کا تھا، اُن کے الفاظ نے میری زندگی کا رُخ تبدیل کردیا، میں نے کچھ دیر سوچا اور پھر **"کلِمۂ طیِّبہ" پڑھ کر دائرۂ اسلام میں داخل ہوگیا**۔ کفر کے اندھیرے چھٹ گئے اور میرا دل نورِ اسلام سے جگمگانے لگا۔

میں تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں بھرے اجتماع میں پابندی سے شرکت کرنے لگا اور حضور غوثِ اعظم علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الاکرم کا مُرید ہوکر سلسلۂ عالیہ قادِریہ رَضَویہ میں داخِل ہوگیا اور باجماعت نَمازیں پڑھنے لگا، مگر کبھی کبھی شیطان مذہبِ اسلام کے بارے میں وسوسے ڈالتا تھا۔ ایک روز **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کا مطبوعہ رسالہ **''بڑھاپچاری''** پڑھا تو اَلحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تمام وسوسوں کی جڑ کٹ گئی۔ اَلحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ **18** جولائی **2005**ء کو عاشقانِ رسول کے ہمراہ **مَدَنی قافلے** میں سنّتوں بھرے سفر کی سعادت ملی۔ اس سے پہلے میں ذرا ذرا سی بات پر گھر والوں سے ناراض ہوجاتا، کھانا مزاج کے خلاف ملتا تو خوب شور مچاتا تھا، **مَدَنی قافِلے** میں سفر کی بَرَکت سے یہ عادت بھی نکل گئی۔ گھر والے میری اس تبدیلی پر حیران تھے اور مذہبِ اسلام سے مُتأثِّر ہورہے تھے۔ میں **داڑھی شریف** کی سنّت اپنانے کے ساتھ ساتھ سر پر **سبز عمامہ** بھی باندھنے لگا مگر گھر جاتے وقت اُتار لیتا۔

چند دنوں بعد بعض لوگوں نے میرے خلاف گھر والوں کا منفی ذہن بنایا جس پر گھر میں سختی شروع ہوگئی، اب مجھے بات بات پر ٹوکا جاتا بلکہ مارنے سے بھی دریغ نہ کیا جاتا۔ میں نے تنگ آکر گھر چھوڑ دیا مگر کچھ ہی روز بعد بھائی وغیرہ نے بہانے سے بلوایا اور زبردستی نائی (حجام) کے پاس پکڑ کر لے گئے۔ جب میں نے اُس نائی کو بتایا کہ میں مسلمان ہوچکا ہوں تو وہ ڈر گیا اور اُس نے داڑھی مونڈنے سے انکار کردیا۔ میرے گھر والے بھی داڑھی کاٹنے سے ڈر رہے تھے مگر افسوس کہ علمِ دین سے بے بہرہ ایک مسلمان نے گھر والوں سے کہا: ''داڑھی رکھنا ضروری نہیں ہے، ہمیں دیکھو! لاکھوں

مسلمان کہاں داڑھی رکھتے ہیں!'' یہ سُن کر کُفر کی تاریکیوں میں گھرے ہوئے گھر والوں کا دِل ایکدم کُھل گیا اورانہوں نے سوتے میں بلیڈ سے میری داڑھی مُونڈنا شروع کر دی۔ میری آنکھ کُھل گئی ، داڑھی بچانے کی جدوجہد میں میرا چہرہ لہولُہان ہوگیا، میں رورو کرانہیں اس کام سے باز رہنے کی التجائیں کرتا رہا مگرانہوں نے میری ایک نہ سُنی اورداڑھی مُونڈ کر ہی دم لیا۔ چہرے سے بہنے والا لہو میرے آنسوؤں میں شامل ہوگیا۔اُنہوں نے اسی پر بس نہیں کیا بلکہ مجھے ایک کمرے میں قید کر دیا ،تن کے کپڑوں کے علاوہ میرے پاس اور کچھ نہ تھا ،میری نگرانی کی جاتی مگر میں کسی نہ کسی طرح چُھپ کر **نَمازیں** ادا کرلیتا۔ نیند کی قربانی دے کر بھی اپنا **وُضُو** قائم رکھتا تاکہ موقع ملنے پر نَماز ادا کرسکوں۔میرا کوئی پُرسانِ حال نہ تھا نہ ہی کوئی ہمدرد تھا کہ ہمدردی کے دو میٹھے بول سنا کر میری ڈھارس بندھاتا۔تقریباً 2 ماہ اسی طرح گزر گئے یہاں تک کہ رَمَضانُ الْمبارَک کا مقدس مہینہ تشریف لے آیا۔آہ! مجھے کون سحری فراہم کرتا!رَمَضانُ الْمبارَک کا روزہ چھوڑنا مجھے گوارانہ تھاچُنانچِہ میں نے بِغیر سَحری ہی **روزہ** رکھ لیا۔شام تک جب میں نے کھانا نہیں کھایا تو گھر والوں کوتشویش ہوئی۔وہ جمع ہوکر آئے اور کھانا کھانے کیلئے زور دینے لگے۔ میں نے کہا: ''رکھ دو میں کھالوں گا۔'' ان کے جانے کے بعد میں نے مزید اصرار سے بچنے کے لئے سالن اِدھر اُدھر کر دیا اور روٹیاں جیب میں ڈال لیں مگر گھر والوں کو کسی طرح شک ہوگیا اور اُنہوں نے دن کے وقت زبردستی مجھے کھانا کھلایا، میں دل ہی دل میں کڑھتا رہا مگر مجبور تھا، یوں میں پانچ روزے نہ رکھ سکا۔

آخِرِ کار کسی سبب سے گھر والوں کی طرف سے کچھ ڈھیل ملی اور میں دوبارہ اَسپتال جانے لگا۔میں بِغیر سحری روزے کی نیّت کر لیتا اور بظاہِر دوپہر کا کھانا ساتھ لے جاتا مگر شام کے وَقت اُس سے افطاری کرتا۔اِسی دوران میں نے اسلام قبول کرنے کے مُتَعَلِّق قانونی کاغذات بھی مکمّل کروالئے مگر گھر والوں کو پتا نہیں چلنے دیا۔میں گھر والوں سے چُھپ کر جس مسجِد میں نَماز ادا کرنے جاتا تھا وہاں کی انتظامیہ نے خوفزدہ ہوکر مجھے منع کر دیا کہ آپ یہاں نہ آیا کریں، کہیں فساد نہ ہو

جائے۔ میرا دل تو بَہُت دُکھا کہ میں مسلمان ہوتے ہوئے بھی حالات کی ستم ظریفی کی وجہ سے مسجد میں داخلے سے روک دیا گیا ہوں مگر بے بس ولاچار تھا کیا کرتا! **دعوتِ اسلامی** کا مَدَنی مرکز وہاں سے بَہُت دُور تھا اور حالات کے پیشِ نظر میں نے خود ہی انہیں رابطہ کرنے سے مَنع کر رکھا تھا۔

پریشانیوں کے تَسَلْسُل نے میرے اَعصاب شَل کر دیئے تھے، مجھے کوئی ایسا ہمدرد وغمگسار بھی نہیں ملتا تھا کہ جس کے کندھے پر سر رکھ کر چند اَشک بہا کر اپنے دل کا بوجھ ہلکا کر سکوں، آہ! میں بالکل تنہا تھا، ایسے وقت میں مجھے نَماز پڑھنے میں بڑا سکون اور حوصلہ ملتا تھا، میری زَبان پر **دُرُود شریف** جاری رہتا۔ اب میں نے ہمّت کر کے **3** کلومیٹر دُور ''جنتا کالونی'' کی مسجِد میں باجماعت نَماز ادا کرنے کے لئے جانا شروع کر دیا۔ گھر والے ایک بار پھر نرم پڑ چکے تھے۔ ایک روز مَحلّے کے کسی نام نہاد مسلمان نے گھر والوں کو اچّھا لگانے کیلئے ان کا کچھ اِس طرح ذِہن خراب کرنے کی کوشِش کی کہ ''ہم بھی آخر مسلمان ہیں، کون سا روز روز نَماز پڑھتے ہیں۔ بس جُمُعہ یا عید کی نماز پڑھ لیا کرتے ہیں! لگتا ہے تمہارا بیٹا کسی جنّ کو قابو کرنے کا عمل کر رہا ہے، یہ پاگل ہو جائے گا تو تمہیں پتا چلے گا۔'' اس کی باتیں سن کر گھر والے گھبرا گئے اور پھر سے سختی شروع کر دی حتّٰی کہ دُرُود شریف وغیرہ پڑھنے کیلئے میرے ہونٹ ہلانے پر بھی پابندی لگا دی گئی۔ گھر والے مجھے پکڑ کر ایک عامل کے پاس لے گئے اُس نے بھی کہہ دیا کہ اس پر ''اثرات'' ہیں!

ان حالات سے میں بَہُت دلبر داشتہ ہوا اور شاید میں دوبارہ کفر کے اندھیروں میں کھو جاتا مگر ربُّ الاکرم عَزَّوَجَلَّ کا کرم شامِل حال رہا کہ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میں نے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول میں عاشقانِ رسول کی زبانی محبوبِ ربِّ ذوالجلال عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور حضرتِ سیِّدُنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ہونے والے **مظالم کی داستانیں** سن رکھی تھیں، ان مظالم کے سامنے میری تکالیف کچھ بھی نہیں تھیں، اپنے مکّی مَدَنی آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی آزمائشوں اور ان پر کئے جانے والے بے مثال صبر کو یاد کر کے میرا ایمان اور مضبوط ہو جاتا۔

ایک روز میں چُھپ کر **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں بھرے اجتماع میں جا پہنچا۔ اطّلاع پا کر گھر والے آدھمکے اور مجھے وہاں سے اُٹھا کر لے گئے۔ نہ میں نے کوئی مُزاحَمت کی اور نہ کسی کو کرنے دی کہ فساد ہوگا۔ گھر لے جا کر مجھے اتنا مارا گیا کہ میں **نیم بے ہوش** ہوگیا۔ ہوش آنے پر میں نے گھر چھوڑنے کا عزمِ مُصَمَّم کرلیا حالانکہ 3 دن پہلے ہی میری سرکاری نوکری کی تقرُّری کا آرڈر موصول ہوا تھا جس کے لئے میں نے سالوں محنت اور کوششیں کی تھیں۔ اب ایک طرف ذاتی مکان، ماں باپ اور روشن مستقبل اور دوسری طرف **ایمان** جیسی عظیم دولت! مگر میں نے رَبُّ الاکرم عَزَّوَجَلَّ کے کرم سے **ایمان کی حفاظت** کی خاطر 21 مارچ 2007ء کو اپنی مرضی سے **ہجرت** کی اور اپنا گھر چھوڑ دیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج میں ہند کے مختلف شہروں میں **عاشقانِ رسول** کے ہمراہ **مَدَنی قافلوں** میں سنّتوں بھرا سفر کر رہا ہوں اور گھر والوں کی سختی کے باعث رہ جانے والی تمام نَمازیں بھی قضاء کرچکا ہوں۔ میری خواہش تھی کہ میں بھی کبھی نَماز میں **اِمامت** کی سعادت حاصل کرسکوں۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافِلے میں سفر کی بَرَکت سے چندسُورَتوں کو دُرُست مخارِج کے ساتھ یاد کرنے اور نَماز کے ضَروری مسائل سیکھنے میں کامیاب ہوچکا تھا۔ لہٰذا 13 اپریل 2007ء کو میری مُراد بَر آئی اور مجھے ہند کے ''جھانسی'' نامی شہر میں فجر کی جماعت میں **امامت** کی سعادت حاصل ہوگئی۔ **دعوتِ اسلامی** پر میری جان قربان کہ اس نے **کفر** کی آغوش میں پلنے والے کو نہ صرف دولتِ ایمان سے نوازا بلکہ اِمامت کے مصلّے پر لا کھڑا کیا۔ **یہ** سب میرے **رَبُّ الْعِزَّت** عَزَّوَجَلَّ کی رحمت، اور تاجدارِ رسالت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عنایت ہے۔

اِن نومُسلِم اسلامی بھائی کے بیان کا مزید خلاصہ ہے کہ دورانِ سفر ''قنّوج'' شہر کے مسلمانوں کے مَحلے ''کا غزیانی'' حاضِر ہوا، وہاں کی ''پُرانی مسجد'' کے سامنے والا میدان لوگوں سے بھرا ہوا تھا، کوئی **تاش** کھیلنے میں تو کوئی **جوئے** میں مصروف تھا۔ نَمازِ عصر کے بعد میں ان لوگوں کے پاس **نیکی کی دعوت** دینے کیلئے حاضِر ہوا یکا یک ایک شخص انتہائی غصّے کی حالت میں

کھڑا ہو گیا اور مجھے گندی گندی گالیاں دیتے ہوئے ڈانٹنے لگا کہ کسی اور کو جا کر سمجھاؤ ہمیں سمجھانے کی کوئی ضَرورت نہیں ہے۔ اِتنے میں ایک بوڑھے شخص نے اُس سے کہا: ''اس کی بات تو سنو کہ یہ کیا کہنا چاہتا ہے؟'' چُنانچِہ میں نے **نیکی کی دعوت** پیش کی اور **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول میں سیکھے ہوئے نَماز پڑھنے کے **فضائل** اور نہ پڑھنے سے **مُتَعَلِّق وعیدیں** سنائیں، جب محسوس ہوا کہ لوہا گرم ہو چکا ہے تو میں نے کہا ''جو باتیں میں آپ کو بتا رہا ہوں یہ تو آپ حضرات کو مجھے بتانی چاہئیں کیوں کہ میں نے ابھی کچھ عرصہ قبل ہی اسلام قبول کیا ہے۔ پھر میں نے مختصراً اپنے اسلام قَبول کرنے اور اس دَوران آنے والے امتحانات کے واقِعات سنانے شروع کئے تو وہاں موجود حضرات شدّتِ جذبات سے رونے لگے حتّٰی کہ مجھے گالیاں بکنے والا شخص روتے ہوئے کہنے لگا: بس کرو ورنہ میرا دم نکل جائے گا۔ اب یہ تمام ہمارے ساتھ مسجِد میں چلنے کیلئے تیار تھے۔ **نمازِ عصر** میں ہم دو نَمازی تھے مگر حیرت انگیز طور پر نمازِ مغرب میں 3 صفیں بن گئیں۔ ایک بُزُرگ فرمانے لگے: ''میں ان لوگوں کو دیکھتے دیکھتے بوڑھا ہو گیا ہوں آج پہلی بار انہیں مسجد میں دیکھ رہا ہوں۔''

کافِروں کو چلیں، مشرکوں کو چلیں   دعوتِ دین دیں، قافِلے میں چلو
کافر آ جائیں گے، راہِ حق پائیں گے   اِن شاءَ اللہ چلیں، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !   صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

غیبت سے توبہ کا طریقہ

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں نَدامت کے ساتھ توبہ و اِستِغفار کیجئے۔ جس کی غیبت کی ہے اُس کیلئے دعائے مغفِرت کیجئے۔ **فرمانِ مصطَفٰے** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم ہے: غیبت کے کفّارے میں یہ ہے کہ جس کی **غیبت** کی ہے، اُس کے لیے اِستِغفار کرے، یہ کہے: **اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَنَا وَلَہٗ** ۔یعنی الٰہی! ہمیں اور اُسے بخش دے۔ **(الدَّعواتُ الْکَبِیر لِلْبَیْھَقِی ج ۲ ص ۲۹۴ حدیث ۵۰۷)** اگر نام یاد نہ رہے ہوں

تو مشورۃً عرض ہے کہ ہوسکے تو روزانہ وقتاً فوقتاً یوں کہئے: **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! میں نے آج تک جتنی بھی **غیبتیں** کی ہیں اُن سے توبہ کرتا ہوں۔ **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! میری اور آج تک میں نے جن جن مسلمانوں کی **غیبت** کی ہے اُن سب کی اپنے محبوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے **صدقے مغفِرت فرما**۔ (یاد رہے! قبولیّتِ توبہ کیلئے یہ بھی شرط ہے کہ اُس گناہ سے دل میں بیزاری اور آئندہ نہ کرنے کا عزم ہو)۔

میری اور جن جن کی میں نے کی ہے غیبت یا خدا عزوجل
مغفِرت فرما دے فرما سب پہ رحمت یا خدا عزوجل

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بندے سے بھی معافی مانگے

جس کی "غیبت" کی اُس کو پتا نہیں چلا تو اُس سے مُعافی مانگنا ضَروری نہیں۔ **اللّٰہُ** غفار عَزَّوَجَلَّ کے دربار میں توبہ واستِغفار کیجئے اور دل میں پکّا عہد کیجئے کہ آئندہ کبھی کسی کی **غیبت** نہیں کروں گا۔ اگر اُس کو معلوم ہو گیا ہے تو اُس کے پاس جا کر **غیبت** کے مقابل اُس کی جائز تعریف، اور اس سے مَحبَّت کا اظہار کیجئے، تا کہ اُس کا دل خوش ہو اور عاجزی کے ساتھ عرض کیجئے کہ میں نے جو آپ کی **غیبت** کی ہے اُس پر نادِم ہوں مجھے مُعاف فرما دیجئے۔ اب بالفرض وہ مُعاف نہ بھی کرے تب بھی اِن شاءَ اللّٰہ آخِرت میں مُؤاخَذہ نہ ہوگا۔ ہاں اگر **رَسمی طور** پر (SORRY کہہ دیا) بِلا اِخلاص مُعافی مانگی اور اُس نے مُعاف کر بھی دیا تب بھی آخِرت میں مُؤاخَذے (یعنی پوچھ گچھ) کا خوف باقی ہے۔

(ماخوذ از: بہارِ شریعت حصہ ۱۶ ص ۱۸۱)

صدقہ پیارے کی حیا کا کہ نہ لے مجھ سے حساب
بخش بے پوچھے لجائے کو لجانا کیا ہے

توبہ کے بعد جس کی غیبت کی تھی اُس کو پتا چل گیا تو؟

غیبت سے توبہ کر لینے کے بعد مُغتاب یعنی جس کی **غیبت** کی تھی اُس کو پتا چلا تو اب کیا کرنا چاہئے! اِس ضمن میں میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولٰینا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فتاوٰی رضویہ جلد 24 صَفْحہ 411 پر نقل کرتے ہیں: رَوضَۃُ العُلَماء میں ہے کہ میں نے حضرتِ سیِّدُ نا **ابو محمد** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے پوچھا کہ اگر **غیبت** اس شخص تک نہیں پہنچی جس کی **غیبت** کی گئی تھی تو **غیبت** کرنے والے کے لئے **توبہ** فائدہ مند ہوگی یا نہیں؟ انھوں نے فرمایا: ہاں۔ (فائدہ مند ہوگی) کیونکہ اس نے بندے کے حق کے مُتَعَلِّق ہونے سے پہلے **توبہ** کر لی ہے، **غیبت** بندے کا حق (یعنی حُقُوق العباد میں شامل) اُس وَقت ہوگی جب اُس تک پَہُنچ جائیگی۔ میں نے کہا کہ اگر **توبہ** کے بعد اُس شخص تک **غیبت** پہنچ جائے؟ فرمایا کہ اُس کی **توبہ** باطِل نہیں ہوگی بلکہ **اللہ** تعالیٰ دونوں کو بخش دے گا۔ **غیبت** کرنے والے کو **توبہ** کی وجہ سے اور جس کی **غیبت** کی گئی اُسے اُس تکلیف کی وجہ سے جو اسے **غیبت** سُن کر ہوئی ہے کیونکہ **اللہ** تعالیٰ کریم ہے اس کے مُتَعَلِّق یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ کسی کی توبہ قبول فرما کر رَد فرما دے بلکہ **دونوں کو بخش** دے گا۔

(مِنحُ الرّوض لِلقاری ص ۴۴۰)

ڈر تھا کہ عصیاں کی سزا، اب ہو گی یا روزِ جزا
دی اُن کی رحمت نے صدا ، یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

جس کی غیبت کی اس کو پتا چل گیا...... پھر مر گیا

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُ نا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں: ''جس کی **غیبت** کی (اُس کو پتا چل گیا اور اب) وہ مر گیا یا غائب ہو گیا اُس سے کس طرح مُعافی مانگے؟ یہ مُعاملہ بہت دشوار ہو گیا! لہٰذا اب چاہیے کہ خوب

نیکیاں کرے تا کہ قِیامت میں اگر اِس کی نیکیاں **غیبت** کے بدلے دے دی جائیں جب بھی اس کے پاس نیکیاں باقی رَہ جائیں۔(رَدُّالمُحتار ج ۹ ص ۶۷۷) **حکایت:** حضرت سیِّدُ نا شیخ عبدُ الوَہّاب شَعرانی قُدِّسَ سرُّہُ النُّورانی نقل کرتے ہیں: میرے بھائی افضلُ الدّین علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ المُبین فرماتے ہیں: نیک اعمال زیادہ کرتا ہوں تا کہ قِیامت کے دن میرے پاس اعمال میں سے کچھ نہ کچھ ہو، جو کہ ان کو دیا جا سکے جن کا میرے ذمّے (حقوقُ العباد کے تعلُّق سے) مال یا عزّت کا کچھ مطالبہ ہو۔ **(تَنبِیهُ المُغتَرِّین ص ۱۹۱)**

بازارِ عمل میں تو سودا نہ بنا اپنا
سرکار! کرم تجھ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم میں عیبی کی سمائی ہے

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ہائے شامتِ نفس!

آہ! آہ! آہ! وہ مجموعۂ غفلت وسراپا معصیَت کہاں جائے جو کہ نفس کی شامت کے سبب لا تعداد اَفراد کی **غیبت** کر چکا ہو، مرنے یا غائب ہونے والوں کی بات تو دور رہی، جاننے پہچاننے کے باوُجُود مُرُوّت کی مَنوں وزنی بَیڑیوں میں جکڑے ہونے کے باعث مُعافی مانگنے سے شرماتا ہو! ہائے! ہائے! ہائے! اگر بروزِ قِیامت ڈھیر سارے اہلِ حُقُوق نیکیاں لینے اور اپنے اپنے گناہ سر لدوانے پرتُل گئے تو کیا بنے گا۔ آہ! آہ! آہ! صدقے یا رسولَ اللہ! ؎

تجھے ہرگز گوارا ہو نہیں سکتا کہ محشر میں
جہنَّم کی طرف روتا ہوا تیرا گدا نکلے

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دنیا ہی میں مُعاف کروالینے میں عافیت ہے

سلطانِ دوجہان، مدینے کے سلطان، رحمتِ عالمیان، سرورِ ذیشان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جس کے ذمّے اپنے بھائی کا آبرو وغیرہ کسی بات کا مَظلِمہ (یعنی ظلم) ہو، اسے لازِم ہے کہ یہیں اس سے مُعافی چاہ لے قبل اس وقت کے آنے کے کہ وہاں نہ دینار ہوں گے اور نہ درہم اگر اس کے پاس کچھ نیکیاں ہوں گی تو بقدَر اُس کے حق کے اِس سے لے کر اُسے دی جائیں گی ورنہ اُس کے گناہ اِس پر رکھے جائیں گے۔ (صَحیح بُخاری ج۲ ص۱۲۸ حدیث ۲۴۴۹)

سب نے صَفِ محشر میں للکار دیا ہم کو
اے بیکسوں کے آقا اب تیری دُہائی ہے

بُہتان کی تعریف

کسی شخص کی موجودگی یا غیر موجودگی میں اُس پر جھوٹ باندھنا **بہتان** کہلاتا ہے۔ (اَلْحَدِیْقَۃُ النَّدِیَّۃ ج۲ ص۲۰۰) اس کو آسان لفظوں میں یوں سمجھئے کہ بُرائی نہ ہونے کے باوُجود اگر پیٹھ پیچھے یا رُوبَرو وہ برائی اُس کی طرف منسوب کردی تو یہ **بُہتان** ہوا مَثَلاً پیچھے یا منہ کے سامنے **ریاکار** کہہ دیا اور وہ ریاکار نہ ہو یا اگر ہو بھی تو آپ کے پاس کوئی ثُبُوت نہ ہو کیوں کہ **ریاکاری** کا تعلُّق باطِنی امراض سے ہے لہٰذا اس طرح کسی کو ریاکار کہنا **بہتان** ہوا۔

بُہتان سے توبہ کا طریقہ

بہتان سے توبہ کرے اس توبہ میں تین باتوں کا پایا جانا ضَروری ہے: ﴿1﴾ آئندہ بہتان کو ترک کرنے کا پکا ارادہ کرنا ﴿2﴾ **جس کا حق ضائع کیا، ممکن** ہو تو اس سے مُعافی چاہنا مَثَلاً صاحبِ حق زندہ اور موجود ہے نیز مُعافی مانگنے سے کوئی جھگڑا یا عداوت پیدا نہیں ہوگی ﴿3﴾ (جن) لوگوں (کے سامنے بہتان لگایا ان) کے سامنے اپنے **جھوٹ** (یعنی بہتان) کا اقرار کرنا یعنی یہ کہنا کہ جو میں نے **بہتان** لگایا تھا اس کی کوئی حقیقت نہیں۔ (اَلْحَدِیْقَۃُ النَّدِیَّۃ وَ الطَّرِیْقَۃُ الْمُحَمَّدِیَّۃ ج۲ ص۲۰۹) **دعوتِ**

اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 312 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِشریعت'' حصّہ 16 صَفحہ 181 پر صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علاّمہ مولیٰنا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: بُہتان کی صورت میں توبہ کرنا اور مُعافی مانگنا ضَروری ہے بلکہ جن کے سامنے بہتان باندھا ہے ان کے پاس جاکر یہ کہنا ضَروری ہے کہ میں نے جھوٹ کہا تھا جو فُلاں پر میں نے بہتان باندھا تھا۔ (بہارِشریعت حصہ ۱۶ ص ۱۸۱) نفس کے لئے یقیناً یہ سخت گِراں ہے مگر دنیا کی تھوڑی سی ذلّت اٹھانی آسان مگر آخرت کا مُعامَلہ انتہائی سنگین ہے، خدا عَزَّوَجَلَّ کی قَسم! دوزخ کا عذاب برداشت نہیں ہو سکے گا۔ لٰہٰذا پڑھئے اور لرزیئے:

بہتان کا عذاب

نبیِّ رَحمت، شفیعِ امّت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، تاجدارِ رسالت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو کسی مسلمان کی بُرائی بیان کرے جو اس میں نہیں پائی جاتی تو اس کو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس وقت تک دوزخیوں کے کیچڑ، پیپ اور خون میں رکھے گا جب تک کہ وہ اپنی کہی ہوئی بات سے نہ نکل آئے۔ (سُنَنِ ابوداؤد ج ۳ ص ۴۲۷ حدیث ۳۵۹۷)

گناہ کے الزام کا عذاب

لوگوں پر گناہوں کی تہمت لگانے والوں کے عذاب کی ایک دل ہلا دینے والی روایت مُلاحظہ ہو چُنانچِہ جنابِ رسالت مآب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خواب میں دیکھے ہوئے کئی مناظر کا بیان فرما کر یہ بھی فرمایا کہ کچھ لوگوں کو زبانوں سے لٹکایا گیا تھا۔ میں نے جبرئیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے اُن کے بارے میں پوچھا تو اُنہوں نے بتایا کہ یہ لوگوں پر بلا وجہ اِلزامِ گُناہ لگانے والے ہیں۔ (شَرحُ الصُّدُور ص ۱۸۲)

شکّی مزاجوں کو تنبیہ

جو شکّی مزاج عورتیں اپنے مردوں پر تہمتیں دھرتیں اور اس طرح کی باتیں کرتی ہیں کہ ❀ کسی عورت کے چکّر میں ہے ❀ سب پیسے اُسی کو دے آتا ہے وغیرہ یوں ہی

جو وَہمی مَرد اپنی عورتوں پر اس طرح گناہ کی **تہمتیں** لگاتے ہیں کہ ۞ اس کی کسی کے ساتھ ''آشنائی'' ہے ۞ اپنے آشنا کو فون کرتی ہے ۞ اُس سے ملتی ہے ۞ گندے کام کرواتی ہے وغیرہ۔ ان کو بیان کردہ **الزامِ گناہ** کے عذاب کی روایت سے عبرت حاصِل کرنی چاہیے۔ اِس ضِمن میں ایک **عبرت انگیز حکایت** مُلاحظہ ہو چُنانچِہ

عورت پر تہمت لگانے کے سبب ہلاکت

حضرتِ علاّمہ جلالُ الدّین سُیُوطی شافعی علیہ رحمۃ اللہِ القوی **شرحُ الصُّدور** میں نَقْل کرتے ہیں: ایک شخص نے خواب میں **جَرِیر خَطَفی** کو دیکھا تو پوچھا: **مَا فَعَلَ اللہُ بِکَ** ؟ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہارے ساتھ کیا مُعامَلہ کیا؟ تو اُنہوں نے کہا: میری مغفِرت کردی۔ میں نے پوچھا: مغفِرت کا کیا سبب بنا؟ کہا: اس **تکبیر** کہنے پر جو میں نے ایک جنگل میں کہی تھی۔ میں نے پوچھا: **فَرَزْدَق** کا کیا ہوا؟ تو اُنہوں نے کہا: افسوس پاک دامن عورتوں پر **تہمت** لگانے کے باعِث وہ ہلاکت میں گرفتار ہوا۔ (شَرحُ الصُّدور ص۲۸۵، البدایۃ والنّہایۃ ج۶ ص۴۰۹)

ہائے! ہائے! ہائے! ہم نے نہ جانے زندگی میں کتنوں پر **بُہتان** باندھے ہونگے! آہ!

ہر جُرم پہ جی چاہتا ہے پھوٹ کے روؤں
افسوس مگر دل کی قَساوَت[1] نہیں جاتی

ایک دوسرے کو غیبت سے بچانے کا طریقہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جن خوش نصیبوں کا یہ ذِہن بن رہا ہو کہ ہمیں **غیبت** کے مُوذی مَرَض سے چھٹکارا پانے کیلئے کوششیں تیز تر کردینی ہیں وہ آپس میں طے کرلیں کہ ہم میں سے اگر معاذ اللہ کوئی **غیبت** شروع کردے تو جو موجود ہو وہ اپنی قُوّت کے مطابق زَبان سے ٹوک کر روک دے اور توبہ کرنے کا کہے نیز اوّل آخر **صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب** کہہ کر دُرود

[1] سختی

شریف پڑھانے کے ساتھ کہے: ''**تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ** ! (یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی طرف توبہ کرو!) یہ سن کر **غیبت** کرنے والا کہے: **اَسْتَغْفِرُاللّٰہ** (یعنی میں اللہ تعالیٰ سے بخشش چاہتا ہوں) **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اس طرح ہاتھوں ہاتھ توبہ کی سعادت مل جائے گی۔ جنہوں نے **غیبت** کرتے نہ سنا ہو ان سے احتیاط لازِمی ہے، آواز و انداز ایسے نہ ہوں کہ جن کو پتا نہ تھا ان کو بھی معلوم ہو جائے کہ فُلاں نے **معاذَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **غیبت** کی۔

کسی کو کالا کہنا بھی غیبت ہے

ہمارے بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰہُ المبین توبہ کے معاملے میں بالکل نہیں شرماتے تھے چُنانچہ **حُجَّةُ الْاِسلام** حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی نقل فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا امام ابن سیرین علیہ رَحْمَةُ اللّٰہِ المُبین نے **ایک شخص** کا ذِکر کرتے ہوئے فرمایا: وہ آدمی سیاہ فام (یعنی کالا) ہے پھر فرمایا: **اَستَغفِرُ اللّٰہ** ''یعنی ''میں **اللہ** تعالیٰ سے بخشش طلب کرتا ہوں'' میں سمجھتا ہوں کہ میں نے اس کی **غیبت** کی ہے۔ **(اِحیاءُ الْعُلوم ج ۳ ص ۱۷۸)**

بغیر شرمائے فوراً توبہ کرلینی چاہئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰہُ المُبین کا خوفِ خدا مرحبا! اتنے زبردست بُزُرگ نے فوراً سب کے سامنے توبہ کر لی اس میں یہ بھی درس ملا کہ خدانخواستہ کبھی لوگوں کے سامنے **غیبت** وغیرہ گناہ سرزد ہو جائے تو احساس ہوتے ہی بِغیر شرمائے سب کے سامنے توبہ کر لی جائے۔ اگر بعد میں احساس ہو گیا اور توبہ کر لی تو جن جن کے سامنے **غیبت** کا گناہ کیا ان کو اپنی توبہ پر مُطَّلع کر دیا جائے۔ توبہ کا یہ قاعدہ ذِہن میں رکھئے جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: **سلطانِ دوجہان**، مدینے کے سلطان، رحمتِ عالمیان، سرورِ ذیشان صلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جب تم کوئی گناہ کرو تو توبہ کرلو، **اَلسِّرُّ بِالسِّرِّ وَالْعَلَانِیَةُ بِالْعَلَانِیَةِ** یعنی پوشیدہ گناہ کی توبہ پوشیدہ اور عَلانیہ گناہ کی توبہ عَلانیہ۔

(اَلْمُعْجَمُ الْکبِیر لِلطَّبَرانی ج ۲۰ ص ۱۵۹ حدیث ۳۳۱)

اس حکایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بِلا اجازتِ شَرعی پیٹھ پیچھے کسی مسلمان کے جسمانی عیب بیان کرنا مَثَلاً ۞ کالا ۞ بُھورا ۞ بدصورت ۞ کوڑھی ۞ گنجا ۞ موٹا ۞ لمبا ۞ ٹھگنا ۞ کانا ۞ اندھا ۞ بہرا ۞ گونگا ۞ بانڈا ۞ بھینگا ۞ لُولا ۞ لنگڑا ۞ کُبڑا کہنا **غیبت** ہے۔ بعض اسلامی بھائی کالی رنگت والے اسلامی بھائی کو **بلالی** کہتے ہیں، بِلاضَرورت یہ بھی نہ کہا جائے کہ پیٹھ پیچھے سے کہنا غیبت میں شمار ہوگا کیوں کہ جس کو ''بلالی'' کے مُرادی معنیٰ معلوم ہوں گے یعنی جو سمجھتا ہوگا کہ میں **کالا** ہوں اِس لئے مجھے ''بِلالی'' کہہ رہے ہیں تو اُس کو بُرا لگ سکتا ہے۔ ہاں اگر کسی مخصوص اسلامی بھائی کی پہچان ہی بلالی ہے تو اِس نیّت سے بِلالی کہنے میں حَرَج نہیں۔

گناہ ہوتے ہی فوراً توبہ کرنا واجب ہے

حضرت سیِّدُنا امام نَوَوی علیہ رحمۃ اللہ القوی سے منقول ہے: **جُوں ہی گناہ صادِر ہو فوراً توبہ کر لینا واجِب ہے خواہ صغیرہ گُناہ ہی کیوں نہ ہو۔**

(شَرحُ النّووی علی صَحِیح مُسلِم الجزء السّابع عشر ص ۵۹)

کسی کی بات غیبت نہ تھی مگر آپ نے غیبت کہہ دی تو؟

کسی بات کو گناہ بھری **غیبت** قرار دینے کیلئے معلومات ہونا ضَروری ہے اگر آپ نے بے سوچے سمجھے کسی کی بات کو **غیبت** ٹھہرایا اور اُس کے مُرتکِب کو گنہگار قرار دیا اور وہ گنہگار نہیں تھا تو اِس صورت میں آپ گنہگار رہوں گے **توبہ اُس پر نہیں آپ پر واجِب ہوجائے گی!** بہر حال آپس میں یہ ضَرور طے کر لیجئے کہ **غیبت** نہ ہو رہی ہو پھر بھی اگر کسی نے غَلَط فَہمی کے سبب تُوبُوا اِلَی اللّٰہ کہہ دیا تب بھی ہم ''جھگڑے'' کی کیفیت پیدا نہ ہونے دیں گے ورنہ شیطان کو دوسرے زاویے سے یعنی لڑوانے اور دلوں میں بُغض و کینہ ڈلوانے کے ذَرِیعے گناہ کروانے کا موقع ہاتھ آ سکتا ہے۔

جھگڑے سے بچنے کی فضلیت

خدانخواستہ کبھی دو اسلامی بھائی لڑ پڑیں تو موقع پا کر تیسرا بلند آواز سے صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب کہہ دے، دونوں دُرُود شریف پڑھتے ہوئے صُلح (صُل۔ح)

کرلیں۔ جوحق پر ہونے کے باوُجود نہیں جھگڑتا اُس کا تو اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ بیڑا ہی پار ہے۔ چُنانچِہ **مدینے کے سلطان**، رحمتِ دو جہان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جوحق پر ہونے کے باوُجود جھگڑا نہیں کرتا میں اُس کیلئے جنّت کے (اندرُونی) کنارے میں ایک گھر کا ضامن ہوں۔ (سُنَنِ ابوداؤد ج۴ ص ۳۳۲ حدیث ۴۸۰۰)

استغفراللہ کہنے کی فضیلت

لوگوں کی موجودَگی میں ہر طرح کی معصیَت، بلکہ ناپسندیدہ حَرَکت مَثَلاً فُضول گوئی صادِر ہونے پر بلکہ موقع کی مناسَبَت سے بِلاعُنوان بھی بُلند آواز سے اوّل آخر صلوا علی الحبیب کے ساتھ تُوبُوا اِلَی اللہ کہہ دینا چاہئے کہ ہر وقت توبہ واستِغفار کرتے رہنا کارِثواب ہے۔ **فرمانِ مصطَفٰے** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: مَنِ اسْتَغْفَرَ اللّٰہَ غَفَرَلَہٗ یعنی جو کوئی اللہ تعالیٰ سے اِستِغفار (یعنی مغفِرت طلب) کرے گا اللہ تعالیٰ اُس کی مغفِرت فرمادے گا۔ (اَستَغفِرُاللّٰہ کہنا بھی اِستِغفار یعنی مغفرت طلب کرنا ہے)

(سُنَنِ تِرمِذی ج۵ ص۲۸۸ حدیث ۳۴۸۱)

توبہ کے تین ارکان ہیں

البتّہ گناہ سرزد ہوا ہو تو اس کی محض رسمی توبہ کافی نہیں **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 480 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**بیاناتِ عطّاریہ**'' حصّہ اوّل کے صَفْحہ 79 پر ہے: صدرُالافاضِل حضرتِ علّامہ مولیٰنا سیِّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی فرماتے ہیں: توبہ کی اصل رُجوع اِلی اللہ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف رجوع کرنا) ہے اس کے تین رکن ہیں: ﴿1﴾ اعتِرافِ جرم ﴿2﴾ نَدامت ﴿3﴾ عزمِ ترک (یعنی اِس گناہ کو ترک کردینے کا پکّا ارادہ) اگر گناہ قابلِ تلافی ہو تو اِس کی تلافی (یعنی نقصان کا بدلہ) بھی لازِم مَثَلاً تارِکُ الصَّلوٰۃ (یعنی بے نمازی) کیلئے پچھلی نمازوں کی قضا بھی لازِم ہے۔

(خزائن العرفان ص۱۲)

سبھی غیبت سے بچنے کی ترکیب کریں

تمام مسلمان، جملہ عاشقانِ رسول بشمول دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس کے اراکین ومُبلّغین، مُدرسین وطلبۂ علمِ دین، مُعَلِّمین ومُتَعَلِّمین نیز مدنی قافلوں کے مسافرین وغیرہ **غیبت** سے بچنے کے مذکورہ طریقوں پر عمل کریں گے تو ان کیلئے **اِنْ شَآءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ رَحمتیں ہی رَحمتیں اور مغفِرتیں ہی مغفِرتیں ہوں گی۔ **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ **!** مسلمانوں کو بدگمانیوں، **غیبتوں، تہمتوں، چغلیوں، دل آزاریوں** وغیرہ گناہوں سے محفوظ فرما، **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمارے پیارے پیارے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی پیاری امّت کی مغفِرت فرما۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

دُعائے عطّار

یاربِّ مصطَفٰے عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم! جو بھی اسلامی بھائی یا اسلامی بہن اپنے یہاں ''ایک دوسرے کو **غیبت** سے بچانے کا طریقہ'' رائج کرے اُس کی اور جو جو ساتھ دیں اُن سب کی غیب سے مدد فرما، اُن سب کی **غیبت** بلکہ ہر معصیت سے حفاظت فرما کر ان کے دلوں میں اپنی اور اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی سچی مَحَبَّت بھر دے۔ اُن سب کو جنّتُ الفردوس میں بے حساب داخل فرما کر پیارے حبیب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے پڑوس میں بسا دے اور یہ تمام دعائیں مجھ پاپی وبدکار، گنہگاروں کے سردار کے حق میں بھی قبول فرما۔ یااللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے پیارے پیارے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی پیاری امّت کی مغفِرت فرما۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

خدایا اَجل آ کے سر پر کھڑی ہے دکھا جلوۂ مصطَفٰے یاالٰہی
مسلماں ہے عطّار تیری عطا سے ہو ایماں پہ خاتمہ یاالٰہی

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد
تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُاللّٰہ
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

دُرُود شریف کی فضیلت

رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، نبیِّ مُحتَشَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ معظم ہے: جس نے مجھ پر سو مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا **اللہ** تعالیٰ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنَّم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قیامت **شُہَداء** کے ساتھ رکھے گا۔ (مَجمَعُ الزَّوائِد ج۱۰ ص۲۵۳ حدیث ۱۷۲۹۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

”غیبت ناجائز و حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے“ کے

چالیس حُرُوف کی نسبت سے 40 حکایات

﴿1﴾ دو غیبت کرنے والیوں کی حکایت

حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے، سلطانِ دو جہان، شَہَنشاہِ کون و مکان، رحمتِ عالمیان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صَحابۂ کرام علیہم الرضوان کو ایک دِن **روزہ** رکھنے کا حُکم دیا اور ارشاد فرمایا: جب تک میں اِجازت نہ دوں، تم میں سے کوئی بھی اِفطار نہ کرے۔ لوگوں نے **روزہ** رکھا۔ جب شام ہوئی تو تمام صَحابۂ کرام علیہم الرضوان ایک ایک کر کے حاضرِ خدمتِ بابَرَکت ہو کر عَرض کرتے رہے: **یارسولَ اللہ** عزَّوَجلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میں روزے سے رہا، اب مجھے اِجازت دیجئے تاکہ میں **روزہ** کھول دُوں۔ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اُسے اِجازت مَرحمت فرما دیتے۔ ایک صَحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاضِر ہو کر عَرض کی: آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! دو عورتوں نے **روزہ** رکھا اور وہ آپ

صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمتِ بابَرَکت میں آنے سے حیاء محسوس کرتی ہیں، اُنہیں اجازت دیجئے تا کہ وہ بھی **روزہ** کھول لیں۔**اللہ** کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اُن سے رُخِ انور پھیرلیا، اُنہوں نے پھر عَرض کی، آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پھر چِہرۂ انور پَھیر لیا۔ اُنہوں نے پھر یِہی بات دُہرائی آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پھر چِہرۂ انور پَھیر لیا وہ پھر یِہی بات دُہرانے لگے آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پھر رُخِ انور پھیر لیا، پھر **غیب دان** رسول صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے (غَیب کی خبر دیتے ہوئے) ارشاد فرمایا: ''اُن دونوں نے **روزہ** نہیں رکھا وہ کیسی روزہ دار ہیں وہ تو سارا دن لوگوں کا گوشت کھاتی رہیں! جاؤ، ان دونوں کو حُکم دو کہ وہ اگر روزہ دار ہیں تو قَے کر دیں۔'' وہ صَحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ اُن کے پاس تشریف لائے اور اُنہیں **فرمانِ شاہی** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سُنایا۔ اِن دونوں نے قَے کی، تو قَے سے جما ہوا خُون نِکلا۔ اُن صَحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خِدمتِ بابَرَکت میں واپَس حاضِر ہو کر صُورتحال عَرض کی۔ **مَدَنی آقا** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اُس ذات کی قَسم! جس کے قبضۂ قُدرت میں میری جان ہے، اگر یہ اُن کے پیٹوں میں باقی رہتا، تو اُن دونوں کو **آگ** کھاتی۔ (کیوں کہ انہوں نے غِیبت کی تھی) **(ذَمُّ الْغِیبَۃِ لِابْنِ اَبِی الدُّنیا ص ۷۲ رقم ۳۱)**

ایک اور رِوایَت میں ہے کہ جب سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان صَحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مُنہ پھیرا تو وہ سامنے آئے اور عَرض کی: **یا رسولَ اللّٰہ** عَزَّوَجَل وصَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! وہ دونوں پیاس کی شدت سے مَرنے کے قریب ہیں۔ **سرکارِ مدینہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حُکم فرمایا: اُن دونوں کو میرے پاس لاؤ۔ وہ دونوں حاضِر ہوئیں۔ **سرکارِ عالی وقار** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک پیالہ منگوایا اور اُن میں سے ایک کو حُکم فرمایا: اِس میں قَے کرو! اُس نے خون، پِیپ اور گوشت کی قَے کی، حتّٰی کہ آدھا پیالہ بھر گیا۔ پھر آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دُوسری کو حُکم دیا کہ تم بھی اِس میں قَے کرو! اُس نے بھی اِسی طرح کی قَے کی، یہاں تک کہ پیالہ بھر گیا **اللہ** کے پیارے رسول، رسولِ

مقبول، سیِّدہ آمِنہ کے گلشن کے مہکتے پھول عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم ورضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ارشاد فرمایا: **اِن دونوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حلال کردہ چیزوں** (یعنی کھانے، پینے وغیرہ) **سے تو روزہ رکھا مگر جن چیزوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے** (عِلاوہ روزے کے بھی) **حرام رکھا ہے ان** (حرام چیزوں) **سے روزہ اِفطار کرڈالا!** ہُوا یُوں کہ ایک لڑکی دُوسری لڑکی کے پاس بیٹھ گئی اور دونوں مِل کر لوگوں کا گوشت کھانے (یعنی غیبت کرنے) لگیں۔

(مُسندِ اِمام احمد بن حنبل ج۹ ص۱۶۵ حدیث۲۳۷۱۴)

علمِ غیبِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حِکایت سے روزِ روشن کی طرح واضح ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے ہمارے میٹھے میٹھے آقا مکّی مَدَنی مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کو **علمِ غیب** حاصِل ہے اور آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کو اپنے غلاموں کے تمام معاملات معلوم ہوجاتے ہیں۔ جبھی تو اُن لڑکیوں کے بارے میں مسجِد شریف میں بیٹھے بیٹھے **غیب کی خبر** ارشاد فرمادی۔ اِس حِکایت سے یہ بھی پتا چلا کہ **غیبت** اور دُوسرے گناہوں کا اِرتِکاب کرنے سے براہِ راست اِس کا اثر روزے پر بھی پڑسکتا ہے جس کی وجہ سے **روزہ** کی تکلیف ناقابلِ برداشت ہوسکتی ہے۔ بَہَر حال **روزہ** ہو یا نہ ہو، **زَبان قابو** ہی میں رکھنی چاہئے ورنہ یہ ایسے گُل کِھلاتی ہے کہ تَوبہ!

سرورِ دیں لیجے اپنے ناتُوانوں کی خبر
نفس و شیطاں سیِّدا! کب تک دباتے جائیںگے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿2﴾ غیبت سے باز رکھنے کا حسین انداز

حضرتِ سیِّدُنا سُفیان بن حسین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا اِیَاس بن مُعاوِیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، اتنے میں ایک شخص قریب سے گزرا، میں نے اُس کی **بُرائی** بیان کرنا شروع کردی، انہوں نے کہا:

خاموش ! پھر فرمانے لگے :سفیان! کیا تُم نے **رومیوں** اور **تُرکوں** کے خِلاف جنگ کی ہے؟ جواب دیا: نہیں ۔ وہ بولے: تُرک اور رُومی تو تم سے بچ گئے لیکن ایک **مسلمان** بھائی محفوظ نہ رہ سکا (یعنی دیکھتے ہی تم نے اُس کی **غیبت** شروع کر دی!) حضرتِ سیِّدُ ناسُفیان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں: (میرا دل چوٹ کھا گیا اور) اس کے بعد میں نے کبھی کسی کی **غیبت** اور آبرو ریزی نہیں کی۔(تَنبِیہُ الْغافِلین ص۸۸) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب بھی ہمارے سامنے کوئی **غیبت** وغیرہ کا ارتکاب کرے تو ممکنہ صورت میں اُسے سمجھانا چاہئے کہ سمجھانا رائیگاں نہیں جاتا۔ **ربِ کائنات** عَزَّوَجَلَّ پارہ 27 سورۃُ الذّٰرِیٰت آیت نمبر 55 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَّذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۵﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور سمجھاؤ کہ سمجھانا مسلمانوں کو فائدہ دیتا ہے۔ (پ۲۷،الذٰریٰت:۵۵)

عمل کا ہو جذبہ عطا یا الٰہی عزوجل
گناہوں سے مجھ کو بچا یا الٰہی عزوجل

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿3﴾ روئی والے نے خِیانت کی!

ایک نیک شخص نے اپنی رفیقۂ حیات (یعنی بیوی) کے لئے روئی خریدی۔ جب گھر پہنچا تو وہ کہنے لگی کہ **روئی بیچنے والوں** نے آپ کے ساتھ **خیانت** (ٹھگ بازی) کی ہے۔ اُس شخص نے عورت کو فوراً طلاق دے دی! اُس آدمی سے جب اس کا سبب پوچھا گیا تو کہا: میں ایک غیرت مند انسان ہوں، مجھے خدشہ لاحق ہوا کہ بروزِ قیامت اگر **روئی بیچنے**

والے اس **غیبت** (وتہمت) کی وجہ سے اِس سے اپنے حق کے طلبگار ہوئے تو کہیں اہلِ محشر یہ نہ کہیں کہ دیکھو! فُلاں کی بیوی سے **روئی بیچنے والے** اپنا حق مانگ رہے ہیں! اس لئے میں نے اسے طَلاق دے دی! (تَنبِیہُ الْغافِلین ص ۸۹)

تاجروں کی غیبت کی 17 مثالیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی قوم یا محکمے کی **غیبت** کرنا مَثَلاً کہنا: ''پولیس والے رشوت خور ہوتے ہیں۔'' یہ گناہوں بھری **غیبت** نہیں کیوں کہ محکمۂ پولیس یا قوم یا گروپ کے اندر اچّھے بُرے دونوں طرح کے لوگ ہوتے ہیں البتّہ کسی قوم یا محکمۂ پولیس کے ہر ہر فرد کی بُرائی مقصود ہو تو ضَرور **غیبت** ہے۔ مذکورہ **حکایت** میں کسی مخصوص روئی والے کا نہیں مُطلَقاً ''روئی والوں'' کا ذکر ہے۔ اِس لحاظ سے تو یہ **غیبت** نہ ہوئی مگر ہوسکتا ہے کہ اُس گاؤں میں روئی کی دو یا تین ہی دکانیں ہوں اور اُس عورت نے جو غیبت بھری گفتگو کی اِس کے سیاق وسباق سے اُس نیک آدمی نے یہی مُراد سمجھی ہو کہ وہ ہمارے یہاں کے ہر ہر روئی والے کو خائن وٹھگ کہہ رہی ہے لہٰذا خوفِ قیامت کے سبب فوراً طلاق دیدی ہو۔ وَ اللّٰہُ تعالٰی اَعلَمُ وَ رَسُولُہُ اَعلَم عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ بَہَر حال اِس حکایت سے وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو بلا کسی مصلحتِ شرعی بات بات پر تاجروں کی **غیبت وتہمت** کے مُتَعَلِّق بِلا تکلف اِس طرح کے جملے کہتے رہتے ہیں: ❁ اِس نے ٹھگ لیا ❁ ٹھگی ہے ❁ ٹھگیا ہے ❁ گاہکوں کو لوٹتا ہے ❁ نفع زیادہ لیتا ہے ❁ اِس کا مال سب سے مہنگا ہوتا ہے ❁ دھوکے باز ہے ❁ ملاوٹ کرتا ہے ❁ تول میں ڈنڈی مارتا ہے ❁ چکنی چُپڑی باتیں کرکے گاہک کو پھانس لیتا ہے ❁ بہت لالچی ہے۔ سب سے آخر میں دکان بند کرتا ہے ❁ کپڑا کھینچ کر ناپتا ہے ❁ اُدھار مال لیکر لوٹانے کا نام نہیں لیتا ❁ اس سے قرض کی وُصولی آسان نہیں، دھکے بہُت کھلاتا ہے ❁ سود خور ہے ❁ نہ جانے کتنوں کے پیسے کھا کے بیٹھا ہے ❁ جھوٹی قسمیں کھاتا ہے۔

دے رزقِ حلال از پئے غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ حرام مال سے تو بچا یا الٰہی عزوجل
ہو اَخلاق اچّھا ہو کِردار سُتھرا مجھے مُتَّقی دے بنا یا الٰہی عزوجل

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ملازمین کی غیبتوں کی 18 مثالیں

ملازِمین کے بارے میں بِلا مصلحتِ شرعی بولے جانے والے گناہوں بھرے کلمات و فِقرات کی مثالیں ❁ کام چور ہے ❁ سُست ہے ❁ ڈھیلا ہے ❁ جب دیکھو چُھٹیاں کرتا ہے ❁ حرام خور ہے ❁ دکان میں چوریاں کرتا ہے ❁ کام پر بھیجو تو بہت ٹائم پاس کر کے آتا ہے ❁ جب دیکھو بس فون پر لگا رہتا ہے ❁ بہت منہ چڑھا ہے ❁ بات بات پر ناراض ہو جاتا ہے ❁ گاہک کو برابر ''ڈِیل'' نہیں کر سکتا ❁ باؤلا ❁ احمق ❁ بدّھو ہے ❁ اِس کے نخرے بڑھ گئے ہیں ❁ ایک تو دیر سے آتا ہے اور ❁ جلدی بھاگنے کی کرتا ہے ❁ دکان میں چوری ہوگئی ہے مجھے فلاں نوکر پر شک ہے۔

دکانداروں کی آپسی غیبت کی 10 مثالیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کاروبار میں اُونچ نیچ ہوتی رہتی ہے، احادیثِ مبارکہ سے مُستفاد ہوتا ہے کہ گناہوں کے باعث بھی بے برکتی ہوتی ہے۔ مسلمان کو چاہئے کہ اگر کبھی بے برکتی ہو یا بکری میں کمی آئے تو اپنے اعمال کا محاسبہ کرے مگر بعض لوگ ایسے موقع پر شیطان کے بہکاوے میں آکر بدگمانیوں، **غیبتوں** اور تہمتوں پر اتر آتے ہیں اور کچھ یوں کہتے سنائی دیتے ہیں: ❁ لگتا ہے فُلاں میرے کاروبار کی ترقّی دیکھ نہیں سکتا ❁ میرے گاہک توڑتا ہے ❁ جان بوجھ کر دام کم بتا کر میرے گاہک خراب کر دیتا ہے ❁ خود ملاوٹ والا مال بیچتا ہے مگر ❁ میرے گاہک کو بدظن کرنے کیلئے میری چیزوں کو ملاوٹ والی کہتا ہے ❁ بدمعاشی کر کے میری دُکان کے آگے پتھارا لگوا دیا ہے ❁ یہ چاہتا ہے کہ بس کسی طرح میں یہ دُکان چھوڑ

دوں ❁ اُس نے ایسی نظر لگادی ہے کہ گاہک قریب نہیں پھٹکتا ❁ وہ سامنے والا دکاندار جب دیکھو ہاتھ میں تسبیح لیکر پڑھ پڑھ کر ہماری دکان کی طرف پھونکتا رہتا ہے ❁ اُس دن تو باقاعدہ مصلّٰی بچھا کر نمازیں پڑھے جا رہا تھا اور دو ایک بار تو ہماری دکان کی طرف دیکھا بھی تھا ہو نہ ہو اِسی نے **جادو** کے زور سے کاروبار کی بندش کر دی ہے! **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** یہ بات گرِہ میں باندھ لیجئے کہ ذِکر واذکار، نمازوں اور پاک کلاموں کے ذَرِیعے **جادو** ہو ہی نہیں سکتا لہٰذا کسی مسلمان کے بارے میں **بدگمانیوں**، **غیبتوں** اور **تہمتوں** کے گناہوں میں مت پڑیئے، اپنی نظر اللہ عَزَّوَجَلَّ پر رکھئے۔

حُقوقُ العباد! آہ! ہوگا بُرا کیا! سرِ حشر رکھنا بھرم یاالٰہی عزوجل
بڑی کوششیں کی گنہ چھوڑنے کی رہے آہ! ناکام ہم یاالٰہی عزوجل

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿4﴾ مرحومہ امّی جان نے مَدَنی کام کرنے کی اجازت دلوائی

غیبت کرنے سننے کی عادت نکالنے، نمازوں اور سنّتوں کی عادت ڈالنے کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابَستہ رہئے، سنّتوں کی تربیت کیلئے **مَدَنی قافِلوں** میں **عاشقانِ رسول** کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کیجئے اور کامیاب زندگی گزارنے اور آخِرت سنوارنے کیلئے **مَدَنی انعامات** کے مطابِق عمل کر کے روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذَرِیعے رسالہ پُر کیجئے اور ہر مَدَنی ماہ کی 10 تاریخ کے اندر اندر اپنے ذمّے دار کو جمع کروایئے۔ سنّتوں کی تربیّت کے **مَدَنی قافِلوں** میں خوب سفر کیجئے، آپ کی ترغیب کیلئے **مَدَنی بہار** گوش گزار کی جاتی ہے چُنانچِہ **کوٹ** عطاری (کوٹری باب الاسلام سندھ) کی ایک اسلامی بہن کا بیان ہے کہ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ مجھے دعوتِ اسلامی سے پیار ہے، لہٰذا میں خوب بڑھ چڑھ کر **دعوتِ اسلامی** کا مَدَنی کام

کرنا چاہتی تھی مگر میرے بچّوں کے ابّو اجازت نہیں دیتے تھے۔ میں پھر بھی شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے اپنی بِساط کے مطابق **مَدَنی کام** کیا کرتی۔ میری خوش نصیبی کہ صفرُ المظفر 1430ھ کے مبارک مہینے میں ہمارے علاقے کے ایک گھر میں دعوتِ اسلامی کی **اسلامی بہنوں کا مَدَنی قافِلہ** تشریف لایا۔ **جَدوَل** کے مطابِق دوسرے دن ہونے والے **تربیّتی اجتماع** میں مجھے بھی شرکت کی سعادت ملی۔ میں نے وہاں پر یہ دُعا مانگی: یااللہ عَزَّوَجَلَّ! ''اِس مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے میرے بچّوں کے ابّو مجھے **دعوتِ اسلامی** کا مَدَنی کام کرنے کی اجازت دے دیا کریں۔'' **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اُسی رات میرے بچّوں کے ابّو کو میری مرحومہ امی جان (یعنی ان کی ساس جو انہیں بیٹوں کی طرح چاہتی تھیں) کی خواب میں زیارت ہوئی، **مرحومہ** نے فرمایا: تم میری بیٹی کو دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی کام** کیوں نہیں کرنے دیتے! اُسے اس کی اجازت دے دو۔'' میرے بچّوں کے ابّو نے یہ خواب سنا کر مجھے ہنسی خوشی **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی کام** کرنے کی اجازت دے دی۔ یوں اسلامی بہنوں کے **مَدَنی قافلے** کی بَرَکت سے میرے دل کی مُراد بَر آئی۔

قافلے میں ذرا مانگو آ کر دعا　　پاؤ گے نعمتیں قافلے میں چلو
ہو گا لطفِ خدا عزوجل آؤ بہنو دُعا　　مل کے سارے کریں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! 　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مَدَنی کام کی تڑپ مرحبا!

اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! مَدَنی قافلوں کی بھی کیسی پیاری پیاری بہاریں ہیں! **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اِس میں خوب دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ **مَدَنی کام** کے ذَرِیعے نیکی کی دعوت عام کرنے کی تڑپ مرحبا! کہ اس میں ثواب ہی ثواب ہے اِس ضمن چار احادیثِ مبارَکہ پیش کی جاتی ہیں:

چار فرامینِ مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم

﴿1﴾ نیکی کی راہ دکھانے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہے۔(1) ﴿2﴾ اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے ذَرِیعے کسی ایک شخص کو ہدایت عطا فرمائے تو یہ تمہارے لئے اس سے اچھا ہے کہ تمہارے پاس سُرخ اُونٹ ہوں۔(2) ﴿3﴾ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ، اس کے فِرِشتے، آسمان اور زمین کی مخلوق یہاں تک کہ چیونٹیاں اپنے سُوراخوں میں اور مچھلیاں (پانی میں) لوگوں کو **نیکی سکھانے والے** پر ''صلوٰۃ'' بھیجتے ہیں۔(3) **مُفَسّرِ** شہیر **حکیمُ الاُمَّت** حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ''صلوٰۃ'' سے اُس کی **خاص رحمت** اور مخلوق کی ''صلوٰۃ'' سے خصوصی دعائے رحمت مُراد ہے۔(4) ﴿4﴾ بہترین صَدَقہ یہ ہے کہ مسلمان آدمی علم حاصل کرے پھر اپنے مسلمان بھائی کو سکھائے۔(5)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُاللّٰہ

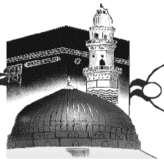
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿5﴾ امامِ اعظم کا اپنے گستاخ کے ساتھ حسنِ سلوک

اِمامُ الائِمّہ، سِراجُ الاُمّہ **حضرتِ** سیِّدُنا امامِ اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ **مِنیٰ شریف** کی مسجِدُ الخیف میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص نے آکر مسئلہ پوچھا آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اُس کا جواب دیا پھر کسی نے کہا کہ یہ حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ القوی کے جواب کے بِالکل خلاف ہے۔ ارشاد فرمایا: اس مسئلے میں حسن بصری (علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ

---

(1) سُنَنِ تِرمِذی ج ۴ ص ۳۰۵ حدیث ۲۶۷۹ (2) صَحیح مُسلِم ص ۱۳۱۱ حدیث ۲۴۰۶ (3) سُنَنِ تِرمِذی ج ۴ ص ۳۱۴ حدیث ۲۶۹۴ (4) مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۲۰۰ (5) سُنَنِ اِبن ماجہ ج ۱ ص ۱۵۸ حدیث ۲۴۳



القوی) نے اِجتہادی خطا کی۔ پھر ایک اور شخص آیا اس نے اپنا چہرہ چھپایا ہوا تھا، اس نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو گالی نکالی اور کہا: تم حسن بصری علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ القوی کو خطار کار کہتے ہو۔ مگر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی قُوّتِ برداشت کا یہ عالم کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے چہرے پر کوئی غصّہ نظر نہ آیا۔ حاضرین طیش میں آکر اس گستاخ کو مارنے کیلئے اُٹھے، سیِّدُنا امامِ اعظم علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الاکرم نے لوگوں کو ٹھنڈا کیا اور اُس شخص سے فرمایا: ''حسن بصری (علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ القوی) سے اِجتہادی غَلَطی ہوئی اور حضرتِ سیِّدُنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس باب میں جو روایت کی وہ صحیح ہے۔'' (المناقب للموفق ج ۲ ص ۹) اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

غصے پر قابو کے بھی کیا خوب فضائل ہیں!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! کروڑوں حنفیوں کے عظیم پیشوا حضرتِ سیِّدُنا امامِ اعظم فَقِیہِ اَفْخَم امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا صَبْر وتحمُّل! حالانکہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ چاہتے تو لوگ مار مار کر اس کا بُھرکَس نکالدیتے مگر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایسا نہ ہونے دیا۔ جب کوئی اپنی بے عزّتی کرے تو عُمُوماً غصّہ آجاتا ہے مگر ایسے موقع پر غصّے کو روک کر اُس کے فضائل کا حقدار بننا چاہئے۔ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 312 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**بہارِ شریعت**'' حصّہ 16 صَفحہ 188 تا 189 پر ہے: نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم کا فرمانِ عظیم ہے: جو شخص اپنی زَبان کو محفوظ رکھے گا، اللہ (عَزَّوَجَلَّ) اُس کی پردہ پوشی فرمائے گا اور جو اپنے **غُصّے** کو روکے گا، قِیامت کے دن **اللہ تعالیٰ** اپنا عذاب اُس سے روک دے گا اور جو اللہ (عَزَّوَجَلَّ) سے عُذر کرے گا، اللہ (عَزَّوَجَلَّ) اس کے عُذر کو قبول فرمائے گا۔

(شُعَبُ الْاِیمان ج ٦ ص ۳۱۵ حدیث ۸۳۱۱)

کیا امام اعظم نے حسن بصری کی غیبت کی؟

مذکورہ حکایت میں سیّدُ نا امامِ اعظم ابوحنیفہ علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الاکرم نے سیّدُ نا حسن بصری علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ القوی کی یہ کہہ کر **غیبت** کی کہ ''انہوں نے اِجتہادی خطا کی''، مگر یہ **جائز غیبت** تھی کیوں کہ ایک مفتی شَرعی مسئلے پر خطا کرے تو دوسرا مُفتی اُس کا رد کرسکتا ہے۔ چُنانچہ **بہارِ شریعت**'' حصّہ 16 صَفحہ 178 تا179 پر ہے: حدیث کے راویوں اور مقدّمے (CASE) کے گواہوں اور مُصَنِّفِین پر جرح کرنا اوران کے عُیُوب بیان کرنا جائز ہے اگر راویوں کی خرابیاں بیان نہ کی جائیں تو حدیثِ صحیح اور غیرِ صحیح میں امتیاز نہ ہوسکے گا۔ اسی طرح مُصَنِّفِین کے حالات نہ بیان کیے جائیں تو کُتُبِ **مُعتَمدہ** وغیرِ **مُعتَمدہ** (یعنی قابلِ اعتماد و نا قابلِ اعتماد کتابوں) میں فرق نہ رہے گا۔ گواہوں پر جرح نہ کی جائے تو حُقُوقِ مسلمین کی نگہداشت (دیکھ بھال) نہ ہو سکے گی۔

حسد کی بیماری بڑھ چلی ہے، لڑائی آپس میں ٹھن گئی ہے
شہا مسلمان ہوں مُنظّم ،امام اعظم ابوحنیفہ رَحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مٹا مری غیبتوں کی عادت، ہو دُور بے جا ہنسی کی خصلت
دُرُود پڑھتا رہوں میں ہر دم امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُاللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿6﴾ امام اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم نے کبھی دشمن کی بھی غیبت نہیں کی

ایک مرتبہ حضرت سیّدُ نا عبداللہ ابنِ مُبارَک علیہ رحمۃ اللہ المالِک نے حضرتِ سیّدُ نا سُفیان ثَوری علیہ رحمۃ اللہ القوی سے کہا کہ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** ''امامِ اعظم **ابوحنیفہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ **غیبت** سے اتنا زیادہ بچتے ہیں کہ میں نے کبھی ان کو دشمن کی **غیبت** کرتے بھی نہیں سنا!۔''

(مِرْقاۃُ الْمَفاتِیح ج ۱ ص۷۷)

آدھے اہلِ زمین سے بھی امامِ اعظم کی عقل زیادہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیِّدُنا امامِ اعظم علیہ رَحمۃُ اللہِ الاکرم کی **عَقْلْمَندی** کے کیا کہنے! یقیناً عَقْلْمَند وُہی ہے جو اپنے آپ کو **اللہ ورسول** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی اطاعت میں لگائے رکھے ورنہ تو وہ بیوقُوف ہی کیا بیوقُوفوں کا بھی سردار ہے جو مسلمانوں کی **غیبتوں** میں پڑ کر اپنی نیکیاں برباد کر کے جہنّم کا حقدار بنتا رہے۔ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 649 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**حِکایتیں اور نصیحتیں**'' صَفْحَہ 332 پر ہے: حضرت سیِّدُنا علی بن عاصِم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا: اگر نصف (یعنی آدھے) اہلِ زمین کی عقلوں سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عقل کامُوازَنہ کیا جائے تو بھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عقل زیادہ ہوگی۔

(تبیضُ الصّحیفۃ فی مناقب الامام ابی حنیفۃ للسّیوطی ص۱۲۸)

غیبتیں مت کیجئے پچھتائیں گے ۔۔۔ گُھپ اندھیری قبر میں جب جائیں گے
سانپ بچھو دیکھ کر چلّائیں گے ۔۔۔ بے بسی ہوگی نہ کچھ کر پائیں گے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿7﴾ قبر والے غیبت نہیں کیا کرتے

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 649 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**حکایتیں اور نصیحتیں**'' صَفْحَہ 477 پر ہے: حضرتِ سیِّدُنا سَرِی سَقَطی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ''ایک بار مجھے قبرِستان جانا ہوا۔ وہاں میں نے حضرت سیِّدُنا بہلُول دانا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دیکھا کہ ایک قبر کے قریب بیٹھے مٹّی میں لوٹ پوٹ ہو رہے ہیں! میں نے یہاں تشریف فرما ہونے کا سبب پوچھا تو جواب دیا: ''میں ایسی قوم کے پاس ہوں جو مجھے اذیّت نہیں دیتی اور اگر میں یہاں سے غائب ہو جاؤں تو میری **غیبت** نہیں کرتی۔'' (الرّوضُ الفائِق (عربی) ص ۲۴۶) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن**

پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

سبحٰنَ اللّٰہ! اللہ والوں کی بھی کیا خوب **مَدَنی سوچ** ہوا کرتی ہے، واقِعی قبرِستان میں وقت گزارنے والے کو اپنی موت یاد آنے کے ساتھ ساتھ **غیبت** سے بچت کی بھی سعادت نصیب ہوتی ہے، نہ وہ کسی کی **غیبت** کرتے نہ قبر والے اُس کی **غیبت** کرتے ہیں۔

موت کو مت بھولنا پچھتاؤ گے قبر میں اے عاصیو! جب جاؤ گے
سانپ بچھّو دیکھ کر گھبراؤ گے بھاگ نہ ہرگز وہاں سے پاؤ گے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿8﴾ہم اب صرف مَدنی چینل دیکھتے ہیں

غیبت کرنے سننے کی عادت نکالنے، نمازوں اور سنّتوں کی عادت ڈالنے کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابَستہ رہئے، سنّتوں کی تربیت کیلئے **مَدَنی قافِلوں** میں **عاشقانِ رسول** کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کیجئے اور کامیاب زندگی گزارنے اور آخِرت سنوارنے کیلئے **مَدَنی انعامات** کے مطابِق عمل کر کے روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذَرِیعے رسالہ پُر کیجئے اور ہر مَدَنی ماہ کی 10 تاریخ کے اندر اندر اپنے ذمّے دار کو جمع کروائیے۔ سنّتوں کی تربیّت کے **مَدَنی قافِلوں** میں خوب سفر کیجئے، آپ کی ترغیب کیلئے **مَدَنی بہار** گوش گزار کی جاتی ہے چُنانچِہ **شہداد پور** (بابُ الاسلام سندھ) کی ایک اسلامی بہن (عمر تقریباً 45 سال) کے بیان کا خلاصہ ہے کہ ہمارے گھر میں نَمازوں کی ادائیگی کی کوئی ترکیب نہیں تھی، کیبل کے ذَرِیعے .T.V پر خوب **فلمیں** اور ڈِرامے دیکھے جاتے۔ علمِ دین سے محرومی اور نیک صُحبت سے دُوری کی بِنا پر آوے کا آوا ہی بگڑا ہوا تھا۔ ہماری خوش نصیبی کہ اپریل 2009ء میں ہمارے علاقے کے اندر **دعوتِ اسلامی** کی اسلامی بہنوں کا **مَدَنی قافِلہ** تشریف

لایا۔ ''عَلاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت'' کے دَوران **مدنی قافِلے** کی اسلامی بہنیں ہمارے گھر بھی آئیں۔ ان کی دعوت پر میں **مَدَنی قافلے** کی جائے قِیام پر ہونے والے بیان میں شریک ہوئی۔ اِس بیان نے میرے دل کی دُنیا بدل ڈالی، میں دریائے غم میں ڈوب گئی کہ افسوس! میری ساری عمر گناہوں میں گزر گئی۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اسلامی بہنوں کے **مَدَنی قافلے** کی بَرَکت سے مجھے **توبہ** کی سعادت ملی، نہ صرف میں نے بلکہ میری بیٹیوں نے بھی **پانچوں وقت کی نماز** پڑھنا شروع کر دی اور اب ہمارے گھر کوئی اور نہیں صِرف دعوتِ اسلامی کا **مَدَنی چینل** دیکھا جاتا ہے۔

دل کی کالک دُھلے سُکھ سے جینا ملے — آؤ آؤ چلیں قافِلے میں چلو
چُھوٹیں بد عادتیں سب نَمازی بنیں — پاؤ گے رحمتیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نماز برائیوں سے بچاتی ہے

دیکھی آپ نے! **مَدَنی قافِلے** کی بَرَکت! ربُّ العزت عَزَّوَجَلَّ کی عبادت سے دور رہنے والے گھرانے میں **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **نمازوں کی بہار آگئی!** ہر مسلمان کو نَماز پڑھنی چاہیے **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نماز کی بَرَکت سے برائیاں بھی چھوٹ جائیں گی چُنانچِہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پارہ 21 سورۃُ العَنکبوت آیت نمبر 45 میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِؕ

ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک نماز منع کرتی ہے بے حیائی اور بری بات سے۔

اتباعِ نبوی میں خشک ٹہنی ہلائی

نماز کی فضیلت کے کیا کہنے! چُنانچِہ **دعوتِ اسلامی** کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 743 صَفَحات پر مشتمل کتاب، ''**جنّت میں لے جانے والے اعمال**'' صَفْحَہ 76 پر ہے: حضرتِ سیِّدُنا ابو عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرتِ سیِّدُنا سَلْمان فارسی

رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ساتھ ایک درخت کے نیچے کھڑا تھا کہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اُس دَرَخت کی ایک خشک ٹہنی کو پکڑا اور اسے ہلایا یہاں تک کہ اس کے پتّے جھڑ گئے پھر فرمایا: اے ابوعثمان! کیا تم مجھ سے نہیں پوچھو گے کہ میں نے ایسا کیوں کیا؟ میں نے پوچھا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ تو فرمایا: ایک مرتبہ میں رحمتِ عالم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ ایک دَرَخت کے نیچے کھڑا تھا تو سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اسی طرح کیا اور اس دَرَخت کی ایک خشک ٹہنی کو پکڑ کر ہلایا یہاں تک کہ اس کے پتّے جھڑ گئے پھر فرمایا: اے سَلمان! کیا تم مجھ سے نہیں پوچھو گے کہ میں نے یہ عمل کیوں کیا؟ میں نے عرض کی: آپ نے ایسا کیوں کیا؟ ارشاد فرمایا: بیشک جب مسلمان اچھی طرح وُضو کرتا ہے اور پانچ نَمازیں ادا کرتا ہے تو اس کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جس طرح یہ پتّے جھڑ جاتے ہیں۔ پھر آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یہ آیت مبارَکہ پڑھی:

وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ ؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِیْنَ ﴿۱۱۴﴾ (پ ۱۲ ھُود ۱۱۴)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کے حصوں میں بیشک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کو۔

(مُسندِ اِمام احمد ج ۹ ص ۱۷۸ حدیث ۲۳۷۶۸)

آج بنتا ہوں معزَّز جو کُھلے حشر میں عیب ہائے رُسوائی کی آفت میں پھنسوں گا یارب عزوجل
عفو کر اور سدا کیلئے راضی ہو جا گر کرم کر دے تو جنّت میں رہوں گا یارب عزوجل

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰه! اَسْتَغْفِرُاللّٰه

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿9﴾ غیبت کے سبب برزخ میں قید

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 300 صَفحات کی کتاب ''**آنسوؤں کا دریا**'' میں ہے: فَقِیہ ابوالحسن علی بن فَرحون قُرطُبی علیہ رحمۃ اللہ الولی اپنی کتاب ''اَلزّاھِر'' میں فرماتے ہیں: میں نے 555 سِنِ ھِجری میں ''شہرِ فاس'' میں اِنتِقال کرنے والے اپنے چچا کو خواب میں دیکھا کہ گھر کے اندر تشریف لائے اور دیوار سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئے، میں بھی ان کے سامنے بیٹھ گیا، میں نے ان کا بدلا ہوا رنگ دیکھا تو پوچھا: چچا جان! آپ کو آپ کے رب عَزَّوَجَلَّ سے کیا ملا؟'' فرمایا: ''بیٹا! مہربان سے مہربانی کے سوا اور کیا ملتا ہے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے **غیبت** کے علاوہ ہر چیز میں مجھ پر نرمی فرمائی، میں مرنے کے بعد سے لیکر اب تک **غیبت** کی وجہ سے حِراست (یعنی قید) میں ہوں، اب تک میرا یہ گناہ مُعاف نہیں ہوا، بیٹا! میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ **غیبت و چغلی** سے بچتے رہنا کیونکہ میں نے آخرت میں **غیبت** سے بڑھ کر کسی اور چیز پر پکڑ نہیں دیکھی۔ یہ کہہ کر وہ مجھ سے رخصت ہو گئے۔ (بَحرُالدُّموع ص۱۸۵)

گُھپ اندھیرا ہی کیا وحشت کا بسیرا ہوگا — قبر میں کیسے اکیلا میں رہوں گا یا ربّ! عزوجل
گر کفن پھاڑ کے سانپوں نے جمایا قبضہ — ہائے بربادی! کہاں جا کے چُھپوں گا یا ربّ! عزوجل
ڈنک مچھر کا بھی مجھ سے تو سَہا جاتا نہیں — قبر میں بچھّو کے ڈنک کیسے سہوں گا یا ربّ! عزوجل
گر تُو ناراض ہوا میری ہلاکت ہوگی — ہائے! میں نارِ جَہَنَّم میں جلوں گا یا ربّ! عزوجل

عَفو کر اور سدا کے لئے راضی ہو جا
گر کرم کر دے تو جنّت میں رہوں گا یا ربّ! عزوجل

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿10﴾ ہجڑے کی مَحَبَّت میں پھنسنے کی وجہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ! **غیبت** نے فوتگی کے بعد پھنسا کر رکھ دیا! **غیبت**، **چغلی**، **بدگمانی** وغیرہ ایسی نامُراد آفات ہیں کہ بسا اوقات انسان کوحِینِ حیات یعنی جیتے جی بھی عبادات سے دُور کر کے مزید گناہوں کے تندور میں جھونک دیتی ہیں، چُنانچِہ حضرتِ سیِّدنا شیخ ابوالقاسم قُشَیری علیہ رَحمۃُ اللّٰہِ القوی نقل کرتے ہیں کہ **سیِّدُنا شیخ** ابوجعفر بلخی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی فرماتے ہیں: ہمارے ہاں بلخ میں ایک نوجوان تھا۔ یوں تو وہ خوب عبادت وریاضت کیا کرتا مگر **غیبت** کی آفت میں مبتَلا تھا اکثر کہتا: فُلاں ایسا ہے، فُلاں ویسا ہے۔ ایک روز میں نے اسے لوگوں کے کپڑے دھونے والے ہیجڑوں کے پاس سے نکلتا دیکھا، میں نے اُس سے اِس کا سبب پوچھا، کہنے لگا: یہ لوگوں کو بُرا بھلا کہنے یعنی **غیبتیں** کرنے کی سزا ہے کہ مجھے اس حال میں ڈال دیا گیا ہے، افسوس! میں ان میں سے ایک مُخَنَّث (یعنی ہیجڑے) کی مَحَبَّت میں مبتَلا ہوگیا ہوں، اُسی مُخَنَّث کے عشق کی وجہ سے میں ان دھوبی ہیجڑوں کی خدمت کرتا ہوں اور ربِّ ذوالجلال عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے پہلے مجھے جو باطِنی احوال حاصل تھے سب جاتے رہے۔ لہٰذا آپ **اللہ** تعالٰی سے دعا کیجئے کہ مجھ پر رحم فرمائے۔ (رِسالہ قُشیریہ ص۱۹۶)

کہیں غیبت تو نہیں لے ڈوبی!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ! **غیبت کی تباہ کاری** نے ایک عبادت وریاضت کرنے والے نوجوان کو ہیجڑے کے عشق میں پھنسا ڈالا! غیبتوں کی نُحوستوں کے سبب وہ عبادتوں کی لذّتوں سے بھی محروم ہوگیا۔ یہاں وہ اسلامی بھائی غور فرمائیں جنہیں پہلے سنّتوں بھرے بیانوں، پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نعتوں، ذِکرُاللہ اور دعاؤں میں بہُت دل جمعی حاصل ہوتی تھی مگر اب ایسا نہیں بلکہ دل ہر دم گناہوں کی طرف مائل رہتا ہے، انہیں کہیں ''**غیبت**'' کی آفت تو نہیں لے ڈوبی! سچی توبہ کریں کہ **اللہ** رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی رحمت بہُت بڑی ہے۔

گناہوں نے میری کمر توڑ ڈالی ‏ مِرا حشر میں ہو گا کیا یا الٰہی ! عزّوجل
یہ دل نیکیوں میں نہیں لگ رہا ہے ‏ عبادت کا دیدے مزا یا الٰہی عزّوجل
مجھے بے حساب بخش دے میرے مولٰی عزّوجل
پئے شاہِ خیر الورٰی یا الٰہی عزّوجل

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! ‏ صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿11﴾ نماز دُہراؤ

حضرتِ سیِّدُ نا ربیع بن صبیح علیہ رحمۃُ اللہ السَّمیع فرماتے ہیں: دوآدمی **مسجدُالحرام** شریف زادَھُمَا اللّٰہُ شرَفًاوَّ تعظِیماً کے ایک دروازے کے قریب بیٹھے تھے کہ اتنے میں ایک آدمی گزرا جو کہ **مُخَنَّث** معلوم ہورہا تھا،اسے دیکھ کرنا گواری محسوس کرتے ہوئے دونوں وہاں سے اُٹھ گئے۔جب نَماز کا وَقت ہواتو دونوں نے باجماعت نَماز ادا کی۔ پھر انہیں احساس ہوا کہ ہم کہیں **دل کی غیبت** میں تو مبتَلا نہیں ہو گئے ! چُنانچہ فوراً حضرتِ سیِّدُ نا **عَطاء** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی خدمتِ بابَرَکت میں حاضِر ہوکر مسئلہ (مَس۔ءَ۔لَہ) پوچھا،فرمایا: وُضوکر کے اپنی **نَماز دُہراؤ**،جب انہوں نے بتایا کہ ہمارا روزہ بھی ہے تو فرمایا: اپنے روزے کی بھی قَضا کرو! **(ذَمُّ الْغِیبَۃِ لِابْنِ اَبِی الدُّنیا ص۸۵ رقم۴۲)**

کیا غیبت سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کسی مسلمان کیلئے جذبۂ حقارت ونفرت اور بدگُمانی دل میں جمانا **دل کی غیبت** ہے۔ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ **بہارِشریعت** جلداوّل صَفْحَہ 984 پر صدرُ الشَّریعہ،بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولٰینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: اِحتِلام ہوا یا **غیبت** کی تو روزہ نہ گیا (دُرِّمُختار ج۳ ص ۴۲۱،۴۲۸) اگرچہ **غیبت بَہُت سخت کبیرہ** (گناہ) ہے۔قراٰنِ مجید میں **غیبت**

کرنے کی نسبت فرمایا: ''جیسے اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھانا۔'' اور حدیث میں فرمایا: ''**غیبت** زنا سے بھی سخت تر ہے۔'' (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط ج۵ص۶۳ حدیث ۶۵۹۰) گرچہ **غیبت** کی وجہ سے روزہ کی نورانیّت جاتی رہتی ہے۔ صَفْحہ996 پر فرماتے ہیں: جھوٹ، چغلی، **غیبت**، گالی دینا، بیہودہ (یعنی بے حیائی کی) بات، کسی کو تکلیف دینا کہ یہ چیزیں ویسے بھی ناجائز وحرام ہیں روزے میں اور زیادہ حرام اور ان کی وجہ سے روزے میں **کراہت** آتی ہے۔ (بہارِ شریعت)

ہر خطا تو در گزر کر بیکس و مجبور کی
یا الٰہی عزّوجلّ ! مغفرت کر بیکس و مجبور کی

﴾12﴿ ایک ہیجڑے کی مغفِرت کی حکایت

جو لوگ **ہیجڑے** (مُخَنَّث۔ زَنخے۔ خُنثٰی) سے نفرت کرتے اور اسے حِقارت سے دیکھتے ہیں، ان کو ایسا نہیں کرنا چاہئے کہ یہ بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا بندہ ہے اور اُسی عَزَّوَجَلَّ نے اِسے پیدا فرمایا ہے اور **ہیجڑے** کو بھی چاہئے کہ گناہوں اور **ناچ گانوں** جیسے حرام اور جہنّم میں لے جانے والے کام سے پرہیز کرے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پر راضی رہتے ہوئے سنّتوں بھری زندگی گزارے۔ جو فطرۃً مُخَنَّث یعنی ہجڑا ہواُ سے خود کو ستائے جانے کے سبب دل تھوڑا کرنے کے بجائے اللہ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت پر نظر رکھنی چاہئے۔ آیئے! ایک **خوش نصیب ہیجڑے کی حکایت** ملاحظہ فرمایئے، شاید ہر ہیجڑے کو اس پر رشک آئے کہ کاش! میرے ساتھ بھی ایسا ہی ہو۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا شیخ عبدُ الوہّاب بن عبدالمجید ثَقفی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: میں نے ایک جنازہ دیکھا جسے تین مرد اور ایک خاتون نے اُٹھا رکھا تھا، خاتون کی جگہ میں نے اُٹھالیا، نَمازِ جنازہ کی ادائیگی اور تدفین کے بعد میں نے اُس خاتون سے **معلوم** کیا: مرحوم سے آپ کا کیا رشتہ تھا؟ بولی: میرا بیٹا تھا۔ پوچھا: پڑوسی وغیرہ جنازے میں کیوں نہیں آئے؟ کہا: دراصل میرا فرزند مُخَنَّث (یعنی خُنثٰی۔ ہیجڑا) تھا۔ اِس لئے لوگوں نے اِس کے جنازے میں شرکت کو اَھمِیّت نہیں دی۔ سیِّدُنا شیخ عبدالوہّاب بن عبدالمجید علیہ رحمۃ الحمید

فرماتے ہیں: مجھے اس غمزدہ ماں پر بڑا رحم آیا، میں نے اُسے کچھ رقم اور غلّہ وغیرہ پیش کیا۔ اُسی رات سفید لباس میں ملبوس ایک آدمی چودھویں کے چاند کی طرح چہرہ چمکا تا ہوا میرے خواب میں آیا اور شکریہ ادا کرنے لگا، میں نے پوچھا: **مَن اَنْتَ ؟** یعنی آپ کون ہیں؟ بولا: میں وُہی مُخَنَّث ہوں جسے آج آپ نے دَفن کیا ہے، لوگوں کے مجھے حقیر سمجھنے کی وجہ سے **اللہُ** قدیر عَزَّوَجَلَّ نے مجھ پر رَحم فرمایا۔ (رِسالہ قُشیریہ ص ۱۷۳ مُلَخَّصاً) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔** اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تمہیں معلوم کیا بھائی! خدا کا کون ہے مقبول
کسی مومن کو مت دیکھو کبھی بھی تم حقارت سے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿13﴾ رانا بد معاش

غیبت کرنے سننے کی عادت نکالنے، نمازوں اور سنّتوں کی عادت ڈالنے کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، سنّتوں کی تربیّت کیلئے **مَدَنی قافلوں** میں **عاشقانِ رسول** کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کیجئے، اور چوک درس، مسجِد درس، بازار درس وغیرہ میں شرکت کیجئے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ توفیق دے تو آپ خود بھی روزانہ **فیضانِ سنّت** سے کم از کم دو درس دیجئے۔ **چوک درس** کی ایک **مَدَنی بہار** مُلاحظہ فرمائیے چُنانچہ صوبہ اُترانچل (ہند) کے ایک 20 سالہ نوجوان اسلامی بھائی نے جو کچھ لکھ کر دیا وہ بتصرُّف پیشِ خدمت ہے: میں بُری صحبت کے باعِث کم و بیش 14 سال کی عمر ہی سے جرائم کے دلدل میں پھنس چکا تھا۔ **شراب** پینا اور عورتوں کا پیچھا کرنا میرا محبوب مشغلہ تھا۔ پھر میں نے **بدمَعاشی** شروع کر دی۔ لوگوں سے بے وجہ لڑنا، مار پیٹ کرنا، میری عادت میں شامل ہو گیا یہاں تک کہ میں **رانا**

بدمعاش کے نام سے پہچانا جانے لگا۔ میں عمر میں ضَرور چھوٹا تھا مگر میں کسی سے ڈرے بغیر سامنے والے پر پے در پے وار کرنا شروع کر دیتا تھا۔ ہر طرف میری دھاک بیٹھ گئی، لوگ میرے نام سے ڈرنے لگے۔ والِدَین مجھ سے بے زار ہو چکے تھے مگر بے بس تھے۔ میرے کالے کرتوت دن بدِن بڑھتے جا رہے تھے۔ ایک دن گلی کے نُکڑ پر ایک سبز عمامے والے اسلامی بھائی کو **چوک درس** دیتا دیکھ کر میں قریب جا کھڑا ہوا، جو کچھ سُنا وہ مجھے بہُت اچّھا لگا۔ میں نے کتاب پر نظر ڈالی تو اس پر **فیضانِ سنّت** لکھا تھا۔ درس دینے والے اسلامی بھائی نے مجھ سے بڑی مَحبَّت کے ساتھ ملاقات کی اور **اِنفِرادی کوشِش** کرتے ہوئے مجھے **مَدَنی قافِلے** میں سفر کی دعوت پیش کی، **فیضانِ سنّت** کے درس نے میرے اندر ہلچل مچا رکھی تھی، میں نے حامی بھر لی اور **عاشقانِ رسول** کے ہمراہ تین دن کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں کی تربیّت کے **مَدَنی قافلے** میں سفر کرتے ہوئے ''جنگ پور'' پہنچا اور مزید تین دن کیلئے راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں ''جگن ناتھ پور'' جانے والے **مَدَنی قافِلے** کے ساتھ سنّتوں بھرے سفر کی سعادت حاصِل کی۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **چوک درس** اور **مَدَنی قافِلے** میں سفر کی سعادت حاصِل کرنے کی بَرَکت سے میرے دل میں **مَدَنی انقِلاب** برپا ہو گیا، میں نے سابِقہ گناہوں سے توبہ کر لی اور داڑھی شریف سجانے کی بھی نیّت کر لی۔ دُعا فرمایئے کہ ربُّ الْعِزّت عَزَّوَجَلَّ مجھے اِستِقامت عنایت فرمائے۔ میرے گھر والے مجھ میں آنے والے اِس **مَدَنی انقِلاب** سے بے انتہا خوش ہیں۔ والِدۂ محترمہ **دعوتِ اسلامی** کیلئے خوب دعائیں کرتی ہیں۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ مجھ سمیت میرے گھر والوں نے سلسلۂ عالیہ قادِریہ رضویہ میں داخِل ہو کر سرکارِ بغداد **حُضُورِ غوثِ پاک** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی غلامی کا پٹّا اپنے گلے میں ڈال لیا ہے۔

جذبہ گو سرد ہو، قافِلے میں چلو ۔۔۔ تم جواں مرد ہو، قافِلے میں چلو
بخت کُھل جائیں گے، قافِلے میں چلو ۔۔۔ جُرم دُھل جائیں گے، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

چاہے گناہ آسمان تک پہنچ گئے ہوں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ کی رحمت بہت بڑی ہے، بالفرض کسی سے بڑے سے بڑے گناہ بھی سرزد ہو گئے ہوں، وہ مایوس نہ ہو، بے شک توبہ کا دروازہ کُھلا ہوا ہے۔ بندہ صِدق دل سے اُس کے دربارِ کرم بار میں جھک جائے تو اُس کا فضل وکرم اپنی آغوش میں لے ہی لیتا ہے۔ نبیِّ اَکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: لَوْ اَخْطَاْتُمْ حَتّٰی تَبْلُغَ خَطَایَاکُمُ السَّمَاءَ ثُمَّ تُبْتُمْ لَتَابَ عَلَیْکُمْ. ترجمہ: اگر تم اتنے گناہ کرو کہ وہ آسمان تک پہنچ جائیں پھر خدا عَزَّوَجَلَّ سے توبہ کرو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہاری توبہ قبول فرمائے گا۔ (سُنَنِ ابن ماجہ ج۴ ص ۴۹۰ حدیث ۴۲۴۸) بلکہ توبہ کرنے والے سے اللہ تبارک وتعالیٰ اِس قدر راضی ہوتا ہے کہ ہم اِس کا اندازہ ہی نہیں لگا سکتے! اس ضِمن میں دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 132 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''توبہ کی روایات وحکایات'' صَفحہ 12 پر مرقوم ہے: سیِّدُ المُبلِّغِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ مَسرَّت نشان ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے مومن بندے کی توبہ سے اس شخص سے زیادہ خوش ہوتا ہے جو کسی ہلاکت خیز زمین پر پڑاؤ کرے اسکے ساتھ اس کی سُواری بھی ہو جس پر اسکے کھانے پینے کا سامان لدا ہوا ہو پھر وہ سر رکھ کر سو جائے اور جب بیدار ہو تو اُس کی سُواری جا چکی ہو، وہ اسے تلاش کرے یہاں تک کہ اُس پر دھوپ اور پیاس یا جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا غالب آ گئی اور وہ پریشان ہو کر کہے کہ میں اسی جگہ لوٹ جاتا ہوں جہاں سو رہا تھا پھر سو جاتا ہوں یہاں تک کہ مر جاؤں پھر وہ اپنی کلائی پر سر رکھ کر مرنے کے لئے سو جائے پھر جب بیدار ہو تو اسکے پاس اُس کی سُواری موجود ہو اور اس پر اس کا توشہ بھی موجود ہو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ مومن بندے کی توبہ پر اس شخص کے اپنی سُواری کے لوٹنے پر خوش ہونے سے بھی زیادہ راضی ہوتا ہے۔ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے اور اس پر انعام واکرام کرتا ہے)

(صَحیح مُسلِم ص۱۴۶۸ حدیث ۲۷۴۴)

نہ ہو مایوس آتی ہے صدا گورِ غریباں سے
نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اُمّت کا حامی ہے خدا عزوجل بندوں کا والی ہے

﴿14﴾ غیبت میں لذّت کی وجہ

حضرتِ سیِّدُ ناعیسٰی روحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام ایک مرتبہ کہیں تشریف لئے جا رہے تھے، اِثنائے راہ شیطان کو دیکھا کہ ایک ہاتھ میں شہد اور دوسرے میں راکھ اُٹھائے چلا جا رہا تھا، آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے پوچھا: اے دشمنِ خدا! یہ شہد اور راکھ تیرے کس کام آتی ہے؟ بولا: شہد غیبت کرنے والوں کے ہونٹوں پر لگاتا ہوں تا کہ اس گناہ میں وہ اور آگے بڑھیں اور راکھ یتیموں کے چہروں پر ملتا ہوں تا کہ لوگ ان سے نفرت کریں۔

(مُکاشَفۃُ القُلوب ص ٦٦)

نام نہاد بھیانک سکون

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقِعی غیبت کی بھی عجیب لذّت ہے کہ جس کو اِس مُہلِک مرض کی چاٹ لگ جاتی ہے وہ جب تک کسی کی بُرائی نہ بیان کرلے اُس کو ایک گونہ بے چینی سی رہتی ہے اور جب غیبت کر کے ''بھڑاس'' نکال لیتا ہے تو سکون مل جاتا ہے مگر یہ وہ سُکون ہے جو کہ بَہُت ساری بے سُکونیوں کا باعِث ہے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس ''نام نہاد بھیانک سُکون'' سے ہمیں محفوظ و مامون فرمائے اور ہمیں اپنی اور اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی سچّی مَحبَّت کی بیقراری نصیب فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

مِرے دل کو دردِ الفت وہ سُکون دے الٰہی عزوجل!
مری بیقراریوں کو نہ کبھی قرار آئے

﴿15﴾ مرا ہوا خچّر

حضرتِ سیِّدُ نا عَمر و بن عاص رضی اللہ تعالٰی عنہ ایک **مردہ خچر** کے قریب سے گزرے تو بعض احباب سے ارشاد فرمایا: اسے پیٹ بھر کر کھانا **مسلمان کا گوشت** کھانے (یعنی غیبت کرنے) سے بہتر ہے۔

(التوبیخ والتنبیہ لابی الشیخ الاصبہانی ص۹۷رقم ۲۱۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿16﴾ انسان نُما کُتّوں کا سالن

حضرتِ سیِّدُ نا امام زین العابِدین علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ المبین نے کسی شخص کو **غیبت** کرتے ہوئے سنا تو فرمایا: **غیبت** سے بچو، کیونکہ یہ **انسان نُما کُتّوں کا سالن** ہے۔ (ذَمُّ الْغِیبَۃِ لِابْنِ اَبِی الدُّنیا ص ۱۸۱ رقم ۱۶۱)

کُتّوں سے تشبیہ دینے کی وجہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مظلوم کربلا حضرتِ سیِّدُ نا امام زین العابدین علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ المبین نے **غیبت** کرنے والوں کو انسان نُما **کتّوں** کے ساتھ اس لئے تشبیہ دی ہے کہ قراٰنِ مجید اور احادیثِ مبارَکہ میں **غیبت** کو مردار کا گوشت کھانے کی مثل بتایا گیا ہے اور مردار کا گوشت چبانا اور کھانا **کتّوں** کا کام ہے لہٰذا **غیبت** کرنے والے گویا **کُتّوں** کی مثل ہو کر آدمیوں کی اَقسام سے خارِج ہوئے کیونکہ اگر آدَمی ہوتے تو ان میں آدمی کی صفت ہوتی اور انسان کی خصلت ان میں پائی جاتی، کسی کی **غیبت** نہ کرتے، کسی کا گوشت **کُتّوں** کی طرح نہ چباتے۔

نبی کا صدقہ سدا غیبتوں سے دور رکھنا (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم) کبھی بھی چُغلی کروں میں نہ یا رب! (عزوجل)
ترے حبیب اگر مسکراتے آ جائیں تو گورِ تیرہ میں ہو جائے چاند نا یا رب! (عزوجل)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿17﴾ انوکھی چھینک

غیبت کرنے سننے کی عادت نکالنے، نمازوں اور سنّتوں پر عمل کی عادت ڈالنے کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، سنّتوں کی تربیت کیلئے **مَدَنی قافلوں** میں **عاشقانِ رسول** کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کیجئے، آپ کی ترغیب وتحریص کیلئے ایک **مَدَنی بہار** پیشِ خدمت ہے چنانچِہ ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح کا بیان ہے کہ میری **ریڑھ کی ہڈی** کا مُہرہ اپنی جگہ سے ہل گیا تھا۔ بَہُت علاج کرایا مگر افاقہ نہ ہوا۔ ایک اسلامی بھائی کے ترغیب دلانے پر عاشقانِ رسول کے ساتھ دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیت کے **مَدَنی قافلے** میں سفر کیا۔ رات کے کھانے کے وَقت اچانک مجھے زوردار چھینک آئی جس سے میرا سارا جسم لرز اٹھا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **اس انوکھی چھینک کی بَرَکت سے میری ریڑھ کی ہڈی کا مُہرہ اپنی جگہ پر دُرُست ہوگیا۔**

ریڑھ کی ہڈّیوں، کی بھی بیماریوں، سے ملے گی شِفا، قافِلے میں چلو
تاجدارِ حرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کا، جو ہو گا کرم، پائیگا دل جِلا، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

چھینک کی بَرَکتیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! مَدَنی قافلے کی بھی کیا خوب بہاریں ہیں! کہ اِس کی بَرَکت سے زور دار چھینک آئی اور پیٹھ کا مُہرہ درست ہوگیا! چھینک اللہ عَزَّوَجَلَّ کو پسند ہے اور اس کی بھی کیا خوب برکتیں ہیں! **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ 32 صَفحات پر مشتمل رسالہ، ''**101 مدنی پھول**'' صَفحہ 13 تا 14 پر ہے: ﴿1﴾ جو کوئی چھینک آنے پر اَلحَمدُ لِلّٰہِ عَلٰی کلِّ حَال کہے اور اپنی زبان سارے دانتوں پر پھیر لیا کرے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دانتوں کی بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔ (مراۃُ المناجیح ج٦ ص ٣٩٦) ﴿2﴾ حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ

المُرتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے تو وہ داڑھ اور کان کے درد میں کبھی مبتلا نہیں ہوگا۔ (مِرْقَاۃُ الْمَفَاتِیح ج ۸ ص ۴۹۹ تحت الحدیث ۴۷۳۹) ﴿3﴾ چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا چاہیے بہتر یہ ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے۔ ﴿4﴾ سننے والے پر واجب ہے کہ فوراً ''یَرْحَمُکَ اللّٰہ'' (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر رحم فرمائے) کہے۔ اور اتنی آواز سے کہے کہ چھینکنے والا خود سن لے۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ ص ۱۱۹) ﴿5﴾ جواب سن کر چھینکنے والا کہے: ''یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ'' (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے) یا یہ کہے: ''یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ'' (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست کرے)۔ (عالمگیری ج ۵ ص ۳۲۶)

﴿18﴾ اَمرد کے ساتھ مذاق کرنے والے کی غیبت

حضرتِ سیِّدُنا شیخ سعدی علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الھادی فرماتے ہیں: ایک عابد (یعنی عبادت گزار آدمی) نے کسی ''لڑکے'' سے خوش طَبعی (مذاق مسخری) کی۔ جب دوسرے عابِدوں کو معلوم ہوا تو وہ **بدگمانیوں** اور **غیبتوں** میں پڑ گئے کہ اَوہو! ایسا پرہیز گار آدمی ہو کر بھی **اَمرد** (یعنی خوبصورت لڑکے) کے چکّر میں پھنس گیا وغیرہ۔ رفتہ رفتہ یہ خبر اُس عابِد تک پہنچ گئی تو اُس نے کہا: اے لوگو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ''لڑکے'' کے ساتھ صاف نیّت والوں کیلئے تفریحاً ہنسنے بولنے کو **حرام** نہیں کیا، البتّہ **بدگمانی** اور **غیبت** کو ضَرور **حرام** کیا ہے۔ تمہیں کس نے کہہ دیا کہ **بدگمانی** اور **غیبت** حلال ہے!

(ماخوذ از: بوستانِ سعدی ص ۱۸۹)

کسی کو ''اَمرد پرست'' کہنا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی قابلِ توجُّہ **حکایت** ہے۔ اِس میں کوئی شک نہیں کہ بڑے اسلامی بھائیوں کو اَمردوں (بے رِیش لڑکوں) سے دُور ہی رہنا چاہیے، تاہم کسی کو **اَمرد** کے ساتھ دیکھ کر اس کے بارے میں **بدگُمانیاں** کرنے کی شرعاً ہرگز

اجازت نہیں۔ یاد رکھئے! مسلمان پر بدگمانی **حرام** ہے۔ ایسے موقع پر کہے جانے والے مُتوقَّع **غیبتوں** اور **گناہوں** بھرے جملوں کی 5 مثالیں مُلاحَظہ ہوں: ﴿1﴾ وہ ''اَمرد پرست ہے'' ﴿2﴾ اُس نے **اَمرد** سے جوڑی بنائی ہے ﴿3﴾ خوبصورت لڑکوں سے ترکیبیں بناتا ہے ﴿4﴾ نیّت خراب معلوم ہوتی ہے ﴿5﴾ کچھ کیا تو جوتے کھائے گا وغیرہ وغیرہ۔

حُسنِ ظن کا جام پیجئے

بِالفرض ذہنی طور پر وہ شخص واقِعی ایسا ہو تب بھی آپ کے پاس اِس کا کون سا **واضِح قرینہ** ہے؟ اگر آپ کے پاس یقینی معلومات ہیں تو اچّھی اچّھی نیّتیں کر کے بے شک اُس کو تنہائی میں سمجھائیے، آخِر دوسروں کے سامنے **غیبت** کرنے میں کیا مصلَحت ہے؟ بہر حال توبہ توبہ اور توبہ تامّ کیجئے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا نام لیجئے، کرنے کا کام کیجئے اور اگر دل کے اندر **بدگُمانی** پیدا ہو رہی ہے تو **حُسنِ ظن** کا جام پیجئے کہ **فرمانِ مصطَفٰے** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: حُسنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ العِبَادَةِ یعنی حسنِ ظن عمدہ عبادت ہے۔ (مُسندِ اِمام احمد ج ۳ ص ۵۴۷ حدیث ۱۰۳۶۸) **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1548 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**فیضانِ سنّت**'' جلد اوّل صَفحہ 523 پر ہے میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن نقل فرماتے ہیں: خبیث گمان خبیث دل ہی سے پیدا ہوتا ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۲ ص ۴۰۰) بے شک دل کا حال ربِّ ذُوالجلال عَزَّوَجَلَّ ہی جانتا ہے لہٰذا جو لوگ واقِعی ''اَمرد پرست'' ہیں اور باوُجود شہوت کے ان سے دوستیاں کرتے ہیں۔ اُن کو خدا کا خوف کرنا چاہئے۔ اور اِس **لرزہ خیز حکایت** پر غور کر کے اپنی عاقبت کی فکر کرنی چاہئے چُنانچِہ

﴿19﴾ دو اَمرد پسند مؤذِّنوں کی بربادی

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 472 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**بیانات**

عِطّاریہ'' حصّہ دُوُم صَفحہ 123 تا 127 پر ہے: حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن احمد **مُؤَذِّن** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: میں طوافِ کعبہ میں مشغول تھا کہ ایک شخص پر نظر پڑی جو غِلافِ کعبہ سے لپٹ کر ایک ہی دُعا کی تکرار کر رہا تھا: ''**یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ مجھے دنیا سے مسلمان ہی رُخصت کرنا۔'' میں نے اُس سے پوچھا: اِس کے علاوہ کوئی اور دُعا کیوں نہیں مانگتے؟ اُس نے کہا: میرے **دو بھائی** تھے، بڑا بھائی **چالیس سال** تک مسجِد میں بِلا مُعاوَضہ اذان دیتا رہا۔ جب اُس کی موت کا وقت آیا تو اُس نے **قراٰنِ پاک** مانگا، ہم نے اُسے دیا تا کہ اس سے بَرَکتیں حاصِل کرے، مگر **قراٰن شریف** ہاتھ میں لے کر وہ کہنے لگا: ''تم سب گواہ ہو جاؤ کہ میں قراٰن کے تمام اِعتِقادات واَحکامات سے بیزاری ظاہِر کرتا اور **نَصرانی** (کرسچین) مذہب اختیار کرتا ہوں۔'' پھر وہ مرگیا۔ اس کے بعد **دوسرے بھائی** نے **تیس برس** تک مسجِد میں فی سبیلِ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اذان دی۔ مگر اُس نے بھی آخری وَقت **نَصرانی** (یعنی کرسچین) ہونے کا اقرار کیا اور مرگیا۔ لہٰذا میں اپنے خاتِمے کے بارے میں بے حد فِکر مند ہوں اور ہر وقت **خاتِمہ بالخیر** کی دعا مانگتا رہتا ہوں۔ **حضرتِ سیِّدنا عبداللہ بن احمد مُؤَذِّن** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس سے اِستِفسار فرمایا کہ تمہارے **دونوں بھائی** آخر ایسا کون سا گناہ کرتے تھے؟ اُس نے بتایا: ''**وہ غیر عورَتوں میں دلچسپی لیتے تھے اور اَمردوں** (یعنی بے ریش لڑکوں) **کو** (شہوت سے) **دیکھتے تھے۔**''

(الرَّوضُ الفائق ص ۱۴)

رشتے دار کا رشتے دار سے پردہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غَضَب ہوگیا! کیا اب بھی غیر عورَتوں سے بے پردَگی اور بے تکلُّفی سے باز نہیں آئیں گے؟ کیا اب بھی غیر عورَتوں نیز اپنی بھابھی، چچی، تائی، مُمانی (کہ یہ سب بھی شرعاً غیر عورَتیں ہی ہیں ان) سے اپنی نگاہیں نہیں بچائیں گے؟ اِسی طرح چچازاد، تایازاد، ماموں زاد، پھوپھی زاد اور خالہ زاد کا نیز بیوی کی بہن اور بہنوئی کا آپس میں پردہ ہے۔ **نامحرم پیر اور مُرِیدَنی** کا بھی پردہ ہے۔ مُرِیدَنی اپنے نامحرم پیر کا ہاتھ نہیں چوم سکتی۔

اَمرد کو شہوت سے دیکھنا حرام ہے

خبردار! **اَمرد تو آگ ہے آگ! اَمرد کا قُرب، اُس کی دوستی اُس کے ساتھ مذاق مسخری، آپس میں کُشتی، کھینچا تانی اور لپٹا لپٹی جہنَّم میں جھونک سکتی ہے۔** **اَمرد** سے دُور رہنے ہی میں عافیّت ہے اگرچِہ اُس بے چارے کا کوئی قُصور نہیں، **اَمرد** ہونے کے سبب اُس کی دل آزاری بھی مت کیجئے، مگر اُس سے اپنے آپ کو بچانا بے حد ضَروری ہے۔ ہرگز **اَمرد** کو اسکوٹر پر اپنے پیچھے مت بٹھائیے، خود بھی اُس کے پیچھے مت بیٹھئے کہ آگ آگے ہو یا پیچھے اُس کی **تَپِش** ہر صورت میں پہنچے گی۔ شہوت نہ ہو جب بھی **اَمرد** سے گلے ملنا مَحَلِّ فِتنہ (یعنی فِتنے کی جگہ) ہے، اور شَہوت ہونے کی صورت میں گلے ملنا بلکہ ہاتھ مِلانا بلکہ فُقَہائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السّلام فرماتے ہیں: **اَمرد کی طرف شَہوت کے ساتھ دیکھنا بھی حرام ہے۔** (دُرِّمُختار ج ۲ ص ۹۸، تفسیراتِ احمدیہ ص ۵۵۹) اُس کے بدن کے ہر حصّے حتّٰی کہ لباس سے بھی نگاہوں کو بچائیے۔ اِس کے تصوُّر سے اگر شَہوت آتی ہو تو اس سے بھی بچئے، اُس کی تحریر یا کسی چیز سے شَہوت بھڑکتی ہو تو اُس سے نسبت رکھنے والی ہر چیز سے نظر کی حفاظت کیجئے، حتّٰی کہ اُس کے مکان کو بھی مت دیکھئے۔ اگر اس کے والد یا بڑے بھائی وغیرہ کو دیکھنے سے اس کا تصوُّر قائم ہوتا ہے اور شَہوت چڑھتی ہے تو ان کو بھی مت دیکھئے۔

اَمرد کے ساتھ 70 شیطان

اَمرد کے ذَرِیعے کئے جانے والے شیطانِ عیّار و مکّار کے تباہ کار وار سے خبردار کرتے ہوئے میرے **آقا اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: منقول ہے: **عورت کے ساتھ دو۲ شیطان ہوتے ہیں اور اَمرد کے ساتھ ستّر۔** (فتاوٰی رضویہ ج ۲۳ ص ۷۲۱)

بَہر حال اَجنَبِیّہ عورت (یعنی جس سے شادی جائز ہو) اُس سے اور **اَمرد** سے اپنی آنکھوں اور اپنے وُجود کو دُور رکھنا سخت ضَروری ہے ورنہ ابھی آپ نے اُن دو بھائیوں کی اَموات کے تشویشناک مُعامَلات پڑھے جو بظاہر نیک تھے۔ مہربانی فرما کر **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کا مطبوعہ مختصر سا رسالہ **اَمرد پسندی کی تباہ** کاریاں

کامُطالَعہ فرمالیجئے۔

نفسِ بے لگام تو گُناہوں پہ اُکساتا ہے
توبہ توبہ کرنے کی بھی عادت ہونی چاہئے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿20﴾ شیخ سعدی کے اُستاذ نے کیا خوب ٹوکا

حضرتِ سیِّدُ نا شیخ سعدی علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الھادی فرماتے ہیں: میں نے ایک بار اپنے استادِ محترم **حضرتِ** علّامہ **اَبُو الْفَرَج عَبْدُ الرَّحمٰن** بن جَوزی علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ القوی سے عرض کی: میں لوگوں میں درسِ حدیث پیش کرتا ہوں تو **فُلاں شخص حسد کرتا اور جلتا ہے!** استادِ محترم نے فرمایا: اے سعدی! تَعَجُّب ہے کہ تم **حسد** کو تو بُری چیز تسلیم کرتے ہو مگر میرے سامنے کسی کو''حاسد'' کہہ کر اُس کی بلا تکلُّف **غیبت** کر رہے ہو! آخر تمہیں یہ کس نے کہہ دیا کہ صرف **حسد** ہی حرام ہے کیا **غیبت** حرام نہیں؟ یاد رکھو! اگر **حاسد** جہنَّم کا حقدار ہے تو **غیبت** کرنے والا بھی عذابِ نار کا سزاوار ہے۔

(بوستانِ سعدی ص۱۸۸ مُلَخَّصاً)

غیبت سے روکنا کب واجب ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُبْحٰنَ اللّٰہ! اَساتِذہ ہوں تو ایسے! صرف مخصوص اسباق پڑھانے ہی سے غرض نہ ہو، بلکہ طَلَبہ کی اَخلاقی تربیّت کا بھی دھیان رکھیں، ایک استاذ ہی کیا ہر مسلمان اپنی اس ذِمّے داری کو سمجھے اور **نیکی کی دعوت** اور گناہ سے مُمانَعت کی ترکیب وصورت بناتا رہے۔ یہ مسئلہ (مَس۔ءَ۔لَہ) ذِہن میں رکھئے کہ جب کوئی شخص گناہ مَثَلاً **غیبت** کر رہا ہو اُس وَقت موجود شخص کا ظنِّ غالب ہو کہ میں منع کروں گا تو یہ باز آجائے گا تو اُس کیلئے **واجب** ہے کہ اُس کو **غیبت** سے روکے، اگر نہیں روکے گا تو گنہگار ہوگا۔ **دعوتِ اسلامی** کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 312 صَفحات پر مشتمل

کتاب، ''**بہارِ شریعت**'' حصّہ 16 صَفْحَہ 255 پر ہے: سرکار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: قسم ہے اُس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یا تو اچّھی بات کا حکم کرو گے اور بُری بات سے منع کرو گے یا **اللہ** تعالٰی تم پر جلد اپنا عذاب بھیجے گا، پھر دُعا کرو گے اور تمہاری دعا قَبول نہ ہوگی۔'' (سُنَنِ تِرمِذی ج ۴ ص ۶۹ حدیث ۲۱۷۶)

حسد کے متعلق غیبت کی سات مثالیں

''بوستانِ سعدی'' کی **حکایت** سے یہ بھی سیکھنے کو ملا کہ ''فُلاں مجھ سے حسد کرتا ہے'' کہنا **غیبت** ہے، بلکہ یہ جملہ **غیبت** سے بھی سخت گناہ **تہمت** کی طرف جا رہا ہے کیوں کہ ''حسد'' باطنی امراض میں سے ہے اور اس کا تعلُّق دل سے ہے اگرچِہ کبھی کبھار واضح قَرائن (یعنی بالکل صاف علامتوں) سے بھی **حسد** کا اظہار ہو جاتا ہے مگر اکثر لوگ قِیاس ہی سے کسی کو **حاسد** کہہ دیا کرتے ہیں۔ حسد کے مُتَعلِّق **غیبت کے مزید سات فِقرات مُلاحظہ ہوں:** ۞ جل کُکَڑ ہے ۞ مجھ سے جلتا ہے ۞ میری ترقّی دیکھ نہیں سکتا ۞ میری خوشی سے خوش نہیں ہوا ۞ میرا نقصان چاہتا ہے ۞ میری بھلائی میں راضی نہیں ۞ مجھے دیکھ کر اُس کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔

بہرِ شاہِ کربلا میرا گناہوں کا مَرَض عزوجل ۔۔۔ دور کر دیجے خدارا اے طبیبِ ذی وقار صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم
فکرِ نزعِ روح و قبر و حشر سے بچ جاتا گر ۔۔۔ کاش! ہوتا آپ کی گلیوں کا میں گرد و غبار

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللہ! اَسْتَغْفِرُاللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿21﴾ مِنی سینما گھر بند کر دیا

غیبت کرنے سننے کی عادت نکالنے، نمازوں اور سنّتوں پر عمل کی عادت ڈالنے کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، سنّتوں کی تربیت کیلئے **مَدَنی قافِلوں** میں **عاشقانِ رسول** کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کیجئے، کامیاب زندگی گزارنے اور آخرت سنوارنے کیلئے **مَدَنی انعامات** کے مطابِق عمل کرتے ہوئے روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذریعے رسالہ پُر کیجئے اور ہر مَدَنی ماہ کی 10 تاریخ کے اندر اندر اپنے ذمّے دار کو **جمع** کروایئے۔ آپ کی ترغیب وتحریص کیلئے ایک **مدنی بہار** گوش گزار کرتا ہوں چُنانچِہ ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے کہ صوبۂ پنجاب کے ضِلع بہاول پور کی تحصیل **ٹِبّل والا** میں ایک صاحِب (عمر تقریباً 37 سال) کا **مِنی سینما گھر** تھا، وہ روزانہ کئی شَو چلاتے جس میں سینکڑوں افراد فلمیں دیکھتے اور اپنی آنکھوں میں جہنّم کی آگ بھرنے کا سامان کیا کرتے۔ علاوہ ازیں وہ کرائے پر فلموں کی وی۔سی۔ڈیز بھی دیا کرتے۔ ایک مبلّغ دعوتِ اسلامی نے **اِنفِرادی کوشِش** کرتے ہوئے اُنہیں **مدنی چینل** چلانے کی ترغیب دی، خوش قسمتی سے اُن صاحِب نے کبھی کبھار **مَدَنی چینل** چلانا شروع کیا، جسے وہ خود بھی دیکھا کرتے۔ چند ہفتوں کے بعد یعنی 9 **شعبانُ المعظم ۱۴۳۰ھ** کو ''یزمان'' شہر میں ہونے والے ''اجتماعِ ذکر ونعت'' میں سینکڑوں اسلامی بھائیوں کے سامنے اُنہوں نے بتایا کہ **مَدَنی چینل** کی برکت سے میرے اندر خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ پیدا ہوا ہے میں نے گناہوں سے توبہ کر لی ہے اور اپنا **مِنی سینما** بند کر دیا ہے، نیز انہوں نے نمازوں کی پابندی کرنے، داڑھی شریف سجانے اور رَمَضانُ المبارَک میں **دعوتِ اسلامی** کے 10 دن کے **اجتماعی اعتکاف** میں بیٹھنے کی اچّھی اچّھی نیّتیں کیں۔ قادِریہ رضویہ سلسلے میں بیعت ہو کر حضورِ غوث اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کے مُرید بن گئے۔ اُنہوں نے فلموں وغیرہ کی تقریباً

40ہزار روپے مالیت کی ویڈیو سی ڈیز ضائع کردیں۔ مِنی سینما کی جگہ پر مکتبہ قائم کیا جس میں مکتبۃُ المدینہ کا سامان یعنی کتابیں، وی سی ڈیز وغیرہ رکھیں اور رزقِ حلال کمانے میں مصروف ہوگئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں اور ہمیں اِستِقامت نصیب فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

گناہوں سے مجھ کو بچا یاالٰہی
مجھے نیک بندہ بنا یاالٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد
تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُاللّٰہ
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿22﴾ دونوں میں سے کون بہتر؟

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے کسی نے سُوال کیا: جو شخص (نفلی) عبادت بھی زیادہ کرتا ہے اور گناہ بھی زیادہ کرتا ہے وہ بہتر ہے یا وہ جو کہ (نفلی) عبادت بھی کم کرتا ہے اور گناہ بھی کم کرتا ہے؟ حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے جواب دیا: جو شخص (نفلی) عبادت کم کرتا ہے اور گناہ بھی کم کرتا ہے وہ بہتر ہے اور سلامتی اُسی کیلئے ہے۔(مُصَنَّف ابن اَبی شَیْبہ ج۸ص۱۹۶، تَنبِیہُ الغافِلین ص۲۰۲) کیونکہ (نفلی) عبادت کرنے کے مقابلے میں گناہ چھوڑنے میں زیادہ ثواب ہے۔

حقیقی مُتقی کون؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فی زمانہ مُتَّقِی و پرہیزگار ہونے کا دارومدار ظاہِری نفلی عبادتوں مَثَلاً نفلی نمازوں اور نفلی روزوں پر ہی رہ گیا ہے، جو شخص بکثرت نوافِل پڑھتا یا بہُت نفلی روزے رکھتا ہے یا اکثر تسبیح ہاتھ میں رکھتا اور خوب ذکرو اذکار کرتا اور گڑگڑا کر دُعائیں کیا کرتا ہے یا صدقہ خیرات بہُت کرتا ہے، اُسی کو لوگ **مُتَّقِی** اور پرہیزگار کہا کرتے ہیں، اگرچِہ ان عبادتوں کے ساتھ ساتھ دن بھر لوگوں کی **غیبتیں** کرتا پھرتا ہو، بِلا وجہ مسلمانوں کو جھاڑتا اور ان کے دل دُکھاتا ہو تب بھی اُس کے تقوے کو آنچ نہیں آتی! اگر کوئی آدمی ظاہِر میں نفلی عبادت کم کرتا ہو مگر **غیبت** وغیرہ گناہوں سے بچتا ہو اُس کو فی زمانہ مُتَّقِی نہیں کہا جاتا۔ اِس کی وجہ کہیں یہ تو نہیں کہ لوگوں کی نظر میں **غیبت** کرنے نہ کرنے کی کچھ اَھَـمِّیَّـت ہی نہیں۔ یاد رکھئے! جو فرائض، واجِبات اور مؤکدہ سنّتوں کی پابندیوں کے ساتھ ساتھ **غیبتوں** وغیرہ گناہوں سے بھی بچتا ہو۔ وہ بہُت بڑا مُتَّقِی ہے۔ باقی چاہے کوئی سارا ہی سال نفلی روزے رکھے، ساری ساری رات نفلی عبادات بجالائے، ہر سال حج کو جائے، ہر برس رَمَضانُ الْمبارَک میں عُمرے کی سعادت پائے، داڑھی رکھائے، زلفیں بڑھائے، عمامہ شریف سجائے بظاہر کیسا ہی نیک صورت ہو مگر **غیبتیں** کرتا ہو، مسلمانوں کے عیب کھولتا ان کے دل دُکھاتا ہو وہ مُتَّقِی و پرہیزگار تو خاک ہوگا ''نیک بندہ'' بھی نہیں، فاسِق و گنہگار اور عذابِ نار کا حقدار ہے۔

اُٹھے نہ آنکھ کبھی بھی گناہ کی جانب عطا کرم سے ہو ایسی مجھے حیا یارب عزوجل
کسی کی خامیاں دیکھیں نہ میری آنکھیں اور سنیں نہ کان بھی عیبوں کا تذکرہ یا رب عزوجل

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿23﴾ ایک بار کی ہوئی غیبت کے سبب بے ہوش ہو گئے

حضرت سیِّدُنا داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک مقام سے گزرے تو بے ہوش ہو گئے۔ ہوش آیا تو لوگوں نے بے ہوشی کا

سبب پوچھا: فرمایا: یہاں پہنچتے ہی ایک دم یاد آیا کہ اس مقام پر میں نے ایک شخص کی **غیبت** کی تھی لٰہذا مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پکڑ اور آخرت کے حساب کا خیال آ گیا اس خوف سے میں بے ہوش ہو گیا۔

(نُزھۃُ المجالِس ج ۱ ص ۱۹۹)

بروزِ حشر اینٹ اور دھاگے کا مطالبہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے بُزُرگوں کا خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ بھی مرحبا! کسی گناہ سے لاکھ توبہ کریں مگر خوف خَتْم نہیں ہوتا، ندامت نہیں جاتی، ایک ہم ہیں کہ گناہ کرنے کے بعد ہنستے ہنستے اپنے گالوں پر باری باری ہاتھ لگا کر دل کو منا لیتے ہیں کہ ہم گناہوں سے صاف ستھرے ہو چکے اور پھر اس گناہ کو اپنے پردۂ خیال سے حَرفِ غَلَط کی طرح مٹا دیتے اور اپنی مستیوں میں بدمست ہو جاتے ہیں! آہ! قِیامت کا حساب! خدا کی قسم! بالخصوص حُقُوقُ العباد کا مُعاملہ انتہائی تشویش ناک ہے جیسا کہ **حضرتِ** سیِّدُنا حسن بصری علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ القوی فرماتے ہیں: قِیامت میں اپنا حق وُصول کرنے کیلئے ایک شخص دوسرے کا ہاتھ پکڑ لیگا وہ دوسرا شخص کہے گا: میں تجھے نہیں پہچانتا، تو کون ہے؟ پہلا شخص کہے گا: تُو نے میری دیوار سے ایک اینٹ نکالی تھی اور تُو نے میرے کپڑے سے دھاگا نکالا تھا۔ (اس سبب سے میں تجھ پر اپنے حق کی وصولی کیلئے دعویٰ کرتا ہوں)

(اِحیاءُ العُلوم ج ۵ ص ۹۹)

چالیس برس سے رو رہا ہوں

اِسی لئے ہمارے بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ المبین لوگوں کے بظاہر انتہائی معمولی نظر آنے والے حُقُوق سے بھی بَہُت ڈرتے تھے۔ حضرتِ سیِّدُنا کَہْمَس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: میں ایک گناہ کی نَدامت کے سبب چالیس برس سے رو رہا ہوں۔ کسی نے پوچھا: یاسیِّدی! وہ کون سا گناہ ہے؟ فرمایا: ایک مرتبہ مہمان کے لئے مچھلی لی تھی پھر اُس کے کھانے کے بعد ہاتھ دھونے کیلئے میں نے اپنے پڑوسی کی دیوار سے بِلا اجازت مِٹّی کا ٹکڑا لے لیا تھا۔

(رِسالہ قُشیریہ ص ۱۴۹)

بہت کوششیں کی گنہ چھوڑنے کی رہے آہ! ناکام ہم یا الٰہی عزوجل
زمیں بوجھ سے میرے پھٹتی نہیں ہے یہ تیرا ہی تو ہے کرم یا الٰہی عزوجل

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿24﴾غیبت کرنے والے کا وقار جاتا رہتا ہے

ایک دانا(عقلمند) کے سامنے کسی شناسا نے ایک مسلمان کی **غیبت** کی، اُس **دانا** نے کہا: اے شخص! پہلے میرا دل فارِغ تھا، اب تُو نے **غیبت** کے ذَرِیعے میرا دل اُس مسلمان کے **عیبوں** کے مُتَعَلِّق وسوسوں اور نفرتوں میں مشغول کر دیا اور اس مسلمان کو میری نظر میں حقیر بنانے کی سعی کی اور اس طرح سے تو بھی میرے نزدیک ''گندا'' ہوا، کیونکہ میں سمجھتا تھا کہ **تو امین** (یعنی امانت دار) ہے اور بات کو خوب چُھپاتا ہے، اب جب کہ تُو نے اُس کا **عیب** کھولا تو معلوم ہو گیا کہ **تُو امین** نہیں ہے تیرے دل میں کوئی بات رُکتی نہیں۔ (ماخوذ از تَنبِیہُ الغافِلین ص۹۲)

﴿25﴾ماضی کی یاد---- دو نابینا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی **غیبت** کرنے والا خود ہی گندا **بنتا** اور ذلیل ہوتا ہے۔ لوگ **غیبت** کے عادیوں سے کتراتے، گِھن کھاتے اور خود کو بچاتے ہیں۔ اپنے لڑکپن کی دھندلی یادوں میں سے **دو نابیناؤں** کا تذکرہ کرتا ہوں۔ **ایک نابینا** مکمَّل داڑھی والا، قراٰنِ پاک کا بہت پکا حافِظ اور مذہبی وَضع قَطع کا شخص تھا مگر باتیں اور **غیبتیں** بَہُت زیادہ کیا کرتا تھا، کسی کو نہیں چھوڑتا تھا، میں (یعنی سگِ مدینہ عُفِیَ عنہ) اُس سے کتراتا تھا۔ **دوسرا نابینا** داڑھی مُنڈا یا خشخشی داڑھی والا عام سا آدمی تھا، اس کی خوبی یہ تھی کہ ایک دم خاموش طبیعت تھا اُس کا نام تک مجھے معلوم نہیں، کبھی بھی اُس کے منہ سے میں نے کسی کی **غیبت** نہیں سنی، مجھے نَماز کے بعد بارہا لاٹھی پکڑ کر اسے اس کے گھر تک لے جانے کا موقع ملا ہے۔ لگے ہاتھوں **نابینا** کو چلانے کی فضیلت بھی مُلاحَظہ کیجئے۔

نابینا کو چالیس قدم چلانے کی فضیلت

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 244 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**بہشت کی کنجیاں**'' صَفحہ226 پر ہے: حضرتِ سیِّدُ نا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ **جو کسی نابینا کو چالیس قدم ہاتھ پکڑ کر چلائے گا اُس کے چہرے کو جہنَّم کی آگ نہیں چُھوئے گی۔** (تاریخ مدینۃ دمشق لابن عساکِر ج ۴۸ص ۳)

نابینا کو چلانے کا طریقہ

ایک اور روایت بھی مُلاحظہ ہو چُنانچِہ! حضرت سیِّدُ نا ابوہُرَیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے **مروی** ہے کہ **خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: جس نے کسی نابینا کو ایک مِیل تک چلایا تو اسے مِیل کے ہر ذِراع (یعنی گز) کے بدلے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔ جب تم نابینا کو چلاؤ تو اس کا اُلٹا ہاتھ اپنے سیدھے ہاتھ سے تھام لو کہ یہ بھی صدقہ ہے۔ (اَلْفِردَوس بمأثور الْخطّاب ج۵ص ۳۵۰ حدیث۸۳۹۷)

غلام آزاد کرنے کی فضیلت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کی رحمتوں پر قربان کہ اُس نے ہمارے لئے ثواب کمانا کس قدر آسان رکھا ہے۔ غلام آزاد کرنے پر کیا ثواب ملتا ہے اس بارے میں بکثرت رِوایات ہیں، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ چاہے تو اپنے فضل وکرم سے نابینا کا ہاتھ پکڑ کر چلانے پر وہ سب ثواب عطا فرمادے۔ ترغیب کیلئے ایک حدیثِ مبارک بیان کی جاتی ہے چُنانچِہ سلطانِ دوجہان، مدینے کے سلطان، رحمتِ عالمیان، سرورِ ذیشان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان مغفِرت نشان ہے: جو شخص مسلمان غلام کو آزاد کرے گا اِس (غلام) کے ہر عُضو کے بدلے میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس (آزاد کرنے والے) کے ہر عُضو کو جہنَّم سے آزاد فرمائے گا۔ سَعید بن مَرجانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے جب سیِّدُ نا زَینُ العابِدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمتِ عالی میں یہ حدیثِ پاک سُنائی تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا ایک ایسا غُلام آزاد کر دیا جس کی حضرت سیِّدُ نا

عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالٰی عنہما **دس ہزار درہم** قیمت لگا چکے تھے!

(صَحیح بُخاری ج ۲ ص ۱۵۰ حدیث۲۵۱۷)

کچھ ایسا کر دے مرے کِردگار آنکھوں میں ہمیشہ نقش رہے رُوئے یار آنکھوں میں
نہ کیسے یہ گُل وغُنچے ہوں خوار آنکھوں میں بسے ہوئے مدینے کے خار آنکھوں میں

﴿26﴾ مَدَنی چینل کی بَرَکت سے غیبت سے پرہیز

حیدرآباد (پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان کچھ یوں ہے کہ ہمارے گھر والوں نے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے سو فیصدی اسلامی چینل یعنی سنّتوں بھرے **مَدَنی چینل** پر ''غیبت کی تباہ کاریوں'' کے موضوع پر ایک مبلغِ دعوتِ اسلامی کا بیان سنا۔ جس میں اُنہوں نے مُعاشَرے میں بولے جانے والے **غیبت** کے اَلفاظ کی طرف بھی توجُّہ دلائی۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اس بیان کوسُن کر **غیبت** سے بچنے کا بَہُت ذِہن بنا۔ ایک مرتبہ میں نے گھر کے اندر کہا کہ ''چھوٹا بھائی فُلاں چیز لے کر ابھی تک واپَس نہیں آیا، **بہت سُست** ہے۔'' تو میری والِدۂ محترمہ نے فوراً میری گرفت فرمائی کہ یہ تو تم نے اُس کی **غیبت** کر ڈالی کیونکہ تم نے اُس کو ''**بہت سُست**'' کہہ کر اُس کی برائی کی! چُنانچِہ میں نے فوراً **توبہ** کی۔ اب گھر کے افراد کی یہ حالت ہے کہ بات بات پر ایک دوسرے کی توجُّہ دلاتے ہیں کہ ابھی جو بات ہوئی یا فُلاں لفظ بولا کہیں یہ **غیبت** تو نہیں!

گناہوں سے مجھ کو بچا یاالٰہی عزوجل
مجھے نیک بندہ بنا یاالٰہی عزوجل

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُاللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿27﴾ ''وہ مُردے کی طرح سویا ہے'' کہنا

حضرتِ سیِّدنا شیخ سعدی علیہ رحمۃ اللہ الھادی فرماتے ہیں: میں بَہُت چھوٹی ہی عمر سے راتوں کو جاگ کر عبادت کیا کرتا تھا۔ ایک بار والدِ محترم کے ساتھ ساری رات عبادت میں گزاری اور تلاوتِ قراٰن کرتا رہا۔ چند افراد ہمارے قریب مزے سے سو رہے تھے۔ میں نے والدِ محترم سے کہا: اِن میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں جو اُٹھ کر (تہجُّد کے) دو نفل ہی پڑھ لے، یہ تو **مُردوں** کی طرح سوئے پڑے ہیں! والدِ گرامی نے فرمایا: بیٹا! تم عبادت کرنے کے بجائے ساری رات سوئے رہتے یہی بہتر تھا کیوں کہ تم بیدار رہ کر **غیبت** کی آفت میں گرفتار ہو گئے۔ (تفسیر رُوحُ الْبیان ج ۹ ص ۸۹)

''غیبت کرنا گناہ ہے'' کے چودہ حُرُوف کی نسبت سے نَفلی کاموں کے مُتَعَلِّق غیبت کی 14 مثالیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حکایت سے معلوم ہوا کہ تہجُّد وغیرہ نفلی عبادات سے غافل ہو کر ساری رات سویا رہنا اُس کے حق میں بہتر ہے جو کہ رات بھر عبادت تو کرے مگر **غیبت** کی آفت میں بھی جا پڑے۔ تہجُّد و نوافِل ادا کرنا بے شک کارِ ثواب ہے مگر **غیبت** کرنے والا حقدارِ عذاب ہے۔ اِس **حِکایت** میں اُن لوگوں کیلئے عبرت کے کثیر **مَدَنی پھول** ہیں جو بلا حاجتِ شرعی اِس طرح سے **غیبتیں** کرتے ہیں مَثَلاً ❁ فُلاں اِشراق چاشت نہیں پڑھتا ❁ اُس کو بَہُت جگایا مگر فجر (یا تہجُّد) کیلئے نہیں اُٹھا، بس ❁ مُردے کی طرح سویا پڑا رہا ❁ باجماعت نَماز کی پابندی نہیں کرتا ❁ پیر شریف کا روزہ نہیں رکھتا ❁ جب بھی اجتماع کی دعوت دیتا ہوں ''آنٹی مار دیتا ہے'' ❁ مَدَنی اِنعامات پر عمل کرنے میں سُست ہے ❁ اجتماع میں دیر سے آتا یا ❁ باہَر بستوں پر گھومتا ❁ یا ہوٹل میں بیٹھا یا ❁ دوستوں کے ساتھ باتیں کرتا رہتا ہے ❁ مَدَنی مشورے میں ہمیشہ تاخیر سے آتا ہے ❁ کبھی مدنی قافلے میں سفر نہیں کرتا اور ❁ سمجھاؤ تو جھوٹے بہانے کر دیتا ہے۔

﴿28﴾ بُرائی کرنے والے کے ساتھ بھلائی کی انوکھی حکایت

حضرتِ سیِّدُ نا سلطانُ المشائخ خواجہ محبوبِ الٰہی نظامُ الدّین اَولیاء رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی ایک آدمی خوب **غیبتیں** کرتا اور آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ پر طرح طرح کی **تہمتیں** باندھتا پھرتا تھا۔ اِس کے باوُجُود آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اُس کے گھر خرچ کیلئے روزانہ کچھ نہ کچھ بھجوا دیا کرتے تھے، طویل مدّت تک یہ سلسلہ چلتا رہا۔ ایک دن اُس کی زوجہ نے غیرت دلاتے ہوئے کہا: دستور تو یہ ہے کہ جس کا کھانا اُس کا گانا، مگر یہ کہاں کا انصاف ہے کہ جس کا کھانا اُسی پر غُرّانا! آپ بھی عجیب شخص ہیں کہ ایک ایسے بُزُرگ کے پیچھے لگے ہوئے ہیں جو بغیر سُوال آپ کے بچّوں کو پال رہا ہے! بیوی کی باتیں سُن کر اُس کو ندامت ہوئی، غیبتوں اور تہمتوں سے باز آ گیا۔ اُسی روز سے **حضرتِ** سیِّدُ نا خواجہ نظامُ الدّین اولیاء رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے بھی اَخراجات بھجوانے بند کر دیئے۔ وہ حاضرِ دربار ہو کر عرض گزار ہوا: **سرکار!** اس میں کیا حکمت ہے کہ جب تک آپ کے بارے میں خُرافات بکتا رہا مجھ پر انعامات و اکرامات کی برسات رہی مگر جوں ہی مُزَخرَفات (یعنی واہیات بکواسات) سے باز آیا عنایات و نوازِشات بند ہو گئیں! ارشاد فرمایا: جب تک تم میری آبرو ریزی کرتے رہے مجھے تمہاری طرف سے نیکیاں ملتی رہیں اور خطائیں مِٹتی رہیں، اُن دنوں تم گویا میرے **اَجیر** یعنی مزدور تھے لہٰذا میں تمہیں **نیکیاں** بھیجنے اور گناہ مِٹنے کی اُجرت (مزدوری) پیش کرتا رہا، اب جبکہ تم نے یہ کام تَرک کر دیا ہے تو پھر میں **اُجرت** کس بات کی دوں! (سبع سنابل ص ۵۹ مُلخّصاً) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

گنا ہ گار ہوں میں لائقِ جہنّم ہوں کرم سے بخش دے مجھ کو نہ دے سزا یا ربّ عزوجل
بُرائیوں پہ پشیماں ہوں رحم فرما دے ہے تیرے قہر پہ حاوی تری عطا یا ربّ عزوجل

اینٹ کا جواب نایاب گوہر سے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیّدُنا سلطانُ المشائخ خواجہ محبوبِ الٰہی نظامُ الدّین اَولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مذکورہ حکایت میں یہ **مدنی پھول** بھی انتہائی خوشبودار ہے کہ اہلُ اللہ اینٹ کا جواب پتّھر سے نہیں ''نایاب گوہر'' سے دیا کرتے ہیں! **اللہ** والے برائی کو برائی سے نہیں بھلائی سے ٹالا کرتے ہیں اور وہ ایسا کیوں نہ کریں کہ پارہ 24 سورۂ حٰمٓ اَلسَّجْدہ کی 34 ویں آیتِ کریمہ میں ارشاد ہے:

اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَكَ وَ بَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ ﴿۳۴﴾

ترجَمۂ کنز الایمان: اے سننے والے! برائی کو بھلائی سے ٹال جبھی وہ کہ تجھ میں اور اس میں دشمنی تھی ایسا ہو جائے گا جیسا کہ گہرا دوست۔

حُسنِ سُلوک کا نتیجہ

سیّدُنا صدرُ الاُفاضِل حضرتِ علّامہ مولٰینا سیِّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی علیہ رحمۃُ اللہ الھادی ''خزائنُ العرفان شریف'' میں بُرائی کو بھلائی سے ٹالنے کا طریقہ بتاتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں: مَثَلاً غُصّے کو صَبْر سے، جَہل کو حِلم سے، بدسُلوکی کو عَفو (ودرگزر) سے کہ اگر کوئی تیرے ساتھ بُرائی کرے تو مُعاف کر۔ اس خَصلت کا نتیجہ یہ ہوگا کہ دشمن دوستوں کی طرح مَحبّت کرنے لگیں گے۔

شانِ نُزُول: کہا گیا ہے کہ یہ آیت ابوسُفیان کے حق میں نازِل ہوئی کہ باوُجود ان کی شدّتِ عداوت کے **نبیِّ کریم** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان کے ساتھ سُلوکِ نیک کیا، ان کی صاحبزادی کو اپنی زَوجیت کا شَرَف عطا فرمایا، اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ صادِقُ الْمَحبّت جاں نثار ہوگئے۔ (خزائنُ العرفان ص ۸۶۳)

﴿29﴾ حملہ آور کے ساتھ حیرت انگیز حُسنِ سُلوک

برائی کو بھلائی سے ٹالنے کے ضِمن میں ایک عجیب وغریب **حکایت** مُلاحظہ فرمائیے چُنانچِہ ایک شخص نے

حضرتِ سیِّدُنا شیخ نصیرُ الدّین محمود بن یوسف رشید اَودھی علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ القوی کے آستانۂ عالیہ (دہلی) میں داخل ہو کر چُھری سے 15 یا 17 وار کر کے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو شدید زخمی کر دیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کمالِ صبر کا مظاہرہ کرتے ہوئے حملہ آور سے فرمایا: فوراً اندر والے کمرے میں چُھپ جاؤ ورنہ لوگ پہنچ گئے تو شاید تمہیں زندہ نہیں چھوڑیں گے، وہ چُھپ گیا۔ لوگوں نے بَہُت تلاشا مگر حملہ آور کا سُراغ نہ ملا، آدھی رات کے وقت موقع پا کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حملہ آور کو وہاں سے رخصت کر دیا۔ (سبع سَنابِل ص ۶۴ مُلَخَّصاً) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

سبحٰنَ اللّٰہ اولیاءُ اللہ کی بھی کیسی بُلند شانیں ہوتی ہیں! وہ اپنی برائیاں کرنے والوں بلکہ جان کے درپے رہنے والوں کے ساتھ بھی حسنِ سلوک کیا کرتے ہیں، کسی نے سچ ہی تو کہا ہے۔

بدی را بدی سَہل باشَد جزا
اگر مَردی اَحسِن اِلٰی مَن اَسا

(یعنی بدی کا بدلہ بدی سے دینا تو آسان ہے اگر تو مرد ہے تو برائی کرنے والے کے ساتھ بھی بھلائی کر)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿30﴾ دو گُدڑیوں والا

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 413 صفحات پر مشتمل کتاب، ''عُیُونُ الحکایات'' حصّہ دُوُم صَفْحَہ 18 پر ہے: حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم آجُرِی کبیر علیہ رحمۃ اللہ القدیر فرماتے ہیں: سردیوں کے دن تھے میں مسجِد کے دروازے پر بیٹھا ہوا تھا کہ قریب سے ایک شخص گزرا جس نے **دو گُدڑیاں** اَوڑھ رکھی تھیں۔ میرے دل میں بات آئی کہ شاید یہ بھکاری ہے، کیا ہی اچھا ہوتا کہ یہ اپنے ہاتھ سے کما کر کھاتا۔ جب میں سویا تو خواب میں دو فرشتے آئے

مجھے بازو سے پکڑا اور اُسی مسجد میں لے گئے۔ وہاں ایک شخص **دوگدڑیاں** اوڑھے سو رہا ہے جب اس کے چہرے سے گُدڑی ہٹائی گئی تو یہ دیکھ کر میں حیران رہ گیا کہ یہ تو وُہی شخص ہے جو میرے قریب سے گزرا تھا! فرشتوں نے مجھ سے کہا: ''اِس کا گوشت کھاؤ۔'' میں نے کہا: میں نے اس کی کوئی **غیبت** تو نہیں کی۔ کہا: ''کیوں نہیں! تو نے دل میں اس کی **غیبت** کی، اس کو حقیر جانا اور اس سے ناخوش ہوا۔'' حضرت سیِّدُنا ابراہیم آجُرِی کبیر علیہ رحمۃ اللہ القدیر فرماتے ہیں: پھر میری آنکھ کھل گئی، خوف کی وجہ سے مجھ پر لرزہ طاری تھا، میں مسلسل تیس (30) دن اُسی مسجد کے دروازے پر بیٹھا رہا، صرف فرض نماز کے لئے وہاں سے اٹھتا۔ میں دعا کرتا رہا کہ دوبارہ وہ شخص مجھے نظر آجائے تاکہ اس سے مُعافی مانگوں۔ ایک ماہ بعد وہ **پُراَسرار شخص** مجھے نظر آگیا، پہلے کی طرح اُس کے جسم پر **دوگدڑیاں** تھیں۔ میں فوراً اس کی طرف لپکا، مجھے دیکھ کر وہ تیز تیز چلنے لگا، میں بھی پیچھے پیچھے ہولیا۔ آخر کار میں نے اُس کو پکار کر کہا: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے! میں آپ سے کچھ بات کرنا چاہتا ہوں۔'' اُس نے کہا: اے ابراہیم! کیا تم بھی ان لوگوں میں سے ہو جو دل کے اندر مومنین کی **غیبت** کرتے ہیں؟ اس کے منہ سے اپنے بارے میں **غیب** کی خبر سن کر میں بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ جب ہوش آیا تو وہ شخص میرے سر ہانے کھڑا تھا۔ اُس نے کہا: کیا دوبارہ ایسا کرو گے؟ میں نے کہا: ''نہیں، اب کبھی بھی ایسا نہیں کروں گا۔'' پھر وہ **پُراَسرار شخص** میری نظروں سے اوجھل ہو گیا اور دوبارہ کبھی نظر نہ آیا۔ (عُیونُ الْحِکایات (عربی) ص ۲۱۲) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بدگمانی بھی غیبت ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حکایت سے ہمیں عبرت کے بے شمار **مَدَنی پھول** چُننے کو ملتے ہیں، اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی کے بارے میں **بدگمانی** بھی **غیبت** ہے۔ یعنی کسی واضح قرینے کے بِغیر کسی کے بارے میں بُرائی کو دل میں جما لینا کہ وہ ایسا ہی ہے **بدگمانی** کہلاتا ہے جو کہ غیبۃُ الْقَلب یعنی دل کی **غیبت** ہے۔ کسی کے سادہ لباس وغیرہ کو دیکھ کر اُسے حقیر اور بھیک مانگنے

والا فقیر جاننا بڑی بھول ہے۔ کیا معلوم ہم جسے حقیر تصوُّر کر رہے ہیں وہ کوئی **گدڑی کا لعل** یعنی پہنچی ہوئی ہستی ہو۔ جیسا کہ مذکورہ **حکایت** سے ظاہر ہوا کہ وہ گدڑی پوش شخص کوئی عام آدمی نہیں خدا رسیدہ بزرگ تھے!

نہ پوچھ ان خِرقہ پوشوں کو عقیدت ہو تو دیکھ ان کو
یدِ بَیضا لئے پھرتے ہیں اپنی آستینوں میں

﴿31﴾ پُراَسرار حبشی

مذکورہ حکایت سے مِلتی جُلتی ایک اور **ایمان افروز حِکایت** مُلاحَظہ فرمایئے چُنانچِہ منقول ہے: حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی بے انتہا مُنکَسِرُ المزاج تھے۔ ہر شخص کو اپنے سے بہتر تصوُّر کیا کرتے۔ ایک دن **دریائے دِجلہ** کے کَنارے کسی **حبشی کو شراب کی بوتل** کے ساتھ ایک عورت کے ہمراہ دیکھا، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دل میں کہا: کیا یہ **شرابی حبشی** بھی مجھ سے بہتر ہوسکتا ہے! اِسی دوران ایک **کَشتی** گزری جس پر سات افراد سُوار تھے، یکایک وہ غَرَق آب ہوگئی اور ساتوں آدمی ڈوب گئے۔ یہ دیکھ کر **حبشی** دریا میں کود گیا اور اس نے ایک ایک کر کے **چھ افراد** کو باہَر نکالا، پھر مجھ سے بولا: **ساتواں** آپ نکالئے، میں تو آپ کا امتحان لے رہا تھا کہ آپ صاحِبِ باطن بھی ہیں یا نہیں! یہ بھی سن لیجئے! **یہ عورت اور کوئی نہیں بلکہ میری امّی جان ہیں اور بوتل میں شراب نہیں سادہ پانی ہے۔** آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سمجھ گئے کہ یہ **حبشی** کوئی عام آدمی نہیں بلکہ میری اصلاح کیلئے آئی ہوئی غیبی ہستی ہے۔ لہٰذا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس کا احترام کیا اور دُعا کی درخواست کی، اُس نے دعا کی: اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو **نورِ بصیرت** (یعنی دل کی نظر کے نور) سے نوازے۔ اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کبھی بھی خود کو کسی سے بہتر نہیں سمجھا یہاں تک کہ ایک بار کسی نے اِستِفسار کیا کہ **کتّا** بہتر ہے یا آپ؟ فرمایا: اگر عذاب سے نجات پا گیا تو میں بہتر ورنہ **کتّا** مجھ جیسے سینکڑوں گنہگاروں سے بہتر ہے۔ (ماخوذ از: تذکرۃُ الاولیاء حصّہ ۱ ص ۴۳) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت**

ھو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ کسی مسلمان کے مُتَعَلّق جھٹ پٹ غَلَط رائے نہیں قائم کر لینی چاہئے ہمیں کیا معلوم کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کس کا کیا مقام ہے!

نظرِ کرم خدارا میرے سیاہ دل پر
بن جائے گا یہ دم بھر میں بے بہا نگینہ

﴿32﴾ حبشی نے جوں ہی دعا مانگی....

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا وہ **حبشی** کوئی پہنچے ہوئے بزرگ تھے۔ لہٰذا کسی کی ظاہری شکل وصورت اور لباس وغیرہ کو دیکھ کر اُس کی ہرگز تحقیر نہیں کرنی چاہئے۔ **حُجَّۃُ الْاِسلام** حضرت سیِّدُنا امام **محمد** بن **محمد غزالی** علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں: ایک سال مدینۂ منوَّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تعظِیْما میں قحط ہوا لوگوں کو ازحد غم ہوا، ایک روز اہلِ مدینہ **نمازِ اِستِسقاء** (یعنی بارش مانگنے کی نماز) کے واسطے نکلے اور حضرتِ سیِّدُنا **عبداللہ بن مبارَک** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی ساتھ تھے، سب لوگ رو رو کر دُعا مانگنے لگے کسی کی دعا قبول نہیں ہوتی تھی، اتنے میں دو چادروں میں ملبوس ایک **حبشی** آیا اور بارگاہِ خداوندی میں یوں عرض گزار ہوا: ''**الٰہی!** ہم گنہگار ہیں تُو نے ہم لوگوں کو ادب سکھانے کیلئے پانی روک لیا ہے، **یا اللہ!** اپنی رحمت سے اِسی وقت پانی برسا، اِسی وقت پانی برسا، اِسی وقت پانی برسا۔'' فی الفور گھنگھور گھٹا اُمنڈ آئی، اور موسلا دھار بارش برسنے لگی۔ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مبارَک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وہاں سے حضرتِ سیِّدُنا **فُضیل** بن عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس آئے، انہوں نے فرمایا: کیا بات ہے کہ آپ اداس نظر آ رہے ہیں؟ انہوں نے **حبشی** کی دعا اور بارش والا واقِعہ سنایا، یہ سن کر حضرتِ سیِّدُنا **فُضیل** بن عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے چیخ ماری اور بے ہوش ہو کر زمین پر تشریف لے آئے۔ (ماخوذاز: اِحیاءُ العُلوم ج ۱ ص ۴۰۸) اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری**

مغفِرت ھو۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

محبت میں اپنی گما یاالٰہی عزوجل نہ پاؤں میں اپنا پتا یاالٰہی عزوجل
ترے خوف سے تیرے ڈر سے ہمیشہ میں تھر تھر رہوں کانپتا یاالٰہی عزوجل

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علٰی محمَّد

(33) اولاد نرینہ ھو گئی

غیبت کرنے سننے کی عادت نکالنے، نمازوں اور سنّتوں کی عادت ڈالنے کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابَستہ رہیے، سنّتوں کی تربیت کیلئے **مَدَنی قافلوں** میں **عاشقانِ رسول** کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کیجئے اورکامیاب زندگی گزارنے اورآخِرت سنوارنے کیلئے **مَدَنی انعامات** کے مطابِق عمل کرکے روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذَرِیعے رسالہ پُر کیجئے اور ہر مَدَنی ماہ کی 10 تاریخ کے اندراندر اپنے ذمّے دار کو جمع کروایئے۔ **مَدَنی قافِلے** میں سفر کی نیّت کی بھی کیا خوب بہار ہے چُنانچِہ ایک اسلامی بھائی کا کچھ یوں کہنا ہے، میری بھابھی ''اُمّید'' سے تھیں۔ الٹرا ساؤنڈ کے ذَرِیعے بتایا گیا کہ بیٹی ہے، بھائی جان نے نیّت کی اگر **بیٹا** ہوا تو دعوتِ اسلامی کے **عاشقانِ رسول** کے سنّتوں کی تربیت کے 3 دن کے **مَدَنی قافلے** میں سفر کروں گا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میرے بھائی کے گھر **بیٹا** پیدا ہوا۔

نیک اولاد کی، داد فریاد کی خاطر آؤ چلیں، قافِلے میں چلو
قلب بھی شاد ہو، گھر بھی آباد ہو پاؤ گے راحتیں، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علٰی محمَّد

جتنی نیتیں زیادہ ثواب بھی زیادہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَاشَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اچّھی نیّت اور وہ بھی مَدَنی قافِلے میں سنّتوں بھرا سفر کرنے کی سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اس کی بھی کیا خوب بَرَکت ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اولادِ نرینہ سے گود ہری ہوگئی! یہ ذہن میں رہے کہ جتنی اچّھی نیّتیں زیادہ ہوگی اُتنا ہی ثواب میں اضافہ ہوگا لہٰذا کسی جائز مقصد پانے کی نیّت کے ساتھ ثوابِ آخِرت کی نیت کو نہیں بھولنا چاہئے۔ مَثَلاً اگر صِرف اولاد کی نیّت سے مَدَنی قافلے میں سفر کیا تو مَدَنی قافلے میں سفر کا ثواب نہیں ملے گا۔ اگر ثواب کی نیّت بھی کی ہوگی تو اولاد نہ بھی ملے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ثواب ضرور مل جائے گا۔ جیسا کہ پارہ 13 سورۂ یوسف آیت 56 میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا ارشادِ گرامی ہے:

وَلَا نُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۵۶﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور ہم نیکوں کا نیگ ضائع نہیں کرتے۔ (پ۱۳ یوسف:۵۶)

﴿34﴾ غیبت کرنے والے کو تحفہ

حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ القوی کو کسی نے کہا کہ فُلاں نے آپ کی غیبت کی ہے تو آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے غیبت کرنے والے آدمی کو کھجوروں کا ایک تھال بھر کر روانہ کیا اور ساتھ ہی کہلا بھیجا کہ سُنا ہے آپ نے مجھے اپنی نیکیاں ہدیّہ کی ہیں تو میں نے ان کا بدلہ دینا بہتر جانا اس لئے کھجوریں حاضر کی ہیں۔ (مِنہاج العابِدین ص۶۵) اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

غیبت کرنے والے کو دعائے خیر سے نوازیئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اولیاءُ اللہ رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی کا نیکی کی دعوت کا انداز بھی کتنا انوکھا ہوا کرتا تھا، جب زمانے کے ولی کی طرف سے غیبت کرنے والے کو بدلے میں کھجوروں کا تھال پہنچا ہوگا وہ کس قدر مُتَأَثِّر ہوا ہوگا! اور یہ بھی حقیقت ہے کہ جس کی غیبت کی جائے وہ فائدے میں رہتا ہے کیوں کہ جس نے غیبت کی اُس کی نیکیاں اِس (یعنی جس کی غیبت کی گئی اُس) کے اعمالنامے میں مُنتَقِل کی جاتی ہیں اور جو نیکیاں گویا تحفے میں دے وہ ایک طرح سے ہمارا خیر خواہ یعنی بھلائی چاہنے والا ہی ہوا۔لٰہذا اُس سے اُلجھنے کے بجائے اُس کے حق میں دعائے خیر کرنی چاہئے۔

جو غیبت سے چغلی سے رہتا ہے بچ کر
میں دیتا ہوں اُس کو دعائے مدینہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿35﴾ عطر کی شیشی کاتحفہ

ایک مبلِّغ دعوتِ اسلامی کا کچھ اس طرح بیان ہے: مجھے پتا چلا کہ فُلاں صاحِب نے میرے خلاف لوگوں میں غیبت کی ہے، مجھے حضرتِ سیِّدُ نا حسن بصری علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ القوی کی حکایت معلوم تھی (جو ابھی گزری) لٰہذا ان کی پیروی کی نیّت سے اُن صاحِب کو تحفۃً ''عِطر کی شیشی'' بھجوائی اور جن کے ذَرِیعے بھجوائی اُن کو درخواست کردی کہ سوغات بھجوانے کا سبب بیان کر کے آپ ان کی تفہیم کیجئے یعنی سمجھانے کی ترکیب بنایئے، بات آئی گئی ہوگئی۔ ایک بار ہم چند اسلامی بھائی اِتّفاق سے ان غیبت ومخالَفت کرنے والے صاحِب کی دُکان کے قریب سے گزرے، دیکھتے ہی وہ اپنی دکان سے باہَر آگئے، پُرتپاک طریقے پر ملاقات کی، پھل کے رس یا کسی مشروب سے ہماری خاطِر تواضُع کی اور اپنی دکان کے اندر مجھ

سے ہاتھ اُٹھوا کر دعائے برکت کروائی۔ **لِلّٰہِ الْحَمْد**۔

اِینٹوں کے تُو پتّھر سے جوابات نہ دینا
شیطان کے ہر وار کو ناکام بنا دے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿36﴾ مَدَنی منّے کی جان بچ گئی

غیبت کرنے سننے کی عادت نکالنے، نمازوں اورسنّتوں کی عادت ڈالنے کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابَستہ رہئے، سنّتوں کی تربیت کیلئے **مَدَنی قافِلوں** میں **عاشقانِ رسول** کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کیجئے اور کامیاب زندگی گزارنے اور آخرت سنوارنے کیلئے **مَدَنی انعامات** کے مطابِق عمل کر کے روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذَرِیعے رسالہ پُر کیجئے اور ہر مَدَنی ماہ کی 10 تاریخ کے اندراندر اپنے ذمّے دار کو جمع کروایئے۔ **حیدرآباد** (بابُ الاسلام سندھ) کے اسلامی بھائی کا بیان **بالتَّصرُّف** عرض کرتا ہوں: میرا مَدَنی مُنا جس کی عمر 5 ماہ ہے مسلسل بیمار رہتا تھا۔ حیدرآباد کے تقریباً تمام بڑے بڑے اَسپتالوں میں علاج کروایا، جب ''جام شورو اَسپتال'' سے لِیور اِسکین کروایا تو پتا چلا کہ بچے کا ایک کَنکشن نہیں ہے جو جگر سے آنتوں کو پہنچتا ہے۔ بڑے ڈاکٹر نے بتایا کہ اس کا آپریشن ہوگا مگر اس کے کامیاب ہونے کے امکانات کم ہیں۔

رَمَضانُ المُبارَک میں ہم بابُ المدینہ (کراچی) پہنچ گئے اور **آپریشن** کیلئے مَدَنی مُنّے کو N.I.C.H. اَسپتال میں داخِل کروادیا۔ ہفتے والے روز مَدَنی مُنّے کا **آپریشن** ہوا تو ڈاکٹروں نے بتایا کہ اس کا تو **کنکشن** بھی نہیں، **پِتّا** بھی نہیں اور **جگر** بھی بَہُت کمزور ہے جو کہ صِرف 25 فیصد کام کر رہا ہے۔ اس بچّے کے بچنے کا امکان بَہُت ہی کم ہے۔ دوسرے ہفتے

مَدَنی مُنّے کا **دوسرا آپریشن** طے ہوا، میں آپریشن کے ایک دن پہلے یعنی جُمُعہ کے روز **مَدَنی قافِلے** میں **عاشقانِ رسول** کے ہمراہ سُنَّتوں بھرے سفر پر روانہ ہوگیا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **مَدَنی قافلے** سے واپَسی پر پتا چلا کہ میرے مَدَنی مُنّے کا **آپریشن کامیاب** ہوگیا ہے مگر اس کو دودھ نہیں دے سکتے تھے اور پیشاب میں خون آ رہا تھا۔ میں دوسرے ہفتے پھر **مَدَنی قافِلے** میں سفر پر روانہ ہوگیا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **مَدَنی قافِلے** میں سفر کے دَوران ہی گھر والوں نے فون پر اطّلاع دی کہ پیشاب میں خون آنا بھی بند ہوگیا ہے اور اس نے دودھ پینا بھی شروع کر دیا ہے۔ میں **مَدَنی قافِلے** سے اتوار کو واپس آیا اور **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ دوسرے دن یعنی پیر شریف کو اَسپتال سے چُھٹّی بھی مل گئی اور ہم مَدَنی مُنّے کو گھر لے آئے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **مَدَنی قافِلے** کی بَرَکت سے میرا مَدَنی مُنّا بالکل ٹھیک ہوگیا۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول کو سلامت رکھے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بچّہ بیمار ہے، باپ بیزار ہے   غم کے سائے ڈھلیں، قافِلے میں چلو
غم چلے جائیں گے، دن بھلے آئیں گے   صبر سے کام لیں، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿37﴾ 15 سالہ مریضہ کی ایمان افروز صِحّت یابی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! مَدَنی قافلے کی بَرَکت ناقص بچّہ نہ صرف زندہ بچ گیا بلکہ صحت مند بھی ہوگیا۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی **قدرت** کے یہ سب کرشمے ہیں، یقیناً **دعوتِ اسلامی** والوں پر ربُّ الاکرم عَزَّوَجَلَّ کا بے انتہا کرم ہے۔ بے شک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ چاہے تو کیسا ہی گمبھیر مسئلہ ہو چٹکی میں حل ہو جاتا ہے۔ اِس ضِمن میں ایک ایمان افروز **حکایت** سنئے اور جھومئے چُنانچِہ **بغداد** شریف میں ایک عَلَوی لڑکی رہتی تھی، وہ پندرہ سال تک اَپاہج (یعنی معذور

رہی، ایک رات وہ سوکر اٹھی تو تندُرُست تھی، اب وہ اٹھ کر بیٹھ بھی سکتی تھی اور کھڑی بھی ہوسکتی تھی، اُس سے اِس سلسلے میں پوچھا گیا تو اُس نے کہا: ایک رات میں سخت دلبرداشتہ ہوئی، میں نے **اللہ** تعالیٰ سے دعا مانگی کہ یا تو اِس مصیبت سے نَجات عطا فرمادے یا پھر موت دے دے اور بہُت روئی۔ خواب میں دیکھا کہ ایک بُزُرگ میرے پاس تشریف لائے ہیں، میں کانپ گئی، اور میں نے کہا: کیا آپ کا اس طرح میرے پاس آنا جائز ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں تمہارا والِد ہوں، میں نے گمان کیا کہ شاید میرے جدِّ اعلیٰ حضرتِ **امیرُ الْمُؤمِنِین علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا** کَرَّمَ اللّٰہُ تعالیٰ وَجْھَہُ الْکَرِیْم ہیں، میں نے عرض کی: **یا امیرَ الْمُؤمِنِین!** آپ میری حالت نہیں دیکھتے؟ انہوں نے فرمایا: میں تیرا والِد محمد رسول اللہ (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) ہوں۔ میں نے روتے ہوئے عرض کی: **یارسولَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! **اللہ** تعالیٰ سے میرے لئے صحّت کی دعا فرمادیجئے۔ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے دونوں ہونٹوں کو حَرَکت دی۔ پھر فرمایا: اپنا ہاتھ لاؤ، میں نے اپنا ہاتھ پیش کردیا تو آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اسے پکڑ کر کھینچا اور مجھے بٹھادیا۔ پھر فرمایا: **اللہ** کا نام لے کر کھڑی ہوجاؤ۔ میں نے عرض کی: میں کیسے کھڑی ہوجاؤں میں تو معذور ہوں! فرمایا: اپنے دونوں ہاتھ لاؤ، آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے انہیں پکڑ کر کھینچا تو میں کھڑی ہوگئی، آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے تین دفعہ اسی طرح کیا، پھر فرمایا: کھڑی ہوجاؤ، **اللہ** تعالیٰ نے تمہیں صحّت وعافیّت عطا فرمادی ہے، تم اس کی حمد کرو اور اس سے ڈرو، پھر مجھے چھوڑا اور تشریف لے گئے۔ جب میں بیدار ہوئی تو تندُرُست تھی، ان کا واقِعہ **بغداد شریف** میں خوب مشہور ہوا۔

(مِصباحُ الظَّلام فِی الْمُستغیثین بخیر الا نام ص ۱۵۳)

سرِ بالیں انہیں رحمت کی ادا لائی ہے
حال بگڑا ہے تو بیمار کی بن آئی ہے

﴿38﴾ لمبا سیاہ آدمی

حضرتِ سیِّدُنا خالد رَبَعِی علیہ رَحمۃُ اللّٰہِ القوی فرماتے ہیں کہ میں جامع مسجِد میں بیٹھا تھا کہ کچھ لوگ ایک شخص کی **غیبت** کرنے لگے، میں نے انہیں اس سے منع کیا تو **غیبت** سے باز آکر کسی اور موضوع پر آگئے، کچھ دیر بعد پھر اُسی شخص کے خلاف بولنے لگے، اب کی بار میں بھی کچھ دیر کیلئے گفتگو میں شریک ہوگیا۔ رات کو خواب دیکھا کہ ایک **لمبا سیاہ آدمی** تھال میں **خِـنـزیـر** کے گوشت کا لوتھڑا لئے آیا اور کہنے لگا: کھاؤ! میں نے کہا: میں۔۔۔میں۔۔۔میں کیوں ''خِـنـزیـر کا گوشت'' کھاؤں؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نہیں کھاؤں گا۔ اُس نے مجھے سختی سے جھنجھوڑا اور کہا: تم نے تو اِس سے بھی گندی چیز کھائی (یعنی **غیبت** کی) ہے۔ یہ کہہ کر اس نے مجھے گدّی سے پکڑا اور خِنزیر کا گوشت جس سے خون بہ رہا تھا میرے منہ میں ٹُھونسنے لگا حتّٰی کہ میں نیند سے بیدار ہوگیا۔ خدا کی قسم! تیس دن تک مجھے اس کی **بدبُو** آتی رہی اور میں جب بھی کھانا کھاتا تو اُس سے خِنزیر کے گوشت کا ذائِقہ اپنے منہ میں محسوس کرتا۔

(ذَمُّ الْغِیبَۃِ لِابْنِ اَبِی الدُّنیا ص۸۵ رقم۴۳)

﴿39﴾ اَمرد بینی وغیرہ کی ہاتھوں ہاتھ غیبی سزائیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ بزرگ نصیب دار تھے کہ ان کو دنیائے ناپائیدار ہی میں خواب کے ذَرِیعے خبر دار کر دیا گیا۔ آہ! ہمارا کیا بنے گا! افسوس! ہم نے تو نہ جانے کتنوں کی **غیبتیں** کی اور سنی ہوں گی۔ اللہ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ ہمیں دنیا وآخرت کی ذِلّت سے بچائے بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ گناہ کرتے ہی ہاتھوں ہاتھ سزائیں ملتی اور خوب خوب رسوائی ہوتی ہے چُنانچِہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 853 صَفحات پر مشتمل کتاب ، ''**جہنَّم میں لے جانے والے اعمال**'' صَفحہ 646 پر ہے: بعض لوگوں نے اَمرد (یعنی خوبصورت لڑکے) کو شَہوت

کے ساتھ یا **عورت** کو دیکھا تو ان کی آنکھیں بہ کر رُخساروں (یعنی گالوں) پر آگئیں! بعض نے جوں ہی اپنا ہاتھ کسی **عورت** کے ہاتھ پر رکھا تو دونوں کے ہاتھ آپس میں **چمٹ** گئے اور خوب رسوائی ہوئی، لوگ انہیں جدا کرنے میں ناکام ہو گئے، یہاں تک کہ بعض عُلَماءِ کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السّلام نے ان کی رہنمائی فرمائی کہ سچّے دل سے توبہ کریں اور عہد کریں کہ آئندہ ایسی گندی حرکت کبھی نہیں کریں گے۔ جب اُنہوں نے ایسا کیا، تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے انہیں چھٹکارا عطا فرمایا۔ اس کتاب کے مصنِّف حضرتِ علّامہ ابنِ حَجَر علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الاکبر فرماتے ہیں: اسی طرح میرے ایک جاننے والے کے ساتھ ہوا جو کہ خوش شکل وخوش اَندام تھا، اس نے گناہ کیا بھی تو کیسی مقدّس جگہ پر! مسجِد الحرام کے اندر اور وہ بھی **حجرِ اسود** کے پاس اُس پر شیطان سُوار ہوا اور اُس نے ایک عورت کو چوم لیا! قہرِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی بجلی گری اور اُس کا چہرہ پورے کا پورا مسخ ہو گیا، (یعنی بگڑ گیا) تن بدن بے ڈھب ہوا، عقل کُند ہوئی اور آواز بھی خراب ہو گئی اَلْغَرَض سراپا عبرت کا نُمُونہ بن گیا۔ ہم بھٹکنے سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگتے ہیں اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے التجا کرتے ہیں کہ ہمیں مرتے دم تک آزمائشوں سے بچائے، بے شک وہ سب سے زیادہ کریم ورحیم ہے۔

گناہوں نے کہیں کا بھی نہ چھوڑا
کرم ہم پر حبیبِ کبریا ہو

﴿40﴾ لفٹ کا پنکھا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً اپنی چیز کی بُرائی سننا کسی کو بھی اچھا نہیں لگتا، اس ضِمن میں اپنا ایک واقِعہ تصرُّف کے ساتھ عرض کرتا ہوں چُنانچِہ سخت گرمیوں کے دن تھے، ہم چند اسلامی بھائی کسی کے گھر سے کھانا کھا کر نکلے اور لفٹ میں سُوار ہوئے، گرم ہوا کا احساس ہوا، ایک نے کہا: پنکھا لگا ہوا ہے، دوسرا بولا: فُلاں کرائے دار اسلامی بھائی کی

عمارت کی لفٹ تو ائیر کنڈیشنڈ ہے، اِس پر ہمارا میزبان جو کہ اس عمارت کے ایک فلیٹ کا کرائے دار تھا وہ بول اٹھا: ''یہ عمارت کافی پُرانی ہے۔'' سگِ مدینہ عفی عنہ نے تیسرے سے عرض کی: یہ بتائیے کہ آپ کی بات کہ ''یہ عمارت کافی پرانی ہے'' سُن کر مکان مالِک خوشی سے جُھوم اٹھے گا یا دلبرا شتہ ہوگا؟ اِس پر وہ پشیمان ہوئے کہ واقعی پتا لگنے کی صورت میں اُسے اِیذا پہنچے گی۔ پھر میری بات کی توثیق کرتے ہوئے انہوں نے اپنا ایک واقِعہ سنایا کہ میرے پاس ایک پُرانی کار تھی ایک بار میرے بے تکلُّف دوست نے کہا: یار! اس ''کھٹارے'' کو چُھٹّی بھی کرواؤ! مجھے اِس جملے سے سخت صدمہ پہنچا اور میں نے وہ کار استِعمال کرنا چھوڑ دی اور ایک دوست کے گیراج میں ڈلوادی۔ عرصہ ہوا یوں ہی پڑی ہے، بیچنے کو بھی دل نہیں کرتا کیوں کہ اُس کے ساتھ میری بعض مُتَبَرّک یادیں وابَستہ ہیں۔ جو جو اسلامی بھائی گفتگو میں شریک تھے **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ سب نے **غیبتیں** کرنے سننے سے توبہ کی۔

عیب بیان کرنا غیبت ہے بھی اور نہیں بھی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ **حکایت** سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ فُضُول گفتگو کس قَدَر خطرناک ہوتی ہے کہ **غیبت** ہو جاتی ہے اور کانوں کان خبر بھی نہیں ہوتی! اِس حکایت میں ایک نہیں کم از کم **دو غیبتیں** ہیں ایک تو وُہی ''عمارت بَہُت پرانی ہے'' اور اس سے پہلے کی جانے والی بات کہ اِس کی لفٹ میں تو صرف پنکھا ہے جبکہ فُلاں کی لفٹ میں A.C. ہے۔ اگر یہ بات بھی مکان مالِک سنے تو اُس کو ناگوار گزرے لٰہذا یہ بھی **غیبت** ہے۔ یہاں یہ وضاحت کرتا چلوں کہ اگر بُرائی بیان کرنے کا کوئی صحیح مقصد ہو مَثَلاً عمارت میں فلیٹ کرائے پر لینا تھا اور اِس ضِمن میں یہ گفتگو ہوئی کہ یہ عمارت بھی پُرانی ہے اور لفٹ میں بھی صرف پنکھا لگا ہوا ہے، فُلاں عمارت بہتر ہے کہ اُس کی لفٹ میں بھی A.C. ہے، چلو وَہیں فلیٹ بُک کرواتے ہیں۔ تو یہ گناہ بھری **غیبت نہیں**۔ اگر کسی صحیح مقصد کی نیّت نہیں بس یوں ہی کسی کا عیب یا اُس

کی کسی چیز کی خرابی کو پیٹھ پیچھے بیان کر دیا جیسا کہ آج کل ہماری اکثریت کی عادت ہے تو یہ **گناہ بھری غیبت** ہے اور مذکورہ حکایت میں بھی محض فُضُول بک بک کے طور پر بِلا مقصدِ صحیح عمارت کے عیب بیان کئے گئے لہٰذا وہ دونوں باتیں گناہوں بھری **غیبتیں** شمار ہوں گی۔

دُعائے عطّار

یاربِّ مصطَفٰے عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ہماری بے حساب مغفرت فرما، **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! ہمارے سارے گناہ مُعاف فرما، **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! ہمیں غیبتوں، چغلیوں، تہمتوں، بدگمانیوں، دل آزاریوں اور ہر طرح کے گناہوں سے بچا، **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! ہمیں پکا نمازی اور سنّتوں کا عادی، **مَدَنی انعامات** کا عامل اور **مدنی قافِلوں** کا مسافر بنا۔ **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! ہمیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں استِقامت عنایت فرما۔ **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! ہمارے پیارے پیارے آقا مکّی مَدَنی مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پیاری امّت کی مغفِرت فرما۔

خدایا اجل آکے سر پر کھڑی ہے دکھا جلوہ مصطَفٰے یاالٰہی عزوجل
مسلماں ہے عطّار تیری عطا سے ہو ایماں پر خاتمہ یاالٰہی عزوجل

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَستَغفِرُاللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرتِ اُبَیّ بن کعب رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عرض کی کہ (سارے ورد، وظیفے، دعائیں چھوڑ دوں گا اور) میں اپنا سارا وَقت **دُرُودخوانی** میں صَرف کرونگا۔ تو **سرکارِ مدینہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''یہ تمہاری **فِکروں** کو دُور کرنے کے لئے کافی ہوگا اور تمہارے **گناہ** معاف کر دیئے جائیں گے۔'' **(سُنَنِ تِرمِذی ج۴ ص۲۰۷ حدیث ۲۴۶۵)**

اِحیاءُ العلوم سے غیبت کی تعریف اور مثالیں

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام **محمد بن محمد غزالی** علیہ رحمۃ اللہ الوالی **اِحیاءُ العلوم** جلد 3 صَفحہ 177 پر فرماتے ہیں: **غیبت** یہ ہے کہ تم اپنے (مسلمان) بھائی کا ذکر ان الفاظ کے ساتھ کرو کہ اگر اس تک یہ بات پہنچے تو وہ اسے ناپسند کرے۔ چاہے اس کے **بدنی یا نَسبی** (یعنی خاندانی) عیب کا تذکرہ کرو یا اَخلاق اور عمل کے اعتِبار سے کوتاہی بیان کرو، اس کی دُنیوی خرابی کا ذکر کرو یا اُخروی کا، حتّٰی کہ اُس کے کپڑے، مکان اور جانور کے حوالے سے نَقص (خامی) بیان کرنا بھی **غیبت** ہے۔

بدن میں نَقص (خامی) کی صورت یہ ہے کہ مَثَلاً ۞ چُندھا (یعنی کمزور نظر والا یا تیز روشنی برداشت نہ کرنے کے سبب آنکھیں جھپکانے والا) ہے ۞ بھینگا (جس کو ایک کے دو نظر آئیں یا آنکھیں دبا کر دیکھنے والا) ہے ۞ گنجا ہے ۞ اس کا قد چھوٹا یا ۞ لمبا ہے ۞ اس کا رنگ سیاہ (کالا) یا ۞ زرد (پیلا) ہے وغیرہ وغیرہ یعنی ہر وہ بات جسے وہ ناپسند کرتا ہے وہ **غیبت** ہے، بات پھر جس طرح کی بھی ہو۔

نَسَب (خاندان) کے حوالے سے **غیبت** یہ ہے کہ مثلاً وہ یوں کہے کہ اس کا باپ ❁ موچی ہے یا ❁ خاکروب (جھاڑو دینے والا) ہے۔ **اَخلاق** کے حوالے سے **غیبت** اس طرح ہے کہ ❁ وہ بداخلاق ہے ❁ بخیل (کنجوس) ❁ **مُتَکَبِّر** (مغرور) ❁ ریاکار ❁ بہُت غصّے والا ❁ بزدل ❁ عاجز ❁ کمزوردل اور ❁ لاپرواہ۔ **افعال** میں **غیبت** یہ ہے کہ ایسے کاموں کا ذکر کیا جائے جن کا دین سے تعلُّق ہے جیسے تم کہو کہ ❁ وہ چور ہے ❁ جھوٹا ہے ❁ شراب خور ہے ❁ خیانت کرنے والا یا ❁ ظالم ہے ❁ نَماز یا ❁ زکوٰۃ میں سُستی کرنے والا ہے یا یہ کہ ❁ رکوع اور ❁ سجدہ بھی اچھی طرح نہیں کرتا ❁ نَجاستوں (یعنی ناپاکیوں) سے نہیں بچتا ❁ ماں باپ کے ساتھ حُسنِ سُلوک نہیں کرتا ❁ زکوٰۃ صحیح مقام پر ادا نہیں کرتا یا ❁ اس (یعنی زکوٰۃ) کی تقسیم صحیح طریقے پر نہیں کرتا یا کہ ❁ اپنے روزے کو گناہوں ❁ غیبتوں اور ❁ لوگوں کی عزّتوں میں دَخل اندازی سے نہیں بچاتا۔ اور **دُنیا** سے مُتَعَلِّق افعال میں **غیبت** کی صورت یہ ہے کہ ❁ وہ زیادہ بادب نہیں ہے ❁ لوگوں کے ساتھ توہین آمیز سُلوک کرتا ہے ❁ اپنے آپ پر کسی دوسرے کا حق نہیں جانتا یا یہ کہ ❁ وہ دوسروں پر صِرف اپنا حق سمجھتا ہے یا یہ کہ ❁ وہ بہُت زیادہ باتیں کرتا ہے ❁ بہُت کھاتا ہے ❁ بہُت سوتا ہے ❁ بے وقت سوتا ہے ❁ ہر جگہ بیٹھ جاتا ہے۔ **کپڑوں** کے مُتَعَلِّق غیبت کی صورت یہ ہے کہ مَثَلاً ❁ اس کی آستین بہُت کھلی ہے ❁ دامن لمبا ہے اور ❁ کپڑے میلے ہیں۔ **(اِحیاءُ العُلوم ج ۳ ص ۱۷۷)**

آہ! ہماری زَبان کی بے احتیاطیاں!!!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آہ! ہماری زَبان کی بے احتیاطیاں!!! آج کل اکثر لوگ مسلمانوں کے بارے میں نہ جانے کیا کیا بک کر روزانہ کتنی ہی بار **غیبت یا بہتان** وغیرہ کا اِرتِکاب کرتے ہوئے **مَعاذَاللہ** عَزَّوَجَلَّ عذابِ نار کے حقدار ٹھہرتے ہوں گے! ہر قوم، ہر شعبے، ہر طبقے کی اپنی اپنی زَبان میں فی زمانہ بے شمار ہزاروں ہزار ایسے الفاظ بولے جاتے ہیں جو **غیبت یا بہتان** پر مشتمل ہوتے ہیں، اِسی طرح اکثر عورَتوں کی باتوں میں بھی گناہوں بھرے کلمات ومُحاوَرات کی کثرت

وبُہتات ہوتی ہے۔ ابھی احیاءُ العلوم کے حوالے سے آپ نے اجمالی طور پر **غیبت** کی مثالیں مُلاحظہ کیں، یہ سارے کے سارے الفاظ آج بھی مختلف انداز میں ہمارے یہاں بطورِ **غیبت** رائج ہیں۔ اِس کے علاوہ بھی میں اپنی ناقص معلومات کے مطابِق اُردو زَبان اور اپنے گردو پیش کے ماحول میں بولے جانے والے ایسے الفاظ اور جُملوں کی تفصیلی طور پر نشاندہی کرنے کی کوشِش کرتا ہوں جن میں اکثر کا تعلُّق **غیبت** سے ہے جب کہ برائی بیان کرنے کے لئے پیٹھ پیچھے کہے جائیں۔ موقع مَحَل اور نیّت کی خرابیوں کے اعتِبار سے بَسا اوقات یِہی الفاظ **عیب دری یا تہمت یا بدگُمانی یا گالی یا بداَلقابی یا دل آزاری** وغیرہ بلکہ ایک ہی وقت میں ان چھ سَمیت مزید کئی گناہوں پر بھی مُنطَبِق (یعنی لاگو) ہوسکتے ہیں۔ اگر یہ **مثالیں** آپ ذِہن نشین فرمالیں گے اور آخِرت کے نقصان سے بچنے کی کُڑھن نصیب ہوئی تو اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے ذَرِیعے گناہوں بھرے مزید بے شمار کلمات وفقرات خود ہی سمجھ میں آجائیں گے اور ان گناہوں سے دُور رہنے میں بَہُت ہی مدد ملے گی۔ پڑھنے والے کی دلچسپی اور سَہولت کیلئے مختلف عنوانات کی سُرخیاں لگا کر مثالوں کو بیان کیا گیا ہے۔ شیطان لاکھ کوفت دلائے مگر آپ گوش برآواز رہئے اور خوب توجُّہ سے **غیبت** وغیرہ گناہوں کے دلدل میں دھنسانے والے الفاظ اور جُملے سماعت فرماتے چلے جایئے:

''غیبت ایمان کو کاٹ دیتی ہے'' کے بیس حُرُوف کی نسبت سے پڑوسیوں کے بارے میں غیبتوں کی 20 مثالیں

۞ اُس جیسے پڑوسی سے تو اللہ بچائے ۞ فُلاں پڑوسن چال چلن کی اچھی نہیں ۞ اُس کی لڑکیاں خراب ہیں ۞ اس کے سارے لڑکے نمبری ہیں ۞ وہ پڑوسن تو جب دیکھو کچھ نہ کچھ مانگنے آجاتی ہے ماچس تک گھر میں نہیں رکھی ۞ اُس کے گھر کا ماحول بَہُت بُرا ہے ۞ اِس کو ذرا مُنہ دیدیا تو اب جب دیکھو ٹھیک کھانے کے وَقت کسی نہ کسی بہانے

سے آجاتی ہے ۞ اس کی ناک بہُت تیز ہے ہمارے کھانے کی خوشبو اسے فوراً پہنچ جاتی ہے ۞ آئے دن اس کے ہاں تو جھگڑا ہی رہتا ہے ۞ میاں بیوی کی آپس میں بنتی نہیں ۞ ان کی لڑکی گھر سے بھاگ گئی ہے ۞ کل اس کے بڑے بیٹے نے اس پر ہاتھ اُٹھایا تھا ۞ وہ پڑوسی تو بالکل پڑوسیوں کا کوئی حق ہی نہیں جانتا ۞ اُوپر کی منزِل والا بُڈّھا بہُت ستاتا ہے ۞ پہلی منزِل والے کے بچّے بہُت شرارتی ہیں ۞ ایک تو میرے بچّے کو اس کے بچے نے مارا، جب فریاد لیکر گیا تو اُوپر سے مجھ سے جھگڑنے لگا ۞ اس کے بچوں کی شکایت کروں تو بالکل نہیں سنتا ۞ بِغیر دستک دیئے ہمارے گھر کے اندر گھس جاتا ہے ۞ ہمارا مکان مالِک اُوپر کی منزِل پر رہتا ہے ایسا تنگ کرتا ہے کہ بس کیا کہوں ۞ اُس پڑوسی کے بیٹے کی دھوم دھام سے شادی ہوئی مگر ہمیں جھوٹے بہانے شادی کارڈ تک نہیں دیا ورنہ ہم کون سا ان کے کھانے کیلئے بیٹھے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہم کو بہت دیا ہے۔

’’غیبت کی ہلاکت خیزیاں‘‘ کے سترہ حُرُوف کی نسبت سے منگنی/شادی میں غیبتوں کی 17 مثالیں

جب رشتہ طے کرنا ہوتا ہے تو فریقین **میٹھے میٹھے** بن کر ترکیب بنالیتے ہیں، مگر اِس دَوران بھی اور بعد میں تو اکثر **غیبتوں** کا سلسلہ رہتا ہے اس کی 17 مثالیں مُلاحَظہ ہوں: ۞ بے مُروّت لوگ ہیں ۞ گھر آ کر دعوت دینی چاہئے تھی ۞ صرف کہلوا دیا ۞ فون سے ہی گزارہ کرلیا ۞ ساس نے کسی کو بلانے کیلئے بھی نہیں بھیجا ۞ ہم نے ان کو اپنے یہاں کیلئے زیادہ آدمیوں کو ساتھ لانے کی دعوت دی تھی مگر انہوں نے ہم کو بہُت تھوڑے آدمیوں کی دعوت دی ہے ۞ میں دعوت میں گیا تو سُسر نے مجھے خاص لفٹ نہیں دی ۞ مجھے یہ تک نہیں بولا کہ ’’اور کھاؤ‘‘ ۞ لڑکی والوں کی طرف سے بہُت دن ہوئے کوئی دعوت نہیں ملی یہ کوئی طریقہ ہے! ۞ کنجوس مکّھی چوس ہیں ۞ کھانے کا صِرف پتیلا بھجوادیا دیگ آنی چاہئے تھی ۞ ساس کا دل بہُت چھوٹا ہے ۞ آم کی صِرف ایک ہی پیٹی بھیجی اور ۞ آم بھی بس ایسے ہی تھے ۞ بڑے بھائی

کیلئے گھڑی ❁ باجی کیلئے سوٹ اور ❁ امّی کیلئے چادر کی ترکیب تھی مگر ہر چیز گھٹیا پکڑائی وغیرہ وغیرہ۔ ان میں بعض تو وہ **غیبتیں** ہیں جن کو شاید ''چوری اور سینہ زوری'' کہیں تب بھی غَلَط نہیں کیوں کہ اوّل تو جن چیزوں کے گِلے شکوے ہو رہے ہیں ان کے اندر اکثر **رشوت** کی بھیانک آفت بھی شامل ہے۔ مَثَلاً یہ مطالَبات کرنا کہ لڑکے کے بھائی اور والدین کو لڑکی والے یہ یہ چیزیں دیں گے تو ہی ہم رشتہ کریں گے تو یہ ''رشوت'' ہوئی۔ لڑکی والے اگر تحائف نہیں دیتے تو لڑکے والا فریق طعنے مِہنے دیتا ہے لہٰذا اپنی لڑکی کو سُسرال والوں کے شر سے بچانے کیلئے آم کی پیٹیاں اور کھانے کے پتیلے وغیرہ پیش کئے جاتے ہیں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولٰینا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: ''**رِشوت** وہ ہے جو بعض قوموں میں رائج ہے کہ اپنی بیٹی یا بہن کا رِشتہ کسی سے اُس وَقت تک نہیں کرتے جب تک خاطِب (یعنی نکاح کا پیغام دینے والے) سے اپنے لئے کوئی چیز حاصِل نہ کرلیں، نیز **رِشوت** وہ ہے کہ کوئی شخص اپنے زَیرِ وِلایت (یعنی زیرِ سرپرستی) لڑکی کا رِشتہ تو کردے مگر اپنے لئے کچھ لئے بِغیر وہ لڑکی شوہَر کے حوالے نہ کرے۔'' (فتاوٰی رضویہ ج۱۲ص۲۰۷) **یاد رکھئے!** رشوت حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے چُنانچِہ حدیثِ پاک میں ہے: اَلرَّاشِیْ وَالْمُرْتَشِیْ فِی النَّارِ۔ یعنی رشوت دینے والا اور رشوت لینے والا دونوں جہنّمی ہیں۔

(اَلْمُعْجَمُ الْاَ وْسَط لِلطّبَرانی ج ۱ ص۵۵۰ حدیث۲۰۲۶)

رِشوت سے توبہ کا طریقہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس نے رِشوتیں لی ہوں، اب نادِم ہے تو صِرف زَبانی توبہ کافی نہیں، توبہ کے ساتھ ساتھ ساری **رِشوتیں** اُن کو لوٹانا ہوں گی جن جن سے لی ہیں، وہ نہ رہے ہوں تو ان کے وارِثوں کو دے، ان کا بھی پتا نہ لگے تو فقیر کو دیدے۔ **رِشوت** کی مزید معلومات کیلئے **فیضانِ سنّت** جلد اوّل صَفحہ540 تا554 کا مُطالَعہ فرمالیجئے۔

’’مسلمان کی آبروریزی حرام ہے‘‘ کے بائیس حُرُوف کی نسبت سے سُسرالی رشتوں کی غیبتوں کی 22 مثالیں

❁ میری بہن کو اس کی ساس تنگ کرتی ہے ❁ بہنوئی گھر کا خرچ نہیں دیتا ❁ کما کر سب ماں کو دے دیتا ہے ❁ داماد میری بیٹی پر ظلم کرتا ہے ❁ اپنی ماں کی باتوں میں آ کر بار بار گھر سے نکال دینے کی تڑیاں دیتا ہے ❁ ماں کے چڑھانے پر بات بات پر مارتا ہے ❁ طلاق کی دھمکیاں دیتا ہے ❁ رات دیر تک گھر سے باہَر رہتا ہے ❁ دن کو دیر تک سوتا رہتا ہے ❁ ہڈ حرام ہے ❁ دوسری عورت کے چکر میں ہے ❁ اِس کے دوست اچّھے نہیں ہیں ❁ سنا ہے نشہ وغیرہ بھی کرتا ہے ❁ ہم کو بَہُت منحوس آدمی سے پالا پڑ گیا ہے ❁ اَیوَیْں (یعنی بس ایسا ہی) ہے ❁ زہریلا سانپ ہے ❁ اس کے دل میں دَغا ہے ❁ اُجڈ ❁ گنوار ❁ جاہلِ مطلق ہے ❁ بیٹے کی ساس جادو گرنی ہے ❁ بہو نے تعویذ گنڈے کروا کر میرے بیٹے کو اپنی طرف کرلیا ہے اس لئے بیٹا میری ایک نہیں سنتا۔

’’غیبت ناجائز و حرام ہے‘‘ کے سترہ حروف کی نسبت سے میکے جاکر سسرال کے متعلق کی جانے والی غیبتوں کی 17 مثالیں

❁ ساس ہر وقت منہ پھلائے رہتی ہے ❁ بات بات میں کیڑے نکالتی ہے ❁ میرا پکانا اسے پسند ہی نہیں آتا ❁ میری طبیعت خراب ہو تو ساس کہتی ہے بہانے بناتی ہے ❁ دوسری بہو کو بڑا چاہتی ہے میرے ساتھ پرایا سُلوک کیوں کرتی ہے ❁ بڑی اکھڑ اور سخت مزاج ہے ❁ مجھ پہ ہر وقت اپنا حکم چلاتی رہتی ہے ❁ شوہر کو میرے خلاف بھڑکاتی ہے۔ ❁ ساس مجھ سے کام بہت کرواتی ہے خُود سارا دن بستر پر پڑی رہتی ہے ❁ ماں بیٹی مل کر میری بُرائیاں کرتی رہتی ہیں ❁ ساس نے شوہر کو میرے خلاف کر دیا ہے اب ❁ میں انہیں سونا بن کر بھی دکھاؤں وہ مجھے پاؤں کی جوتی ہی سمجھیں گے ❁ کئی کئی گھنٹے ان کا انتظار کرتی ہوں آتے ہی منہ پُھلا کر بیٹھ جاتے ہیں ❁ اُن کی گَل مُکھی طلاقن بہن کی بھی خدمتیں

کرنی پڑتی ہیں ❁ میری فُلاں طلاقن بند بڑی مُنہ پھٹ ہے ❁ طلاق لی مگر زور نہیں گیا ❁ سنا ہے اس نے اپنے میاں کو ایک دن بھی سُکھ نہیں دیا تھا آخر بے چارہ طلاق نہ دیتا تو کیا کرتا۔

''غیبت کرنے والا بروزِ قیامت کُتّے کی شکل میں آئے گا'' کے سینتیس حُرُوف کی نسبت سے منگنی ٹوٹنے یا طلاق ہونے پر کی جانے والی غیبتوں کی 37 مثالیں

اگر منگنی ٹوٹ جائے یا طلاق واقِع ہو جائے تو اکثر شیطان فریقین کو کان پکڑ کر رِنگ میں لاتا اور وہ ناچ نچاتا ہے کہ الامان و الحفیظ !!! **غیبتوں**، تہمتوں، الزام تراشیوں، عیب دریوں، دل آزاریوں، بدگمانیوں اور بدکلامیوں کا ایک طوفان کھڑا ہو جاتا ہے، ہر خوبی بھی ''عیب'' بن کر رہ جاتی ہے! ہر فریق اپنے آپ کو ''مظلوم'' ثابت کرنے کیلئے ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر **جھوٹ** بولتا ہے حالانکہ برسوں سے گھر چل رہا ہوتا ہے مگر جب دو خاندانوں میں ''جنگ'' چِھڑتی ہے، تو فریقِ مقابل کو **مَعَاذَاللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ''بدعقیدہ'' تک کہہ دیا جاتا ہے! ایسے مواقِع پر کی جانے والی **غیبتوں** کی 37 مثالیں مُلاحظہ ہوں: **لڑکی والوں کی طرف سے غیبتیں:** ❁ شرابی تھا ❁ جُواری ❁ لُچّا ❁ لفنگا ❁ لوفر ❁ آوارہ تھا ❁ 420 تھا ❁ کماتا نہیں تھا ❁ گھر کا خرچ نہیں دیتا تھا ❁ سب پیسے ماں کے ہاتھ میں دیدیتا تھا ❁ اس نے کبھی گھر کو گھر نہیں سمجھا ❁ ساس روٹی نہیں دیتی تھی اِس لئے لڑکی پلّے سے کھاتی تھی ❁ بَہُت ظالم لوگوں سے پالا پڑا تھا ❁ پھنس گئے تھے ❁ بڑی مشکل سے جان چھوٹی ہے ❁ ہماری لڑکی کو بے قُصور مارتا تھا ❁ ہمارے سامنے بَہُت اکڑتا تھا ❁ اس کا سارا خاندان نِیچ ہے ہمارے معیار کے لوگ ہی نہیں تھے ❁ ہماری لڑکی پر سوکن لانا چاہتا تھا ❁ ہمیں جان سے مارنے کی دھمکیاں دینے لگا تھا ❁ ہماری لڑکی کو بدنام کرنا شروع کر دیا تھا ❁ کمینے نے آخر اپنی ذات دکھائی۔

لڑکے والوں کی طرف سے غیبتیں: ❁ لڑکی کا چال چلن صحیح نہیں تھا ❁ بَہُت سارے آشنا بنا رکھے تھے ❁ گھر میں زَبان

بہُت چِلاتی تھی ❁ اِس کی ماں نے کھانا پکانا بھی نہیں سکھایا تھا ❁ برتن بھی مانجھنے نہیں آتے تھے ❁ کپڑے بھی برابر نہیں دھو سکتی تھی ❁ بہت جھگڑالو تھی ❁ چوریاں کرتی تھی ❁ تعویذ گنڈے کرواتی تھی ❁ جادوگرنی تھی ❁ چُڑیل تھی ❁ ہمارے گھر کا سکون برباد کر دیا تھا ❁ اِس کی ماں گھر آ کر ہم کو کوسنیں دے گئی تھی ❁ ہم کو اِس نے بدنام کر دیا ہے ❁ ہم نے غریب سمجھ کر ترس کھایا تھا مگر اس کا تو دماغ آسمان پر پہنچا ہوا تھا وغیرہ وغیرہ۔

گھر کی بات باہر کرنے والا کم ذات ہوتا ہے

اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ہدایتِ خیر کی دعا ہے، یقیناً جو **غیبتیں** وغیرہ کرتا ہے وہ بہُت ہی بُرا بندہ ہے۔ **آیئے**! آپ کو ایک اچھے بندے کی **حکایت** عرض کروں چُنانچِہ ایک بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ایک صاحبِ راز (یعنی پیٹ کے مضبوط آدمی) کا نکاح ہوا مگر دونوں کے مابین ذِہنی ہم آہنگی کا فُقدان تھا (یعنی کمی تھی) کسی طرح اُس کے دوست کو اِس بات کی بھنک مل گئی، اُس نے پوچھا: تمہارے گھر کا کیا مسئلہ ہے؟ اُس صاحِبِ راز نے جواب دیا: میں اتنا کم ذات نہیں کہ گھر کی بات کسی کو بتا دوں! بات آئی گئی ہوگئی۔ بِالآخر گھر نہ چل سکا اور طلاق دینی پڑ گئی۔ جب اُس کے دوست کو پتا چلا تو بولا: وہ تو اب تمہاری بیوی نہیں رہی، بتا دو کیا مُعامَلہ تھا؟ اُس سمجھدار شخص نے جواب دیا: اب تو وہ میرے لئے گویا غیر عورت ہو چکی ہے اور کسی غیر عورت کے مُتَعلِّق میں کیسے بات کروں!

اللہ عزوجل ہم کو فضل سے عقلِ سلیم دے
شرم و حیا تو بہرِ رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم دے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جوڑوں کی بیماری بھی گئی اور بے روزگاری بھی گئی

غیبت کرنے سننے کی عادت نکالنے، نمازوں اور سنّتوں پر عمل کی عادت ڈالنے کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابَستہ رہئے، **مَدَنی انعامات** کے مطابِق زندگی گزاریئے، سنّتوں کی تربیّت کیلئے **مَدَنی قافلوں** میں **عاشقانِ رسول** کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کیجئے، **مَدَنی قافِلے** کی ایک مَدَنی بہار آپ کے گوش گزار کی جاتی ہے چُنانچِہ ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: میری ایک طرف بے رُوزگاری تھی تو دوسری طرف **جوڑوں کے درد** کی پُرانی بیماری تھی، تنگدستی اور شدید درد کے باعِث سخت بیزاری تھی، بَہُت علاج کروایا مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ کسی اسلامی بھائی نے انفرادی کوشِش کے ذَرِیعے ذِہن بنا کر دعوتِ اسلامی کے **عاشقانِ رسول** کے سنّتوں کی تربیَّت کے **مَدَنی قافلے** میں سنّتوں بھرے سفر کی ترکیب بنا دی۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **مَدَنی قافلے** میں سنتوں بھرے سفر اور عاشقانِ رسول کی شفقت بھری صحبت کی بَرَکت سے **میری برسوں پُرانی جوڑوں کی بیماری بالکل صحیح ہوگئی**۔ مَدَنی قافلے سے واپَسی پر دوسرے ہی دن ایک اسلامی بھائی آئے اور انہوں نے مجھے کام پر لگا کر میرے رُوزگار کی ترکیب بھی بنا دی۔ یہ بیان دیتے ہوئے **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ایک سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے میرا کام ایک دن بھی بند نہیں ہوا اور درد بھی پلٹ کر نہیں آیا۔

کر کے ہمّت چلیں، قافِلے میں چلو ۔۔۔ جوڑ جوڑ آپکے، ہوں اگر دُکھ رہے
در کرم کے کُھلیں، قافِلے میں چلو ۔۔۔ تنگدستی مِٹے، رزق سُتھرا ملے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مُردے کو اچّھا پڑوس دو

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے جوڑوں کا پرانا درد بھی ٹلا اور رُوزگار بھی ملا۔ **عاشقانِ رسول** کی صحبت جہاں

زندگی میں رحمت دلاتی ہے۔ وہاں مَرنے کے بعد بھی راحت کا سامان فراہم کرتی ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافلوں کے صدقے ہمیں مرنے کے بعد **عاشقانِ رسول** کا پڑوس نصیب فرمائے۔ مرنے کے بعد ملنے والی اچھی صحبت کی بَرَکت کی جھلک مُلاحظہ ہو چُنانچِہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 561 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت**'' (مکمّل) صَفحہ 270 پر ہے: اپنے مُردوں کو بزرگوں کے پاس دفن کرو کہ اِن کی برکت کے سبب اُن پر عذاب نہیں کیا جاتا۔ **ھُمُ الْقَوْمُ لَا یَشْقٰی بِھِمْ جَلِیْسُھُم**. یعنی یہ ایسی قوم ہے جس کا ہم نشین بھی محروم نہیں رہتا۔ ولہٰذا حدیث میں فرمایا: **اَدْفِنُوْا مَوْتَاکُمْ وَسْطَ قَوْمٍ صَالِحِیْنَ**. اپنے مُردوں کو نیکوں کے درمیان دفن کرو۔ (اَلْفِرْدَوْس بمأثور الْخَطّاب ج ۱ ص ۱۰۲ حدیث ۳۳۷) **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس ضمن میں ایک نہایت ایمان افروز حکایت نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

گلاب کے پھول یا اژدہوں کے منہ!

میں نے حضرت میاں صاحِب قبلہ قُدِّسَ سِرُّہٗ کو فرماتے سنا: ایک جگہ کوئی قبر کُھل گئی اور مردہ نظر آنے لگا۔ دیکھا کہ **گلاب** کی دو شاخیں اس کے بدن سے لپٹی ہیں اور گلاب کے دو پھول اس کے نتھنوں پر رکھے ہیں۔ اس کے عزیزوں نے اِس خیال سے کہ یہاں قبر پانی کے صدمہ سے کھل گئی، دوسری جگہ قبر کھود کر اس میں رکھا، اب جو دیکھا تو **دو اژدہے** (یعنی دو بہُت بڑے سانپ) اس کے بدن سے لپٹے اپنے پھَنوں سے اس کا منہ بھمبھوڑ (یعنی نوچ) رہے ہیں، حیران ہوئے۔ کسی صاحِبِ دل سے یہ واقِعہ بیان کیا، انہوں نے فرمایا: وہاں بھی یہ اَژدھے ہی تھے مگر ایک ولیُّ اللہ کے مزار کا قُرب تھا، اُس کی برکت سے وہ عذاب رحمت ہو گیا تھا، وہ اَژدھے درختِ گُل کی شکل ہو گئے تھے اور ان کے پھَن **گلاب کے پھول**۔ اِس کی (مَیّت کی) خیریت چاہو تو وہیں لے جا کر دفن کرو۔ وَہیں لے جا کر رکھا پھر وہی درختِ گل تھے اور وُہی **گلاب کے پھول**۔

’’غیبت ایک ناسُور ہے‘‘ کے چودہ حُرُوف کی نسبت سے دعوتوں میں کی جانے والی غیبتوں کی 14 مثالیں

❁ اللہ نے بَہُت کچھ دیا ہے، پہلے بیٹے کی شادی ہے مگر خرچ کرنے میں ہاتھ کھینچ کر رکھا ہے ❁ کھانے کی ڈشیں کم کی ہیں ❁ سجاوٹ پر خرچ کم کیا ہے ❁ خرچ بچانے کیلئے مہمان کم بلائے ہیں ❁ گوشت بوڑھے بیل کا ہے جبھی تو نہیں گلا ❁ بکرے کا گوشت ہونا چاہئے تھا یہ کہاں غریب ہے! ❁ پانی میں برف بھی نہیں ڈلوایا! ❁ ڈیکوریشن کا سامان بھی بس ایسا ہی منگوایا ہے! ❁ غریب آدمی ہے قرضے لیکر دنیا کو دکھانے کیلئے اتنی بڑی دعوت کرنے کی کیا ضَرورت تھی! ❁ کھانا تو ذرا اچّھے باورچی یا ’’کچن‘‘ سے بنوایا ہوتا ❁ سستے ’’کچن‘‘ سے پھر کھانا کیسا بنے گا! ❁ اس نے میٹھی ڈش میں صِرف فرنی سے گزارا کرلیا ہے ❁ زردہ بھی ہونا چاہئے تھا ❁ بچا ہوا کھانا پھینکنے کے بجائے مدرَسے بھیج کر کون سی سخاوت کی ہے!

’’غیبت زِنا سے سخت تر ہے‘‘ کے سولہ حُرُوف کی نسبت سے بیٹے کے بارے میں غیبت کی 16 مثالیں

اپنی سمجھدار اولاد کو سب کے سامنے بُرا بھلا کہتے رہنے سے ان کا دل دُکھتا، اصلاح کے بجائے بگاڑ بڑھتا ہے، اور بلا مَصلحتِ شَرعی پیچھے سے خامیاں بیان کرنے سے **غیبتوں** کا گناہ ملتا اور اولاد کو پتا لگ جانے کی صورت میں اُس کا باغیانہ ذہن بنتا ہے۔ اور دونوں جہان کے نقصان و خُسران کا سامان پیدا ہوتا ہے۔ لہٰذا اولاد کی شفقت و حکمت کے ساتھ تربیّت کرنی چاہئے۔ بعض ماں باپ مُنہ بھر کر اولاد کی **غیبتیں** کیا کرتے ہیں اس کے بے شمار جُملوں میں سے نمونتاً 16 مثالیں پیش کی جاتی ہیں: ❁ سب سے بڑا بیٹا **نافرمان** ❁ ضدّی اور ❁ بدتمیز ہے ❁ میری عزّت نہیں کرتا ❁ کما کر دوستوں میں اُڑا دیتا ہے ❁ گھر کا ایک بھی کام نہیں کرتا ❁ دکان پر وقت نہیں دیتا ❁ رات بَہُت دیر سے آتا ہے اور اپنی

ماں کو رُلاتا ہے ❁ ہم کو بَہُت ستاتا ہے ❁ رات دیر سے سوتا اور فجر میں نہیں اُٹھتا ❁ چھوٹے بہن بھائیوں کو مارتا ہے ❁ بیمار باپ کی خبر نہیں لیتا ❁ باپ کو سامنے جواب دیتا ہے ❁ اپنی ماں کو جھاڑ دیتا ہے ❁ گھر میں سیدھے مُنہ کسی سے بات نہیں کرتا ❁ باہر تو سب سے ''جی جناب'' سے بات کرتا ہے مگر گھر میں تُو تڑاق سے۔

''غیبت محبتیں مٹاتی ہے'' کے ستّرہ حُرُوف کی نسبت سے باپ کے بارے میں غیبت کی 17 مثالیں

❁ میری ماں کو مارتے ہیں ❁ پوری خرچی نہیں دیتے ❁ سنا ہے **جُوا** کی لت پڑ گئی ہے ❁ ماں کے زیورات بیچ کر کھالئے ہیں ❁ بُری صحبت کی وجہ سے رات دیر سے گھر میں آتے ہیں اور پھر جھگڑتے اور سب کی نیندیں خراب کرتے ہیں ❁ سارا دن سگریٹ پھونکتے رہتے ہیں ❁ گھر کو کبھی گھر نہیں سمجھا ❁ گھر میں گندی گندی گالیاں نکالتے ہیں جوان بیٹی کا بھی لحاظ نہیں کرتے ❁ ہم بھائی بہن جوان ہوگئے ہیں ہماری شادی کی ترکیب کیا کریں گے، اس کی تو بات سننے کے لئے بھی تیار نہیں ❁ زَبان بَہُت چلاتے ہیں اِس لئے خاندان میں سب سے بگڑی ہوئی ہے ❁ جُمُعہ کی بھی نماز نہیں پڑھتے ❁ دین کی بِالکل سمجھ نہیں ❁ پکّے دنیا دار ہیں ❁ دعوتِ اسلامی والوں کو اچّھا نہیں سمجھتے ❁ مجھے دعوتِ اسلامی سے روکتے ہیں کہتے ہیں میں تم کو مولوی نہیں بننے دوں گا ❁ میرا عمامہ چُھپا دیا تھا بڑی مشکل سے امّی نے ڈھونڈ کر دیا ہے ❁ مجھے اجتماع سے مَنع کرتے ہیں وغیرہ۔

وسوسہ: باپ اجتماع سے روکے، داڑھی اور عمامہ نہ باندھنے دے واقِعی بے نمازی اور پکا دنیادار ہو پھر بھی یہ باتیں سچ سچ بیان کرنا کیوں کر **غیبت** ہوگیا؟

وسوسے کا جواب: یہ باتیں سچ ہیں جبھی بِلا مصلحتِ شرعی پیچھے سے بیان کرنا **غیبت** ہیں، اِس طرح کی باتوں سے آپ کے والِد صاحِب کی عزّت میں کمی ہی آئیگی اور وہ لوگوں کی نگاہوں میں ذلیل ہوں گے، جب ان کو پتا چلے گا کہ

لوگوں کو آپ یہ ساری باتیں بتا دیتے ہیں تو یقیناً وہ آپ سے خوش نہیں بلکہ ناراض ہی ہوں گے کہ تم مجھے بدنام کر رہے ہو، اس طرح اور خرابیاں پیدا ہوں گی اور گھر میں فساد کھڑا ہوگا۔ باپ تو پھر باپ ہے اُس کے حُقُوق سے دُنیا میں عُہدہ برآ ہونا ممکن نہیں۔ کسی اور مسلمان کے بارے میں بھی اگر آپ کہیں گے کہ ''وہ پکّا دنیا دار آدمی ہے۔'' ''جُمعہ بھی نہیں پڑھتا'' تو اگرچِہ وہ واقعی ایسا ہی ہو پھر بھی وہ پیٹھ تھپک کر آپ کو شاباش نہیں دے گا بلکہ یقیناً اُس کا دل دکھے گا لہٰذا بِلا اجازتِ شرعی کسی بھی مسلمان کے بارے میں کوئی ایسا لفظ نہ بولا جائے جو اُسے معلوم ہو تو ناگوار گزرے۔

''غیبت کی نُحوستیں'' کے تیرہ حُرُوف کی نسبت سے ماں کی طرف سے بیٹی کی غیبت کی 13 مثالیں

۞ غصّے کی بَہُت تیز ہے ۞ بَہُت چڑ چڑی اور ۞ ضدّی ہوگئی ہے ۞ میری بِالکل نہیں سنتی ۞ گھر میں جھاڑو پوچے نہیں لگاتی ۞ دھونے پکانے میں میرا ہاتھ نہیں بٹاتی ۞ ہر وقت کنگھی چوٹی میں لگی رہتی ہے ۞ ذرا کوئی بھلائی کی بات کروں تو رونے بیٹھ جاتی ہے ۞ ہر بات میں اپنی چلاتی ہے ۞ دونوں بہنوں کی بالکل نہیں بنتی ۞ میری بالکل عزّت نہیں کرتی ۞ بہت زَبان دراز ہے ۞ بات بات پر مجھ سے جھگڑتی ہے۔

''غیبت کرنے والے دوزخ کے کھولتے ہوئے پانی و آگ کے درمیان موت مانگتے دوڑتے پھرتے ہوں گے'' کے سڑسٹھ حُرُوف کی نسبت سے گھروں میں عموماً بولے جانے والے غیبتوں کے الفاظ کی 67 مثالیں

۞ **بُدّھو** ۞ **لَچر** ۞ **احمق** ۞ **بے وُقُوف** ۞ بچّکانہ ذِہن ہے ۞ بات ذرا دیر سے سمجھتا ہے ۞ کوئی بھاشا نہیں سمجھتا ۞ گھر میں سب سے لڑتا ہے ۞ ماں کو ستاتا ہے ۞ باپ کو تنگ کر کے رکھ دیا ہے ۞ دن کو دیر تک سوتا رہتا

ہے ۞اُس کی بیوی بدزَبان ہے ۞وہ اپنی بیگم سے ڈرتا ہے ۞اس کے گھر میں روز روزلڑائی جھگڑے ہوتے ہیں ۞ بڑا بیٹا خرچہ نہیں دیتا ۞ بیٹی ۞ یا بیٹا میری عزّت نہیں کرتا ۞ میرا بیٹا شادی کے بعد لڑ کر گھر سے الگ ہو گیا ۞ میرا بیٹا میرا نافرمان ہے ۞ بیٹا سارا دن گھر میں پڑا رہتا ہے ۞ نِکَھٹُّو ۞نکمّا ۞ نا کارہ ۞ ڈِھیلا ۞سُست ۞ کام چور ہے ۞چڑ چِڑا ۞ خر دِماغ ۞ غُصے والا ۞ دِماغ کا گرم ۞مغز کا تیکھا ہے ۞اَڑیل ۞اَڑی باز ۞ ہٹیلا ۞ضِدّی ہے ۞شور مچاتا ۞ بھونکتا ۞ ہاؤ ہاؤ کرتا ہے ۞ناشکرا ۞ بے صبرا ۞ وہمی ۞ لااُبالی ۞ چَنچل ۞لڑاکو ۞گھر گُھسڑو ۞ گھر گُھسنا ۞ ہروقت کھاتا رہتا ہے ۞آوارہ ۞مَوالی ۞ لاپرواہ ہے ۞صفائی نہیں رکھتا ۞اس کا کوئی ڈھنگ دھڑا نہیں ۞ کسی کی نہیں سنتا ۞ بس اپنی من مانی کرتا ہے ۞گھر کی بات باہَر بول آتا ہے ۞چُپ چُپ! وہ آرہا ہے، سن لے گا تو باہَر پھونک آئے گا ۞ کان کا کچّا ۞ پیٹ کا ہلکا ہے ۞اِس کے پیٹ میں کوئی بات نہیں سماتی ۞ ڈھول ہے ۞ ڈھنڈورا پیٹ دیتا ہے ۞ .B.B.C ہے ۞ فُلاں کا بیٹا کسی لڑکی کے چکّر میں ہے ۞ اِس کے بچّے بَہُت شرارَتی ہوگئے ہیں ۞ بچّوں کو بگاڑ رکھا ہے ۞ اپنے بال بچّوں کا خیال نہیں رکھتا ۞ باہَر بھیگی بلّی بن کر رہتا ہے مگر گھر میں شیر ہے۔

''فضول گفتگو سے بچئے'' کے پندرہ حُرُوف کی نسبت سے ذاتی مُعامَلات کے فُضُول سُوالات کی 15 مثالیں

بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ گھریلو مُعامَلات کی ٹوہ میں لگے رہتے اور ایسے ایسے سُوالات کرتے ہیں کہ آدمی شرما جاتا ہے، شرم مگر اُن کو نہیں آتی۔ سارے سُوالات اگرچِہ گناہوں بھرے نہیں ہوتے مگر پوچھنے والے سے سلجھے ہوئے لوگ بدظن ہوتے اور بعض غیر محتاط افراد مُرُوَّتاً جھوٹ یا **غیبت** کے گناہ میں جا پڑتے ہیں۔ **ایسے خانگی مُعامَلات کے فُضُول سُوالات کی 15 مثالیں مُلاحظہ ہوں:** ۞ کیا کام کرتے ہو؟ ۞ تنخواہ کتنی ہے؟ ۞ سیٹھ صحیح

آدمی ہے یا نہیں؟ (بلا اجازتِ شرعی یہ سُوال گناہ بھرا ہے اور سامنے والے کو گناہ میں ڈال سکتا ہے) ❁ کتنے بھائی بہن ہو؟ ❁ ان میں کون کون شادی شدہ ہے؟ ❁ آپ کے بچّے کتنے ہیں؟ ❁ بڑے بچّے کی کتنی عمر ہے؟ ❁ اَوہو! یہ جوان ہو گیا ہے ❁ اِس کی شادی کب کروا رہے ہو؟ ❁ مکان ذاتی ہے یا کرائے کا؟ ❁ آپ کی عمر کافی ہوگئی ہے، شادی میں کیا رُکاوٹ ہے؟ ❁ بڑی بہن گھر میں کیوں بیٹھی ہوئی ہے؟ ❁ آپ کی بیٹی ماشاءَاللہ جوان ہوگئی ہے رِشتہ کیوں نہیں کر رہے؟ ❁ بڑا بھائی کہاں نوکری کرتا ہے؟ ❁ گھر میں بھی پیسے دیتا ہے یا نہیں؟ (یہ سُوال بھی بلا مصلَحتِ شرعی ہو تو گناہ بھرا ہے اور سامنے والے کو گناہ میں ڈال سکتا ہے)

"غیبت حرام وگناہ ہے" کے پندرہ حُرُوف کی نسبت سے خاندان کے متعلق غیبت کی 15 مثالیں

کسی مسلمان کے حسب نسب کی کمزوری کا بلا اجازتِ شرعی بطورِ عیب تذکرہ کرنا بھی **غیبت** ہے، اس کی 15 مثالیں مُلاحظہ ہوں: ❁ اُس کا باپ چپراسی (PEON) ہے ❁ اس کا دادا موچی ہے ❁ وہ خاندانی میراثی ہے ❁ اُس کا دادا پیشہ وَر بھکاری تھا ❁ یہ بھلے پڑھا لکھا ہے مگر یہ لوگ خاندانی حجام ہیں ❁ یہ افسر بن گیا ہے مگر اس کا باپ دفتر میں جھاڑ پونچھ کرتا اور گند کچرا اُٹھاتا تھا ❁ اس کی دادی گائے کا گوبرا ٹھا کر لاتی اور اُپلے تھاپ کر بیچتی تھی ❁ یہ جو عَرَب صاحِب ہیں، اصلی عَرَبی نہیں ان کے باپ دادا ہندی (سندھی یا بلوچی یا پنجابی) ہیں ❁ وہ نوجوان جو ابھی گزرا اُس کی ماں طوائف تھی ❁ اس کا والد شادیوں کی تقریبوں میں ناچنے کا پیشہ کرتا تھا ❁ فُلاں کا گھٹیا خاندان سے تعلُّق ہے ❁ اس کی برادری خاص معزَّز نہیں مانی جاتی ❁ اس کا والِد مالِشیا تھا (یعنی لوگوں کی تیل مالش کرنے کا کام کرتا تھا) ❁ وہ چرواہے کا بیٹا ہے ❁ یہ جو سیِّد کہلاتا ہے، اِس سے اس کا نسبِ نامہ پوچھ لو، میں ان لوگوں کو جانتا ہوں، خاندانی فقیر ہیں۔

’’غیبت میں آخرت کی بربادی ہے‘‘ کے اکیس حُرُوف کی نسبت سے پریشان حالوں کے مُتَعَلِّق غیبت کی 21 مثالیں

❁ اُس کا دیوالیہ نکل گیا ہے ❁ بہُت قرضہ لے لیا تھا اب پھنس گیا ہے اور منہ چھپاتا پھرتا ہے ❁ قرضخواہوں سے پیچھا چھڑانے کیلئے گھر سے بھاگ گیا ہے ❁ قرضہ ادا نہیں کیا تو اُس پر قرض خواہ نے کیس کر دیا ہے ❁ فُلاں کو پولیس پکڑ کر لے گئی ہے ❁ لاک اَپ یا جیل میں بند ہو گیا ہے ❁ اُس کی اِملاک کا نیلام ہونے والا ہے ❁ اُس کی اِملاک ضبط ہو گئی ہیں ❁ اُس کی منگنی ٹوٹ گئی ہے ❁ اُس کو کوئی رِشتہ نہیں دے رہا ❁ وہ طَلاقن یا ❁ طلاقڑی ❁ یا مُطلَّق ❁ یا طلاق شدہ ہے ❁ وہ بانجھ ہے ❁ اس کی لڑکی بھاگ گئی ہے ❁ اُس کے بیٹے نے کورٹ میں جا کر اپنی پسند کی شادی کر لی ہے ❁ اُس کو سُسرال والوں نے دَھکّے مار کر گھر سے نکالا ❁ اُس بدمَعاش کے آگے زَبان چلانے کی کیا ضَرورت تھی، اُس نے اُٹھا کر گھونسہ دے مارا اور اس کے دانت توڑ ڈالے ❁ کیسا اکڑی دکھاتا تھا، آخِر سوا سیر ٹکرا ہی گیا اور اُس نے اِس کا سر پھاڑ ڈالا ❁ میرے مَنع کرنے کے باوُجُود آدھی رات کو قیمتی موبائل فون لیکر نکلا، ڈاکو نے چھین لیا، اب ناک کٹی تو بیٹھا۔

’’غیبت کی نحوست‘‘ کے گیارہ حُرُوف کی نسبت سے مریضوں کی غیبتوں کی 11 مثالیں

❁ شوگر کا مریض ہے مگر موسم میں اس کو دو آم چاہئیں ❁ خوب آم کھاتا ہے پھر پھوڑے ہو جاتے ہیں ❁ اِس کو ٹھنڈا پانی اور کھٹائی نہیں چلتی مگر مانتا نہیں ہے پھر ہر وقت کھانستا رہتا ہے ❁ اِس کا پیٹ خراب رہتا ہے کیوں کہ وزنی غذاؤں سے باز نہیں آتا ❁ خوب پیٹ نکلا ہوا ہے مگر ناشتے (یا سحری) میں پراٹھے کھاتا ہے ❁ وہ موٹاپے سے اگرچِہ بیزار ہے مگر آم، مٹھائی کباب سموسے اور ٹھنڈی بوتلیں چھوڑنے کیلئے تیّار نہیں ❁ اُس نے وقت بے وقت کھا کھا کر مِعدہ تباہ کر

دیا ہے مگر اب بھی ڈٹ کر کھانے سے باز نہیں آتا ❁ ایک بار اِس کو دل کا دورہ پڑ چکا ہے مگر پھر بھی اِس کو ناشتے میں مَسکہ بند چاہیئے ❁ اِس کا کولیسٹرول ہائی رہتا ہے مگر پڑّے پراٹھے کا شیدائی ہے ❁ اِس کو دائمی قبض کی شکایت ہے مگر مجھ سے کہہ رہا تھا، پرہیزی کون کرے ❁ اس کو ڈاکٹر نے روزانہ پیدل چلنے کی تاکید کی ہے مگر سُستی کرتا ہے۔

''غیبت دُعا کی قبولیّت میں رُکاوٹ ہے'' کے پچیس حُرُوف کی نسبت سے مرنے والے مسلمان کی غیبت کی 25 مثالیں

❁ آدمی صحیح نہیں تھا ❁ میری رقم کھا گیا تھا ❁ اُس نے خودکُشی کی ❁ فُلاں کی بددعا لگ گئی اور کتّے کی موت مرا ❁ گندے نالے (یا گٹر) میں ڈوب مرا یہ اِس کے گناہوں کی سزا تھی ❁ بیتُ الخَلاء میں مرا (اگر کوئی مُرتد بیتُ الخلا میں مرے تو عبرت کیلئے تذکرہ کرنے میں حَرَج نہیں البتّہ مسلمان کے ساتھ اِس طرح کا حادِثہ ہو تو اُس کا پردہ رکھنا ضَروری ہے) ❁ فُلاں کو کفن تک نصیب نہ ہوا کہ ظالم جو تھا ❁ مرنے کے بعد بھی اس کے منہ پر نُحوست برس رہی تھی ❁ رشوت خور تھا ❁ سود خور تھا ❁ ماں باپ کا گستاخ تھا ❁ پولیس مقابلے میں کتّے کی موت مارا گیا ❁ دودھ میں ملاوٹ کیا کرتا تھا ❁ ہیروئنچی ❁ چرسی ❁ شرابی ❁ جواری ❁ زانی تھا ❁ منشیات فروش تھا ❁ حرام کماتا اور کھاتا تھا ❁ منہ کالا کرنے کے دوران ہی اسے موت نے آلیا ❁ اس کا فُلاں کے ساتھ چکّر تھا ❁ اپنے پیچھے حرامی اولاد چھوڑ گیا ہے ❁ محلّے کے لوگ اس سے اتنی نفرت کرتے ہیں کہ اس کے جنازے میں بھی شامل نہیں ہوئے ❁ اچّھا ہوا مر گیا، زمین پر بوجھ تھا۔

''غیبت سے نفرت بڑھتی ہے'' کے سترّہ حُرُوف کی نسبت سے ڈاکٹر کے بارے میں غیبت کی 17 مثالیں

❁ ناتجرِبہ کار ہے ❁ اِس نے بیماری کو سمجھا ہی نہیں ❁ بہت گرم دوائیں دے دیں ❁ پیسے بہت لیتا ہے

❁ غلط انجکشن لگا دیا ہے ❁ انجکشن لگانے میں اس کا ہاتھ بھاری ہے ❁ سیمپل کی دوائیں بیچ ڈالتا ہے ❁ آپریشن غلط کر دیا ہے ❁ بے رحم ہے ❁ ایسی دوائیں دے دیں کہ میرا مِعدہ تباہ ہوگیا ہے ❁ بہت مہنگی دوائیں لکھ دیتا ہے جس سے عارِضی طور پر مریض کھڑا تو ہو جاتا ہے مگر بعد میں تکلیف مزید بڑھ جاتی ہے ❁ بات بات پر TEST لکھ دیتا ہے ❁ مرض کو خواہ مخواہ گمبھیر بتا کر آپریشن کر دیا ❁ اُس سے آپریشن کروایا تھا، فیل ہوگیا ❁ فُلاں نے غَلَط آپریشن کر دیا ❁ جب دیکھو آپریشن ہی کی بات کرتا ہے مقصود صِرف پیسے کھینچنا ہے اور ❁ ہم کو دو لاکھ روپے کے خرچے میں اُتار دیا ہے! وغیرہ وغیرہ۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بے شک بعض ڈاکٹر بدعُنوان بھی ہوتے ہیں، اگر ایسے ڈاکٹر سے کسی مریض کو بچانا مقصود ہو اور اِس کی وجہ سے کسی مخصوص ڈاکٹر کی کمزوری یا خامی صِرف اُس کے آگے بیان کی جس کو بتانا ضَروری تھا تو گنہگار نہیں مگر اکثر لوگ بلا حاجت **غیبت** کرتے اور گنہگار ہوتے ہیں۔ یہ ذِہن میں رہے کہ کمپنی والے تشہیر کی غرض سے ڈاکٹروں کو جو دوائیں مریضوں کو مفت دینے کیلئے دیتے ہیں ان پر NOT FOR SALE لکھا ہوتا ہے، ڈاکٹر ان دواؤں کا مالک نہیں صرف ''وکیل'' (یعنی نائب) ہوتا ہے۔ لٰہذا ایسی دوائیں بیچنا اور معلوم ہونے کے باوُجود خریدنا گناہ ہے۔ نیز فلاحی اِداروں یا مالداروں کی طرف سے بیماروں کیلئے عطیے (DONATION) میں ملی ہوئی دوائیں بیچ کر کھا جانے والے گنہگار اور عذابِ نار کے حقدار ہیں۔

ڈاکٹروں کی رہنمائی کیلئے

اسلام سے مَحَبَّت رکھنے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے والے **ڈاکٹروں** کی رہنمائی کیلئے دعوتِ اسلامی کے **دارالافتاء اہلسنّت** سے جاری کردہ ایک انتہائی مَعلوماتی فتوٰی پیشِ خدمت ہے۔ **الجواب:** ڈاکٹرز کو دواؤں کی کمپنی کی جانب سے تحفۃً جو دوائیں، گھڑی، قلم اور پیڈ وغیرہ ملتے ہیں وہ عُمُوماً معمولی ہوتے ہیں اور کمپنی یہ اشیاء اپنی مشہوری کیلئے دیتی ہے کیونکہ اکثر اوقات ان پر کمپنی کا

نام بھی موجود ہوتا ہے جیسا کہ بَہُت سے ادارے سالانہ اپنی ڈائری جاری کرتے ہیں اور مختلف لوگوں کو مفت دیتے ہیں۔ لہٰذا اس مُعامَلے پر عُرف جاری ہونے کی وجہ سے ان معمولی اشیاء کا لینا اور کمپنی کا انہیں دینا جائز ہے اور یہ **رشوت** کے زُمرے میں نہیں۔

دوا کی کمپنیوں کی طرف سے ڈاکٹروں کو رشوت

اس کے علاوہ **کار**، .A.C اور دیگر مُمالِک کے سفر کیلئے **ٹکٹ** وغیرہ عُموماً کمپنی کی جانب سے تحفۃً نہیں دیا جاتا کیونکہ ڈاکٹر جو دوائی لکھ کر دے رہا ہے وہ تو اس کا کام ہے اور وہ علاج کی رقم بھی وُصول کرتا ہے۔ کمپنی کیلئے اس نے جُداگانہ کوئی ایسا کام نہیں کیا جس کی اُجرت بنتی ہو لہٰذا شرعاً یہ کمیشن یا اُجرت نہیں۔ ہاں اگر **رِشوت** ہی کو کمیشن کہیں تو اور بات ہے جیسا کہ یہ بھی ہمارے عُرف ہی میں ہے کہ بعض اوقات جب پولیس کسی کا کام کروا دیتی ہے تو اس پر **رِشوت** لیتی ہے مگر اسے رشوت کہنے کے بجائے اپنے **حق** یا اپنے **کمیشن** کا نام دیتی ہے تو ایسا کمیشن بھی **رِشوت** ہی ہے۔ کمپنی کے مختلف چیزیں دینے کا مقصد صرف اپنی میڈیسن (دوائیں) زیادہ سے زیادہ بکوانا ہوتا ہے تو کام نکلوانے کیلئے دینا **رِشوت** ہے لہٰذا ڈاکٹر کمیشن کا مُطالَبہ کرے تو **رِشوت** کا مُطالَبہ ہے اور اگر مُطالَبہ نہ بھی کرے تب بھی صَراحۃً یا دَلالۃً طے ہونے کی (یعنی کھلے لفظوں میں یا جو علامت سے ظاہر ہو، UNDERSTOOD ہو اُس) صورت میں رِشوت ہی ہے اور **رِشوت** حرام ہے۔

رِشوت کسے کہتے ہیں

سیِّدی اعلیٰ حضرت، مجدِّدِ دین وملّت، شاہ **امام احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن ارشاد فرماتے ہیں: **رِشوت** لینا **مُطلَقاً حرام** ہے کسی حالت میں جائز نہیں جو پرایا حق دبانے کے لئے دیا جائے **رِشوت** ہے یوہیں جو اپنا کام بنانے کے لئے حاکم کو دیا جائے **رِشوت** ہے لیکن اپنے اُوپر سے دَفعِ ظلم کے لئے جو کچھ دیا جائے دینے والے کے حق میں رِشوت نہیں، یہ دے سکتا ہے (البتّہ) لینے والے کے حق میں وہ بھی **رِشوت** ہے اور اسے لینا **حرام**۔ (فتاوٰی رضویہ ج ٢٣ ص ٥٩٧)

رِشوت کی ایک صورت

اپنا کام بنانے کیلئے جو حاکم کو دیا جائے صِرف وُہی **رشوت** نہیں بلکہ حاکم کے علاوہ کو بھی اگر اپنا کام بنانے کیلئے کچھ دیا جائے تو وہ **رِشوت** ہی ہے۔ جیسا کہ ''جوھَرۂ نیَّرہ '' میں ہے: اگر بیویوں میں سے کوئی اپنا حق اپنی سَوکن کیلئے چھوڑنے پر راضی ہوگئی تو جائز ہے اور اسے رُجوع کا حق بھی ہے اِس لئے کہ اس نے وہ حق ساقِط کیا ہے جو ابھی ثابت نہیں ہوا تھا تو گویا یہ تَبرُّع (تَ۔بَر۔رُع) ہوا اور تبرُّع (یعنی احسان) کے مُعامَلے میں انسان پر جبر نہیں۔ اور اگر کسی بیوی نے شوہر کو اسلئے مال دیا تا کہ وہ اس کا حصّہ دوسری بیویوں کی نسبت زیادہ کرے یا شوہر نے بیوی کو مال دیا تا کہ وہ اپنی باری کا دن اپنی سوکن کیلئے کر دے تو یہ ناجائز ہے اور مال اُسی کو واپَس کیا جائے گا جس نے دیا ہے اس لئے کہ یہ **رِشوت** ہے اور **رِشوت حرام** ہے۔

(جوہرہ ج ۲ ص ۳۴)

رِشوت لینے دینے والے پر لعنت

حضرتِ سیِّدُ نا ثَوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: **رسولُ اللہ** عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے **رِشوت** دینے والے، **رِشوت** لینے والے اور ان دونوں کے درمیان مُعامَلہ کروانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔ **(مُسندِ اِمام احمد ج۸ ص۳۲۷ حدیث۲۲۴۶۲)**

اگر کمپنی والے ڈاکٹر کو تحفہ کہہ کر دیں تو؟

اگر کمپنی والے یہ کہیں کہ ہم بطورِ **تحفہ** ڈاکٹر کو یہ اشیاء دیتے ہیں لہٰذا اس میں کوئی حَرَج نہیں ہونا چاہئے تو اسکا جواب یہ ہے کہ **تحفہ** اور **رِشوت** میں ایک بَہُت واضح فرق ہے اور وہ یہ ہے کہ **رِشوت** اِس شَرط کے ساتھ دی جاتی ہے کہ جس کو دی گئی ہے وہ دینے والے کا کوئی کام کرے گا جبکہ **تحفہ** بغیر کسی شرط کے دیا جاتا ہے اور صورتِ مسئولہ (یعنی پوچھی گئی صورت) میں اسی شرط پر دیا جاتا ہے کہ ڈاکٹر اسی کمپنی کی دوائیں لکھے، جو ڈاکٹر اِس کمپنی کی دوائیں نہیں لکھتا انہیں ''یہ خاص تحائف'' نہیں دیئے جاتے۔ ''فَتحُ القدیر'' میں ہے: اَلْفَرْقُ بَیْنَ الرِّشْوَۃِ وَالْھَدِیَّۃِ اَنَّ الرِّشْوَۃَ یُعْطِیْہِ بِشَرْطِ اَنْ یُّعِیْنَہٗ

وَالْھَدِیَّۃُ لَا شَرْطَ مَعَھَا ۔یعنی رِشوت اور تحفے میں فرق یہ ہے کہ رِشوت اس شرط پر دی جاتی ہے کہ جسے رِشوت دی گئی وہ دینے والے کی مدد کرے گا جبکہ تحفے کے ساتھ ایسی کوئی شرط نہیں ہوتی۔ (فَتحُ الْقدیر ج۷ ص۲۵۴)

بلاحاجت ٹیسٹ یادوا لکھ دینا خیانت ہے

ڈاکٹر کے بَقِیّہ دیگر مُعامَلات کہ جس دوائی یا ٹیسٹ کی حاجت نہیں اور اسے لکھ دیا یہ **خیانت** ہے اور بلا وجہ مرض کو بڑھا چڑھا کر بتا کر مریض اور اس کے گھر والوں کو تشویش میں ڈالنا انسانی اور اخلاقی اور اسلامی اصولوں کے خلاف ہے اور **جھوٹ** ہونے کی صورت میں جھوٹ کا گناہ جدا۔ دین خیر خواہی کا نام ہے اور مسلمان کی پریشانی دور کرنے والے کی پریشانیاں **اللہ** تعالیٰ قیامت کے دن دور کرے گا۔ ان اُمُور میں جو افراد، کمپنیاں، لیبارٹریاں شریک ہوں وہ اپنے تعاون و شرکت کی بقدر جرم میں شریک شمار کی جائیں گی۔ **(فتوی یہاں مکمّل ہوا)**

رِشوت سے توبہ کا طریقہ

ڈاکٹر اسلامی بھائیو! زندگی چند روزہ ہے، نفس کی حیلہ بازیوں میں پڑ کر ''رِشوت'' کو ہاتھ مت لگایئے اگر **رِشوت** لی ہے تو توبہ بھی کیجئے اور جس سے لی ہے اُسی کو لوٹا دیجئے وہ دنیا میں نہ رہا ہو تو اُس کے وارِثوں کو دے دیجئے وہ بھی نہ رہے ہوں یا یاد ہی نہ ہو کہ کس کس سے رِشوت لی ہے تو فقیر کو دے دیجئے۔ یاد رکھئے! خالی توبہ کافی نہیں۔ اگر **توبہ** اور اُس کے تقاضے پورے کئے بِغیر موت آ گئی تو کیا بنے گا! اگر خدا عَزَّوَجَلَّ ناراض ہوا، **میٹھے میٹھے مصطَفٰے** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم روٹھ گئے **تو عذاب** سہا نہ جا سکے گا۔ آپ کی تخویف (یعنی ڈرانے) کیلئے ایک **لرزہ خیز حکایت** عرض کرتا ہوں:

قبر کا بھیانک سیاہ کُتّا

ایک شخص جو کہ جج کا نمائندہ بنا اور مالدار ہو گیا مرنے کے بعد اس کی قَبْر کھلنے کا دل ہلا دینے والا واقِعہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے **مکتبۃُ المدینہ** کی مطبوعہ 853 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**جہنَّم میں لے جانے والے اعمال**'' صَفحہ 70 میں ایک شخص کے حوالے سے

کچھ یوں ہے کہ جب ہم نے ایک مُردے کو دفنانے کے لئے اس کے قریب قَبْر کھودی تو اتّفاق سے اُس کی قَبْر کھل گئی ہم نے اُس کی قَبْر میں ایک بَہُت بڑی زنجیر دیکھی، **ایک بَہُت بڑا سیاہ کتّا اُس زنجیر میں اس کے ساتھ بندھا ہوا اُس کے سر پر کھڑا تھا اور اسے اپنے پنجوں اور ناخنوں سے چیرنا پھاڑنا چاہتا تھا، ہم یہ خطرناک منظر دیکھ کر بہت زیادہ خوفزدہ ہوئے اور جلدی جلدی اس کی قبر کو مٹّی سے ڈھانپ دیا۔**

کر لے توبہ ربّ عزوجل کی رحمت ہے بڑی
قبر میں ورنہ سزا ہو گی کڑی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد
تُوبُوا اِلَی اللہ! اَسْتَغْفِرُاللّٰہ
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

”راہِ ہلاکت“ کے آٹھ حُرُوف کی نسبت سے ڈرائیور کی غیبت کی 8 مثالیں

۞ گاڑی بَہُت رف چلاتا ہے ۞ سگنل توڑ دیتا ہے ۞ فُلاں بس والا اَوور ٹیکنگ بَہُت کرتا ہے ۞ اُس کو گاڑی چلانا کہاں آتی ہے ۞ وہ ڈرائیور ٹرک چلاتے چلاتے سو جاتا ہے ۞ بِغیر ڈرائیونگ لائسنس کے اسکوٹر چلاتا ہے ۞ بس میں بھیڑ بکریوں کی طرح سُواریاں بھرتا ہے ۞ لمبے روٹ پر یہ بس والا فُلاں ہوٹل پر بس روک دیتا ہے کیوں کہ یہاں اِس کو ہوٹل سے مفت کھانا ملتا ہے وغیرہ۔

لمبے روٹ کی بس وغیرہ کے ڈرائیوروں اور ہوٹل والوں کو گناہوں سے بچانے کے جذبے کے تحت دعوتِ اسلامی کے **دارالافتاء اہلسنّت** کا ایک معلوماتی فتویٰ پیشِ خدمت ہے پڑھئے اور فکرِ آخرت میں کڑھئے:

لمبے روٹ کی بسیں اور مخصوص ہوٹلیں

سُوال: بڑے روٹ کی جو بسیں اور ویگنیں وغیرہ مخصوص ہوٹلوں پر ترکیب کے مطابِق رُکیں تاکہ سُواریاں وہاں کھائیں پئیں اور ہوٹل کی بِکری ہو اور اِس کے عِوَض ڈرائیور، کنڈ یکٹر وغیرہ کو مُفت میں کھانا یا کمیشن مل جائے یہ صورت کیسی ہے؟ اِس طرح کھلانا اور کھانا یا رقم کا لین دین حلال یا حرام؟ **بَیِّنُوْا تُوْجَرُوا** (بیان فرماؤ اجر پاؤ)

جواب: صورتِ مسئولہ (یعنی پوچھی گئی صورت) میں ڈرائیور اور کنڈ یکٹر کو ہوٹل والوں کا مُفت کھلانا اور ان کا مُفت کھانا ناجائز و حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے کیوں کہ یہ **رِشوت** ہے۔ ہوٹل والے ان کو اس لئے مُفت کھانا دے رہے ہیں تاکہ یہ آئندہ بھی **بس** اِسی ہوٹل پر روکیں۔ ہوٹل والے اپنا کام نکلوانے کیلئے یہ کھانا وغیرہ دیتے ہیں اور یِہی **رِشوت** ہے۔ فُقَہائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السّلام فرماتے ہیں: رِشوت اور تحفے میں فرق یہ ہے کہ رِشوت اس شرط پر دی جاتی ہے کہ جسے رِشوت دی گئی وہ دینے والے کی مدد کرے گا جبکہ تحفے کے ساتھ ایسی کوئی شرط نہیں ہوتی۔ (فَتحُ القدیر ج۷ ص۲۵۴) حضرت سیِّدنا ثَوبان رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے: **رسولُ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے **رشوت** دینے والے، **رشوت** لینے والے اور ان دونوں کے درمیان مُعامَلہ کروانے والے پر **لعنت** فرمائی ہے۔

(مُسندِ اِمام احمد ج۸ ص۳۲۷ حدیث ۲۲۴۶۲)

لقمۂ حرام کی نُحُوست

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 480 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**بیاناتِ عطّاریہ**'' حصّہ اوّل کے صَفحہ 211 پر ہے: مُکاشَفَۃُ الْقُلوب میں ہے: آدَمی کے پیٹ میں جب لقمۂ حرام پڑا تو زمین وآسمان کا ہر فِرِشتہ اُس پر لعنت کریگا جب تک اس کے پیٹ میں رہے گا اور اگر اسی حالت میں (یعنی پیٹ میں حرام لقمے کی موجودگی میں) موت آ گئی تو داخِلِ جہنَّم ہوگا۔

(مکاشَفَۃُ القُلوب ص ۱۰)

لقمۂ حلال کی فضیلت

ہمیں ہمیشہ حلال روزی کمانا، کھانا اور کھلانا چاہئے لقمۂ حلال کی تو کیا ہی بات ہے چُنانچِہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1548 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**فیضانِ سنّت**'' جلد اوّل صَفحہ 179 پر ہے: حضرت سیِّدُنا اِمام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی اِحیاءُ العُلُوم کی دوسری جِلد میں ایک بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا قول نَقل کرتے ہیں کہ **مسلمان جب حلال کھانے کا پہلا لُقمہ کھاتا ہے، اُس کے پہلے کے گُناہ مُعاف کردیئے جاتے ہیں**۔ اور جو شخص طَلَبِ حلال کیلئے رُسوائی کے مقام پر جاتا ہے اُس کے گناہ دَرَخت کے پتّوں کی طرح جَھڑتے ہیں۔

(اِحیاءُ العُلوم ج ۲ ص ۱۱۶)

''غیبت کیجئے نہ سُنئے!'' کے پندرہ حُروف کی نسبت سے سُواری اور سُوار کی غیبت کی 15 مثالیں

۞ اس کی گاڑی **دھکّا اسٹارٹ** ہے ۞ اُس کی کار ہے یا گدھا گاڑی! ۞ اس کی گاڑی کی رفتار بَہُت کم ہے ۞ اس کی گاڑی کا ماڈل بَہُت پُرانا ہے ۞ اُس کی گاڑی تو ''کھچڑ پھچڑ'' ہے ۞ پرانی گاڑی رنگ کروا رکھی ہے اور لوگوں سے کہتا پھرتا ہے کہ نئی خریدی ہے ۞ اس کی گاڑی تو نِری سر درد ہے، چلتے چلتے کہیں بھی خراب ہو جاتی ہے ۞ پھٹ پھٹ کرتی گاڑی نجانے کہاں سے لے آیا، لگتا ہے مفت میں ملی ہے ۞ اس کھٹارے سے تو بہتر تھا سائیکل لے لیتا ۞ اس کی گاڑی کا انجن بَہُت پرانا ہو گیا ہے اب تو یہ پیٹرول ''پیتی'' ہے ۞ بغیر لائسنس کے گاڑی چلاتا ہے ۞ بہُت رف ڈرائیونگ کرتا ہے ۞ گاڑی برابر چلانی کہاں آتی ہے ۞ اس کی گاڑی اچانک بیچ سڑک میں اڑی کر کے رُک گئی، ٹریفک جام ہو گیا، بڑی مشکل سے دھکّے لگا کر اُس کو سائڈ پر لگانا پڑا ۞ اتنے دن ہو گئے مگر اس نے اپنی گاڑی کا ''ڈینٹ'' نہیں بنوایا۔

''آخرت بچایئے'' کے دس حُرُوف کی نسبت سے ریلوے کا سفر اور مُتَوَقَّع 10 غیبتیں

۞ ریلوے کا فُلاں افسر گھپلے باز ہے ۞ اِس نے ریلوے کا نظام تباہ کر کے رکھ دیا ہے ۞ نئے ڈِبّے بیچ کر کھا گیا ہے اور ۞ پُرانے گھسے پٹے ڈِبّے ساتھ لگوا دیئے ہیں ۞ فُلاں قُلی پہلے سے ٹکٹیں لے کر رکھ لیتا اور بلیک میں بیچتا ہے ۞ پیسے نکلوانے کیلئے رَش کا بہانہ کرتا ہے اِس کو ۞ زائد رقم دو تو سیٹ بھی مل جائے گی اور برتھ بھی ۞ اُس افسر کے ہوتے ہوئے ہماری ریلوے کا خدا ہی حافظ ہے ۞ ہماری ریلوے کا وزیر چور ہے چور ۞ ٹکٹ کلکڑ اپنی جیبیں بھرتا ہے سرکاری خزانے میں کہاں جمع کرواتا ہوگا !

ایک ہیروئنچی کی آپ بیتی

غیبت کرنے سننے کی عادت نکالنے، نمازوں اور سنّتوں پر عمل کی عادت ڈالنے کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، **مَدَنی انعامات** کے مطابق زندگی کے شب و روز بَسَر کیجئے، سنّتوں کی تربیّت کیلئے **مَدَنی قافِلوں** میں **عاشقانِ رسول** کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کیجئے ، آپ کی ترغیب وتحریص کیلئے ایک مَدَنی بہار گوش گزار کرتا ہوں چُنانچِہ **بابُ المدینہ** کراچی کے علاقے ''کورَنگی'' کے ایک اسلامی بھائی نے جو کچھ حلفیہ (یعنی قَسم کھا کر) بیان دیا اُس کا خلاصہ عرض کرتا ہوں: تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **''دعوتِ اسلامی''** کے کورَنگی میں ہونے والے **تین روزہ بینَ الاقوامی سنّتوں بھرے اجتماع** کا واقِعہ ہے۔ کورنگی کا آخری اجتماع تھا اس کے بعد یہ اجتماع مدینۃ الاولیاء ملتان شریف میں مُنتَقِل کر دیا گیا۔ ہم چند دوست رَسمی طور پر اجتماع میں حاضِر تو ہو گئے مگر بیانات کی برکات چھوڑ کر رات اجتماع گاہ کے باہَر ایک جگہ بیٹھ کر خوب سگریٹ کے کش اور گپ شپ لگانے میں مشغول ہوئے اسی میں **جِنّ بھوت کے سَنسَنی خیز واقِعات** بھی چِھڑ گئے، جس کی بِنا پر کچھ ڈراؤنا سا ماحول بن گیا۔ اتنے میں **سبز عمامے والے**

ایک ادھیڑ عمر کے اسلامی بھائی نے قریب آ کر ہمیں سلام کیا اور فرمانے لگے: اگر اجازت ہو تو کچھ عرض کروں! ہم نے کہا: فرمایئے! اُنہوں نے بڑے ہمدردانہ لہجے میں کہا: آپ حضرات کے اجتماع میں شرکت کا انداز دیکھ کر مجھے اپنی پچھلی زندگی یاد آ گئی! میں نے سوچا کہ اپنی **آپ بیتی** گوش گزار کروں کہ شاید آپ لوگوں کو اس میں کچھ **عبرت کے مَدَنی پھول** مل جائیں۔ پھر انہوں نے اپنی **داستانِ ہدایت نشان** کچھ اس طرح بیان کرنی شروع کی: پہلے پہل میری سگریٹ نوشی کی عادت پڑی اور پھر بُرے دوستوں کی صُحبت کی نُحُوست نے مجھے چَرس اور ہیروئن جیسے مُہلِک نشے کا عادی بنا دیا، **آہ! میں سولہ سال تک نشے کا عادی رہا۔** یہ بتاتے ہوئے ان کی آواز بھرّا گئی، مگر بیان جاری رکھتے ہوئے کہا: میری بُری عادتوں سے بیزار ہو کر مجھے گھر سے نکال دیا گیا۔ میں فُٹ پاتھ پر سوتا اور کچرے کے ڈھیر سے اٹھا کر یا مانگ کر کھاتا۔ آپ کو شاید یقین نہ آئے کہ **میں نے ایک ہی لباس میں سولہ سال گزار دیئے!** میری کیفیت بالکل ایک پاگل کی طرح ہو چکی تھی!

ایک مقدّس رات کا قصّہ ہے، غالِباً وہ رَمَضانُ المُبارَک کی ستائیسویں شب تھی۔ میں اِسی گندی حالت میں بدمست ایک گلی کے کونے میں **کچرا کونڈی** کے پاس لیٹا ہوا تھا کہ **سلام** کی آواز پر چونکا! جب آنکھیں ملتے ہوئے دیکھا تو میرے سامنے **سبز سبز عمامہ سجائے دو اسلامی بھائی** کھڑے مُسکرا رہے تھے، انہوں نے بڑی مَحَبَّت سے میرا نام پوچھا، شاید زندگی میں پہلی بار کسی نے اتنی مَحَبَّت سے مجھے مخاطب کیا تھا۔ پھر **انفرادی کوشش** کرتے ہوئے اُنہوں نے شبِ قدر کی عظمت سے مُتَعَلِّق بڑی پیاری پیاری باتیں بتائیں۔ میں ان کے اپنائیت والے انداز اور حسنِ اَخلاق کی بِنا پر ویسے ہی **مُتأَثِّر** (مُتَ۔ءَث۔ثِر) ہو چکا تھا، مزید ان کی شہد سے بھی میٹھی میٹھی مَدَنی گُفتگو تاثیر کا تیر بن کر میرے جگر میں پیوست ہو گئی، میں ان کے ساتھ مسجِد کی طرف چل پڑا۔ مسجِد کے غسل خانے میں اپنا میلا چکّٹ لباس اُتارا اور غسل کر کے صاف سُتھرے کپڑے پہن کر **16 سال بعد جب پہلی بار مسجِد میں داخِل ہو کر نماز کیلئے میں نے**

نیّت باندھی تو اپنے آنسو نہ روک سکا، رو رو کر میں نے نشے اور دیگر گناہوں سے توبہ کر لی اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو گیا۔اَلحمدُ لِلّٰہ گھر والوں نے مجھے واپَس لے لیا۔ میں قادِریہ رضویہ سلسلے میں داخِل ہو کر حضور غوثِ اعظم علیہ رَحمۃُ اللہِ الاکرم کا مُرید بن گیا۔ میں نے یہ نیّت کر لی کہ اب ہر قیمت پر نشے کی عادت چُھڑاؤں گا۔ اس کیلئے مجھے بڑی آزمائشوں سے گُزرنا پڑا، میں تکلیف کے باعِث چیختا، بُری طرح تڑپتا، گھر والے میری یہ حالت دیکھ کر رو پڑتے۔ بعض لوگ مشورہ دیتے کہ ہیروئن کا ایک آدھ سگریٹ ہی پی لو! مگر میں نے ایسا نہ کیا کہ اِس طرح تو میں پھر اس نُحوست میں گرفتار ہو جاؤں گا بلکہ گھر والوں سے کہتا کہ ضَرورتاً مجھے چار پائی سے باندھ دیا کرو۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ آہستہ آہستہ بہتری آنے لگی اور مجھے نشے سے **مکمَّل** طور پر نَجات مل گئی اور میں آج **دعوتِ اسلامی** کا ایک ادنیٰ سا مبلِّغ ہوں۔ ان کی **داستانِ عبرت نشان** سن کر ہم سب اشکبار ہو گئے، ہم نے سابِقہ گناہوں سے توبہ کی اور دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی ماحول** سے وابَستہ ہو گئے۔ میں یہ بیان دیتے وقت **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ بابُ المدینہ کراچی کے ایک ڈویژن کے **مَدَنی اِنعامات** کے ذِمّے دار کی حیثیت سے **نیکی کی دعوت** کی دھومیں مچانے کی کوشِش کر رہا ہوں۔

چھوڑیں بدمستیاں، اورنشے بازیاں   جامِ الفت پئیں، قافِلے میں چلو
اے شرابی تو آ،آجُواری تو آ   سب سُدھرنے چلیں،قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !   صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

’’نیکیاں بچایئے‘‘ کے بارہ حُرُوف کی نسبت سے معمار و مزدور کی مُتَوَقَّع غیبتوں کی 12 مثالیں

❁ فُلاں نے حمام میں ڈھلوان (SLOPE) صحیح نہیں بنایا ❁ وہ مِستری اناڑی تھا ❁ فنشنگ صحیح نہیں کی ❁ رنگ چونا برابر نہیں کیا ❁ سیمنٹ میں بجری زیادہ ڈالی ہے ❁ مزدوری پوری لی مگر کام پورا نہیں کیا ❁ ضد کر کے طے

شدہ مزدوری سے زیادہ رقم لے گیا ۞ کام برابر نہیں جانتا ۞ پلستر صحیح نہیں کیا ۞ دیر سے آتا اور جلدی بھاگنے کی کرتا ہے ۞ کھانے میں وقت زیادہ لگا دیتا ہے ۞ کوئی چیز لینے بھیجو تو کافی وقت نکال کر آتا ہے۔

''مُردوں کے گوشت سے بچئے'' کے ستّرہ حُروف کی نسبت سے ہوٹل والے کی مُتَوَقَّع غیبت کی 17 مثالیں

۞ اس کا کھانا ٹیسٹی نہیں تھا ۞ مسالے وغیرہ گھٹیا استِعمال کرتا ہے ۞ کڑھی بالکل پانی جیسی تھی ۞ آلو گلائے نہیں تھے ۞ سبزی باسی لگ رہی تھی ۞ گوشت بہت بوڑھے جانور کا تھا ۞ کنجوس ہے ٹھنڈا پانی بھی نہیں رکھتا ۞ میں نے گریبی مانگی تو جھاڑ دیا تھا ۞ اس کو تو دال بھی پکانا نہیں آتی ۞ یہ قورمہ بہُت مہنگا دیتا ہے ۞ بس لوٹ مار مچا رکھی ہے ۞ پکانے میں اِس کا ہاتھ صحیح نہیں، کبھی مرچ کم تو کبھی نمک زیادہ ۞ اِس کے ہوٹل میں صفائی نہیں ہوتی ۞ اس کی چائے بیکار ہوتی ہے ۞ بس جی اِس کے نصیب اچّھے ہیں اتنا رف کھانا ہونے کے باوُجُود بھیڑ لگی رہتی ہے ۞ اِس کی نہاری میں دم نہیں تھا ۞ اِس کی نہاری اونٹ کے گوشت کی ہوتی ہے۔

''خبردار! غیبت کا بازار گرم نہ کریں'' کے چھبیس حُرُوف کی نسبت سے تاجِروں کے مُتَعلِّق 26 غیبتیں

۞ یہ فراڈی آدمی ہے ۞ گاہک پھنسانا تو کوئی اس سے سیکھے ۞ باتوں کا جادوگر ہے ۞ دھوکے باز ہے ۞ اسے مال بیچنا نہیں آتا ۞ مال کی پہچان نہیں کر پاتا ۞ گاہک تو اسے اُلّو بنا جاتے ہیں ۞ بوتل پلا کے ان کی کھال اتار لیتا ہے ۞ جب بھی کسی چیز کی ضرورت پڑی، موجود ہونے کے باوُجُود منع کر دیتا ہے ۞ کبھی (رقم کا) کُھلا نہیں دیتا ۞ جھوٹ بہُت بولتا ہے ۞ ''ٹوپیاں'' پہناتا ہے ۞ حرام کماتا ہے ۞ مطلبی ہے ۞ بہُت مہنگا بیچتا ہے ۞ دو نمبر مال رکھا ہوا ہے ۞ نقلی کو اصلی بتا کر بیچتا ہے ۞ کام کی چیز تو اس کے پاس ملتی ہی نہیں ۞ اب یہ میری روزی پر بھی لات

مارے گا ❁ اس کو کیا تکلیف تھی اپنی دکان پر یہ مال رکھنے کی ❁ میرے گاہکوں کو میرے خلاف بھڑکاتا ہے ❁ میرے مال کی برائیاں بیان کرتا ہے ❁ اس نے جادو کروا کر میرے گاہک اپنی طرف کر لئے ❁ ٹیکس کی چوری کرتا ہے ❁ بجلی چور ہے ❁ پولیس کو بَھتّہ دیتا ہے۔

''غیبت مت کر'' کے آٹھ حُرُوف کی نسبت سے سیٹھ اور ملازِم کی ایک دوسرے کے مُتَعلِّق غیبتوں کی 8 مثالیں

❁ سیٹھ صاحب بڑے سخت مزاج ہیں ❁ کام لیتے وقت مِنَٹ مِنَٹ کا حساب رکھتے ہیں پیسے دیتے وَقت انہیں موت پڑتی ہے ❁ کسی کی مجبوری کا خیال نہیں کرتے ❁ خود تو A,C میں بیٹھے ہیں یہاں آکر دیکھیں تو پتا چلے ❁ فُلاں ملازِم وقت پر نہیں آتا ❁ کام میں بڑا سُست ہے ❁ دل لگا کر کام نہیں کرتا ❁ فُلاں پکا کام چور ہے۔

''اپنی آخرت بچایئے'' کے چودہ حُرُوف کی نسبت سے مختلف کاریگروں کے مُتَعلِّق غیبتوں کی 14 مثالیں

❁ اناڑی ہے ❁ اصل پُرزے نکال کر دو نمبر کے لگا دیتا ہے ❁ تھوڑے کام کو بَہُت لمبا کر دیتا ہے ❁ جان بوجھ کر خرابیاں بڑھاتا ہے ❁ جھوٹا اور ❁ دغا باز ہے ❁ میں اس کے پاس بے کار لے آیا اب دھکے کھانے پڑ رہے ہیں ❁ وہ درزی بچا ہوا کپڑا رکھ کے اس کی ٹوپیاں بنا کے بیچتا ہے ❁ بل زیادہ بنا دیتا ہے ❁ دو نمبر بل دے کر زیادہ پیسے لے لئے ❁ اس کی کڑھائی میں صفائی نہیں ❁ سلائی صاف نہیں ❁ ٹائم ضائع کرتا ہے ❁ وعدے کے مطابِق کام کر کے نہیں دیتا۔

’’جہنَّم میں لے جانے والا کام‘‘ کے بیس حُرُوف کی نسبت سے دفتر کے خادِم کے مُتَعَلِّق غیبتوں کی 20 مثالیں

❁ میری جگہ کی صفائی اچھی نہیں کرتا ❁ ہاتھ مار کر چلا جاتا ہے صفائی کہاں کرتا ہے ❁ پانچ مِنَٹ میں صفائی مکمَّل کرلی، سوچو کیا صفائی کی ہوگی! ❁ دیواروں کے کونے اکثر چھوڑ دیتا ہے ❁ دل لگا کر صفائی کرے تو یہ حال نہ ہو ❁ اگلے حصّے کی صفائی کرتا ہے، پچھلا حصّہ ویسے ہی گندہ رہتا ہے ❁ صفائی کرنے بَہُت دیر سے آتا ہے ❁ مجھ سے چائے اور کھانے کا جان بوجھ کر نہیں پوچھتا ❁ نخرے بَہُت بڑھ گئے ہیں ❁ چاپلوس ہے ❁ کام چور ہے ❁ پیسے کھا جاتا ہے ❁ دو کی چائے تین کو پلا کر باقی رقم جیب میں ❁ اپنے لئے چائے، کھانا بچالیتا ہے ❁ مجھے خود کھانا دینے نہیں آتا ❁ جو پیسے دے اُس کی بڑی عزّت کرتا ہے ❁ دیر سے آتا اور جلدی چلا جاتا ہے ❁ چیزیں چُراتا ہے ❁ اسے مانگنے کی عادت ہے ❁ ڈیوٹی میں کوتاہی کر کے حرام کی روزی کھاتا ہے۔

’’قُفلِ مدینہ لگا لیجئے‘‘ کے سولہ حُرُوف کی نسبت سے مکان و صاحِبِ مکان کی غیبت کی 16 مثالیں

❁ اُن کے مکان (یا کارخانے یا دوکان یا ہوٹل) میں **بدبو** پھیلی ہوئی تھی یا صفائی نہیں تھی ❁ اُن کا حمام (یا لیٹرین) گندا تھا ❁ وہ اپنے مکان (یا دوکان) پر رنگ یا ❁ مَرَمَّت نہیں کرواتا ❁ گھر ہے یا کباڑ خانہ! ❁ نہایت بے ڈھنگا مکان بنایا ہوا ہے ❁ اس کا کمرہ ہے یا قبر؟ ❁ اس کا مکان ہوادار نہیں ہے ❁ مٹّی کے گارے سے بنالیا سیمنٹ سے چُنائی نہیں کرائی ❁ اس کے گھر کا پلستر جگہ جگہ سے اُکھڑا ہوا تھا ❁ اس کے گھر کا پنکھا ’’کھڑ کھڑ‘‘ بول رہا تھا ❁ اس کا A.C. کافی پرانا معلوم ہوتا تھا۔ ٹھنڈک (COOLING) برابر نہیں دے رہا تھا ❁ اتنا مالدار ہے مگر گھر میں A.C. نہیں لگوایا ❁ اس کنگلے کے ٹھاٹھ تو دیکھو گھر پر A.C. لگوالیا ہے ❁ اِس کے پاس اتنی رقم کہاں! کسی پارٹی سے A.C. کی

ترکیب بنائی ہوگی ۞ اس نے اتنا بڑا مکان کیسے بنوالیا؟ پیسے کہاں سے آئے ہوں گے!

''دردناک عذاب سے بچئے'' کے سولہ حُرُوف کی نسبت سے کرایہ دار کے بارے میں کی جانے والی غیبتوں کی 16 مثالیں

۞ میرے گھر کی دیواریں اور فرش خراب کر دیا ۞ میرا کرایہ کھا گیا ۞ کئی مہینوں سے کرایہ نہیں دیا ۞ یہ کرایہ دار صحیح آدمی نہیں ۞ میرے گھر پر قبضہ کرنا چاہتا ہے ۞ مالِک بن بیٹھا ہے ۞ مجھ سے لے کر کسی اور کو کرائے پر بٹھا دیا ہے ۞ میرے مکان کو کباڑ خانہ بنا دیا ہے ۞ مکان کی گٹر لائن تباہ کرڈالی ہے ۞ جدھر دیکھو دیواروں میں کیلیں ٹھونک دی ہیں ۞ میرا گھر خالی نہیں کرتا ۞ دھمکی دیتا ہے کہ تم سے جو ہو سکے کرلو ۞ مجھے بَہُت تکلیف میں ڈال دیا ہے ۞ جب بھی گھر خالی کرنے کی بات کروں تڑیاں دیتا ہے ۞ پڑوسی مجھ سے اس کی شکایات کرتے ہیں مگر میری یہ سنتا کب ہے ۞ میرے کرائے داروں کو میرے خلاف بھڑکاتا ہے۔

''اپنی اِصلاح کے لئے مَدَنی انعامات پرعمل کیجئے'' کے پینتیس حُرُوف کی نسبت سے سیاسی تبصروں میں کی جانے والی غیبت کی 35 مثالیں

۞ دھاندلی کر کے انتخاب جیتا ہے ۞ اِس نے بَہُت سارے آدمی مَروائے ہیں ۞ لُچّا ۞ لَفنگا ۞ غُنڈہ ۞ لوٹا ۞ راشی ۞ پیدا گیر ۞ دادا گیر ۞ ٹیڑھا ۞ کھوچڑا ۞ تڑی باز ۞ بدمَعاش ۞ دہشت گرد ۞ ظالم (سرکش) ۞ ذلیل ۞ کمینہ ۞ بدذات ۞ پاجی ہے ۞ چلتا پُرزہ ۞ بِکاؤ مال (جدھر پیسہ دیکھتا ہے اُدھر لڑھک جاتا) ہے ۞ مطلبی ۞ خود غَرَض ۞ تھالی کا بینگن ۞ مَفاد پرست ۞ پیسوں کا بھوکا ہے ۞ اپنی بدعُنوانیاں چُھپانے کے لئے حکومت سے جا ملا ہے ۞ فنڈ غریبوں کو دینے کے بجائے خود کھا گیا ہے ۞ ووٹ لینے کے وقت پیچھے پیچھے پھرتا ہے ۞ اب گھاس نہیں ڈالتا

۞ اس نے اپنے من پسند لوگوں کو ہی نوکریاں دلوائی ہیں ۞ سرکاری خزانے پر عیش کر رہا ہے ۞ ہم نے اسے ووٹ دیئے مگر اس نے ہمارے لئے کچھ نہیں کیا ۞ اندر کھاتے فُلاں پارٹی سے ملا ہوا ہے ۞ وطن کا غدّار ہے۔

''وقت قیمتی دولت ہے'' کے چودہ حُرُوف کی نسبت سے فُضُول جملوں کی 14 مثالیں

افسوس صد افسوس! آج کل اچّھی صحبتیں کمیاب ہیں۔ کئی ''اچّھے نظر'' آنے والے بھی بد قسمتی سے بھلائی کی باتیں بتانے کے بجائے فُضُول باتیں سنانے میں مشغول نظر آرہے ہیں۔ کاش! ہم صِرف **ربِّ کائنات** عَزَّوَجَلَّ ہی کی خاطر لوگوں سے ملاقات کریں اور ہمارا ملنا صِرف ضَرورت کی بات کرنے کی حد تک ہو۔ مصطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت نوشَۂ بزمِ جنّت، مَنبعِ جودو سخاوت، سراپا فضل و رَحمت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عافیّت نشان ہے: ''آدمی کے اسلام کی اچھائی میں سے یہ ہے کہ لایعنی چیز چھوڑ دے۔'' (مُوطّا امام مالک ج ۲ ص ۴۰۳ حدیث ۱۷۱۸) صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولیٰنا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی یہ حدیثِ پاک نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: یعنی جو چیز کار آمد نہ ہو اُس میں نہ پڑے، زَبان و دل وجَوارِح (یعنی اعضا) کو بے کار باتوں کی طرف مُتوَجِّہ نہ کرے۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ ص ۱۶۳) **یاد رہے!** فُضُول باتیں کرنا گناہ نہیں البتّہ ان سے بچنا مناسِب ہے چُنانچِہ **حُجَّةُ الْاِسلام** حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں: بے فائدہ باتوں میں مصروف ہونا یا فائدہ مند گفتگو میں ضَرورت سے زیادہ الفاظ ملا لینا حرام یا گناہ نہیں البتّہ اسے چھوڑنا بہُت بہتر ہے۔'' (اِحیاءُ الْعُلوم ج ۳ ص ۱۴۳) غیر ضَروری باتیں کرتے کرتے ''گناہوں بھری'' باتوں میں جا پڑنے کا قوی امکان رہتا ہے لہٰذا **خاموشی** ہی میں بھلائی ہے۔ ہمارے مُعاشَرے میں آج کل بِلا حاجت ایسے ایسے سُوالات بھی کئے جاتے ہیں کہ سامنے والا شرمندہ ہو جاتا ہے اور اگر جواب میں احتیاط سے کام نہ لے تو **جھوٹ** کے گناہ میں بھی پڑ سکتا ہے۔ بسا اوقات اِس طرح کے سُوالات ضَرورتاً بھی کئے جاتے ہیں اگر ایسا ہے تو **فُضُول** نہ ہوئے۔

اس طرح کے سُوالات کی 14 مثالیں پیشِ خدمت ہیں اگر ضَرورت ہے تو ٹھیک اور اِس کے بِغیر کام چل سکتا ہے تو مسلمانوں کو شرمندَگی یا گناہوں کے خَدشات سے بچایئے۔ مَثَلاً ۞ ہاں بھئی کیا ہو رہا ہے! ۞ یار! آج کل دُعاؤ ں نہیں کرتے! ۞ ارے بھائی! ناراض ہو گیا؟ ۞ یار! لگتا ہے آپ کو مزا نہیں آیا! ۞ یہ گاڑی کتنے میں خریدی؟ ۞ کس سال کا ماڈَل ہے؟ ۞ آپ کے عَلاقے میں مکان کا کیا بھاؤ چل رہا ہے؟ ۞ یار! مہنگائی بَہُت زیادہ ہے ۞ فُلاں جگہ پر موسم کیسا ہے؟ ۞ اُف! اتنی گرمی! ۞ آج کل تو کڑکڑاتی سردی ہے ۞ نہ جانے یہ بارش اب رُکے گی بھی یا نہیں! ۞ ذرا بارش آئی کہ بجلی گئی! ۞ آپ کے یہاں بجلی تھی یا نہیں؟ وغیرہ وغیرہ۔ عُمُوماً مُتَذَکَّرہ (مُ۔تَ۔ذَک۔کَرَہ) کلمات اور اس طرح کے بے شمار فِقرات بِلاضَرورت بولے جاتے ہیں۔ تاہم اس طرح کے جملے بولنے والے کے مُتَعلِّق کوئی بُری رائے قائم نہ کی جائے، بلکہ حسنِ ظن ہی سے کام لیا جائے کہ ہو سکتا ہے جو بات فُضول لگ رہی ہے اِس میں قائل کی کوئی مَصلَحت ہو جو میں نہیں سمجھ سکا۔ بِالفرض وہ سُوال یا جملہ فُضُول بھی ہو تب بھی قائل گنہگار نہیں۔

تھوک بند غیبتوں کی چار مثالیں

اگر کسی گروپ، آبادی، یا محلّے کی بُرائی کی اور اس سے اُس قوم وغیرہ کے ہر ہر فرد کی بُرائی کرنا مقصود ہو تو گویا بُرائی کرنے والے نے ایک ہی جملے میں اس قوم کی تعداد کے برابر **غیبتیں** کر ڈالیں، اب اگر اُس قوم میں 10 ہزار افراد ہیں تو 10 ہزار غیبتوں کا گناہ ہوا۔ اِس کی چار مثالیں پیش کی جاتی ہیں: ۞ ہمارا سارا ہی خاندان (یا سارا گاؤں) گمراہ ہو گیا ہے ایک میں ہی بچا ہوا ہوں (عُمُوماً ایسا نہیں ہوتا، بڑے بوڑھے، خواتین اور بچّے اکثر محفوظ ہوتے ہیں) ۞ ہمارے سارے ہی سرکاری افسر رشوت خور ہیں ۞ الیکٹرک سپلائی والے سب کے سب بدمعاش ہیں (معاذ اللہ) ۞ حکومت میں سب کے سب چور بھرے ہیں وغیرہ۔ البتّہ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ کسی جملے میں **"کل یا اس سے ملتا جلتا"** کوئی لفظ ہوتا ہے لیکن وہاں عرفاً تمام لوگ نہیں بلکہ اکثر افراد مُراد ہوتے ہیں تو اگر قائل یعنی کہنے والے نے ہر ہر فرد مُراد نہ لیا ہو تو ایسی جگہ پر تمام لوگوں کی غیبت کا حکم نہیں

ہوگا لیکن یہ یاد رکھیں کہ عام لوگوں کیلئے اس طرح کے جملوں میں فرق سمجھنا اور قائم رکھنا مشکل ہوتا ہے لہٰذا عافیت اسی میں ہے کہ ایسے الفاظ سے بالکل گریز کیا جائے جس میں ہزاروں **غیبتوں** میں پڑ جانے کا اندیشہ ہو۔

''اے کاش! لگ جائے قفلِ مدینہ'' کے انیس حُرُوف کی نسبت سے بقر عید پر کئے جانے والے فُضُول سُوالات کی 19 مثالیں

بقر عید کے موقع پر بغیر لینے دینے کے کئے جانے والے فُضول سُوالات کی 19 مثالیں: ۞ گائے لینے کب جائیں گے؟ ۞ آج کل تو مَنڈی تیز ہوگئی ہوگی! ۞ ہاں بھئی! گائے کتنے میں لائے؟ ۞ یار! گائے ہے تو بڑی جاندار! ۞ کتنے دانت کی ہے؟ ۞ ٹکّر تو نہیں مارتی؟ ۞ چلا کر لائے یا سُوزُوکی میں ۞ سُوزُوکی والے نے کتنا کرایہ لیا؟ ۞ کب کٹے گی؟ ۞ قصّاب وَقت پر آیا یا نہیں؟ ۞ قصّاب چُھری پھیر کر چلا گیا پھر بڑی دیر سے آیا ۞ ہاں یار! قَصّاب لوگ لٹکا دیتے ہیں ۞ فُلاں کی گائے قَصّاب کے ہاتھ سے چُھوٹ کر بھاگ کھڑی ہوئی، بڑا مزا آیا! ۞ ہاں یار! قَصّاب اَناڑی تھا! (اِس جملے میں غیبت، تہمت، دل آزاری، بدگمانی اور بداَلقابی وغیرہ گناہوں کی بدبو ہے البتّہ اگر واقِعی وہ قصّاب اَناڑی ہو اور جس کو بتایا اس کو اُس سے بچانا مقصود ہو تو اِس جملے میں حَرَج نہیں) ۞ آپ کا بکرا کتنے دانت کا ہے؟ ۞ کتنے میں ملا؟ ۞ اوہو! بڑا مہنگا ملا ۞ چلتا بھی ہے یا نہیں؟ ۞ کتنی کٹائی لگی؟ وغیرہ وغیرہ۔

''جھوٹ ہلاکت خیز ہے'' کے چودہ حُرُوف کی نسبت سے جھوٹ پر مجبور کرنے والے سُوالات کی 14 مثالیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بعض اوقات لوگ ایسے سُوالات کر دیتے ہیں کہ جواب دینے میں بے احتیاطی اور مُرُوَّت کی وجہ سے آدمی کے منہ سے **جھوٹ** نکل سکتا ہے اگرچِہ سُوال کرنے والا گنہگار نہیں تاہم مسلمانوں کو گناہوں سے بچانے کیلئے بلاضَرورت اِس طرح کے سُوالات سے اجتناب (یعنی پرہیز) کرنا مناسِب ہے۔ سُوالات کی 14 مثالیں

حاضِر ہیں: ۞ ہمارا گھر ڈھونڈنے میں کوئی پریشانی تو نہیں ہوئی؟ ۞ ہمارے گھر کا کھانا پسند آیا؟ ۞ میرے ہاتھ کی چائے کیسی تھی؟ ۞ ہمارا گھر آپ کو اچھا لگا؟ ۞ میرے لئے دُعا کرتے ہیں یا نہیں؟ ۞ میں نے ابھی جو بیان کیا آپ کو کیسا لگا؟ ۞ میں نے جو نعت شریف پڑھی تھی اس میں آپ کو میری آواز کیسی لگی؟ ۞ میری بات آپ کو بُری تو نہیں لگی؟ ۞ میرے آنے سے آپ کو تکلیف تو نہیں ہوئی؟ ۞ میری وجہ سے آپ کو بوریت تو نہیں ہو رہی؟ ۞ میں آ کر آپ کی باتوں میں کہیں مُخِل تو نہیں ہو گیا؟ ۞ آپ مجھ سے ناراض تو نہیں؟ ۞ آپ مجھ سے خوش ہیں نا؟ ۞ میرے بارے میں آپ کا دل تو صاف ہے نا؟ وغیرہ۔

سب سے خطرناک ابوالفُضُول

بعض لوگ تو بڑے ہی عجیب ہوتے ہیں، بات بات پر خوامخواہ اس طرح تائید طلب کرتے ہیں: ۞ ہاں بھئی کیا سمجھے؟ ۞ میری بات کا مطلب سمجھ گئے نا؟ البتّہ ضرورتاً شاگردوں یا ماتحتوں سے استاذ یا بزرگوں وغیرہ کا پوچھنا کبھی مُفید بھی ہوتا ہے تاکہ کسی کو سمجھ میں نہ آیا ہو تو سمجھایا جا سکے۔ ایسے موقع پر سمجھ میں نہ آنے کی صورت میں سامنے والے کو چاہئے کہ **جھوٹ موٹ** ہاں میں ہاں نہ ملائے ۞ کیوں بھئی! ٹھیک ہے نا؟'' ۞ ''میں غَلَط تو نہیں کہہ رہا!؟' ۞ ''کیا خیال ہے آپ کا؟'' اب بات لاکھ نا قابلِ قَبول ہو یا **غیبت** پر مشتمل ہو مگر بسا اوقات مُرُوَّت میں ہاں میں ہاں ملا کر بارہا **جھوٹ** اور **غیبت** کی تائید کے گناہ کرنے پڑتے ہیں! ایسے ابوالفُضُول اور باتونی لوگوں کی اصلاح کی ہمّت نہ پڑتی ہو تو پھر ان سے کوسوں دور رہنے ہی میں عافیّت ہے کہ ان کی **غیبتوں** اور **تہمتوں** وغیرہ گناہوں بھری باتوں میں بھی ہاں میں ہاں ملانا کہیں جہنَّم میں نہ پہنچا دے! یہاں تک کہ اس طرح کے بکواسی لوگ کبھی تو گمراہی کی باتیں بلکہ **مَعَاذَاللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **کفریات بک کر بھی حسبِ عادت تائید حاصل کرنے کیلئے: ''کیوں جی ٹھیک کہہ رہا ہوں نا؟'' کہہ کر سامنے والے سے ہاں کہلوا کر بعض اوقات اُس کا بھی ایمان برباد کروا دیتے ہیں۔ کیوں کہ ہوش وحواس کے ساتھ کفر کی تائید بھی کفر**

ہے۔اَلعِیاذُ بِاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

اے کاش! ضرورت کے سوا کچھ بھی نہ بولوں
اللہ عزوجل زَباں کا ہو عطا قُفلِ مدینہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد
تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُاللّٰہ
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

فون پر کی جانے والی فُضول باتوں کی 5 مثالیں

۞ کیا کررہے ہو؟ ۞ کہاں ہو؟ ۞ گاڑی میں فون آیا تو سامنے سے سُوال ہوگا اس وقت آپ کے پاس کون کون ہے؟ ۞ کدھر سے گزر رہے ہو؟ ۞ کہاں تک پہنچے؟ وغیرہ۔ہاں جو جو سُوال ضَرورتاً کیا جائے وہ فُضُول نہیں کہلائے گا مگر بعض سُوالات آدمی کو شرمندہ کرکے **جھوٹ** پر مجبور کرسکتے ہیں مَثَلاً ہوسکتا ہے کہ پہلے تین سُوالات کا جواب وہ دُرُست نہ دے پائے کیوں کہ وہ نہیں چاہتا کہ کسی کو پتا چلے کہ کیا کررہا ہے یا کہاں ہے یا اُس کے پاس کون کون ہے۔بس کام کی بات وہ بھی حسبِ ضَرورت کرنے ہی میں دونوں جہانوں کی عافیّت ہے۔

''غیبت نقصان دہ ہے'' کے تیرہ حُرُوف کی نسبت سے فون کرنے کے حوالے سے غیبت کی 13 مثالیں

فون،.S.M.S-،انٹرنیٹ پر چیٹنگ اور برقی ڈاک (یعنی E-MAIL) کے ذَرِیعوں سے بھی **غیبتوں**، بدگمانیوں اور تہمتوں کا سلسلہ ہوسکتا ہے۔آپ نے کسی کو چند بار بلکہ 100 بار بھی فون یا sms یا ای میل کیا ہو اور جواب نہ ملا ہو تب بھی اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ **حُسنِ ظن** سے کام لیکر عمدہ عبادت کا ثواب کما لیا کریں جیسا کہ سلطانِ دو جہان

صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ یعنی حُسنِ ظن عمدہ عبادت سے ہے۔(سُنَنِ ابوداؤد ج ۴ ص ۳۸۷ حدیث ۴۹۹۳) چُنانچِہ **حُسنِ ظن** قائم کیجئے کہ جواب نہ دینے میں اُس کی کوئی نہ کوئی مجبوری ہوگی نیز اِس مسئلے پر بھی نظر رکھئے کہ بِالفرض کسی نے جان بوجھ کر بھی فون وُصول نہیں کیا یا آپ کے sms یا ای میل کا جواب نہیں **دیا** تو شرعاً اس کا گنہگار ہونا ضروری نہیں، ورنہ تو جس جس کے پاس فون ہوگا وہ بار بار گنہگار ہوتا رہے گا، خود آپ بھی تو ہر کسی کا ہر ہر فون وُصول نہیں فرماتے ہوں گے۔ مگر افسوس! فون کا جواب نہ ملنے پر شیطان بعض لوگوں کو بَسا اوقات سب کچھ بُھلا کر غصّے سے باؤلا بنا دیتا ہے، لٰہذا ٹھنڈے دماغ سے کام لیجئے، اگر آپ غصّے میں بے صبرے ہو گئے تو اِس طرح کے **غیبتوں**، تہمتوں اور بدگمانیوں سے بھرپور گناہوں بھرے جملے مُنہ سے نکل سکتے ہیں: ❁ وہ بڑا بے درد ہے ❁ سُست آدمی ہے ❁ پتا نہیں میرا فون کیوں نہیں اُٹھاتا ❁ مجھ پر خار کھاتا ہے ❁ اِتنی بار فون کئے مگر جان بوجھ کر وُصول (ATTEND) نہیں کئے ❁ اپنے آپ کو کچھ سمجھتا ہے ❁ میں نے اس کے ساتھ فُلاں فُلاں احسانات کئے ہیں مگر یہ احسان فراموش ہے ❁ مَطلبی شخص ہے ❁ بے وفا ہے ❁ وائڑا (یعنی ٹیڑھا) ہے ❁ کسی کی مجبوری کا اس کو احساس ہی نہیں ❁ میرا فون دانستہ مصروف (Busy) کر دیتا ہے (حالانکہ نظام (System) کی مصروفیت یا خرابی کی بناء پر بھی ایسا ہوسکتا ہے) ❁ (صبح کے وقت فون وصول نہ ہونے پر) ابھی تک نہیں اُٹھا، آخر کتنا سوئے گا۔ وغیرہ۔

فون وصول کر کے ثواب کمائیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بے شک ہر کسی کا فون وُصول کرنا واجب نہ سہی، مگر مسلمان کی دلجوئی اور اُسے **غیبتوں**، تہمتوں اور بدگمانیوں وغیرہ گناہوں سے بچانے کی اچّھی اچّھی نیتوں کے ساتھ ہاتھوں ہاتھ فون وُصول کر لیجئے اور SMS کا جواب دے دیجئے، یہ بھی ہوسکتا ہے کہ فون کرنے والے کو کوئی ایمرجنسی درپیش ہو، آپ اگر سخت مجبوری کی وجہ سے اُس وَقت فون وُصول نہ کر سکے تو بعد میں خود اُسے فون کر لیجئے اور اس کا دل خوش کر کے ثوابِ آخرت کے حقدار بنئے۔ مسلمان کا دل خوش کرنے کے ثواب کی

بھی کیا بات ہے! چُنانچِہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 743 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''جنّت میں لے جانے والے اعمال'' صَفْحہ 534 پر ہے: حضرتِ سیِّدُ نا ابن عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک فرائض کی ادائیگی کے بعد سب سے افضل عمل مسلمان کے دل میں خوشی داخل کرنا ہے۔

(اَلْمُعْجَمُ الْکبِیر لِلطّبَرانی ج ۱۱ ص ۵۹ حدیث ۱۱۰۷۹)

''غیبت سے نفرت پھیلتی ہے'' کے سترہ حُرُوف کی نسبت سے کسی کا فون آنے کی صورت میں غیبت کی 17 مثالیں

۞ یار اِس کا فون کہاں آ گیا اب ۞ یہ لمبی کریگا ۞ جلدی جان نہیں چھوڑے گا ۞ بہت چِکنی کرتا ہے ۞ میں تو اس کا فون وصول (ATTEND) نہیں کرتا کیوں کہ خوامخواہ اِدھر اُدھر کی باتیں کر کے وقت خراب کرتا ہے ۞ اچھا اُس چکنے گھڑے کا فون آیا تھا ۞ یار وہ تو ''مِس کال'' ہی دیتا ہے ۞ کنجوس ہے اس کو تو مجھے ہی فون کرنا پڑتا ہے ۞ ایک تو ''مِس کال'' دیتا ہے اور جلدی رپلائی نہ دوں تو اوپر سے مجھ پر بگڑتا ہے ۞ جب میں فون کروں تو خوب لمبی کرتا ہے اگر خود ۞ اِس نے فون کیا ہو تو پیسے بچانے کے چکّر میں فوراً بات ختم کر دیتا ہے ۞ اس کا فون تو بس کام کے دَوران ہی آ ٹپکتا ہے ۞ فارغ آدَمی ہے ۞ دوسروں کی غیبت کرتا ہے ۞ اسے نمبر دے کر پھنس گیا ۞ اب کان کھائے گا ۞ سب کو اپنی طرح فالتو سمجھتا ہے۔

''غیبت آفت ہے'' کے نو حُرُوف کی نسبت سے کسی کا فون نہ آنے کی صورت میں غیبت کی 9 مثالیں

۞ جب اپنا مطلب تھا تو وقت بے وقت فون کرتا تھا ۞ مطلب نکل گیا تو پلٹ کر حال تک نہیں پوچھا ۞ (بیٹے

کیلئے ماں کہے) جب بیوی گھر میں تھی تو روز فون کرتا تھا اب ہمیں گھاس بھی نہیں ڈالتا ۞ اسے اتنی توفیق کہاں کہ فون کرے ، جب بھی کیا ہے میں نے ہی کیا ہے ۞ (ماں کہے) سسرال میں اگر دو دن فون نہ کرے تو بے چین ہو جاتا ہے ۞ اور اپنے گھر مہینوں گزر جائیں کوئی فکر ہی نہیں ہوتی ۞ (ماں باپ کہیں) دوسروں کو فون کرنے کے لئے اس کے پاس وقت بھی ہے اور پیسے بھی، ہمارے لئے اس کے پاس ٹائم ہی نہیں ۞ شادی کے بعد ہمیں بالکل ہی بھول گیا ہے ۞ جان بوجھ کر فون نہیں کرتا۔

''زبان سنبھالو!'' کے گیارہ حُرُوف کی نسبت سے کسی کو فون کرتے دیکھ کر کی جانے والی غیبتوں کی 11 مثالیں

۞ پیکج کروایا ہوگا ورنہ اس کنجوس مکھی چوس کے پاس اتنا دل کہاں کہ رقم خرچ کرے ۞ اس نے فون پر ضَرور میری چُغلیاں کی ہوں گی ۞ (ساس کہے) اپنے میکے والوں سے ہماری بُرائیاں کر رہی ہوگی ۞ میرے خلاف میرے بیٹے کے کان بھر رہی ہوگی ۞ (بہو کہے) اپنے بیٹے کو میرے خلاف بھڑکا رہی ہوگی ۞ (ملازمین کہیں) سیٹھ صاحِب رِشوت کا رَیٹ فائنل کر رہے ہوں گے ۞ (افسر کہے) اوپر میری شکایت لگا رہا ہوگا ۞ مخالف گروپ کو ہمارے راز بتا رہا ہوگا ۞ بڑا پھول رہا ہے کہ میری فُلاں افسر/سیٹھ/M.N.A. / M.P.A./ صوبائی وزیر/ وفاقی وزیر سے بات ہو رہی ہے ۞ خوامخواہ ہر وقت فون پر لگا رہتا ہے ۞ دیکھو تو کیسے چیخ چیخ کر بات کر رہا ہے۔

''غیبت سے بچیے'' کے دس حُرُوف کی نسبت سے SMS کے حوالے سے کی جانے والی غیبتوں کی 10 مثالیں

۞ اِس بُدّھو کو sms لکھنا ہی نہیں آتا ۞ اس کا کوئی دھندا ہی نہیں، جب دیکھو sms ہی لکھتا رہتا ہے حتّٰی کہ چلتے چلتے بھی sms لکھنے سے نہیں رکتا ۞ بہت کنجوس ہے صرف sms سے ہی کام چلاتا ہے ۞ بور sms بھیجتا ہے

۞ اسے تو رومن لکھنی ہی نہیں آتی اس لئے اردو میں لکھتا ہے ۞ انگلش میں sms لکھتے وقت بہت غلطیاں کرتا ہے ۞ کسی کا sms چُرا کے اپنے نام سے بھیجتا ہے ۞ فُلاں SMS کر کر کے مجھے تنگ کرتا رہتا ہے ۞ سلام تک نہیں لکھتا ۞ بے ہودہ sms کرتا ہے۔

CHATTING کے حوالے سے کی جانے والی غیبتوں کی 3 مثالیں:

۞ چیٹنگ کے علاوہ اس کا کوئی کام ہی نہیں ہوتا ۞ چیٹنگ کے دوران بہت جھوٹ بولتا ہے ۞ ہمیں تو چیٹنگ سے منع کرتا ہے اور خود باز نہیں آتا۔

INTERNET کے حوالے سے کی جانے والی غیبتوں کی 5 مثالیں:

۞ یہ نیٹ کے ذَرِیعے دوسروں کے کمپیوٹر میں گھس کر ان کا مواد چوری کرتا ہے ۞ اس نے اپنا کنکشن کہاں لیا ہو گا! چوری کا استعمال کر رہا ہو گا ۞ نہ جانے کیا کیا دیکھتا ہے ۞ بھائی یہ تو فرصتی ہے، ہر وقت نیٹ پر ہی بیٹھا رہتا ہے ۞ بہت پیسہ ضائع کرتا ہے۔

چوک دَرس کی بہار آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا دیدار

غیبت کرنے سننے کی عادت نکالنے، نمازوں اور سنّتوں پر عمل کی عادت ڈالنے کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابَستہ رہئے، **مَدَنی انعامات** کے مطابِق زندگی کے ایام گزاریئے، سنّتوں کی تربیّت کیلئے **مَدَنی قافلوں** میں **عاشقانِ رسول** کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کیجئے، اور خوب خوب درسِ **فیضانِ سنّت** دیجئے اور سنئے اور اس کی برکتیں لوٹئے، ترغیب کیلئے ایک **مَدَنی بہار** آپ کے گوش گزار کرتا ہوں: باندرہ (بمبئی، ہند) کے ایک اسلامی بھائی نے جو کچھ بتایا اس کا خُلاصہ ہے کہ 2000ء میں علاقے کے اندر ہونے والے **چوک درس** میں ایک دن مجھے شرکت کی سعادت ملی، درس کے بعد مُلاقات کرتے ہوئے ایک اسلامی بھائی نے مجھے **دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع** کی دعوت پیش

کی۔ میں اجتماع میں حاضِر ہوا، وہاں **مبلِّغ دعوتِ اسلامی دُرُود پاک کی فضیلت** بیان فرما رہے تھے اس کا کچھ ایسا اثر ہوا کہ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میں نے روزانہ 313 مرتبہ دُرُود پاک پڑھنے کا معمول بنا لیا۔ چند ہی دِنوں بعد ایک رات جب سویا تو سوئی ہوئی قسمت انگڑائی لیکر جاگ اٹھی، میں نے خواب میں دیکھا کہ کوئی کہہ رہا ہے: فُلاں جگہ پر **سرکارِ مدینہ** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم تشریف فرما ہیں۔ یہ سن کر میں عالَمِ دیوانگی میں زیارت کی نیّت سے دوڑا تو آگے لوگوں کا ایک ہُجُوم تھا، سیدھے ہاتھ کی طرف واقِع ایک گھر سے نور نکل رہا تھا، میں اُس میں داخِل ہو گیا وہاں دیکھا کہ **امیرُ الْمُؤمِنین** حضرتِ مولائے کائنات، **علیُّ المُرتَضٰی** شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم تشریف فرما ہیں، میں نے ان سے عرض کی: **سرکارِ دو جہاں** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کہاں تشریف فرما ہیں؟ آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے مجھے اندر جانے کا اشارہ فرمایا، میں مزید اندر کی طرف گیا، **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **رسولوں کے سردار، مدینے کے تاجدار، ہم غریبوں کے غم گُسار، شفیعِ روزِ شمار، جنابِ احمدِ مختار** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم **ایک بلند جگہ جلوہ افروز تھے**۔ میں نے سلام عرض کیا، جنابِ **رسالت مآب** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے جواب ارشاد فرمایا اور مجھ سے مصافَحہ کیا، آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا چہرہ مبارک **گلاب کے پھول** کی طرح کِھلا ہوا تھا اور آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے چہرۂ انور سے جو **نور** نکل رہا تھا وہ پورے گھر کو روشن کر رہا تھا۔ **سُبْحٰنَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اُس وَقت سے میں **دعوتِ اسلامی** سے وابستہ ہوں اور اس کے **مَدَنی ماحول** کی بَرَکتیں لوٹ رہا ہوں۔

ایسی قسمت کُھلے، دیکھنے کو ملے جلوۂ مصطَفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم، قافِلے میں چلو
شوق حج کا ہے گر، اور آقا کا در تم کو ہے دیکھنا، قافِلے میں چلو صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم
سبز گنبد کا نور، دیکھنے کا سُرور پاؤ گے آؤ نا، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دعوتِ اسلامی دُرود وسلام کے جام پلاتی ہے

سبحٰنَ اللّٰہ! سبحٰنَ اللّٰہ! سبحٰنَ اللّٰہ! کیسے خوش بخت اسلامی بھائی ہیں کہ آتے ہی رحمتوں سے جھولی بھر گئی۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **دعوتِ اسلامی** عاشقانِ رسول کی سنّتوں بھری تحریک ہے اور بھر بھر کر **دُرُودوسلام** کے جام پلا رہی ہے اور آ آ کر پیاسے سیراب ہو رہے ہیں اور مقدَّر والے **جلوۂ مصطفٰے** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم سے **فیضیاب** ہو رہے ہیں ؎

کوئی آیا پا کے چلا گیا کوئی عمر بھر بھی نہ پاسکا
مِرے مولیٰ تجھ سے گِلہ نہیں یہ تو اپنا اپنا نصیب ہے

نورِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی جلوہ سامانیاں

خواب دیکھنے والے نے چہرۂ انور کے نور سے گھر روشن دیکھا، **سبحٰنَ اللّٰہ!** کیوں نہ ہو کہ ربِّ غفور عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے میرے حُضور، ''سراپا نور'' ہیں جیسا کہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کا مطبوعہ 48 صَفحات پر مشتمل رسالہ، ''**سیاہ فام غلام**'' صَفحہ 8 اور 9 پر ہے: ''**شِفاء شریف**'' میں ہے: **جب رحمتِ عالم**، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم **مُسکراتے تھے تو دَرودِیوار روشن ہو جاتے۔** (اَلشِّفا ص ٦١) **اُمُّ الْمُؤمِنِین** حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رِوایَت فرماتی ہیں: میں سَحَری کے وقت گھر میں کپڑے سی رہی تھی کہ اچانک **سُوئی** ہاتھ سے گر گئی اور ساتھ ہی چَراغ بھی بُجھ گیا، اِتنے میں **مدینے کے تاجدار**، مَنبعِ انوار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم گھر میں داخل ہوئے اور سارا گھر مدینے کے تاجور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے چہرۂ انور کے نور سے **روشن** ومنوَّر ہو گیا اور **گمشدہ سُوئی** مل گئی۔ **(اَلْقَوْلُ الْبَدِیع ص ۳۰۲)** بلکہ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم تو **قاسِم نور** ہیں جسے چاہیں **پُرنور** کر دیں چُنانچہ اسی رسالے **سیاہ فام غلام** صَفحہ 6 پر ہے: حضرتِ سیِّدُنا اُسَید بن اَبی اُناس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: **مدینے کے تاجدار**، شَہَنشاہِ عالی **وقار** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے **ایک بار** میرے چِہرے اور سینے پر اپنا دستِ پُر انوار پھیر دیا، اس کی بَرَکت یہ ظاہر ہوئی کہ

میں جب بھی کسی اندھیرے گھر میں داخل ہوتا وہ گھر روشن ہو جاتا۔

(الخَصائِصُ الکُبریٰ لِلسُّیُوطی ج ۲ ص ۱۴۲، تاریخ دمشق لابن عساکِر ج ۲۰ ص ۲۱)

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
مرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

''غیبت گناہِ کبیرہ اور مُردہ بھائی کا گوشت کھانے کے برابر ہے، غیبت کرنے والا توبہ کرلے تب بھی سب سے آخِر میں جنّت میں جائے گا'' کے بانوے حُرُوف کی نسبت سے دوستوں میں کی جانے والی غیبتوں کی 92 مثالیں

✿ لمبی کرتا ہے۔ ✿ چکنی کرتا ہے ✿ چکنا گھڑا ✿ لِپلِپیا ✿ منہ پھٹ ✿ باتونی ✿ بڑ بولا ✿ بڑ بڑیا ✿ بکواسی، ✿ فضول گو ہے ✿ یہ آتا ہے تو مجھے تو بڑی کوفت ہوتی ہے ✿ بور کرتا ہے ✿ آتا ہے تو پھر جان نہیں چھوڑتا ✿ دماغ کھا جاتا ہے ✿ مَغز کی ''دَہی'' ہے ✿ اس کا تو کُتّا، یا ✿ لوہے کا بھیجا ہے ✿ اپنے آپ کو کچھ سمجھتا ہے ✿ خود کو بڑا ہوشیار سمجھتا ہے ✿ بَہُت سیانا بنتا ہے ✿ شو بازی کرتا ہے ✿ ڈیڑھ ہوشیار ہے ✿ مجھے بیوُقوف، یا ✿ اُلّو بنا رہا تھا ✿ لے! میرے کو بالکل ماما سمجھ رکھا ہے! ✿ خوامخواہ کا رعب جھاڑتا ہے ✿ کسی کو خاطر میں ہی نہیں لاتا ✿ شوباز ✿ بول بچّنی ✿ چالباز ✿ ڈھونگی ہے ✿ بداَخلاق ✿ بدتمیز ✿ بدزَبان ✿ تُند مزاج ✿ الٹی کھوپڑی کا ✿ بے مُروَّت ✿ بے شرم ✿ بے حیا ✿ ڈَھور ہے ✿ اِس کا منہ ہر وقت چڑھا، یا ✿ سُوجا، یا ✿ پھولا ہوا رہتا ہے ✿ مَریل ٹٹُّو ✿ مُردار ✿ ڈرپوک ✿ بُزدل ہے ✿ اس میں دم کہاں ہے! ✿ جھگڑالو ✿ لڑاکو ✿ فِتنہ ✿ فتنے کی جڑ ✿ پھڈّے باز ہے ✿ ''گند'' کرتا ہے ✿ کھاؤ (کھا۔ اُؤ) ✿ پیٹو ✿ کھاتا بَہُت ہے ✿ مال کھاؤُ ✿ پیٹ بھرُو ✿ مُفت

خورا ✿ نکٹا ہے ✿ بالکل اندھی چلا رکھی ہے ✿ شیخی بگھارتا ✿ خالی باتیں بناتا ✿ افواہیں اُڑاتا ✿ بڑی بڑی باتیں کرتا ✿ پھینکو ✿ **گپّی** ✿ ڈینگیا ہے ✿ پھینکتا ✿ ٹھوکتا ✿ چھوڑتا ✿ ہانکتا ✿ ''ہوائی فائر'' کرتا ہے ✿ آنٹیاں مارتا ✿ چکّر دیتا ✿ گول گول باتیں کرتا ہے ✿ نیّت خراب ہے، یا ✿ آدمی صحیح نہیں ✿ بہانے باز ✿ حیلے باز ✿ آنٹی باز[1] ✿ جھوٹا ✿ 420 ✿ فراڈی ✿ **نمبری** ✿ ٹھگ، یا ✿ چیٹر ہے ✿ خار باز ✿ میری ترقّی دیکھ نہیں سکتا ✿ مجھ پر خار کھاتا ہے ✿ اِس کی جب سُوئی اَٹکتی ہے تو پھر اس کو کوئی نہیں سمجھا سکتا۔

''اپنے سر پر وَبال نہ لیجئے'' کے انیس حُرُوف کی نسبت سے مصنِّف کے بارے میں کی جانے والی غیبتوں کی 19 مثالیں

کتابوں کے مُصنِّفین کی خامیاں اور کمزوریاں صحیح مقصد کے تحت بیان کرنا جائز ہے، البتّہ خوامخواہ بُرائی کرنا **غیبت** ہے یہاں متوقع **غیبتوں** اور تہمتوں کی 19 مثالیں بیان کی جاتی ہیں: ✿ اِنشاء پردازی کے فن میں کورا ہے ✿ اس کی تحریر بوریت کُن ہوتی ہے ✿ ذرا سی تعریف ہونے پر پھول گیا ہے ✿ خود کو تحریر کے فن کا امام سمجھتا ہے ✿ اردو کی چند کتابیں پڑھ کے مصنِّف بن بیٹھا ہے ✿ کسی کا مواد چوری کر کے اپنے نام سے منسوب کر لیا ہے ✿ دوسروں کی کتاب کا چربہ اُتار لیتا ہے ✿ اسے کتاب پر اپنا نام اَلقابات کے ساتھ لگوانے کا بڑا شوق ہے ✿ اس کی تحریر جاندار نہیں ✿ اس نے کتاب میں موضوع سے ہٹ کر مواد بہت ڈال دیا ہے ✿ اردو جُملے دُرست نہیں ✿ جملوں میں رَبط نہیں ✿ اسے اردو ادب کی الف ب نہیں آتی ✿ اس موضوع پہ لکھنے کی کیا ضرورت تھی ✿ اس کا اپنا ایک بھی جملہ نہیں ہوتا ✿ کام کسی سے

مدینہ

[1] کسی کی ٹانگ میں اپنی ٹانگ اڑا کر گرا دینے کو ''آنٹی دینا'' کہتے ہیں مگر ہمارے یہاں یہ لفظ بطورِ مُحاورہ بھی استعمال ہوتا ہے، یعنی جو اُلٹی سیدھی دلیلیں دیکر سامنے والے کو بے بس کر دے یا اُلجھن میں ڈال دے اُس کو ''آنٹی باز'' بولتے ہیں چونکہ یہ لفظ شریف آدمی کیلئے نہیں بولا جاتا اور جس کے لئے بولا جائے معنیٰ سمجھنے کی صورت میں اس کو ناگوار معلوم ہوتا ہے اِس لئے اِس کو غیبت کی مثالوں میں شامل کیا ہے۔

کروا کر اپنے نام سے چھاپ دیتا ہے ❁ اتنی رڈّی کتاب، اس سے اچّھا تھا کہ نہ ہی لکھتا ❁ اس سے اچّھا تو میں خُود لکھ سکتا ہوں ❁ آتا جاتا کچھ ہے نہیں کتابیں لکھنے بیٹھ گیا ہے۔

ویب سائٹس کے مُتَعلّق متوقع 5 غیبتیں

عُموماً سائٹس اداروں کی ہوتی ہیں یا افراد کی ہوں تو اکثر و بیشتر سائٹ کا مالک مُعَیَّن ومعلوم آدمی نہیں ہوتا لہٰذا غیبت جبھی ہوگی جبکہ مُعَیَّن ومعلوم فرد یا افراد کی کیجائے۔ ہاں اگر معلوم ہے کہ یہ وَیب سائٹ فُلاں مسلمان کی ہے اور بِلا اجازت شرعی بُرائی بیان کی نیز جس کے سامنے بُرائی بیان کی وہ بھی سمجھ رہا ہے کہ فُلاں کی بُرائی ہو رہی ہے تو اب گناہ بھری غیبت ہے۔ اِس قاعِدے کو پیش نظر رکھتے ہوئے ویب سائٹس کے مُتَعَلِّق **غیبت** کی 5 مثالیں مُلاحَظہ فرمائیے: ❁ فُلاں نے کیا بے کار ویب سائٹ بنائی ہے ❁ بَہُت دیر سے کھلتی ہے ❁ کلر اور ڈیزائننگ اچھی نہیں کی ❁ لوگو (LOGO) چُرا کر اپنا بنا لیا ہے ❁ ''فری ہوسٹنگ'' پر بناتا ہے کنجوس ہے، اپنے پیسے خرچ نہیں کرتا۔

''غیبت سے بچ'' کے آٹھ حُرُوف کی نسبت سے اِستنجاء خانے کی لائن میں غیبت کی 8 مثالیں

سفرِ مدینہ کے دوران حَرَمینِ طیّبین و مِنٰی شریف وغیرہ میں نیز مدارس و مساجِد کے اِستنجا خانوں پر بھیڑ کے موقع پر صبر کیجئے، آوازیں لگانے، بار بار دروازہ بجانے اور قِطار میں کھڑے ہوئے لوگوں کے آگے اندر گئے ہوئے شخص کے مُتَعَلِّق زَبان چلانے کی صورت میں دل آزاری اور **غیبت** وغیرہ سے بچنا مشکل ہو جائے گا، ایسے موقع پر کی جانے والی **غیبت کی 8 مثالیں** مُلاحَظہ ہوں: ❁ اندر جا کر بیٹھ گیا ہے ❁ پائے چڑھائے ہیں ❁ اِس کو دوسروں کا خیال رکھنا چاہئے ❁ ارے! یہ کہاں اندر چلا گیا، یار! اِس کو تو بڑی دیر لگتی ہے ❁ وہ جلدی نہیں نکلتا ❁ پتا نہیں اندر جا کر کیا کرتا ہے! ❁ اندر سو تو نہیں گیا ❁ گند کر کے چلا جاتا ہے ٹھیک سے پانی بھی نہیں بہاتا۔

”غیبتیں کرنے والا تانبے کے ناخنوں سے چہرے اور سینے کو بار بار چھیل رہا تھا“

کے اٹھاون حُرُوف کی نسبت سے جِسمانیَّت میں غیبت کی 58 مثالیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بِلا مَصلَحتِ شَرعی کسی کے جسم کا عیب بیان کرنا بھی **غیبت** ہے۔ لہٰذا کسی ”کمزور“ کو بھی کمزور کہتے ہوئے کہنے کی مَصلَحت پر غور کر لینا ضَروری ہے کہ اِس کو ”کمزور“ کیوں کہہ رہا ہے! اگر بطورِ بُرائی کہہ رہا ہے تو یہ **غیبت** ہے۔ جسمانیَّت کے **مُتَعَلِّق غیبت کی مزید 58 مثالیں** مُلاحَظہ ہوں: ❁ مَریل گھوڑا ہے ❁ اتنا پتلا ہے کہ پھونک مارو تو اُڑ جائے ❁ موٹا ہے ❁ **پیٹ نکلا ہوا ہے** ❁ بے ڈَول جسم والا ہے ❁ لمبا ❁ **لمبو** ❁ اُونٹ ❁ ٹاور ❁ بانس ہے ❁ ناٹا ❁ ٹِھنگو ❁ ٹِھگنا ہے ❁ بھینگا ❁ چُندھا ❁ **کانا** ❁ اندھا ہے ❁ کوڑھی ❁ چیچک کے داغ والا ہے ❁ لُولا ❁ **لنگڑا** ❁ کُبڑا ہے ❁ عورتوں جیسی چال ہے ❁ **مُخَنَّث** ❁ ہیجڑا ❁ نامرد ہے ❁ بُھورا ❁ **کالا** ❁ کلوا جلوا ہے ❁ اِس کی ناک چِپٹی ہے ❁ تو تلا ❁ ہکلا ❁ ناک میں سے بولتا ہے ❁ بدصورت ہے ❁ بوڑھا کُھوسٹ ہے ❁ قبر میں پاؤں لٹک گئے ہیں ❁ گنجا ❁ **ایئر پورٹ** ہے ❁ **دَنتُو** ❁ دَنتا ❁ دَنتیلا ہے ❁ اس کے منہ سے یا بدن سے یا کپڑوں سے پسینے کی بد بو آتی ہے ❁ بہرا ہے ❁ ریلوے کا پُرانا انجن (یعنی بَہُت کالا) ہے ❁ اس میں کوئی نقص ہے جبھی تو اب تک کوئی بچہ پیدا نہیں ہوا ❁ موٹی بھینس ہے ❁ لمبی ناک ❁ لمبے منہ والا ہے ❁ اس کے ناخنوں میں میل بھری ہوئی تھی ❁ اس کے کانوں سے میل کی بُو آ رہی تھی ❁ وہ کٹی ناک والا! ❁ اس کے دانت ڈریکولا جیسے ہیں ❁ پان گُٹکا کھا کھا کر دانت خراب کر دیئے ہیں ❁ اتنی زور سے ہنستا ہے کہ ڈرا دیتا ہے ❁ جب دیکھو اس کا منہ پاگلوں کی طرح کُھلا ہی رہتا ہے ❁ اس کے ہاتھ پاؤں پر بَہُت میل جما ہوا تھا ❁ کھا کھا کر موٹا ہو گیا ہے ❁ سوتے میں اتنے زور سے خرّاٹے لیتا ہے کہ کسی کو سونے نہیں دیتا۔

''غیبت سُود سے بھی بڑا جُرم ہے'' کے بیس حُرُوف کی نسبت سے عبادات کے بارے میں غیبت کی 20 مثالیں

❁ فجر میں کہاں اُٹھتا ہے! ❁ نَماز جلدی جلدی پڑھتا ہے ❁ اُس سے حروف کی اصل مَخارِج سے ادائیگی نہیں ہوتی! ❁ **بے نَمازی ہے** ❁ رَمَضان کے روزے نہیں رکھتا ❁ زکوٰۃ نہیں دیتا ❁ زکوٰۃ لینے جاؤ تو دھکّے کھلاتا ہے ❁ چندہ دینے میں کنجوسی کرتا ہے ❁ نَماز یا روزہ یا زکوٰۃ کے مسائل نہیں جانتا ❁ حج فرض ہو چکا ہے مگر نہیں جاتا کیوں کہ اس کو کاروبار سے فرصت نہیں ❁ لوگوں پر کثرتِ عبادت کا سکّہ جمانے کے لئے تہجُّد پڑھتا ہے ❁ دوسرے اسلامی بھائی ہوں تو ہی اِشراق وچاشت پڑھتا ہے اکیلے میں نہیں پڑھتا ❁ اس کو رَمَضانُ الْمبارَک میں بھی تلاوت کی توفیق نہیں ❁ عصر وعشاء کی سنّتِ غیر مُؤَکَّدہ تو کبھی پڑھتا ہی نہیں ❁ نَماز کے بعد جلدی بھاگنے کی کرتا ہے، فاتحہ ثانی کیلئے رُکتا ہی نہیں ❁ تسبیح ہاتھ میں پکڑ کر خالی ہونٹ ہلاتا رہتا ہے پڑھتا وڑھتا کچھ نہیں ❁ لوگوں کو دکھانے کے لئے تسبیح ہاتھ میں رکھتا ہے ❁ ماتھے پر سجدے کا نشان بنانے کے لئے زمین پر خوب سر رگڑتا ہے ❁ روزہ رکھ کر بھی فلمیں ڈِرامے دیکھتا ہے ❁ بڑا نَمازی بنتا ہے تراویح تک تو جَماعت سے نہیں پڑھتا۔

''غیبت بد بلا ہے'' کے گیارہ حُرُوف کی نسبت سے حافِظِ قراٰن کی غیبتوں کی 11 مثالیں

❁ فُلاں حافِظ پیسوں کی خاطِر تراویح پڑھاتا ہے ❁ حافِظ صاحِب نے سامِع (یعنی تراویح سننے والے حافِظ) سے کوئی ترکیب بنا رکھی ہے اسی لئے تو وہ ان کی غَلَطیاں نہیں نکالتا ❁ اس کی منزِل کچّی ہے (قراٰنِ پاک حفظ کر کے بُھلا دینا گناہ ہے لہٰذا جو کوئی تھوڑا سا بھی بھول جائے وہ بلا اجازتِ شرعی کسی اور کو نہ بتائے کیونکہ گناہ کا اظہار بھی گناہ ہے) ❁ وہ حِفظ کر کے بھول گیا

ہے ❁ تراویح پڑھاتے ہوئے اِس کو کچھ زیادہ ہی مُتَشابِہات (مُ۔تَشا۔بِہات) [1] لگ جاتے ہیں ❁ اِس حافظ کو تراویح میں ''لقمے'' بہت دینے پڑتے ہیں ❁ وہ تو خالی نام کا حافظ ہے ❁ سارا سال قراٰنِ پاک کھول کر نہیں دیکھتا اس لئے منزِل کچّی ہوجاتی ہے، بس رَمَضانُ المبارَک میں وہ بھی مُصَلّٰی سنانے اور پیسے کمانے کیلئے دَور کرتا ہے ❁ اگر کوئی غریب قراٰن خوانی کی دعوت دے تو ہمارے حافِظ جی کے پاس مصروفیت کا عُذر موجود ہوتا ہے ہاں کوئی مالدار ختم شریف پر بُلائے تو وہاں آگے آگے نظر آتے ہیں ❁ وہ حافِظ جی بَہُت شرارتی ہیں کہیں اس لئے تو نہیں جیسا کہ عوامی محاورہ ہے کہ حافظ کی ایک رگ زیادہ ہوتی ہے (یاد رہے! یہ مُحاورہ بالکل غلط ہے) ❁ حافظِ قراٰن ہو کر جھوٹ بولتا ہے۔

''بکثرت غیبت کرنے والے کی دُعا قبول نہیں ہوتی'' کے چونتیس حُرُوف کی نسبت سے سفرِ حج کے بارے میں کی جانے والی 34 غیبتیں

❁ فُلاں ٹریول ایجنسی والے نے مجھے دھوکہ دیا ❁ کارواں والے نے کہا تھا کہ رِہائش حرم شریف کے قریب ہوگی پر یہاں آکر معلوم ہوا کہ صرف بہلاوا تھا ❁ اس نے جن سَہولتوں کے وعدے کئے تھے وہ کہاں ہیں؟ ❁ وطن میں تو ''جی جناب'' سے بات کرتا رہا اور جب وہاں پہنچے تو کارواں والے نے پوچھا تک نہیں ❁ وہ کارواں والا تو بس جی اللہ کے مہمانوں کو لوٹتا ہے ❁ یہ مولوی جو ہر سال حج پر جاتا ہے پوچھو تو سہی اتنی رقم کہاں سے لاتا ہے؟ ❁ ارے بھئی، تم کو کیا خبر! اِس کی پارٹیوں سے بڑی ترکیب ہے انہیں سے حج کے اَخراجات نکلواتا ہوگا ❁ فُلاں جو ہر برس حج کرتا ہے نا، وہ دراصل ''پھیرا'' لگاتا ہے، خرچ بھی نکال لیتا ہے اور بچت بھی ہوجاتی ہے ❁ وہ حاجی تو حج کے مسائل سے بالکل ہی

[1] مُتَشابِہ کی جمع۔ مُتَشابِہ لگنا یعنی ملتی جلتی آیت ہونے کی وجہ سے حافظ صاحب کا کہیں کا کہیں پڑھ جانا۔

کورا ہے ❁ ارے اُس کو دیکھو! اِحرام کتنا غلط باندھا ہے ❁ اُس کو اِحرام دُرُست باندھنا نہیں آتا ❁ میں نے منع کیا پھر بھی وہ طواف میں اِدھر اُدھر دیکھتا تھا ❁ اُس نے سعی کے سات پھیروں کا طریقہ ہی نہیں سمجھا 14 پھیرے لگا ڈالے پھر تھکن سے ہانپ رہا تھا ❁ اُس نے مکّے شریف میں اپنے حج کی ایک غَلَطی بتا کر مجھ سے مسئلہ پوچھا میں نے کہا، آپ پر دَم واجِب ہو گیا تو زور سے ہنس کر کہنے لگا، **اللہ** مُعاف کریگا ❁ وہ یوں تو صِحّت مند ہے مگر بھیڑ کی وجہ سے ڈر کر ایک دن بھی رَمیِ جَمرات (یعنی شیطان کو کنکریاں مارنے) کیلئے نہیں گیا، کسی اور کو کنکریاں مارنے کا وکیل کر دیا، میں نے اِس سے دَم واجِب ہونے نہ ہونے کی صورتیں بیان کیں مگر اس نے سُنی اَن سُنی کر دی کیوں کہ اُس پر دَم واجِب ہو رہا تھا ❁ میں نے آنکھوں سے دیکھا اُس نے حج کی قربانی میں دُنبے کا بہت چھوٹا بچّہ ذَبح کیا، میں نے جب شرعی مسئلہ بتا کر کہا کہ آپ کی یہ قربانی درست نہیں دوسری کرنی ہوگی یہ سنتے ہی وہ آگ بگولہ ہو گیا ❁ وہ حاجی صاحِب جو ہاتھ چُموا رہے ہیں بالکل ہی جاہل ہیں، اِن کو حج کا مسئلہ ایک بھی نہیں آتا ❁ وہ حاجی صاحِب پکّے ریا کار ہیں، دیکھو گھر کیسا سجایا ہوا ہے اور حج مبارک کا بورڈ بھی چڑھا رکھا ہے (حاجی کا آتے جاتے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ گھر سجانا حج مبارک کا بورڈ لگانا جائز ہے) ❁ وہ حاجی بہت بڑا ریا کار ہے ایک ایک کو پکڑ کر کہہ رہا تھا کہ میرا یہ بارھواں حج ہے (اچھی اچھّی نیّتوں کے ساتھ بلکہ ویسے ہی کوئی اپنے حج کی تعداد بتائے اس کو ہرگز گنہگار نہیں کہا جاسکتا، بلا دلیل اُس کو ریا کار کہنے والا اُتہمت کے اور اگر دلیل ہو تو غیبت کے گناہ میں گرفتار و عذابِ نار کا حقدار ہے) ❁ وہ مسجِدَینِ کریمین میں ٹِک کر کہاں بیٹھتا تھا ❁ بس بازاروں میں گھومتا رہتا تھا ❁ اُس حاجی نے خوب شاپنگ کی ہے اب جَدّہ شریف کے مَطار پر وزن کیلئے جھگڑے کریگا اور ❁ وطن کے کسٹم آفیسر کو رِشوت دیکر باہر نکلے گا ❁ وطن میں نعتیں سُن کر بَہُت روتا تھا مگر اب مدینہ شریف پہنچ کر اس کی آنکھوں کے کنویں ہی خشک ہو گئے ہیں ❁ ہمارے قافِلے کا وہ حاجی جب دیکھو سویا رہتا ہے ❁ نہ عمرے کرتا ہے ❁ نہ ہی نفلی طواف ❁ میں جب بھی چلنے

کو کہتا ہوں بیماری کا بہانہ کر دیتا ہے ❁ ہاں کھانے کے وقت صحیح ہو جاتا ہے اور سب سے پہلے چوکڑی مار کر دسترخوان پر بیٹھ جاتا ہے ❁ اس موٹے حاجی کو دیکھو مل کرتے ہوئے کیسا لگ رہا ہے ❁ وہ شُرطی (یعنی پولیس والا) جو سامنے کھڑا ہے اس نے کل مجھے خوامخواہ جھاڑ دیا تھا ❁ وہ دونوں حاجی جب دیکھو حرم شریف کے باہر بیٹھ کر باتیں کرتے رہتے ہیں، یہاں آ کر ان کو خوب عبادت کرنی چاہئے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کو ہدایت دے ❁ میں نے تو کہا تھا مگر اس نے حج کی کتاب نہیں پڑھی اب سب کو مسئلے پوچھتا پھرتا ہے ❁ فُلاں حاجی کیسا بدنصیب ہے، اُس نے سُستی کی وجہ سے مسجدِ نبوی میں 40 نمازیں ادا نہیں کیں۔

”سنو! ایک چُپ سو سکھ“ کے تیرہ حُرُوف کی نسبت سے حج سے لوٹنے والے سے فُضُول سُوالات کی 13 مثالیں

یہ 13 فُضُول سُوالات اگرچِہ ناجائز نہیں تاہم پوچھنے سے پہلے ان کی مصلَحت پر غور کر لیجئے، اگر حاجت نہ ہو تو نہ پوچھئے کیوں کہ ان میں بعض سُوالات حاجی کو شرمندہ کرنے والے، بعض تَرَدُّد میں ڈالنے والے اور بعض کے جوابات میں اگر اِحتیاط نہ کی گئی تو جھوٹ کے گناہ میں پھنسانے والے ہیں۔ لہٰذا ”ایک چُپ ہزار سکھ“ ❁ سفر میں کوئی تکلیف تو نہیں ہوئی؟ ❁ بھیڑ تو بَہُت ہو گی! ❁ مہنگائی تو نہیں تھی؟ ❁ مکان صحیح ملا یا نہیں؟ ❁ گھر حَرَم سے دور تھا یا قریب؟ ❁ وہاں موسم کیسا تھا؟ ❁ زِیادہ گرمی تو نہیں تھی؟ ❁ روزانہ کتنے طواف کرتے تھے؟ ❁ کتنے عُمرے کئے؟ ❁ مکّے میں میرے لئے خوب دعائیں مانگی یا نہیں؟ ❁ منیٰ میں آپ کا خیمہ جَمرات سے قریب تھا یا دور؟ ❁ مدینے میں کتنے دن ملے؟ ❁ مدینے میں میرا نام لیکر سلام کہا یا نہیں؟

''غیبت کر کے نیکیاں برباد نہ کریں'' کے پچیس حُرُوف کی نسبت سے نعت خوان کے بارے میں غیبت کے الفاظ کی 25 مثالیں

❁ میراثی ہے ❁ اِس کو نعت پڑھنے کا ڈھنگ نہیں آتا ❁ اِس کی آواز بس ایسی ہی ہے ❁ اس کی آواز بے سُری ہے ❁ پھٹے ہوئے ڈھول جیسی آواز ہے ❁ دوسرے نعت خوانوں کی طرزیں چُراتا ہے ❁ دوسروں کے شعر چُرا کر خود شاعِر بن بیٹھا ہے ❁ **پیسوں کے لئے نعت پڑھتا ہے** ❁ یہ تو **پروفیشنل** نعت خوان ہے ❁ صرف **بڑی پارٹیوں** کی محفلوں میں جاتا ہے ❁ اِس میں اِخلاص نہیں ہے ❁ زیادہ لوگ ہوں یا ❁ ایکو ساؤنڈ ہو جبھی پڑھتا ہے ❁ جب آتا ہے مائیک نہیں چھوڑتا ❁ دوسروں کی باری ہی نہیں آنے دیتا ❁ جان بوجھ کر رونے جیسی آواز نکالتا ہے ❁ آہا! بڑا مہنگا سوٹ پہن رکھا ہے ضرور نعت خوانی کروانے والوں نے لے کر دیا ہوگا ❁ اس کی ادائیں دیکھو! لگتا ہے گانا گا رہا ہے ❁ اسکی آنکھیں نیند سے بھری پڑی ہیں پھر بھی پیسوں کے لالچ میں نعت پڑھنے آگیا ہے ❁ جس شعر پر نوٹیں آنا شروع ہو جائیں بار بار اُسی شعر کو پڑھتا رہتا ہے ❁ بس کسی جگہ محفل کا پتا چل جائے، یہ وہاں پیسوں کے لالچ میں بِن بلائے بھی پہنچ جاتا ہے ❁ رات گئے تک نعتیں پڑھتا ہے، فجر مسجِد میں جماعت سے نہیں پڑھتا ❁ اب اس کے پاس ٹائم کہاں ہوگا اس کے تو سیزن کے دن ہیں، بڑے نوٹ دکھاؤ تو آئے گا ❁ پچھلی بار شاید پیسے کم ملے تھے تبھی اس بار نہیں آیا ❁ اپنا کیسٹ نکلوانے کے لئے کمپنی والوں کی بڑی چاپلوسی کرتا ہے۔

''غیبت سے ہم کو بچا، یا الٰہی'' کے اُنیس حُرُوف کی نسبت سے نعت خوانی / جلسے یا اجتماع میں ہونے والی غیبت کی 19 مثالیں

۞ یہ مبلِّغ (یا مولانا یا نعت خوان) کہاں کھڑا ہو گیا اب تو یہ مائک نہیں چھوڑے گا ۞ اُس کی آواز اچّھی ہے اس لئے قِراءت سن کر لوگ داد دیتے ہیں وَیسے تجوید کی کافی غلطیاں کرتا ہے ۞ اس کے تلفُّظ غَلَط ہوتے ہیں ۞ اِس کو تقریر

کرنی ❁ یا نعت پڑھنی ہی کہاں آتی ہے ❁ چلو! چلو! اب یہ لمبی کریگا ❁ نوٹیں چلتی ہیں تو اِس کی آواز کُھل جاتی ہے ❁ ہمارے شہر میں آنے کیلئے تو اس نے ہوائی جہاز کا رِیٹَرن ٹکٹ مانگا تھا ❁ اس نعت خوان کا مزاج تو آسمان پر رہتا ہے ❁ اِس کو تو بس ایک ہی طرز آتی ہے ❁ یہ تو دوسرے نعت خوانوں کی طرزیں چُراتا ہے ❁ اِس نے بیان کی تیّاری نہیں کی اِدھر اُدھر کی باتیں کر کے وَقت گزار رہا ہے ❁ آیتیں تو پڑھتا نہیں بس قصّے کہانیاں سناتا ہے ❁ اُس مُقرِّر کی آواز اچھی ہے مگر اس کی تقریر میں خاص مَواد نہیں ہوتا ❁ خطاب بڑا جوشیلا تھا مگر دلائل میں دم نہیں تھا ❁ ہمارے خطیب صاحِب اپنے بیان میں سنّت ایک نہیں بتاتے بس لٹھ لیکر بدمذہبوں کے پیچھے پڑے رہتے ہیں ❁ آج خطیب صاحِب کے بیان میں مزا نہیں آیا ❁ وہ مولیٰنا صاحِب جلسے میں دیر سے آنے کے عادی ہیں ❁ فُلاں کی تقریر میں بس جوش ہی جوش ہوتا ہے اپنے پلّے کچھ بھی نہیں پڑتا۔

لااُبالی نوجوان

غیبت کرنے سننے کی عادت نکالنے، نمازوں اور سنّتوں پر عمل کی عادت ڈالنے کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، اپنی زندگی **''مدنی انعامات''** کے سانچے میں ڈھالئے، سنّتوں کی تربیت کیلئے **مَدَنی قافِلوں** میں **عاشقانِ رسول** کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کیجئے، اور ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں اوّل تا آخر شرکت کیجئے۔ سنّتوں بھرے اجتماع کی بَرَکت کا اندازہ اِس **مَدَنی بہار** سے لگایئے جیسا کہ ملتان روڈ (مرکز الاولیاء لاہور) کے ایک اسلامی بھائی نے کچھ اس طرح کی تحریر بھیجی کہ میں **لااُبالی** اور شوخ طبیعت کا مالک تھا، اپنی مستی میں مست، دنیا کی مَحَبَّت کے نشے میں دُھت، گناہوں اور غفلتوں کی وادیوں میں گُم تھا۔ ٹِفن بجا کر بچّوں والے گیت گانے اور قوّالوں کی نقلیں اُتارنے کے مُعامَلے میں خاندان بھر میں مشہور تھا۔ شادی ودیگر تقریبات میں مُزاحِیہ چٹکلے اور فلمی غزلیں سُنانا، گانے گانا، بے ڈھنگے انداز میں ناچ دکھانا اور طرح طرح کے نخروں سے لوگوں کو ہنسانا میرا محبوب مشغلہ تھا، اسکول کا زمانہ تھا، **ایک باعمامہ اسلامی بھائی** اکثر بڑے بھائی جان

سے ملنے آیا کرتے تھے۔ایک دن بھائی جان نے میرا تعارُف کروایا تو اُنہوں نے مجھے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار **سنّتوں بھرے اجتماع** کی دعوت پیش کی۔میں ان کی دعوت پر جُمعرات کو سنّتوں بھرے اِجتماع میں جا پہنچا، مجھے بَہُت اچّھا لگا۔یوں میں نے پابندی سے جانا شروع کر دیا اور دیگر کلاس فیلوز کو بھی دعوت پیش کی جس پر وہ بھی آنے لگے۔**اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میں نے نَمازوں کی پابندی شروع کر دی۔آہِستہ آہِستہ **عِمامہ شریف** بھی سج گیا، جس پر گھر کے بعض افراد نے سختی کے ساتھ مخالفت کی حتّٰی کہ بَسا اَوقات **مَعاذَاللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **عمامہ شریف** کھینچ کر اُتار دیا جاتا۔**درس** دینے سے روکا جاتا، **زُلفیں** رکھیں تو گھر والوں نے زبردستی کٹوا دیں، **داڑھی** ابھی نکلی نہیں تھی مگر سجانے کی نیّت کر لی تھی۔ان تمام آزمائشوں کے باوُجُود **مَدَنی ماحول** کی کَشِش اور **عاشقانِ رسول** کا حُسنِ سلوک مجھے **دعوتِ اسلامی** کے قریب سے قریب تر کرتا چلا گیا۔مکتبۃ المدینہ سے جاری ہونے والے **سنّتوں بھرے بیانات** کی کیسٹیں سُننے سے ڈھارس بندھی اور حوصلہ ملتا چلا گیا۔**اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ آہِستہ آہِستہ گھر میں بھی **مَدَنی ماحول** بن گیا۔وہ گھر والے جو **سنّتوں بھرے اِجتماع** اور **مَدَنی قافِلے میں** سفر کی اجازت نہیں دیتے تھے انہوں نے مجھے **یکمُشت بارہ ماہ** سفر کی اجازت دے دی۔گھر میں **اسلامی بہنوں کا اِجتماع** شروع ہوگیا۔والِد صاحب نے **داڑھی** سجالی۔یہ بیان دیتے وَقت **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کی ایک ''مجلس'' کی تنظیمی طور پر صوبائی سطح پر ذمّہ داری ملی ہوئی ہے۔

گر چہ فنکار ہو ، قافِلے میں چلو گو گلوکار ہو، قافِلے میں چلو
خُلد درکار ہو، قافلے میں چلو فضلِ غفّار عزوجل ہو، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

گناہ کی دس نُحُوستیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! **دعوتِ اسلامی** کا مَدَنی ماحول کس قدر انقِلابی ہے، اس کے سنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کی سعادت اور **مَدَنی قافِلوں** میں سفر کی بَرَکت سے بسا اوقات بڑے سے بڑا بگڑا ہوا شخص بھی راہِ راست پر آجاتا، گناہوں سے پیچھا چُھڑاتا، سنّتیں اپناتا اور اعمالنامے میں خوب نیکیاں بڑھاتا ہے۔ واقعی گناہ چھوڑ ہی دینے چاہئیں، خدا کی قسم! گناہ و معصیت میں نُحُوست ہی نُحُوست ہے، **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے **مکتبۃ المدینہ** کی مطبوعہ 300 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**آنسوؤں کا دریا**'' صَفحہ 48 تا 49 پر ہے: امیرالمؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر بن خطّاب رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس فرمان سے ہرگز دھوکے میں نہ پڑنا:

مَنۡ جَآءَ بِالۡحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشۡرُ اَمۡثَالِهَا ۚ وَمَنۡ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجۡزٰٓى اِلَّا مِثۡلَهَا

ترجمۂ کنز الایمان: جو ایک نیکی لائے تو اس کے لئے اس جیسی دس ہیں اور جو برائی لائے تو اسے بدلا نہ ملے گا مگر اس کے برابر۔

(پ٨ الانعام: ١٦٠)

کیونکہ گناہ اگرچِہ ایک ہی ہو اپنے ساتھ دس بُری خصلتیں لے کر آتا ہے:

﴿1﴾ بندہ گناہ کرکے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو غضب دلاتا ہے اور وہ عَزَّوَجَلَّ اسے پورا کرنے پر قدرت رکھتا ہے ﴿2﴾ وہ (یعنی گناہ کرنے والا) ابلیس ملعون کو خوش کرتا ہے ﴿3﴾ جنّت سے دور ہو جاتا ہے ﴿4﴾ جہنَّم کے قریب آجاتا ہے ﴿5﴾ وہ اپنی سب سے پیاری چیز یعنی اپنی جان کو تکلیف دیتا ہے ﴿6﴾ وہ اپنے باطن کو ناپاک کر بیٹھتا ہے حالانکہ وہ پاک ہوتا ہے ﴿7﴾ اعمال لکھنے والے فِرِشتوں یعنی کِراماً کاتِبین کو ایذاء دیتا ہے ﴿8﴾ وہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو روضہ مبارکہ میں رنجیدہ کر دیتا ہے ﴿9﴾ زمین و آسمان اور تمام مخلوق کو اپنی نافرمانی پر گواہ بنالیتا ہے ﴿10﴾ وہ تمام انسانوں

سے خِیانت اور ربُّ العٰلمین عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کرتا ہے۔

''غیبتیں کرنے والے قیامت میں کُتّے کی شکل میں اُٹھیں گے'' کے چالیس حُرُوف کی نسبت سے نعت خوانوں کے مابین ہونے والی غیبتوں کی 40 مثالیں

''نعت خوانی'' نہایت عمدہ عبادت ہے، سُریلی آواز بے شک ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ کی عنایت ہے مگر اس میں امتحان بہت سخت ہے، جسے اِخلاص مل گیا وُہی کامیاب ہے۔ بعض نعت خوان ماشاءاللہ عَزَّوَجَلَّ زبردست عاشقِ رسول ہوتے ہیں جو کہ بِغیر کسی دُنیوی لالچ کے آنکھیں بند کئے عشقِ رسول میں ڈوب کر نعت شریف پڑھتے ہیں اور سامعین کے دلوں کو تڑپا کر رکھ دیتے ہیں جبکہ بعض لااُبالی چنچل اور انتہائی غیر سنجیدہ ہوتے ہیں، اِس طرح کے نعت خوانوں میں جن بدنصیبوں کا دل خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ سے خالی ہوتا ہے، وہ پیچھے سے ایک دوسرے پر جی بھر کر تنقیدیں کرتے، خوب خوب **غیبتیں** کرتے، آوازوں کی نقلیں اُتار کر ٹھیک ٹھاک مذاق اُڑاتے اور اوپر سے زوردار قہقہے لگاتے ہیں۔ **اللّٰہُ** رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ حقیقی مدنی نعت خوان حضرت سیِّدُنا حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صدقے انہیں بھی عشقِ رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں رونے رُلانے والا مخلص نعت خوان بنائے۔ امین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ ایسے نعت خوانوں کی اصلاح کے جذبے کے تحت ان کے درمیان ہونے والی مُتَوَقَّع **غیبتوں** کی 40 مثالیں عرض کرتا ہوں: ۞ پتا نہیں یہ مولوی مائیک پر کہاں سے آ گیا کہ اتنی لمبی تقریر شروع کر دی ہے! ۞ لوگ اُکتا کر اُٹھ اُٹھ کر جا رہے ہیں مگر یہ ہے کہ مائیک ہی نہیں چھوڑتا ۞ بانیٔ محفل نے لائٹ کا اِنتظام ٹھیک نہیں کروایا ۞ منچ (اسٹیج) پر ڈیکوریشن کم تھی ۞ اس نے نعت خوانوں کو گرمی میں مار دیا ایک پیڈسٹل فین ہی رکھ دِیا ہوتا ۞ یار! یہ ساؤنڈ والا بھی بالکل بیکار ساؤنڈ لایا ہے ۞ کارڈلیس (Cordless) مائیک کی ترکیب بھی ٹھیک نہیں تھی ۞ اُس نعت خوان نے سارا وقت لے لیا ہماری باری ہی نہیں آنے دی مجھے تاخیر سے موقع دِیا ۞ مجھے کم وقت دِیا ۞ یار! یہ نعت خوان مائیک پر نہیں آنا چاہئے تھا، اس نے رُلانے والی نعت پڑھ

کرمحفل کا رُخ ہی بدل ڈالا، لوگ تو جھومانے والی طرز پر نوٹیں لٹایا کرتے ہیں! ۞ یار! اس نعت خوان نے نیا کلام سنا کر بڑی چالاکی سے جیبیں خالی کروالی ہیں ہمارے لئے کچھ نہیں بچا! ۞ ارے! اِس کو مائیک کہاں دے دیا! ایک تو آواز بے سُری ہے اوراوپر سے لمبی کرتا ہے لوگ اٹھ جاتے ہیں، ہم کس کے سامنے نعت پڑھیں گے؟ ۞ اعلیٰ حضرت کا کلام پڑھنا نہیں آتا ۞ پُرانی طرز میں پڑھتا ہے ۞ پُرسوز طرزیں ٹھیک سے نہیں پڑھ پاتا ۞ اس کو جھومانے والے کلام پڑھنے نہیں آتے ۞ عربی کلام نہیں پڑھ پاتا ۞ یہ نعت خوان طرزیں بگاڑ کر پڑھتا ہے ۞ فُلاں نعت خوان جہاں مال زیادہ ہو وہیں جاتا اور وہاں کے حساب سے کلام پڑھتا ہے ۞ وہ جب نعت پڑھتا ہے تو اس کا منہ کیسا بن جاتا ہے! ۞ ارے اُس کے نعت پڑھنے کا انداز دیکھا ہے ایسا ٹیڑھا منہ کر کے گلا پھاڑ کر سُر بناتا ہے کہ ہنسی روکنا مشکِل ہو جاتا ہے ۞ بانیِ محفل بڑا کنجوس ہے، جیب میں ہاتھ ہی نہیں ڈالتا تھا ۞ فُلاں کی آواز ذرا اچّھی ہے تو مغرور ہو گیا ہے ۞ وہ تو بھئی بَہُت بڑا نعت خوان ہے، ہم جیسے چھوٹے نعت خوانوں کو تو لفٹ بھی نہیں کرواتا ۞ منچ (اسٹیج) پر مالداروں کو بٹھا رکھا تھا ۞ اس کے نخرے بہت ہوگئے ہیں ۞ طرز کلام کے مطابق نہیں تھی ۞ اِیکو ساؤنڈ پر اِس کا گلا زِیادہ کام کرتا ہے ۞ اِس کو نذرانے ملنے پر کیسا جوش چڑھتا ہے ۞ زیادہ لوگوں میں زِیادہ کُھلتا ہے ۞ فُلاں نعت خوان چُونکہ فارِغ ہے، اس لیے نئی نئی طرزیں بناتا رہتا ہے ۞ بھئی! وہ تو جیسے بَہُت بڑا نعت خوان نہ ہو محفل میں اپنی باری کے وقت ہی آتا اور کلام پڑھ کر چلا جاتا ہے ۞ اِس اور اُس نعت خوان کی جوڑی ہے یہ دونوں کسی کو گھاس نہیں ڈالتے ۞ بار بار ایک ہی کلام پڑھتا ہے ۞ فُلاں نعت خوان کی نقّالی کرتا ہے ۞ نہ جانے کس شاعر کا کلام اُٹھا لایا تھا ۞ بانیِ محفل نے ثنا خوانوں کی کوئی خدمت ہی نہیں کی ۞ بانیِ محفل نے مجھے ٹیکسی کا کرایہ تک نہیں دیا، بَہُت کنجوس نکلا ۞ گلا پھاڑ پھاڑ کر کھانا سارا ہضم ہو گیا، بعد کو معلوم ہوا کہ بانیِ محفل نے ثنا خوانوں کیلئے کھانے کا کوئی انتظام ہی نہیں کیا تھا ۞ کل جس کے یہاں محفل تھی وہ بڑا دلیر تھا، کور کھولا تو 1200 روپے تھے! مگر آج والا بانیِ محفل کنجوس ہے 100 روپلّی تھما دی!۔

''غیبت نقصان دِہ ہے'' کے تیرہ حُرُوف کی نسبت سے ایکو ساؤنڈ والوں اور کیمرہ مین کے مُتَعَلِّق غیبتوں کی 13 مثالیں

❁ اس کا ایکو ساؤنڈ پرانا ہے ❁ آواز کی مکسنگ ٹھیک طرح نہیں کرتا ❁ ایکو کم کھولتا ہے ❁ ٹھیک طرح چلانا نہیں آتا ❁ آواز کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ ساؤنڈ کی آواز کم یا زیادہ نہیں کرتا ❁ بچے کو بھیج دیا اور خود کہیں اور چلا گیا ❁ پیڈل پہ کام چلا دیا مکسر جان بوجھ کر نہیں لایا ❁ اسپیکر چھوٹے اور پرانے ہیں ❁ اسٹینڈ زنگ آلود تھے ❁ نعت خواں کو مزا نہیں آیا ❁ مُووی والا جان بوجھ کر دیر سے آیا تھا ❁ اچھا کیمرہ نہیں لایا ❁ اسے تو کیمرہ پکڑنا ٹھیک طرح نہیں آتا، مووی خاک بنائے گا!

''غیبت نہ کریں'' کے دس حُرُوف کی نسبت سے مُبلِّغین و مقررین کے مُتَعَلِّق غیبتوں کی 10 مثالیں

❁ بیان کے لئے وقت دیتے وقت نخرے بہت کرتا ہے ❁ خوامخواہ اپنی ویلیو بڑھاتا ہے ❁ فُلاں مولٰینا بہُت پیسے لیتا ہے اس لئے ہماری پہنچ سے باہر ہے ❁ بغیر رقم لئے خطاب ہی نہیں کرتا، سواری کا مطالبہ الگ کرتا ہے ❁ بیان کی تیاری کر کے نہیں آتا ❁ رسالہ پڑھ کے سنا دیا ❁ بیان میں اپنے اوصاف ضرور بتائے گا ❁ نگران کی اجازت کے بغیر بیان کرنے چلا جاتا ہے ❁ نگران کو تو کچھ سمجھتا ہی نہیں ❁ بناوٹی سوز اور رقت پیدا کرتا ہے۔

'' سُن لو! غیبت کرنے والا سب سے پہلے جہنَّم میں جائے گا '' کے سینتیس حُرُوف کی نسبت سے امام و خطیب کے بارے میں کی جانے والی مُتَوَقَّع غیبتوں کی 37 مثالیں

❁ امام صاحب کی شکل اچھی نہیں ہے۔ ❁ کیا تمہیں کوئی دوسرا امام نہیں ملا تھا جو اِسے اُٹھا لائے! ❁ امام

صاحب ماڈرن ذہن کے ہیں سادہ لباس نہیں پہنتے ❁ امام صاحِب کے بال بڑے عجیب لگتے ہیں ❁ سر کے بالوں اور داڑھی میں تیل تک نہیں لگاتے ❁ امام صاحب کو ڈھنگ سے عمامہ باندھنا بھی نہیں آتا ❁ اکثر نماز میں ٹائم پر نہیں پہنچتے ❁ آپ ٹائم پر آتے ہیں آپ سے پہلے والے فُلاں امام صاحِب شاید ہی کسی نماز میں ٹائم پر پہنچے ہوں ❁ تکبیر کہتے وقت امام صاحب ٹھیک طرح سے ہاتھ سیدھے نہیں کرتے ❁ تکبیر کہنے کے بعد ہاتھ نیچے لٹکا کر پھر باندھتے ہیں، سنّت کے مطابِق ہاتھ باندھنا بھی نہیں آتا ❁ امام صاحِب کی قِراءت مزیدار نہیں ❁ فجر میں بہت لمبی قِراءت کرجاتے ہیں ❁ قراءت میں اکثر بھول جاتے ہیں ❁ اُس دن الٹی ترتیب سے سورتیں پڑھ ڈالیں، ان کا حافظہ کمزور ہے ❁ ان کی آواز میں گونج نہیں ہے ❁ امام صاحِب نَماز پڑھاتے وقت سر اونچا رکھتے ہیں ایسا لگتا ہے جیسے چاند کو دیکھ رہے ہوں ❁ نماز پڑھتے وقت آنکھیں گھما کر اِدھر اُدھر دیکھتے ہیں ❁ دورانِ قیام نظر سجدے کی جگہ پر نہیں رکھتے ❁ رکوع میں جاتے وقت ٹھیک طرح جھکتے نہیں ❁ امام صاحِب کو پتا نہیں کیا جوانی چڑھی ہے بَہت جلد نَماز ختم کر دیتے ہیں ❁ امام صاحِب نَماز پڑھا کر حجرے میں جا بیٹھتے ہیں نمازیوں سے ملنے کیلئے نہیں رکتے ❁ پتا ہے آج فجر کی نماز مؤذِّن نے پڑھائی، نَماز کے بعد میں حجرے میں گیا تو امام صاحِب سوئے پڑے تھے، میں نے اٹھا دیا ورنہ شاید آج ان کی فجر ہی قضا ہو جاتی ❁ ان کا ذہن مَدَنی نہیں ❁ مَدَنی کاموں میں بالکل تعاوُن نہیں کرتے ❁ آج امام صاحِب بغیر عمامے کے گھوم رہے تھے یہ کیسے دعوتِ اسلامی والے ہیں! ❁ اجتماع میں حلقے میں نہیں آتے ❁ مَدَنی قافلے میں کبھی سفر نہیں کیا ❁ اندازِ گفتگو دعوتِ اسلامی والا نہیں ❁ نمازیوں کے نام تک یاد نہیں رکھتے ❁ اتنے دبلے پتلے ہیں کہ منبر پر بیٹھے ہوئے بڑے عجیب دکھتے ہیں ❁ بہت موٹے تازے ہیں ❁ پیٹ نکلا ہوا ہے ❁ پردے میں پردہ نہیں کرتے ❁ بہت دیر سے بیان شروع کرتے ہیں ❁ انداز بیان بس ایسا ہی ہے ❁ جوشیلا بیان نہیں کرتے ❁ بجلی چلے جانے کی وجہ سے اسپیکر بند ہو تو ان کا گلا بیٹھ جاتا ہے۔

’’اُف اہلِ مسجِد کی غیبت!!‘‘ کے پندرہ حُرُوف کی نسبت سے مسجد انتظامیہ کے متعلق کی جانے والی غیبتوں کی 15 مثالیں

۞ یہ تو بس نام کا صدر ہے اصل حکم کسی اور کا چلتا ہے ۞ ایسا صدر ہوگا تو مسجد کا یہی حال ہوگا ۞ خود تو چندہ کرتا نہیں مجھے ہی کہتا رہتا ہے ۞ امام کو تو تنخواہ پہلے دے دیتا ہے میرے (یعنی مؤذِّن کے) ساتھ پتا نہیں کیا دشمنی ہے ۞ اپنی بات ثابت کرنے کے لئے دلائل دینا شروع کر دیتا ہے کسی اور کی سننا تو گوارا ہی نہیں کرتا ۞ اس کا دماغ ابھی بچکانہ ہے ۞ سوچ سمجھ کر بات نہیں کرتا بس جو منہ میں آیا بول دیتا ہے ۞ کسی کی پریشانی کا احساس ہی نہیں کرتا ۞ ہوں! 200 روپے خیر خواہی کے پکڑا دیئے اس سے میرا کیا بنے گا ۞ خادم اس کا دوست ہے نا اسی لئے اس سے کام کی پوچھ گچھ نہیں کرتا میں (مؤذِّن) ایک بار غیر حاضِر ہو جاؤں تو پکڑ لیتا ہے ۞ خود اپنا گھر اتنے پیسوں میں چلا کے دکھائے دیکھتا ہوں عقل ٹھکانے آتی ہے یا نہیں ۞ اتنے سالوں سے یہاں ہوں ایک پل میں بول دیا کہ تم یہاں کیوں پِس رہے ہو کوئی اور کام کرلو ۞ بڑا صدر بنا پھرتا ہے فجر میں تو آتا نہیں ۞ کسی امام یا خطیب کو ٹکنے نہیں دیتا ۞ اس مسجد کا مُتَوَلّی بڑا اڑیل آدمی ہے۔

’’خبردار! غیبت کرنے والا عذابِ قبر میں گرفتار ہوگا اور اُس کو جہنَّم میں مُردار بھی کھانا پڑے گا‘‘ کے اڑسٹھ حُرُوف کی نسبت سے مذہبی طبقے میں کی جانے والی غیبتوں کی 68 مثالیں

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں شیطٰنِ عیّار و مکّار سے ہر دم پناہ میں رکھے، یہ دیندار طبقے کو بھی خوب خوب **غیبتیں** کرواتا اور گناہوں کے گہرے غار میں گراتا ہے، اِس مردود نے مذہبی لوگوں میں **غیبت** کے ایسے ایسے الفاظ رائج کر دیئے ہیں کہ

یہ اکثر **غیبت** کر جاتے ہیں اور انہیں کانوں کان اسکی خبر بھی نہیں ہوتی! اس ضِمن میں **68** مثالیں عرض کرنے کی کوشِش کرتا ہوں جن کا بلا اجازتِ شرعی استعمال یا تو **غیبت** ہے یا تہمت یا بدگمانی یا چغلی وغیرہ۔

❁ فُلاں کا ذِہن مذہبی نہیں ہے ❁ وہ شرع شریعت میں کہاں سمجھتا ہے ❁ ہماری مسجد کے امام کی کیا بات کرتے ہو وہ تو تنخواہ دار مولوی ہے ❁ ہمارا مؤذن (یا فُلاں) پیسے والوں سے ترکیبیں بناتا رہتا ہے ❁ وہ بےعمل ہے ❁ **دینی معلومات** سے کورا ہے ❁ اُس کو نماز بھی نہیں آتی ❁ اس سے تو فُلاں زیادہ باعمل ہے ❁ دنیا کو نصیحت کرتا ہے اور گھر والوں کو چھوڑ رکھا ہے جبھی تو اس کی بیٹی یا بہن یا بیوی بے پردہ گھومتی ہے ❁ اس سے تو اچھے اچھے پڑے ہیں ❁ ''میں میں'' کرتا ہے ❁ اپنے منہ میاں مِٹّھو بنتا ہے ❁ **اپنی تعریف سننے کا بڑا شوق ہے** ❁ اپنے نام کی پڑی ہے ❁ نام کیلئے کرتا ہے ❁ اپنی واہ واہ چاہتا ہے ❁ خوشامد پسند ہے ❁ بَہُت پَھیل گیا ہے ❁ آگے آگے بیٹھنے کا بڑا شوق ہے ❁ **اُس کو مُووی میں آنے کا بَہُت جذبہ ہے** ❁ چُغَل خور ❁ دورُخا ❁ دوغلا ❁ دھوکے باز ❁ وَعدہ خِلاف ہے ❁ اس نے **غیبت** کی ❁ تہمت لگائی ❁ بدگمانی کی ❁ جھوٹ بولا ❁ غلط کام کیا ❁ لوفر ❁ جُواری ❁ شرابی ❁ **نَشئی** ❁ چرسی ❁ بھنگڑی ❁ ہیرونچی ❁ **اَفیونی** ❁ بدچلن ❁ بدمست سانڈ ❁ زانی ❁ اِغلام باز ہے ❁ لڑکیوں کو تاڑتا ہے ❁ اس کی ذہنیت گندی ہے۔ میرا باپ حلال حرام روزی کی پرواہ نہیں کرتا ❁ بڑا بھائی بے نمازی ہے ❁ بہن بے پردہ ہے ❁ میرے والدین آپس میں لڑتے رہتے ہیں ❁ گھر میں کوئی بھی قرآن نہیں پڑھا ہوا ❁ چھوٹا بھائی فلمیں ڈرامے دیکھتا ہے ❁ باتیں تو بڑی صوفیانہ کرتا ہے ❁ نماز ایک نہیں پڑھتا ❁ پارٹیوں کے آگے پیچھے گھومتا ہے ❁ کل تک تو اس کے پاس چائے پینے کے پیسے نہیں ہوتے تھے آج اس کے پاس مہنگی گاڑی نہ جانے کہاں سے آگئی! ❁ ضرور مسجِد (یا مدرسے) کے چندے پر ہاتھ مارا ہوگا! ❁ مفت کا مال کھا کھا کر پیٹ بڑھا رکھا ہے ❁ تقریر میں پہلے اپنے قصیدے پڑھے گا پھر موضوع پر آئے گا ❁ یہ تو دوسرے مقررین کا وقت بھی کھا جاتا ہے ❁ بڑے جلسے (یا اجتماع) میں تو خوب گرجتا برستا ہے،

اپنی مسجد میں اس کی آواز نہیں نکلتی ❁ کوئی اس کے ہاتھ نہ چُومے تو ناراض ہو جاتا ہے ❁ اس کو نذرانہ نہ دیا یا کھانا اچھا نہ کھلایا تو اگلی مرتبہ نہیں آئے گا ❁ یہ انہی کا یار ہے جو اس کی ہاں میں ہاں ملاتے ہیں، جو ذرا اختلاف کرے اسے جوتی کی نوک پر رکھتا ہے ❁ خوشامد پسند ہے ❁ چار تقریریں رٹ رکھی ہیں جہاں جاتا یہی بیان کرتا ہے ❁ خود کو بڑا علّامہ سمجھتا ہے ❁ فُلاں بھی کوئی عالم ہے! ❁ اس کے مدرسے میں وہی مفتی رہ سکتا ہے جو اس کے من پسند فتوے دے ❁ چار کتابیں پڑھ لی ہیں تو اس کا دماغ آسمان پر چڑھ گیا ہے ❁ جُمُعَہ جُمُعَہ آٹھ دن نہیں ہوئے تنظیم میں شامل ہوئے اور ہمیں نصیحتیں کرنا شروع کر دی ہیں!

’’غیبت میں ایسی بُو ہوتی ہے کہ اگر سمندر میں ڈال دی جائے تو اُسے بھی بدبُو دار کر دے گی‘‘ کے ساٹھ حُرُوف کی نسبت سے

غیبت کی مُتَفَرِّق 60 مثالیں

❁ دنیادار ❁ نفس کا بندہ ہے ❁ بیوی پر ظلم کرتا ہے ❁ قرضہ دبالیا ہے ❁ چور ❁ خائن ❁ بد دِیانت ❁ کھِلّے باز ❁ لے بھاگو ❁ پیسے کھا گیا ہے ❁ خشک مزاج ❁ سخت دل ❁ بے وفا ❁ اس کا تو مالِ مفت دل بے رحم والا حساب ہے ❁ احسان فراموش ہے ❁ فلیچر ❁ بھگوڑا ❁ باؤلا ❁ پگلا ❁ گھن چکّر ❁ عقل کا اندھا ہے ❁ اس کی عقل گھاس چرنے گئی ہے ❁ اس کے دماغ میں بُھوسا بھرا ہوا ہے ❁ شکّی مزاج ❁ وَسوَسِیَہ ہے ❁ ڈیوٹی پوری نہیں دیتا ❁ حرام کا مال کھاتا ہے ❁ مغرور ❁ اکڑ فُوں ہے ❁ اِس کا دماغ ہر وقت آسمان پر رہتا ہے ❁ لالچی ❁ حریص ❁ بخیل ❁ اس کی تو بھئی! چمڑی جائے مگر دمڑی نہ جائے ❁ کنجوس مکھی چوس ہے ❁ کسی کی چلنے نہیں دیتا ❁ **کسی کو آگے نہیں آنے دیتا** ❁ اپنی لیڈری چمکاتا ہے ❁ اپنے نمبر بناتا ہے ❁ چودھراہٹ جما رکھی ہے ❁ نخرے باز ❁ ’’گلے پڑُو‘‘ ❁ **ڈھیٹ**

۞ چلتا پُرزہ ۞ بِکاؤ مال ۞ جدھر پیسہ دیکھتا ہے اُدھر لُڑھک جاتا ہے ۞ لارڈ صاحب ۞ یا نواب صاحب ہے ۞ مال سے مَحَبَّت کرتا ہے ۞ غریبوں کو گھاس بھی نہیں ڈالتا ۞ پیٹ کا بندہ ہے ۞ مَسکے باز ۞ چاپلوس ۞ بَٹر پالش کرنے والا ۞ خوشامدی ہے ۞ ہر معاملے میں ٹانگ اَڑاتا ہے ۞ بڑا بے حیا ہے، آج پھر نماز میں اس کا موبائل بج رہا تھا ۞ خود کو بڑا عقل مند سمجھتا ہے ۞ پکّا مطلبی ہے ۞ مَفاد پرست ہے۔

''چُپ رہو سلامت رہوگے'' کے پندرہ حُرُوف کی نسبت سے وقف کے اجیروں کے مُتَعَلِّق غیبتوں کی 15 مثالیں

۞ لیٹ آتا ہے مگر پیسے بچانے کے لئے حاضِری بروقت آنے کی لگاتا ہے ۞ اِجارے کے وقت اِدھر اُدھر کی باتوں میں وقت زیادہ ضائع کرتا ہے ۞ عُرف کے خلاف ذاتی کام کرنے کے باوُجُود بھی کٹوتی نہیں کرواتا ۞ شعبہ ذمے دار کا چہیتا ہے تبھی وہ اسے کچھ نہیں کہتا ۞ میری ترقّی کی راہ میں رکاوٹ ہے ۞ مجھے ذمہ داری مل جانی تھی اس نے نہیں ملنے دی ۞ یہ قابلیت میں مجھ سے بہت کم ہے پر تنخواہ میرے برابر کی لے رہا ہے ۞ شعبہ ذمے دار بس ایویں ہے اسے قابلیت اور صلاحیت کے مطابق کام لینا نہیں آتا ۞ اسے کام نہ دینا، لٹکا دے گا ۞ اسے ٹھیک سے پڑھانا نہیں آتا ۞ کام میں غلطیاں بہت کرتا ہے ۞ حوالے نکالنے میں بہُت دیر لگا دیتا ہے ۞ ردّی ترجمہ کرتا ہے ۞ کام مکمل کرنے میں بہت دن لگا دیتا ہے ۞ تھوڑا سا کام تھا اتنے دن لگا دیئے۔

بغل میں کینسر کے غدود

غیبت کرنے سننے کی عادت نکالنے، نمازوں اور سنّتوں پر عمل کی عادت ڈالنے کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، سنّتوں کی تربیت کیلئے **مَدَنی قافلوں** میں **عاشقانِ رسول** کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کیجئے، مَدَنی انعامات کے مطابق اپنی زندگی کے شب وروز گزاریئے، آپ کی ترغیب وتحریص کیلئے ایک مَدَنی بہار گوش گزار کی جاتی ہے، **بابُ المدینہ** کراچی کے

علاقے نیا آباد کی ایک اسلامی بہن کا کچھ یوں کہنا ہے کہ مجھے **بغل** میں غُدُود ہوگئے اور ڈاکٹروں نے **کینسر** قرار دے دیا۔ یہ سُن کر میرے پیروں تلے سے زمین نکل گئی، بے بسی کا عالَم تھا میں کر بھی کیا سکتی تھی، رو دھو کر چُپ ہو رہی، حالت دن بدن بگڑتی جا رہی تھی، یہاں تک کہ تین تین دن تک اُلٹیاں کرتی رَہتی تھی، ایک اسلامی بہن نے **اِنفرادی کوشش** کرتے ہوئے **جونا گڑھ ہال** (نیا آباد) میں ہر بدھ کو ہونے والے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع کی دعوت پیش کی اور دلاسہ دیتے ہوئے فرمایا: **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے آپ کی پریشانی دور ہو جائے گی۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **میں نے اسلامی بہنوں کے اِجتماع میں جب شرکت کی تو اس کی بَرَکت سے حیرت انگیز طور پر نہ صرف بغل کے غُدُود غائب ہوگئے بلکہ کینسر کا مرض بھی جاتا رہا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اب میں صحّت مند ہوں، اور اس پر ڈاکٹرز بھی حیران ہیں۔ واہ! سنّتوں بھرے اجتماع کی کیا بات ہے کہ اس کی بَرَکت سے میری کینسر جیسی مُہلِک بیماری خَتم ہو گئی ہے!

پڑے آکے کیسی بھی اُفتاد[1] تم پر ۔۔۔ نہ گھبرانا لے گا بچا مَدَنی ماحول
اے بیمارِ عصیاں[2] تُو آجا یہاں پر ۔۔۔ گناہوں کی دیگا دوا مَدَنی ماحول

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

"یارب! علم کی برکتوں سے محروم نہ کر" کے چھبیس حُروف کی نسبت سے طَلَبہ میں کی جانے والی غیبتوں کی 26 مثالیں

۞ فُلاں پڑھائی میں کمزور ہے ۞ اس کے تلفُّظ غلَط ہوتے ہیں ۞ اس کے مخارِج دُرُست نہیں ۞ اس کا

[1] یعنی آفت [2] گناہوں کا مریض

حافِظہ کمزور ہے ❁ ٹھوٹ ❁ کُند ذِہن ❁ جاہل ❁ ان پڑھ ہے ❁ بات ذرا دیر سے سمجھتا ہے ❁ اس کی عقل موٹی ہے ❁ غُلّے مارتا ہے ❁ نقلیں مار کر ❁ رشوت دیکر ❁ سورس لگا کر ❁ امتحان پاس کیا ہے ❁ میں نے بہت محنت سے تیّاری کی تھی، فُلاں مُمتَحِن (یعنی امتحان لینے والے) نے ناانصافی کی کہ فُلاں جو کہ پڑھائی میں مجھ سے کمزور ہے اُس کو زیادہ نمبر دے دیئے! ❁ مدرَسے کی انتِظامیہ کا صدر یا فُلاں رُکن خوشامد پسند (یا ناانصاف یا ظالم) ہے اُس لڑکے کا قُصور زیادہ تھا مگر میرا نام خارِج کر دیا ❁ اس بے چارے کو بے قُصُور نکالدیا ہے ہماری انتظامیہ کے فُلاں رکن نے تو بالکل اندھی چلا رکھی ہے۔ ❁ ناظم باروچی کو چیزیں بھی برابر نہیں دیتا تو کھانا کہاں سے اچھا بنے گا ❁ ناظم صاحب کو جب دیکھو اپنے کمرے میں بیٹھے رہتے ہیں، کبھی ہمارے کمرے میں آکر ہماری خَستہ حالی تو دیکھیں ❁ انتظامیہ (یا مجلس) کو خالی چندہ جمع کرنے سے مطلب ہے ہم پر خرچ کرنے کا کوئی خیال نہیں! ❁ اتنا بدمزہ کھانا! ہمارا باورچی بھی چولہے پر کھانا رکھ کر سو جاتا ہے! افسوس کی بات تو یہ ہے کہ ناظم بھی اس کو کچھ نہیں کہتا! ❁ سرپرست صاحب نے چندے کے مال سے گھر بنالیا، گاڑی خرید لی۔ مگر ہمارے کمرے کے پنکھے تک ٹھیک کروا کر نہیں دیئے ❁ مدرَسے (یا جامِعہ) میں آنے والے بکرے اس طرح ناظِمِ اعلیٰ کے گھر پہنچا دیئے جاتے ہیں کہ کسی کو کانوں کان خبر نہیں ہوتی ❁ ہمارے مُحافِظِ کُتُب (یعنی لائبریرین) کے دماغ میں لگتا ہے بُھس بھرا ہوا ہے جس کتاب کے بارے میں پوچھو اِنکار میں سر ہلا دیتے ہیں ❁ فُلاں اتنی لمبی چُھٹّی کر کے آیا اُس کو تو دَرَجے میں بٹھا لیا، میں نے دو دن چُھٹّی کی تو مدرَسے سے نام خارج کر دیا، آخر انصاف بھی کوئی چیز ہوتی ہے!

”اُستاذ تو رُوحانی باپ ہوتا ہے“ کے بائیس حُرُوف کی نسبت سے اساتذہ کی غیبتوں کی 22 مثالیں

عِلمِ دین پڑھانے والا استاذ انتہائی قابلِ احترام ہوتا ہے مگر بعض نادان طلبہ اپنے اساتذہ کے نام بگاڑتے،

مذاق اڑاتے ہوئے نقلیں اُتارتے، تہمتیں لگاتے، بدگمانیاں اور غیبتیں کرتے ہیں، ان کی اصلاح کی خاطِر اساتذہ کی غیبتوں کی 22 مثالیں حاضِر کی ہیں: ❁ آج استاذ صاحِب کا موڈ آف ہے لگتا ہے گھر سے لڑ کر آئے ہیں ❁ یہ فُلاں مدرسے میں پڑھاتے تھے ❁ وہاں تنخواہ کم تھی، زیادہ تنخواہ کیلئے ہمارے مدرسے میں تشریف لائے ہیں ❁ توبہ! توبہ! ہمارے استاذ (یا قاری صاحِب) بالغات کو ٹیوشن پڑھانے ان کے گھر جاتے ہیں ❁ اُستاذ صاحب پڑھانے میں مجھ غریب پر کم مگر فُلاں مالدار کے لڑکے پر زیادہ توجُّہ دیتے ہیں ❁ ہمارے اُستاذ صاحِب جب دیکھو مجھے ذلیل کرتے رہتے ہیں ❁ طلَبہ پر بلا وجہ سختی کرتے ہیں ❁ پڑھانا آتا نہیں، اُستاذ بن بیٹھے ہیں! ❁ دیکھا! آج اُستاذ صاحب میرے سُوال پر کیسے پھنسے! ❁ استاذ صاحب کو کتاب کے حاشئے سے مُتعلِّق کوئی سُوال پوچھ لو تو آئیں بائیں شائیں کرنے لگتے ہیں ❁ اُستاذ صاحِب نے اس سُوال کا جواب غلَط دیا ہے، آؤ میں تمہیں کتاب دکھاتا ہوں ❁ استاذ صاحب کو خود عبارت پڑھنی نہیں آتی اس لئے ہم سے پڑھواتے ہیں ❁ اُستاذ صاحب کو تو ڈھنگ سے ترجَمہ کرنا بھی نہیں آتا ❁ اُستاذ صاحب سبق کو خوامخواہ لمبا کر دیتے ہیں ❁ فُلاں اُستاذ سے تو میں مجبوراً پڑھ رہا ہوں، میرا بس چلے تو ان سے پیریڈ (یا سبق) لے کر کسی اور کو دے دوں یا انہیں مدرَسے ہی سے نکال دوں ❁ فلاں اُستاذ تو ''بابائے اُردو شُرُوحات'' ہیں، اردو شرح سے تیّاری کر کے آتے ہیں، جب تک اردو شرح نہ پڑھ لیں سبق نہیں پڑھا سکتے ❁ آج استاذ صاحب سبق تیار کر کے نہیں آئے تھے اسی لئے اِدھر اُدھر کی باتوں میں وقت گزار دیا ❁ جب یہ زیرِ تعلیم تھے تو پڑھائی میں اتنے کمزور تھے کہ روزانہ اپنے اُستاذ سے ڈانٹ کھاتے تھے ❁ میں حیران ہوں کہ فُلاں طالب علم کی پوزیشن کیسے آگئی! ضَرور اُستاذ صاحِب نے اس کو پرچے کے سُوالات بتائے ہوں گے ❁ فلاں اُستاذ (یا قاری صاحِب) کا ذِہن مَدَنی نہیں ہے انہوں نے کبھی دَرَجے میں مَدَنی کاموں کے بارے میں ایک لفظ نہیں بولا ❁ فُلاں فُلاں اُستاذ کی آپس میں بنتی نہیں جب دیکھو ایک دوسرے کے خلاف باتیں کرتے رہتے ہیں ❁ ہمارے اُستاذ (یا قاری صاحِب) آج کل فُلاں اَمرد میں بڑی دلچسپی لے رہے ہیں۔

''دعوتِ اسلامی کامَدَنی مقصد ہے، ''مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے'' کے سڑسٹھ حُرُوف کی نسبت سے مَدَنی ماحول میں کی جانے والی غیبت کی 67 مثالیں

مکّۂ مکرَّمہ و مدینۂ منوَّرہ زادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیْماً ، مسجِدینِ کریمین، مِنٰی ، مُزدلفہ اور عَرَفات وغیرہ وغیرہ مقدّس مقامات پر بھی شیطان گناہ کروا دیتا ہے، نہ حج والوں کو چھوڑتا ہے نہ عمرے والوں کو، اسی طرح **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی ماحول** سے مُنسلِک اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں بھی ''گناہ پروف'' نہیں، ان کو بھی اس طرح **غیبتیں** کرواتا ہے کہ انہیں کانوں کان خبر تک نہیں ہوتی لہٰذا خاص **مَدَنی ماحول** میں کی جانے والی **غیبتوں** کی 67 مثالیں پیش کی جاتی ہیں تا کہ ان سے اور ان جیسے دیگر کلمات و فِقرات سے بچنے کی ترکیب کی جا سکے ❁ وہ مَدَنی مرکز کی اطاعت نہیں کرتا ❁ اُس کا تنقیدی ذہن ہے ❁ اس کا ابھی تک ذہن نہیں بنا ❁ وہ ذمّہ داران سے اُلجھتا رہتا ہے ❁ وہ بات بات پر اِعتِراض کرتا ہے ❁ مَدَنی کام بِالکل نہیں کرتا مگر آگے آگے آنے کا بہت شوق ہے ❁ کل رکنِ شوریٰ کے سامنے ٹائٹ عمامہ باندھ کر آ گیا تھا ❁ سارا دن عمامہ نہیں باندھتا ❁ بہُت منّتیں کی مگر وہ اُس کو تو عِمامہ باندھنا بھی نہیں آتا فُلاں سے بندھواتا ہے ❁ وہ کیا درس دے گا پہلے درس سننے تو بیٹھے ❁ وہ اجتماع میں دیر سے آنے کا عادی ہے ❁ اُس نے تو آج تک مَدَنی قافِلے میں سفر ہی نہیں کیا ❁ لاکھ سمجھایا مگر وہ مَدَنی اِنعامات کا رسالہ جمع نہیں کرواتا ❁ وہ اِشراق چاشت کے نوافِل نہیں پڑھتا ❁ الحمدللہ ہمارے علاقے کی مسجِد میں تہجُّد باجماعت ہوتی ہے مگر ہمارا ذَیلی نگران تعاوُن نہیں کرتا ❁ اُس کا بیان تنظیمی نہیں ہوتا ❁ اُس کا بیان تو مولویوں والا ہوتا ہے، (معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ) ❁ وہ تو اُردو نہیں پڑھا ہوا درس کہاں سے دیگا ❁ وہ **صدائے مدینہ** کیا لگائے گا پہلے یہ تو پوچھو کہ فجر میں اُٹھتا بھی ہے یا نہیں! ❁ ہمارے نگران نے بس ایک سے جوڑی بنا رکھی ہے اور اُسی کی سنتا ہے ❁ وہ زَبان (یا آنکھوں یا پیٹ) کا قفلِ مدینہ نہیں لگاتا ❁ وہ دیوانہ نہیں سیانا ہے

۞ اُس کا مَدَنی ذِہن کہاں ہے ۞ میرا باپ یا بڑا بھائی (یا فُلاں) دنیا دار ہے ۞ مجھے اجتماع میں نہیں آنے دیتا ۞ سنّتوں بھرے بیان کی کیسٹیں بھی نہیں سننے دیتا ۞ اس کو سنّتوں کا جذبہ نہیں ۞ اس کے بیان میں کہاں دم ہے! ۞ اِس سے تو فُلاں اسلامی بھائی اچّھا مبلِّغ ہے ۞ اس کے بیان میں مزا نہیں آیا ۞ بیان میں لمبی بہت کرتا ہے ۞ اپنے بیان پر خود تو عمل کرتا نہیں ہے ۞ رِیا کار ہے ۞ **سب کو دکھانے کیلئے روتا ہے** ۞ آنسو نکالنے کیلئے زور زور سے آنکھیں بھینچتا ہے ۞ دُعا (مناجات یا نعت) میں جان بوجھ کر رونے جیسی آواز نکالتا ہے ۞ ڈھونگ کرتا ہے ۞ ڈِرامہ باز ہے ۞ ایکٹنگ کرتا ہے ۞ لوگوں کے سامنے ہی اس کو ''وجد'' آتا ہے! ۞ چھپ چھپ کر فلمیں ڈِرامے دیکھتا ہے ۞ **گانے باجے** کا شوقین ہے ۞ **اَمْرَدوں** سے دوستی کرتا ہے ۞ اس کو لوگوں کی لائن لگوا کر ملاقات کرنے کا بڑا شوق ہے ۞ ہمارا نگران ہر دوسرے اجتماع میں خود بیان کرنے کھڑا ہو جاتا ہے ۞ مجھے بیان نہیں دیتا کہ کہیں آگے نہ نکل جاؤں ۞ نگران نے بڑی رات کے ''اجتماعِ ذکرونعت'' میں بے سُرے نعت خوانوں کو بٹھا دیا ہم جیسے تجرِبہ کاروں کو مَنچ پر قدم تک نہیں رکھنے دیا ۞ ہمارا نگران اپنی شخصیّت بناتا ہے ۞ اسلامی بھائیوں کو مَدَنی مرکز کی مَحبَّت یا اطاعت کا ذہن نہیں دیتا ۞ نگران نے فرینڈ سرکل بنا رکھا ہے، نئے اسلامی بھائیوں پر توجُّہ نہیں دیتا ۞ کسی کو آگے نہیں بڑھنے دیتا ۞ پرانے اسلامی بھائیوں کو سائڈ پر کر رہا ہے ۞ فُلاں نے نگران کی غَلَطی نکالی تو نگران نے تو انتقاماً بے چارے کا پتّا ہی کاٹ دیا ۞ آج دُعا کروانے والا مبلِّغ لگتا ہے گھڑی دیکھنا بھول گیا تھا جبھی اتنی لمبی دعا کروائی، ہمارے تو ہاتھ تھک گئے ۞ آج پھر اعلانات کرنے والے اسلامی بھائی نے جلدی جان نہیں چھوڑی ۞ بھئی! سارے اُصول ہمارے لئے ہیں یہ جو چاہے کرے ۞ ہماری شہر مُشاوَرت کا نگران میری صلاحیتوں سے خوفزدہ ہے جبھی تو مجھے اجتماع میں بیان کا کبھی موقع نہیں دیا ۞ اس کی نگرانِ پاک سے ترکیب ہے اس لئے بڑی رات کا بیان اسے ملا، مجھے پوچھا تک نہیں ۞ جہاں کوئی نہیں جاتا وہاں بیان کے لئے مجھے بھیج دیتا ہے ۞ ہمیں کہتا ہے کہ اجتماع کی رات اعتکاف کیا کرو اور خود صلوٰۃ وسلام کے بعد گھر نکل جاتا ہے ۞ یہ خود پہلے

داڑھی مُنڈا تھا، میری ہی اِنفرادی کوشش سے مَدَنی ماحول میں آیا، آج مجھے لفٹ ہی نہیں کرواتا ❁ فُلاں اسلامی بھائی نے کبھی عَلاقے میں مَدَنی کاموں میں کوئی تعاون نہیں کیا ویسے بڑا ذمّے دار بنتا ہے ❁ آج تو مَدَنی مرکز کا بڑا وفادار بنتا ہے جب لات پڑے گی پھر دیکھوں گا ❁ مُرشِد کا گستاخ ہے ❁ کل تک مَدَنی مرکز پر تنقید کرتا تھا، آج ذمّے داری مل گئی تو مرکز مرکز کی گردان کرتا ہے ❁ سُنا ہے فُلاں کو ذِمّے داری سے ہٹا دیا گیا ہے اس نے ضَرور کوئی گڑبڑ کی ہوگی ❁ مَدَنی عطیّات میں ترکیب ''آؤٹ'' کی ہوگی۔

''غیبت کرکے بَرَکتوں سے محروم نہ ہوں'' کے چھبیس حُرُوف کی نسبت سے مَدَنی قافلے کے متعلق کی جانے والی غیبت کی 26 مثالیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے تحت سنّتوں کی تربیّت کے لئے سفر کرنے والے **عاشِقانِ رسول** کے **مَدَنی قافِلوں** میں نہ جانے کتنوں کی بگڑی بن جاتی، نَماز نہ پڑھنے والے نَمازی اور طرح طرح کے جرائم پیشہ افراد سنّتوں کے عادی بن جاتے ہیں۔ تاہم شیطان جو کہ مسجِد تو مسجِد عین کعبے میں بھی مسلمان کا پیچھا نہیں چھوڑتا! تو پھر **مَدَنی قافِلوں** کے مسافروں کو بھلا کیوں چھوڑے گا!! لہٰذا بعض نادان اسلامی بھائی بھی شیطان کے ہتّھے چڑھ ہی جاتے اور **غیبتوں** میں پڑ ہی جاتے ہیں لہٰذا ایسوں کو خبردار کرنے کیلئے مُتَوَقَّع **غیبت** کی 26 مثالیں پیش کی جاتی ہیں: ❁ ماشاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ یہ امیرِ قافِلہ فُلاں امیرِ قافلہ سے زیادہ ملنسار ہے اس کے تو اَخلاق ہی صحیح نہیں تھے ❁ اُس کے ساتھ جب سفر کیا تھا بالکل مزا نہیں آیا تھا ❁ وہ اسلامی بھائی **جَدوَل** کی پابندی نہیں کرتا ❁ جب دیکھو سویا رہتا ہے ❁ وہ **نیکی کی دعوت** میں غائب ہو گیا تھا مگر ❁ کھانے کے وقت جلدی جلدی آ کر چوکڑی مار کر بیٹھ گیا ❁ اب کی بار کے قافلے میں جس کو پکانے کی ذمّے داری ملی ہے اس کو پکانا کہاں آتا ہے! ❁ پچھلی بار

پکانے والا اِس کے مقابلے میں غنیمت تھا ❁ **داعی** نیکی کی دعوت میں گھبراہٹ کی وجہ سے کچھ غلطیاں کر گیا تھا ❁ وہ دکاندار بڑا سخت دل ہے ❁ ہم **نیکی کی دعوت** دینے جاتے ہیں تو لفٹ ہی نہیں کرواتا ❁ اس مسجِد کے امام کا منہ ہم سے ''پھولا'' رہتا ہے اور ❁ خار بازی کی وجہ سے درس و بیان میں بھی نہیں بیٹھتا ❁ ہاں یار! پچھلی بار تم نہیں تھے اِس امام نے تو مبلِّغ کو خوامخواہ جھاڑ دیا تھا ❁ اِس مسجِد کا مُتَوَلّی بھی بس ایسا ہی ہے ❁ **مَدَنی قافِلہ** آتا ہے تو خوش نہیں ہوتا ❁ بتّیاں پنکھے چلائیں تو کُڑ کُڑ کرتا ہے ❁ دریاں رکھنے بچھانے اور دیگر مُعامَلات میں ٹوکتا رہتا ہے یہ تو فُلاں سے ہماری ترکیب اچھی ہے اور مُتَوَلّی اُس کے رعب میں ہے ❁ ورنہ ہمیں یہاں قافِلہ ٹھہرانے بھی نہ دیتا ❁ فُلاں یوں تو ہر تیس دن میں تین دن **مَدَنی قافلے** میں سفر کرتا ہے مگر باقی دنوں میں **دعوتِ اسلامی** کا کوئی کام نہیں کرتا بلکہ ❁ نَماز کے مُعامَلے میں بھی کمزور ہے ❁ دراصل اس کا سیٹھ **دعوتِ اسلامی** کا چاہنے والا ہے، وہ اِس کو **مَدَنی قافِلے** میں سفر کے اَخراجات بھی دیتا ہے اور تنخواہ بھی نہیں کاٹتا تو بھائی بس مالِ مفت دلِ بے رحم والامُعامَلہ ہے ❁ فُلاں نے بھی **مَدَنی قافلے** میں سفر کرنا تھا مگر عین وَقت پر بہانہ کر کے جان چُھڑا لی ❁ فُلاں کو مسجد میں آنے کی دعوت دی تھی تو کیسے سینے پر ہاتھ رکھ کر سر جھکا کر وعدہ کیا تھا مگر وعدہ خِلافی کر گیا اور نہیں آیا ❁ آج فُلاں مبلِّغ نے بیان بَہُت لمبا کر دیا تھا ❁ اس عَلاقے کے فُلاں فُلاں آدمی بَہُت خشک ہیں کتنی ہی دعوت دو مسجد کا رُخ نہیں کرتے۔

مَدَنی ماحول سے روٹھے ہوئے کو منانے کے غیبتوں بھرے انداز کا فرضی خاکہ

جب کوئی اسلامی بھائی روٹھ جائے یا کسی وجہ سے **مَدَنی ماحول** سے دور ہو جائے تو اِس مُعامَلے میں بھلائی چاہنے والوں کو بھی شیطان نہیں چھوڑتا، وہ ہمدردی ہی ہمدردی میں **غیبتوں** کے کیچڑ میں سرتاپا لت پت ہو جاتے ہیں اور انہیں کانوں کان خبر تک نہیں ہوتی! ایسے موقع پر مُتَوَقَّع غیبتوں بھری گفتگو کا **فرضی خاکہ**: (غیبتوں کو واوین ڈال کر واضح کیا

ہے) **زید** نے **بکر** سے پوچھا: آج کل **ولید** اجتماع میں نظر نہیں آرہا خیریت تو ہے؟ **بکر** نے جواب دیتے ہوئے کہا: آپ کو معلوم نہیں اُس نے ہمارے نگرانِ پاک سے ۞ ''گستاخانہ گفتگو'' کی تھی اور ۞ ''غصّے'' میں ۞ ''چیختا'' تھا! **زید**: ۞ اچھا اچھا یہ بات ہے جبھی میں نے پرسوں سلام کیا تو اُس نے ''جواب نہیں دیا'' ۞ اُس کا ''منہ پھولا ہوا تھا'' ۞ واقِعی بندہ ہے ''بڑا اَڑیل۔'' مگر یار اس کو ضائع نہیں کرنا چاہئے۔ **بکر**: ۞ میرے سے تو ''سیدھے منہ بات بھی نہیں کرتا'' ۞ پتا نہیں ''اپنے آپ کو کیا سمجھتا ہے!'' **زید**: ۞ میں مانتا ہوں کہ ۞ ''بَہُت وائڑا (یعنی ٹیڑھا) ہے'' ۞ ''بات کرنے کی بھی تمیز نہیں'' ۞ ''سمجھتا بھی ذرا دیر میں ہے'' ۞ اِس کی ایک وجہ یہ بھی کہ ''ان پڑھ'' ہے۔ کچھ بھی ہے اِس کو بچالینا چاہئے ورنہ ۞ نمازیں چھوڑ دیگا ۞ داڑھی منڈوا دیگا اور ۞ فلمیں ڈرامے دیکھنے لگے گا۔ آؤ یار دونوں چلتے ہیں، اِس کو سمجھاتے ہیں۔

افسوس! ہمیں بات کرنی ہی نہیں آتی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! شیطان دین کا کام کرنے والوں سے کس طرح کھیلتا ہے!!! **زید و بکر** صاحِبان ہمدردی کی رَو میں بہہ کر **13** عدد **غیبتیں** اور آخر میں **تین بدگمانیاں** کر کے گناہوں کا گٹھڑ گردن پر لاد کر **ولید** کو 'مدنی ماحول' میں دوبارہ لانے کیلئے چلے!!!! یہ تو ہلکی سی جھلک پیش کرنے کی سعی کی ہے ورنہ یہ **13 غیبتیں اور تین بدگمانیاں** بَہُت کم ہیں اگر آج کل کی جانے والی صِرف پانچ مِنَٹ کی غیر محتاط گفتگو کا کوئی ''مَدَنی الٹراساؤنڈ'' کرنے والا ہو تو شاید اُس میں سے کتنی ہی مُنافقتیں، **غیبتیں**، تہمتیں، جھوٹے مبالغے، دل آزار فقرے، بدگمانیاں، عیب دریاں، ریاکاریاں، اور نہ جانے کیا کیا ظاہر کر کے رکھ دے! افسوس! ہماری زندگی گزر گئی مگر بات کرنے کا ڈھنگ نہ آیا۔ کاش! صد کروڑ کاش!!! ہمیں حقیقی معنوں میں **زَبان کا قفلِ مدینہ** نصیب ہو جاتا! آہ! کہیں ایسا نہ ہو کہ ہماری عبادتیں اور ریاضتیں دھری کی دھری رہ جائیں اور زَبان کی کارستانیاں جہنّم میں پہنچا دیں۔ اے اللہ تجھ سے تیری رحمت کا سُوال ہے!

بے سبب بخش دے نہ پوچھ عمل   نام رحمٰن عزوجل ہے ترا یارب عزوجل!
عیب میرے نہ کھول محشر میں   نام ستّار عزوجل ہے ترا یارب عزوجل

ناجائز گفتگو جہنم میں گرائے گی

حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: ''اے اللہ کے نبی عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ہم لوگ زبان سے جو باتیں کرتے ہیں اس پر ہماری گرفت ہوگی آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے مُعاذ! تیری ماں تجھ پر روئے، لوگوں کو ان کے منہ کے بل آگ میں گرانے والی اسی زبان کی باتیں ہوں گی۔'' (سُنَنِ تِرمِذی ج۴ص۲۸۰ حدیث ۲۶۲۵) **مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت** حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: زبان سے کفر، شرک، **غیبت**، چغلی، بہتان سب کچھ ہوتے ہیں جو دوزخ میں ذلّت وخواری کے ساتھ پھینکے جانے کا ذریعہ ہیں۔ (مراۃ ج۱ص۵۳)

مُعاف فضل و کرم سے ہو ہر خطا یارب عزوجل   ہو مغفِرت پئے سلطانِ انبیا یا رب عزوجل
بِلا حساب ہو جنت میں داخِلہ یا ربّ عزوجل   پڑوس خلد میں سرور کا ہوعطا یا رب عزوجل

پہلے اجتماع میں آتا تھا اب نہیں آتا اسے سمجھانے کے مُتَعَلِّق مُتَوَقَّع 14 گناہوں بھرے جملے اور غیبتیں

کوئی اسلامی بھائی پہلے سنّتوں بھرے اجتماع میں آتا تھا مگر اب کم آتا ہے یا نہیں آتا اُس کی ہمدردی کرنے والوں کو بھی شیطان بسا اوقات وہ گُل کِھلاتا ہے کہ **اَلامان وَالْحفیظ**! ایسے موقع پر مُتَوَقَّع گناہوں بھری گفتگو کا **فرضی خاکہ**: (غیبتوں وغیرہ کو واوَیں ڈال کر واضح کر دیا ہے) **زید و بکر** باہم کچھ یوں گفتگو کرتے ہیں، **زید** پوچھتا ہے: آج کل **ولید**

اجتماع وغیرہ میں کم نظر آتا ہے کیا مسئلہ ہے؟ **بکر** جواب دیتا ہے: ۞''ذرا مال کھینچنے کے چکّر میں پڑ گیا ہے۔'' منگنی کی بھی ترکیب بن رہی ہے مجھ سے ''ڈرتے ڈرتے'' کہہ رہا تھا کہ ۞گھر والے داڑھی کٹوانے کا کہہ رہے ہیں'' کیوں کہ لڑکی والوں کا ۞''داڑھی صاف کروانے'' اور ۞''میوزیکل فنکشن رکھوانے کا مُطالَبہ ہے،'' ۞یار! ''میرا بھی وہیں شادی کرنے کا دل ہے ہوسکتا ہے ان کے مُطالَبے پورے کرنے پڑ جائیں!'' **زید**: ہاں یار! ۞میرا بھی یِہی خیال تھا کہ ''**ولید** تھوڑا پیسوں کا لالچی ہوگیا ہے'' یہ بھی سننے میں آیا تھا کہ ۞''کسی لڑکی کے چکر میں پڑ گیا ہے'' آپ کی باتوں سے بھی تصدیق ہورہی ہے۔ اور ہاں ۞''یہ بھی سنا تھا کہ چُھپ چُھپ کر گھر میں T.V. پر فلمیں بھی دیکھنے لگا ہے۔ **زید** نے مزید بیان جاری رکھتے ہوئے کہا: ایک اسلامی بھائی بتا رہے تھے کہ **ولید** نے اُس دن ہیڈ فون لگایا ہوا تھا میں نے پوچھا تو ۞''جھوٹ موٹ کہد یا کہ نعتیں سن رہا ہوں'' مگر میں نے ترکیب سے ۞اُس کا ہیڈ فون کھینچ کر اپنے کانوں پر لگالیا! خدا کی پناہ! توبہ! توبہ! ''بَہُت گندا گانا بج رہا تھا!'' **ولید** میری اِس حرکت پر سخت ناراض ہوا ۞اور ''اُس کے منہ سے گالیاں نکل گئیں'' خیر میں نے اُس کو ٹھنڈا کرلیا۔ **زید**: یار! بات تو تشویش ناک ہے۔ مگر بندہ کام کا ہے، اس کا **مَدَنی ماحول** میں رہنا ہمارے لئے مفید ہے، آؤ دونوں چل کر اس کو سمجھاتے ہیں، اُس کو بولیں گے، ۞بھائی! بھلے داڑھی منڈ وا دو، شادی کے بعد رکھ لینا ۞شادی میں میوزیکل ''فنکشن بھی O.K. کردو ۞گھر والوں کے جائز ناجائز سب مُطالَبے پورے کرلو مگر **مَدَنی ماحول** مت چھوڑنا کیوں کہ ہم کو پتا ہے کہ مدنی ماحول سے جو الگ ہوجاتا ہے وہ بَہُت گناہوں میں پڑ جاتا ہے! آؤ چلتے ہیں اور سمجھاتے ہیں یہ کہہ کر **غیبتوں**، بدگمانیوں، عیب دریوں اور خِیانتوں کے **گناہوں کے ٹوکرے** سر پر رکھ کر داڑھی مُنڈوانے، میوزیکل فنکشن کرنے اور گھر والوں کے ناجائز مطالَبات مان لینے کے مشورے دینے کی **بُری بُری نیّتوں** کے ساتھ دونوں اسلامی بھائی **ولید** کو سمجھانے کی **نیکی** کمانے کیلئے روانہ ہوتے ہیں۔

بات امانت ہونے کا قرینہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس ''فرضی خاکے'' سے صرف سمجھانا مقصود ہے سبھی اگرچہ اِس طرح کے گناہ نہیں کرتے مگر بعض نادان کچھ نہ کچھ گناہوں میں پڑ ہی جاتے ہیں۔ **زید و بکر** دونوں کی باتوں میں **غیبتوں** کے علاوہ دیگر گناہ بھی شامل ہیں مَثَلاً **غیبت** سننا، عیوب اُچھالنا، ڈرتے ڈرتے رازداری میں کہی ہوئی بات کا **پردہ فاش** کرنا وغیرہ۔ جب خود تسلیم کیا ہے کہ ڈرتے ڈرتے بات کی تھی اس سے **دَلالَۃً** وہ بات **امانت** ثابت ہوتی ہے، پھر عیبوں سے بھی بھرپور تھی لہٰذا پیچھے سے بیان کردینے میں **غیبت** کے ساتھ ساتھ **خِیانت** کا جُرم بھی لاگو ہوا، بات کے **امانت** ہونے کیلئے یہ شرط نہیں کہ کہنے والا صَراحَۃً (یعنی صاف لفظوں میں) **منع** کرے کہ کسی کو مت بتانا، بلکہ اگر وہ بات کرتے ہوئے اِس طرح اِدھر اُدھر دیکھے کہ کوئی سُن تو نہیں رہا! یہ بھی بِالکل واضح قرینہ ہے کہ یہ بات **امانت** ہے۔ چُنانچِہ سرکارِ **مدینۂ منوّرہ**، سردارِ **مکّۂ مکرّمہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **کا ارشادِ امانت بُنیاد** ہے: اِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ الْحَدِیْثَ ثُمَّ الْتَفَتَ فَھِیَ اَمَانَۃٌ۔ ''جب کوئی آدمی بات کر کے اِدھر اُدھر دیکھے تو وہ بات **امانت** ہے۔'' (سُنَنِ تِرمِذی ج ۳ ص ۳۸۶ حدیث ۱۹۶۶) مُفَسِّرِ شہیر **حکیمُ الْاُمَّت** حضرتِ **مفتی احمد یار خان** علیہ رحمۃ الحنّان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی اگر کوئی شخص تم سے اکیلے میں کوئی بات کہے اور بات کے دوران یا بات کے درمیان میں اِدھر اُدھر دیکھے کہ کوئی سن نہ لے تو وہ اگرچِہ منہ سے نہ کہے کہ یہ کسی سے نہ کہنا مگر اس کی یہ حرکت بتاتی ہے کہ وہ راز کی بات ہے لہٰذا اسے امانت سمجھو، اُس کا راز ظاہر نہ کرو، کسی سے یہ بات نہ کہو۔ سبحٰنَ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کیسی پاکیزہ تعلیم ہے! (مراۃ المناجیح ج ۶ ص ۶۲۹)

سُدھرنے کی جِدّوجہد جاری رکھئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غیبتوں اور گناہوں کی عادتوں سے توبہ کیجئے اور سدھرنے کیلئے خوب جِدّ وجُہد فرمایئے اور سُدھرنے کی دُعا سے بھی ہرگز نہ اُکتایئے اور یوں بھی دل تھوڑا مت کیجئے کہ میں تو اتنا عرصہ ہوا **مَدَنی ماحول** سے وابستہ ہو چکا ہوں، خوب دعائیں بھی مانگتا ہوں مگر میری صحیح معنوں میں اِصلاح نہیں ہو پاتی۔ فوری طور پر **توبہ** کی قَبولیّت کے آثار ظاہر

ہوجائیں یہ کوئی ضَروری نہیں،توبہ کرنے سے ہرگز نہ اُکتائیں ہردم **توبہ** کئے جائیں،اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ضَرور ضَرور کرم ہوگا۔نیک بندے عمر بھر بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں گڑگڑاتے رہتے تھے،کبھی بھی نہیں اُکتاتے تھے چُنانچِہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 344 صَفحات پر مشتمل کتاب،''**مِنہاجُ العابِدین**'' صَفحہ 41 تا43 پر ہے: حضرتِ سیِّدُنا شیخ ابواسحاق اسفرائنی علیہ رَحمۃُ اللہِ القوی فرماتے ہیں: میں نے تیس برس **اللہ** تعالیٰ سے توبۃُ النَّصوح نصیب ہونے کی التجاء کی، **تیس برس** کے بعد میں اپنے دل میں **مُتعجّب** ہوا اور دربارِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کی: ''اے پروردگار(عَزَّوَجَلَّ)! **مجھے تیس برس** ہوچکے ہیں تجھ سے صِرف ایک حاجت کیلئے التجا کرتے ہوئے لیکن تو نے اب تک وہ بھی پوری نہیں فرمائی۔'' جب میں سویا تو خواب میں ایک شخص دیکھا جو مجھے کہہ رہا تھا: تُو اپنی تیس سالہ دُعا پر **تَعَجُّب** کرتا ہے! تجھے یہ معلوم نہیں کہ تُو کتنی بڑی چیز کا مُطالَبہ کررہا ہے؟ تو اُس چیز کا مطالبہ کررہا ہے کہ **اللہ** تعالیٰ تجھے اپنا دوست بنالے، کیا تُو نے **اللہ** تعالیٰ کا یہ ارشاد نہیں سنا کہ:

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیۡنَ وَ یُحِبُّ الۡمُتَطَہِّرِیۡنَ ﴿۲۲۲﴾ (پ ۲ البقرۃ ۲۲۲)

ترجَمۂ کنزالایمان: بیشک اللہ پسند رکھتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور پسند رکھتا ہے سُتھروں کو۔

توکیا تو توبہ کو معمولی شے خیال کرتا ہے؟

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں: اگر تم جلد توبہ کرو گے تو اُمید ہے کہ عنقریب گناہوں پر اصرار کرنے کے مَرَض کا تمہارے دل سے قَلع قَمع (یعنی خاتمہ) ہوجائے اور گناہوں کی نُحوست کا بوجھ تمہاری گردن سے اُتر جائے۔اور گناہوں کی وجہ سے جو قَساوَتِ قلبی (یعنی دل کی سختی) پیدا ہوتی ہے اس سے ہرگز بے خوف نہ ہو۔بلکہ ہروقت اپنے دل پر نگاہ رکھو، کیونکہ بعض **صالحین** رَحِمَہُمُ اللہُ المبین نے فرمایا ہے: بے شک گناہ کرنے سے دل سیاہ ہوجاتا ہے، اور دل کی سیاہی کی علامت یہ ہوتی ہے کہ گناہوں سے گھبراہٹ نہیں ہوتی، طاعت (یعنی عبادت) کے

لیے موقع نہیں ملتا، نصیحت سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا (یعنی نصیحت و بیان سُن کر دل پر اثر نہیں ہوتا) ۔اے عزیز! کسی گناہ کو معمولی نہ خیال کر اور کبیرہ گناہوں پر اصرار کرنے کے باوُجُود اپنے آپ کو تائب (یعنی توبہ کرنے والا) گمان نہ کر۔

مُحیط دل پہ ہوا ہائے نفسِ امّارہ ۔۔۔ دماغ پر مِرے ابلیس چھا گیا یا ربّ عزوجل
میں کر کے توبہ پلٹ کر گناہ کرتا ہوں ۔۔۔ حقیقی توبہ کا کر دے شَرَف عطا یارب

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! ۔۔۔ صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللہ! ۔۔۔ اَسْتَغْفِرُاللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! ۔۔۔ صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

”غیبت بڑی تباہ کار ہے“ کے سولہ حروف کی نسبت سے ”مجالس“ کے بارے میں کی جانے والی غیبتوں کی 16 مثالیں

۞ نگران نے مجلس میں صرف خوشامدی اسلامی بھائیوں کو لیا ہے ۞ مجلس کے کسی بھی فرد کی آپس میں نہیں بنتی ۞ پتا نہیں کیا دیکھ کر اس کو یہ ذمے داری دے دی گئی ہے ۞ میں اتنا پرانا ہوں نگران نے پھر بھی مجلس میں نہیں لیا اور اسے مدنی ماحول میں آئے جُمُعَہ جُمُعَہ آٹھ دن ہوئے ہیں مجلس میں لے لیا ۞ مجلس میں رہنا ہے تو بس اس کی ہاں میں ہاں ملاتے جاؤ ۞ مجلس کے فُلاں فُلاں رُکن اجتماع کے دوران مکتب میں بیٹھے گپیں ہانک رہے تھے ۞ اقامت ہوگئی پھر بھی فُلاں فُلاں اپنے مکتب سے نکل کر باجماعت نَماز کیلئے اندرونِ مسجِد نہیں آئے ۞ سوءِ اتفاق کہ ''مجلس'' کے سارے ہی اراکین بڑے رَف ہیں ۞ فُلاں مجلس کا نگران بالکل ایکٹو (ACTIVE) نہیں بس ۞ شوپیس ہے ۞ فُلاں مجلس کا نگران اپنا مکتب صاف نہیں رکھتا اور ۞ وہاں چیزیں بھی اِدھر اُدھر بکھری رہتی ہیں ۞ ہماری مجلس کے فلاں رکن کو اِنفرادی کوشِش کرنا ہی نہیں آتی ۞ ایک نئے اسلامی بھائی سے اُلجھ بیٹھا تھا وہ تو میں پہنچ گیا اور ترکیب بن گئی مگر نیا اسلامی بھائی سخت بدظن

ہو چکا تھا ❁ فُلاں ذمّے دار تو ہے مگر فعّال نہیں دراصل اس کو رکھنا مجبوری ہے فارغ کریں گے تو گروپ بنائے گا اور تنگ کریگا ❁ فُلاں کے نگران کا ذہن ہڑا ہُوڑی والا ہے۔

''وقت کی بربادی'' کے گیارہ حُرُوف کی نسبت سے مجلس برائے اِجتماع اور مُتَوَقَّع 11 غیبتیں

ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع کیلئے مَثَلاً کسی نے آپ سے کہا کہ اِس بار فُلاں مبلّغ کو بیان کا موقع دے دیا جائے تو آپ کی طرف سے جواب ملا: معذِرت خواہ ہوں، ان کو بیان نہیں دے سکوں گا۔ اتنا جواب کافی تھا مگر اب آگے جو کچھ کہا جائیگا وہ گناہوں بھرا ہے مَثَلاً کہا: اس کی وجہ یہ ہے ❁ یہ لٹکا دیتا ہے ❁ بَہُت لیٹ آتا ہے ❁ اِس کے بیان میں دم نہیں ہوتا ❁ اس کا بیان ٹھنڈا ہوتا ہے ❁ لوگ اِس کے بیان میں اُٹھ اُٹھ کر چلے جاتے ہیں ❁ بیان کی تیّاری کر کے نہیں آتا ❁ اس کے تلفُّظ غَلَط ہیں ❁ بَہُت لمبی کرتا ہے ❁ کافی چکنی کرتا ہے ❁ مائیک نہیں چھوڑتا ❁ اس کو بیان کرنا کہاں آتا ہے! وغیرہ وغیرہ۔ اگر کوئی پوچھے کہ اُس کو بیان کیوں نہیں دیتے تب بھی جواباً مبلّغ کی پولیں کھولنے کی ضَرورت نہیں اور یہ بھی نہ کہئے کہ ''کچھ کہوں گا تو **غیبت** ہو جائے گی'' کہ یہ بھی **غیبت** ہی کی ایک صورت ہے اگرچِہ آپ نے اُس کا کوئی مخصوص عیب ظاہر نہیں کیا مگر اس جملے کے ذَرِیعے یہ ضَرور اظہار کر دیا کہ ''اُس میں کچھ خامیاں موجود ہیں۔'' صِرف شروع والا جُملہ ہی جو **غیبت** سے پاک تھا وہ دوہرا دیجئے کہ ''معذرت خواہ ہوں، ان کو بیان نہیں دے سکوں گا۔'' مزید کہئے کہ اگر وہ مبلّغ خود پوچھیں گے تو ممکنہ صورت میں ان کو وُجوہات عرض کردوں گا۔ اب اگر وہ مبلّغ آجائیں اور اُن میں واقِعی خامیاں ہوں تو تنہائی میں اَحسن طریقے پر سمجھا دیجئے۔ اِس طرح **اِنْ شَآءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ **غیبت** وغیرہ کی آفت سے کافی حفاظت رہے گی، مَدَنی ماحول کا تقدُّس بھی برقرار رہے گا اور آپَس میں محبتوں کے رشتے اُستوار رہیں گے۔ بس یہ ذِہن میں بٹھا لیجئے: **نہ غیبت کروں گا نہ غیبت سنوں گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ

سنوں نہ فُحش کلامی نہ غیبت و چغلی ترى پسند کی باتیں فقط سنا یارب عزوجل
کریں نہ تنگ خیالاتِ بد کبھی ، کردے شُعُور و فکر کو پاکیزگی عطا یارب عزوجل

سینما گھر کے مالک کی توبہ

غیبت کرنے سننے کی عادت نکالنے، نمازوں اور سنّتوں پر عمل کی عادت ڈالنے کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے ، اپنی زندگی **''مدنی انعامات''** کے سانچے میں ڈھالئے ، سنّتوں کی تربیت کیلئے **مَدَنی قافِلوں** میں **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کیجئے ، اور ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں اوّل تا آخِر شرکت کیجئے۔ آپ کی ترغیب کیلئے ایک مدنی بہار پیش کی جاتی ہے چنانچہ **بابُ الاسلام** سندھ کے مشہور شہر حیدر آباد کے ایک اسلامی بھائی نے کچھ اس طرح بتایا کہ غالِباً یہ 1991ء کے کسی ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع والی رات کی بات ہے، میری ملاقات ایک **سینما گھر کے مالِک** سے ہوئی جو کہ شرابی اور گناہوں کا عادی تھا۔ میں نے **اِنفرادی کوشش** کرتے ہوئے اُسے تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع کی دعوت پیش کی، کچھ پس و پیش کے بعد وہ میرے ہمراہ چل پڑا۔ اختِتامی دُعا کے دَوران **سینما گھر کے مالِک** کی حالت غیر ہوگئی۔ حتّٰی کہ دُعا خَتم ہونے کے بعد بھی اس کا ہچکیوں کے ساتھ رونا بند نہ ہوا۔ بعد میں اس نے بتایا کہ میں نے جب دُعا کیلئے ہاتھ اُٹھائے اور آنکھیں بند کیں تو ایسا لگا جیسے دُعا کی بَرَکت سے میرے دل کی سختی دُور ہو رہی ہے، مجھے اپنے کئے ہوئے گناہ یاد آنے ، ان کا انجام ڈرانے اور خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں رُلانے لگا۔ اسی دَوران جس وَقت کہ میری آنکھیں بند تھیں **میں نے اپنے آپ کو مدینۂ منوَّرہ** زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیْماً **میں سبز سبز گنبد کے رُوبرُو پایا**، ہر طرف نُور پھیلا ہوا تھا اور بھینی بھینی خوشبو سے فَضاء مہک رہی تھی۔ میں کافی دیر تک **سبز گنبد** کے جلووں سے اپنے دل کو مُنوَّر کرتا اور روتا رہا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میں نے سابِقہ گناہوں سے توبہ کرلی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ میرے ساتھ پابندی سے اجتماع میں آنے لگے، پنج وقتہ نماز بھی شُروع کردی۔ ایک دن جب میں ملاقات کیلئے پہنچا تو انہوں نے بتایا کہ میرے بعض وہ دوست جنہوں نے بدکاری کے مُعامَلات سے آج تک مجھے نہیں روکا بلکہ میرے ساتھ شراب ورَباب کی محفلوں میں ہمیشہ آگے آگے رہتے تھے، میری اجتماع میں شرکت اورنیکیوں کی طرف رغبت کاسُن کر میرے پاس آپہنچے۔ان میں جوعقائدِ اہلسنّت سے مُتَّفِق نہیں تھا وہ مجھے سمجھاتے ہوئے کہنے لگا: ''تم جن کے اِجتماع میں جاتے ہو یہ لوگ تو بدعقیدہ ہیں کہ اولیاء کرام کی نیاز دلاتے ہیں، **یارسولَ اللہ** پُکارتے ہیں، ان کے ساتھ مت جایا کرو۔'' **سینما گھر کے مالِک** کا کہنا ہے میں نے اُس سے کہا کہ میں نے **دعوتِ اسلامی** کامَدَنی ماحول صِرف سُن کر نہیں بلکہ دیکھ کر اپنایا ہے، میں نے تو **دعوت اسلامی** کے سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی اور وہاں مجھے اِس اِس طرح **مدینۂ منوَّرہ** زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیْماً کی زیارت ہوئی، اب تم بتاؤ جن **عاشِقانِ رسول** کے اِجتماعات میں **گنبدِ خضرا** کے جلوے نظر آتے ہوں یہ کس طرح غَلَط ہوسکتے ہیں؟ میرا تو مشورہ ہے کہ تم بھی **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول میں شامل ہوجاؤ۔ **خدا کی قسم!** اب تو کوئی میرے بچّوں کے گلوں پر چُھری پھیر دے تب بھی میں دعوتِ اسلامی کا **مَدَنی ماحول** نہیں چھوڑسکتا۔

اہل سنّت کا ہے بیڑا پار اصحابِ حضور
نجم ہیں اور ناؤ ہے عِترت رسولُ اللہ کی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اجتماعِ ذکر میں گنہگار بھی بخشے جاتے ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے اجتماعات میں معاشرے کے ایک سے ایک بگڑے ہوئے افراد آتے ہیں اور اپنی بگڑی بناتے ہیں اور بعض خوش نصیب تو ہاتھوں ہاتھ رحمتوں کی برسات کے

جلوے بھی دیکھ لیتے ہیں، خیر جلوے نظر آنا نہ آنا اپنے اپنے مقدّر کی بات ہے۔ یہ ذہن میں رہے کہ کسی اجتماع وغیرہ میں صرف اچھا خواب نظر آجانا ہی اُس کے حق پر ہونے کی یقینی دلیل نہیں مگر **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی اہل سنّت کی سنّتوں بھری تحریک ہے اوراہلِ سنّت اہلِ حق اور سچّے عاشقانِ رسول ہیں، ان کے عقائدعین قراٰن وسنّت کے مطابق ہیں۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **عاشقانِ رسول** کی صحبت میں **ذکرِ خداو مصطفٰے** عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کرنے کی تو کیابات ہے۔ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے **مکتبۃ المدینہ** کی مطبوعہ 743 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**جنّت میں لے جانے والے اعمال**'' صَفْحہ418 تا419 پر ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کچھ **فرشتے** گھوم پھر کر ذکر کی مجالس تلاش کرتے ہیں۔ جب وہ کوئی ایسی مجلس دیکھتے ہیں جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر ہورہا ہوتو ان لوگوں کے ساتھ جا کر بیٹھ جاتے ہیں اورایک دوسرے کواپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں یہاں تک کہ آسمان تک کا خَلاء پُر ہوجاتا ہے۔ جب وہ مجلس مُتَفَرِّق (یعنی مُنْتَشِر) ہوتی ہے تو فرشتے آسمان کی طرف پرواز کرجاتے ہیں۔ پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ زیادہ جاننے والا ہے، تم کہاں سے آئے ہو؟ تو وہ عرض کرتے ہیں: ہم زمین سے تیرے بندوں کے پاس سے آرہے ہیں وہ تیری پاکی اور بڑائی بیان کررہے تھے، تیرا کلمہ پڑھتے اور تیری تعریف کرتے تھے اور تجھ سے سُوال کرتے تھے۔ **رب** تعالیٰ فرماتا ہے: وہ کیا مانگتے تھے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: تجھ سے تیری **جنت** مانگ رہے تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: کیا اُنہوں نے میری جنّت کودیکھا ہے؟ **فرشتے** عرض کرتے ہیں: نہیں۔ رب عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو کیا کرتے؟ پھر **فرشتے** عرض کرتے ہیں: اور وہ تیری پناہ طلب کررہے تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: کس چیز سے پناہ چاہتے تھے؟ عرض کرتے ہیں: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! جہنّم سے۔ **رب** تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے جہنّم کودیکھا ہے؟ **فرشتے** عرض کرتے ہیں: نہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو کیا کرتے؟ پھر **فرشتے** عرض کرتے ہیں: وہ تجھ سے مغفرت چاہتے تھے۔ **رب** عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: میں نے ان کی مغفرت فرمادی اوران کی مُرادانہیں عطا

فرمادی اور جس سے وہ پناہ چاہتے تھے انہیں اس سے پناہ عطا فرمادی۔ وہ عرض کرتے ہیں: یارب عَزَّوَجَلَّ! ان میں فُلاں شخص بھی ہے جو بَہُت گنہگار ہے وہ وہاں سے گزر رہا تھا اور ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: میں نے اس کو بھی بخش دیا کیونکہ یہ ایسی قوم ہے جس کا ہم نشین (یعنی ہم صحبت) بھی محروم نہیں رہتا۔

(صَحیح مُسلِم ص ۱۴۴۴ حدیث ۲۶۸۹)

برستا نہیں دیکھ کر ابرِ رحمت
بدوں پر بھی برسا دے برسانے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

"جہنَّم کا کھولتا ہوا پانی پینے اور آگ میں جلنے سے بچیں" کے اکتالیس حُرُوف کی نسبت سے حارسین و خادمین کے بارے میں کی جانے والی غیبتوں کی 41 مثالیں

دعوتِ اسلامی کے مَدَنی مرکز میں اور بعض ذمّے داران کے پاس حالات کی نزاکت کے پیشِ نظر حفاظتی انتظامات رکھے گئے ہیں، مُسلّح گارڈ کیلئے "حارسین" اور غیر مُسلّح کیلئے "خادِمین" کی اِصطلاح دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں بولی جاتی ہے۔ مُسلّح حارِسین کی اکثریت کا تعلُّق تادمِ تحریر محکمۂ پولیس سے ہے، اسلامی بھائیوں کو ان کی **غیبتوں** سے اور خود ان حارِسین و خادمین کو آپسی **غیبتوں** سے بچانے کے مقدّس جذبے کے تحت مُتوَقّع **غیبت** کی 41 مثالیں پیش کی جاتی ہیں: ❁ ڈیوٹی کے دَوران اونگھتا ہے ❁ ڈیوٹی اچھی نہیں کرتا ❁ ڈیوٹی کے دَوران باتوں میں مصروف رہتا ہے ❁ ڈیوٹی پر ہمیشہ تاخیر سے آتا ہے ❁ چُھٹیاں بَہُت کرتا ہے ❁ ایجنسی کا مُخبر لگتا ہے ❁ وفادار نہیں

لگتا ❀ حملہ ہوا تو فرار ہو جائے گا ❀ الرٹ نہیں ہے ❀ گن برابر پکڑ نا نہیں آتی ❀ رسمی چیکنگ کرتا ہے ❀ جان پہچان والے کی چیکنگ نہیں کرتا ❀ ڈھیلا ہے ❀ رشوت کی چاٹ پڑ گئی ہے ❀ معمولی سی چیز بھی جیب سے نہیں خریدتا، مانگ لیتا ہے ❀ اس کو حلال حرام کی تمیز ہی کہاں ہے ❀ دوسرے حارسین سے بنا کر نہیں رکھتا ❀ مُنشی کے ساتھ تعاون نہیں کرتا ❀ مُنشی کے خلاف غَلَط پروپیگنڈا کرتا ہے ❀ لگتا ہے اِس کو مُنشی بننا ہے ❀ حفاظتی اُمور کی مجلس کی خامیاں نکالتا رہتا ہے ❀ حفاظتی اُمور والوں کے ناک میں دم کر دیا ہے ❀ اپنے آپ کو کچھ سمجھتا ہے ❀ حارسین سے لڑتا رہتا ہے ❀ بہُت بے رحم شخص ہے ❀ کسی کو جھاڑ دینا ❀ دل دُکھا دینا اِس کیلئے کوئی مسئلہ ہی نہیں ❀ اتنا بولتا ہوں مگر نَماز نہیں پڑھتا ❀ رَمَضانُ المبارَک میں روزے نہیں رکھتا ❀ تراویح نہیں پڑھتا ❀ بہُت جلالی ہے ❀ خرکھوپڑی ہے ❀ میرے سے تو سیدھے منہ بات بھی نہیں کرتا ❀ اپنے آپ کو پتا نہیں کیا سمجھتا ہے ❀ مجلس والوں کے کان بھرتا ہے ❀ علاقے میں دادا گیری کرتا ہے ❀ خادمین پر آرڈر چلاتا ہے ❀ مجلس حفاظتی اُمور میں ایک بھی بندہ صحیح نہیں ❀ نگرانِ مجلس نے اُس حارِس کی بدلی غَلَط کروائی ہے ❀ نیا والا حارِس تو بالکل اَیَوئیں ہے ❀ ہے جی دار مگر تھوڑا اَڑیل۔

”چُپ رہو سلامت رہو گے“ کے پندرہ حُرُوف کی نسبت سے مَدَنی چینل کے مُتَعَلِّق غیبت کی 15 مثالیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **دعوتِ اسلامی** کا ہر دلعزیز **مَدَنی چینل** سنّتوں کی خوب دھومیں مچا رہا ہے اور اسے عین شریعت کے مطابِق چلایا جا رہا ہے۔ اس میں نمازیں، اجتماعات، اور بعض دیگر سلسلے براہِ راست بھی دکھائے جاتے ہیں، مَثَلاً روزانہ براہِ راست باجماعت نمازِ تہجُّد پھر رِقّت انگیز دعاء و منظوم مناجات، اذان و نمازِ فجر، اس کے بعد مَدَنی حلقہ جس میں درسِ فیضانِ سنّت، تین آیاتِ قرآنی کی تلاوت مع ترجمۂ کنزالایمان وتفسیر خزائنُ العرفان، بعدہٗ شجرۂ

قادِریہ رضویہ پڑھا جاتا ہے اس کے بعد باجماعت نمازِ اشراق وچاشت کے نوافِل دکھائے جاتے ہیں۔سینکڑوں اسلامی بھائی اِس میں شریک ہوتے ہیں۔مردود شیطان جو کہ مسلمان کو عین حالتِ نماز میں بھی وَسوسوں کا شکار بناتا ہے وہ بھلا گھر گھر جا کر اسلام کا پیغام عام کرنے والے اِس اچھوتے **مَدَنی چینل** پر نظر آنے والوں اور ناظِرین (یعنی دیکھنے والوں) کو کیوں چھوڑے گا! لہٰذا انہیں بھی خوب **غیبتوں** پر اُکساتا ہے چُنانچہ **مَدَنی چینل** کے ضِمن میں **مُتَوَقَّع غیبت** کی 15 مثالیں پیش کی جاتی ہیں: ۞ ارے فُلاں! پہلے تو آخری صف میں ہوتا تھا اور اب **مَدَنی چینل** پر آنے کیلئے جلدی جلدی پہلی صف میں آکر بیٹھ جاتا ہے ۞ فُلاں پہلے تو سمجھانے سے بھی جلدی نہیں آتا تھا اور اب **مَدَنی چینل** کی وجہ سے اجتماع میں سب سے آگے ہوتا ہے ۞ اُس کو دیکھو **مَدَنی چینل** کی خاطر کیسا ''ٹائٹ عمامہ'' باندھ کر بیٹھا ہے ۞ وہ یوں تو چادر کو ہاتھ بھی نہیں لگاتا مگر **مَدَنی چینل** کی خاطر کیسا چادر اوڑھ کر بیٹھا ہے ۞ اُس کو دیکھو **مَدَنی چینل** میں نظر آنے کیلئے نعتوں میں کیسا جھومتا ہے ۞ وہ جو **مَدَنی چینل** میں مناجات میں روتا ہے نا! میں اُس کو جانتا ہوں، پکّا ڈھونگی ہے ۞ فُلاں کو تو عمامہ شریف باندھنا بھی نہیں آتا مگر مَدَنی چینل پر آنے کیلئے دوسرے سے عمامہ بندھوا کر خوب سلیقے سے سفید چادر اوڑھ کر آگے آکر بیٹھ جاتا ہے ۞ جب مَدَنی چینل پر بیان کرنا ہو، چادر اوڑھ لیتا ہے، آگے پیچھے چادر نہ جانے کہاں ہوتی ہے ۞ مجلس کے نگران کو فُلاں کے ساتھ نہ جانے کیا خار ہے اسے موقع ہی نہیں دیتا ۞ فُلاں فُلاں مبلِّغ کو آتا جاتا کچھ نہیں ، دیکھ کر بیانات کرتے ہیں ۞ مجلس کے مبلِّغ نے بے سُرے نعت خوانوں کو اکٹھا کر رکھا ہے ۞ مجلس کے نگران نے اناڑی کیمرہ مین رکھے ہوئے ہیں ۞ اس نے فُلاں ''سلسلہ'' تو خالی ٹائم پاس کرنے کے لئے رکھا ہوا ہے ۞ اس سے تو پہلے والا مبلِّغ اچھے انداز میں یہ ''سلسلہ'' کر رہا تھا، اسے تو ٹھیک سے بولنا بھی نہیں آتا ۞ مَدَنی چینل پر آنے والے فُلاں فُلاں ریا کار ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

غیبت کے بارے میں سوال جواب اور دیگر اہم معلومات

دُرود شریف کی فضیلت

اللہ کے مَحبوب ،دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ و صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ حقیقت نشان ہے: تمہارے دِنوں میں سب سے افضل دن جُمعہ ہے، اسی دن حضرتِ سیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللّٰہ پیدا ہوئے، اِسی میں ان کی روحِ مبارکہ قبض کی گئی، اسی دن صور پھونکا جائے گا اور اسی دن ہلاکت طاری ہوگی لہٰذا اس دن مجھ پر دُرودِ پاک کی کثرت کیا کرو کیونکہ تمہارا دُرود پاک مجھ تک پہنچایا جاتا ہے۔ صحابۂ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوان نے عرض کی: یارسول اللہ عَزَّوَجَلَّ و صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم! آپ کے وِصال کے بعد دُرود پاک آپ تک کیسے پہنچایا جائے گا؟ ارشاد فرمایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انبیائے کرام عَلَیْھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے اجسام کو کھانا زمین پر حرام فرمایا ہے۔ (سُنَنِ ابوداؤد ج ۱ ص ۳۹۱ حدیث ۱۰۴۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

سُوال: غیبت کیا ہے؟

جواب: کسی کے بارے میں اُس کی غیر موجودگی میں ایسی بات کہنا کہ اگر وہ سُن لے یا اُس کو پہنچ جائے تو اُسے ناگوار معلوم ہو۔

سُوال: اگر وہ بات اُس میں موجود ہو تو؟

جواب: جبھی تو غیبت ہے اگر موجود نہ ہو پھر بھی ایسی بات اُس کی طرف منسوب کر دی تب تو یہ غیبت سے بھی بڑا گناہ ہو گیا جس کو **بہتان** (الزام۔تہمت) کہتے ہیں۔

سُوال: چغلی کسے کہتے ہیں؟

جواب: لوگوں میں فساد کروانے کے لئے اُن کی باتیں ایک دوسرے تک پہنچانا **چغلی** ہے۔ (شرح مُسلِم لِلنّووی ج ۲ ص ۱۱۲) شارح بخاری حضرت علاّمہ بدرالدین **عینی** علیہ رحمۃ اللہ القوی لکھتے ہیں کہ جمہور اسی **تعریف** کے قائل ہیں۔ **(عُمدۃُ القاری ج ۱۵ ص ۲۰۹)**

سُوال: کسی پر ''عیب کھولنا'' کب کہلائے گا؟

جواب: کسی کا عیب ایسے شخص کو بتانا جس کو پہلے سے معلوم نہ ہو۔

سُوال: جو پہلے ہی سے آگاہ ہو اُس کے آگے اُسی **عیب** کا تذکِرہ کرنے میں کوئی حَرَج تو نہیں؟

جواب: کیوں حَرَج نہیں! بلا اجازت شرعی تذکِرہ کیا گیا تو یہ بھی **غیبت** میں شمار ہوگا! یہ تھوڑے ہی ہے کہ جس کی ایک بار کسی مُعامَلے میں **غیبت** کر لی بس اب زندگی بھر چھٹّی ہوگئی اور آئندہ کیلئے اُس بات میں اس کی **غیبت** کرنا جائز ہو گیا!

سُوال: دو افراد نے آپس میں کسی کی غیبت کی اب اُس خامی کا آپس میں آئندہ دوبارہ تذکِرہ کریں تو کیا وہ بھی **غیبت** ہے؟

جواب: کیوں نہیں! اگر ایک ہی بُرائی کا دونوں آپس میں ہزار بار تذکِرہ کریں گے تو یہ **ایک ہزار غیبتیں** ہوں گی۔

غیبت کے جائز ناجائز ہونے کا کیسے پتا چلے؟

سُوال: غیبت سے بچنا سننے کے مقابلے میں آسان لگتا ہے۔ کیوں کہ **غیبت** کی جائز صورتیں بھی ہیں، پتا کیسے چلے کہ سامنے والا جائز **غیبت** کر رہا ہے یا ناجائز؟

جواب: اکثریت کا حال یہ ہے کہ صِرف بولنے کی خاطر بولتی ہے اور اَغلب یعنی غالِب ترین مُعاملات ایسے ہیں کہ جن میں سامنے والا محض بُرائی بیان کرنے کیلئے ہی **غیبت** کر رہا ہوتا ہے۔ پھر بھی جب تک یقینی کیفیت نہ ہو اُس وقت تک فیصلہ نہ سنا دیا جائے، اگر کبھی دورانِ گفتگو **غیبت** کی ابتِدا ہو اور آپ کی بات سنی جاتی ہو تو مُتَکَلِّم (یعنی بولنے والے) سے نرمی کے ساتھ پوچھ لیجئے کہ معذرت کے ساتھ عرض ہے کہ جو بات آپ کرنے لگے ہیں وہ **غیبت** کی طرف جا رہی ہے اگر آپ کے نزدیک اس **غیبت** کرنے کا کوئی صحیح مقصد ہے تو بتا دیجئے! اس سوال کے بعد **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ بات واضِح ہو جائے گی۔

کیا غیبت سنتے ہی سامنے والے کو گنہگار سمجھ لیا جائے

سُوال: کیا کسی کو **غیبت** کرتا دیکھ کر فوراً اُس کو گنہگار سمجھ لیا جائے کہ بس اب تو یہ فاسِق ہو گیا۔

جواب: چونکہ **غیبت** کے جواز کی بھی صورتیں موجود ہیں لہٰذا جب تک **غیبت** کی واضِح صورت مُتَعَیَّن نہ ہو جائے اُس وقت تک مُتَکَلِّم (یعنی کلام کرنے والے) کو گنہگار نہیں ٹھہرا سکتے۔ جس کی بات سنی جاتی ہو وہ ایسے موقع پر اَحسن انداز میں اُسی سے اُس کی جانے والی **غیبت** کا سبب دریافت کر لے، **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ بات واضِح ہو جائے گی، اگر جائز ناجائز کی صورت طے نہ ہو پا رہی ہو تو یوں کہہ دیا جائے کہ چُونکہ آپ کی بات کے اندر **گناہ بھری غیبت** میں جا پڑنے کا خدشہ ہے لہٰذا اِس سے احتیاطاً توبہ کر لیتے ہیں اور پھر **توبہ** کر لیجئے، بات بدل دیجئے۔

جائز سمجھ کر سن لے پھر پتا چلے کہ یہ ناجائز غیبت تھی تو۔۔۔؟

سوال: کسی نے **غیبت** شُروع کی اور سننے والا سمجھا کہ یہ جائز صورت ہے لہٰذا وہ توجُّہ سے سنتا رہا مگر بعد کو پتا چلا کہ وہ تو یوں ہی ''بھڑاس'' نکال رہا تھا، یعنی وہ **گناہ بھری غیبت** تھی کیا سننے والا بھی گنہگار ہو گیا؟

جواب: اگر قرائن وسِیاقِ گفتگو یعنی بات چیت کے انداز وغیرہ سے ''**جائز غیبت**'' ہونا سمجھ میں آرہا تھا اِس لئے سُن لی تھی تب تو سننے والا گنہگار نہیں اور اگر قرائن سے **گناہ بھری غیبت** ہونا ظاہر تھا مگر سنتا رہا تو گنہگار رہے، اور اگر جائز ناجائز کا فیصلہ نہیں کر پا رہا تھا تب بھی سننا مُنوع کہ آج کل بات چیت میں کی جانے والی **غیبتوں** کا راجح یعنی غالب پہلو گناہوں بھرا ہی ہوتا ہے۔تو یا تو یہ صورت بنے گی کہ کچھ **غیبتیں** جائز والی ہوں گی اور کچھ ناجائز والی تو نتیجہ یہی نکلے گا کہ گنہگار بہرحال ہو جائیں گے اور یا ''شک'' کی صورت بنے گی یعنی یا جائز ہے یا ناجائز ہے یوں دونوں طرف برابر برابر ذِہن جا رہا ہوگا، بَہر حال جہاں **جائز و ناجائز** کا فیصلہ نہ ہو پا رہا ہو وہاں بھی **غیبت** سننا ممنوع ہی رہے گا کہ یہاں کم سے کم دَرَجہ مُشتَبِہات (مُش۔تَبِ۔ہات یعنی مشکوک چیزوں) کا بنتا ہے اور حدیثِ پاک میں اس سے بھی بچنے کا حکم فرمایا گیا ہے کہ جس نے اپنے آپ کو مُشتَبِہات (یعنی شبہے والی چیزوں) سے بچالیا اس نے اپنی عزّت اور دین کو بچالیا۔

عوام جائز و ناجائز غیبت میں کیسے تمیز کریں؟

سُوال: اکثر عوام کے پاس اتنا علم ہی نہیں ہوتا کہ وہ ''جائز و ناجائز'' **غیبت** میں تمیز کر سکیں، ایسے میں کیا کیا جائے؟

جواب: آسان اور محتاط طریقہ سمجھانے کی میں نے کوشش کی ہے اور میں یہی کر سکتا ہوں، **غیبت** کے سارے اَحکام گھول کر پلا نہیں سکتا، دنیا کا ہر فن سیکھنے سے آتا ہے لوگ جب کوشش کرتے ہیں تو مشکل سے مشکل فن بھی سیکھ ہی لیتے ہیں اور ان کو سیکھنے کیلئے ملک بہ ملک کا سفر بھی کرنا پڑے تو کرتے ہیں تو وہ **غیبت** جس کے ضَروری

احکام سیکھنا **فرض** ہے اس کے لئے بھی خوب کوشش کرنی ہوگی، اگر **فیضانِ سنّت** جلد 2 کا باب ''**غیبت کی تباہ کاریاں**'' بار بار غور سے پڑھیں گے تو **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کافی حد تک اِس ''فرض علم'' کو بھی حاصل کر لیں گے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا تو پھر ''جائز و ناجائز'' **غیبت** میں تمیز کرنا بھی آ جائیگا۔

گھر میں غیبت سے کس طرح بچے؟

سُوال: آج کل گھروں کا ماحول کون نہیں جانتا، بَہُت کم گھر ایسے ہونگے جہاں **غیبتیں** نہ ہوتی ہوں اور ہر اسلامی بھائی کی بات کا اپنے گھر میں اتنا وزن بھی نہیں ہوتا کہ وہ گھر والوں کو **غیبتوں** سے روک سکے، ایسی صورت میں کیا کیا جائے؟

جواب: واقِعی حالات نا گُفتہ بِہ ہیں، بِالفرض دوسروں کو بچانا ممکن نہیں تب بھی خود کو تو بچانے کی ترکیب کی جاسکتی ہے، گھر میں **غیبتیں** ہو رہی ہیں اِس لئے مجبوری سمجھ کر دلچسپی کے ساتھ خود بھی شریک ہو گیا تو گنہگار ہوگا۔ لہٰذا جو روکنے پر قادِر ہو اُس کے لئے ضَروری ہے کہ روکے اور جو قدرت نہیں رکھتا، وہ ایسے موقع پر وہاں سے ہٹ جائے، اگر کبھی ایسا پھنس گیا کہ ہٹ بھی نہیں سکتا تو بات بدلنے کی کوشش کرے، اِس کی بھی ترکیب ممکن نہیں اور بھی کوئی صورت خَلاصی کی نظر نہیں آتی تو دل میں بُرا جانے اور **غیبتوں** کی طرف سے توجُّہ ہٹانے کی بھرپور کوشش کرے۔ گھر میں **مَدَنی ماحول** بنانے کیلئے **فیضانِ سنّت** جلد 2 کے باب ''**غیبت کی تباہ کاریاں**'' کے درس کا سلسلہ **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ بے حد مفید رہے گا۔ جب گھر والے **غیبت** کی تباہ کاریوں سے باخبر ہوں گے تو **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ بچنے کا ذِہن بنے گا اور اس طرح ایک نہیں ہزار فتنوں سے **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ محفوظ ہو کر گھر اَمن کا گہوارہ بن جائیگا۔

دعوتِ اسلامی کو جاہِلوں کا ٹولہ کہنا کیسا؟

سُوال: ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ دعوت اسلامی میں مت جاؤ یہ جاہِلوں کا ٹولہ ہے! اس شخص نے یہ کہہ کر **غیبت** کی یا نہیں؟

جواب: غیبت مُتعَیَّن ومعلوم شخص یا اشخاص میں موجود عیب یا برائی کو پیٹھ پیچھے بیان کرنے کو کہتے ہیں۔ لہٰذا مذکورہ جملہ **غیبت** نہیں کہلائے گا کیونکہ اس میں مُعَیَّن فرد یا افراد کا تذکرہ نہیں ہے۔ ہاں اگر قائل کی نیّت دعوت اسلامی کے ہر فرد کو جاہِل کہنے کی ہے تو البتّہ **غیبت** ہوئی اور ایک فرد کی نہیں ان تمام مسلمانوں کی ہوئی جو جاہِل ہیں اور اس میں شامل ہیں۔ چونکہ ہر ہر فرد کو جاہِل کہا گیا ہے اور فی الحقیقت دعوتِ اسلامی جاہِلوں کا ٹولہ نہیں ہے کہ اس میں ہزاروں علماء کرام کَثَّرَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ایسوں کی کثرت فرمائے۔ اٰمین) بھی شامل ہیں تو اگر اُس نے یہ جانتے ہوئے بھی ہر ہر فرد کو جاہِل کہنے کی نیّت سے دعوت اسلامی کو جاہِلوں کا ٹولہ کہا ہے تو ان عُلَماءِ کرام کی توہین بھی ہوئی اور ان پر جہالت کی **تُہمت** بھی۔ شخصِ مذکور کا یہ کہنا کہ دعوتِ اسلامی میں مت جاؤ اگر بلا کسی مصلحتِ شرعی ہے تو یہ نیکی سے روکنا ہے اور روکنے والا اس حُکمِ قراٰنی: مَنَّاعٍ لِّلْخَیْرِ مُعْتَدٍ اَثِیْمٍ ﴿۱۲﴾ (پ ۲۹ القلم: ۱۲)

﴿ترجَمۂ کنز الایمان: بھلائی سے بڑا روکنے والا حد سے بڑھنے والا گنہگار﴾ میں داخل ہے۔

بہت سارے مسلمانوں کی اکٹھی ایذاء

سُوال: دعوتِ اسلامی کو جاہِلوں کا ٹولہ کہنے والے کی نیّت اگر معلوم نہ ہو کہ آیا اُس نے ایک ایک فرد کو جاہِل کہا ہے یا کیا، اور اگر اُس پر **غیبت** کا حکم نہیں لگے گا تو کیا اِس طرح کا جُملہ کہنا جائز ہے؟

جواب: غیبت کی ایک مخصوص تعریف ہے لہٰذا جو کلمہ یا اشارہ وغیرہ اُس تعریف کے تحت داخل ہو وُہی **غیبت** ہے مگر جو بات **غیبت** نہیں ہے اِس کا بے غُبار ہونا ضَروری بھی نہیں۔ مذکورہ جُملے میں ایذائے مسلم کا پہلو نُمایاں

ہے مگراس کی بعض صورتیں ہیں مَثَلاً (۱) اگر دعوتِ اسلامی کے دو مخالفین یا دعوتِ اسلامی سے غیر مُتَعَلِّقہ دو افراد آپس میں بیٹھے یہ جملہ کہتے ہیں تو یہاں ایذاء رسانی کا گناہ نہیں ہوگا لیکن اس میں باعمل مسلمانوں کے ایک بَہُت بڑے طبقے کے بارے میں جھوٹ یا تُہمت یا تحقیر و استہزاء (یعنی ان کو حقیر سمجھنے اور اُن کا مذاق اُڑانے) کا پہلو بھی موجود ہے اور یہ سب اُمور حرام اور جہنَّم میں لیجانے والے کام ہیں لہٰذا یہ جُملہ یا اس سے مِلتے جُلتے جملے کہنے والے اور سن کر تائید کرنے والے اپنی آخرت کی ضَرور ضَرور ضَرور فکر کریں (۲) کوئی دعوتِ اسلامی والا یا دعوتِ اسلامی کا مُحِبّ (یعنی اہلِ محبت) موجود ہے اور اس کے سامنے کہا کہ دعوتِ اسلامی جاہلوں کا ٹولہ ہے تو یہ اُس دعوتِ اسلامی والے یا اہلِ محبت کی دل آزاری ہے اور (۳) اگر دس اسلامی بھائی یا سو اسلامی بھائی بیٹھے ہوئے تھے اور ان سے یہ جملہ کہا اور سب کو اِطّلاع ہوئی تو سب کی ایذاء رسانی اور دل آزاری کا گناہ ہوا اور بے شک **مسلمان** کی تَحقیر (یعنی اُس کو حقیر جاننا) یا اُس کا مذاق اُڑانا اور دل دُکھانا **حرام** اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ بَحر وبَر کے بادشاہ، دوعالم کے شَہَنشاہ، صاحِبِ مَجد وجاہ، اُمّت کے خیر خواہ، آمِنہ کے مہر و ماہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم ورضی اللہ تعالیٰ عنہا کا فرمانِ عبرت نشان ہے: **مَنْ اٰذٰی مُسْلِمًا فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللّٰہ**۔ یعنی جس نے (بلا وجہِ شَرعی) کسی مسلمان کو اِیذاء دی اُس نے مجھے اِیذاء دی اور جس نے مجھے اِیذاء دی اُس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اِیذاء دی۔ **(اَلْمُعْجَمُ الْاَ وْسَط لِلطَّبَرانی ج ۴ ص ۳۷۳ حدیث ۳۶۰۷)**

اجتماعی دل آزاریوں کے 11 جملوں کی مثالیں

بیان کردہ صورَتوں کی روشنی میں ایک یا بہت سارے مسلمانوں کیلئے **ایذاء** کا باعث بن سکنے والے جُملوں کی 12 مثالیں مُلاحَظہ ہوں: ☆پولیس والے رِشوت خور ہوتے ہیں ☆پولیس والے اپنے باپ کو بھی نہیں بخشتے ☆فُلاں قبیلے والوں کا پیشہ ہی چوریاں کرنا ہے ☆فُلاں ذات کے لوگ سود خور ہوتے ہیں ☆فُلاں خاندان کے افراد نیچ (یعنی کمینے)

ہوتے ہیں ☆فُلاں برادری والے بزدِل ہوتے ہیں ☆مَدنی چینل بس ایسا ہی ہے ☆فُلاں مدرَسے یافُلاں ادارے کے مدارِس کا مِعیارِ تعلیم صحیح نہیں ☆فُلاں قبیلے کے لوگ جھگڑالو ہوتے ہیں ☆انکم ٹیکس آفیسرز رشوت کے بِغیر قابو نہیں آتے ☆فُلاں قوم والوں سے تعلُّقات مت بڑھانا یہ فراڈی ہوتے ہیں ☆مارواڑ (ہند) کے باشندے کنجوس ہوتے ہیں جبھی تو یہ محاورہ بنا: ''فلاں کنجوس مارواڑی ہے''

سُوال کرنے والے کے بھولنے پر ہنسنا

سُوال: مَدَنی مذاکرے یامدرَسے کے دَرَجے میں ایک اسلامی بھائی سُوال پوچھنے کیلئے کھڑے ہوئے مگر گھبرا گئے اور سُوال کا کچھ حصّہ بھول گئے اس پر بعضوں کو ہنسی آنے لگی مگر انہوں نے ایک دم خود پر قابو پالیا، بعض بے اختیار ہنس پڑے، بعض ہنس ہنس کر لطف اندوز ہورہے تھے، اور سائل کے پیچھے بیٹھنے والوں میں سے ایک نے مسکرا کر دوسرے کی طرف دیکھا اور سائل کی طرف کچھ اس طرح آنکھوں سے اشارہ کیا کہ دیکھو تو کیسا پریشان ہورہا ہے! اِس پر دوسرے نے بھی مسکرا کر اسی طرح کا اشارہ کیا۔ ان سب کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: جنہوں نے ہنسی روکی وہ بَہُت اچھے رہے، جو بے اختیار ہنس پڑے وہ بھی بے قُصور ہیں، قصداً ہنسنے اور لطف اندوز ہونے والے جان بوجھ کر سائل کی دل آزاری کا باعِث بنے اور پیچھے سے آنکھوں ہی آنکھوں میں طنزیہ اشارے کرنے والوں نے **غیبت** کا ارتِکاب کیا۔ جان بوجھ کر دل آزاری کا باعِث بننے والے توبہ کے ساتھ ساتھ سائل سے مُعاف بھی کروائیں، غیبت کرنے والے توبہ کریں اور اگر توبہ سے پہلے ہی سائل کو پتا چل گیا ہوتو اُس سے مُعاف بھی کروائیں۔

اس کتاب کے بارے میں وَسوسہ

سُوال: بکثرت لوگ گناہوں اور بُرائیوں سے اس خوف کی وجہ سے بچ جاتے ہیں کہ دیکھنے والا کیا کہے گا یا یہ کسی اور کو

جا کر بتا دے گا، یا لوگوں میں یہ بات پھیل جائے گی تو میری بے عزّتی ہوگی۔ **فیضانِ سنّت** جلد 2 کا باب ''**غیبت کی تباہ کاریاں**'' عام ہو جانے میں کہیں ایسا نہ ہو کہ چُھپ کر گناہ کرنے والوں کا دل کُھل جائے کہ میرے گناہ پر مُطّلع ہونے والا اب تو کسی سے جا کر میری **غیبت** کرے گا ہی نہیں اور یوں وہ اُس گناہ کو مستقِلاً اِختیار نہ کرلیں یا اپنی اصلاح کی کوشش میں سُستی نہ کریں یا سِرے سے کوشش ہی تَرک نہ کر دیں، کیا اِس طرح گناہوں میں دلیری بڑھ نہیں جائے گی؟ مَثَلاً اگر کوئی اپنی زوجہ کو بِغیر اجازتِ شرعی مارنے پیٹنے کا عادی ہو اور وہ اسلامی بہن **غیبت** کے ڈر سے کسی سے تذکِرہ نہ کرے تو کیا یہ شوہر ''ظالِم'' سے ''اَظْلَم'' (یعنی بَہُت زیادہ ظُلم کرنے والا) نہیں بن جائے گا؟ یا کوئی اسلامی بھائی جماعت واجِب ہونے کے باوُجُود گھر میں نَماز پڑھ لیتا ہو اور اُسے یہ پتا ہو کہ میرا بھائی کسی اور کے سامنے میرا عیب نہیں کھولے گا تو کیا وہ گھر پر نَماز پڑھنے ہی کو اپنی عادتِ ثانیہ نہیں بنالے گا؟

جواب: اوّل تو یہ بات ذِہن میں رکھئے کہ ''**غیبت کی مذمّت**'' دعوتِ اسلامی والوں کی ایجاد نہیں، اِس کی تو پچھلی شریعتوں میں بھی مُمانَعَت تھی نیز قراٰنِ کریم و احادیثِ مبارَکہ میں بھی اِس کی مخالَفت بَشِدّت موجود ہے، **غیبت** کے ضَروری احکام جاننا ہر عاقِل بالِغ مسلمان پر **فرضِ عین** ہے، جو نہیں جانتا وہ گنہگار اور نارِ دوزخ کا حقدار ہے۔ **غیبت** کے مسائل میں کافی تفصیل ہے۔ مُطلَقاً یعنی کسی بھی صورت میں کسی کا **عیب** کھول ہی نہیں سکتے ایسا نہیں، **غیبت** کی جائز صُورَتیں بھی موجود ہیں جن کا پیچھے بیان گزر چکا۔ کہیں **عیب** اور **عیبی** کی نوعیت کا اعتبار ہے تو کہیں **عیب** کھولنے والے کی نیّت پر حکمِ شرعی کا انحصار ہے۔ اب مَثَلاً شوہر واقِعی ظُلم کرتا ہے اور بیوی اِس سے نَجات پانے کی نیّت سے صِرف ایسے فرد سے اُس ظُلم کا تذکِرہ کرتی ہے جو اُسے ظُلم سے چُھڑا

سکتا ہے تو یہ ''**جائز غیبت**'' ہے۔ اِسی طرح بلاعُذر ِبغیر جماعت نَماز پڑھنے والے کا بھائی اگر اُسے سمجھانے پر قادِر نہیں اور کسی قدرت رکھنے والے سے اس نیّت سے ذِکر کرتا ہے کہ وہ اِس کو سمجھائے یا اِس نیّت سے کسی پر اظہار کرتا ہے تا کہ بھائی شرمندہ ہو کر ترکِ جماعت کے گناہ سے باز آجائے تو یہ بھی ''**جائز غیبت**'' بلکہ ثواب کا حقدار بنانے والی غیبت ہے۔

بدگُمانی مت کیجئے

باقی رہی یہ بات کہ **غیبت** نہ کرنے والے کی وجہ سے بعض لوگ گناہوں پر دلیر ہو جائینگے تو یہ **شیطانی وسوسہ** ہی ہے اور اِس کی وجہ سے شرعی اَحکام سے مسلمانوں کو جاہل نہیں رکھا جا سکتا بلکہ مُعَیَّن مسلمانوں کے بارے میں قرائنِ واضِحہ (یعنی صاف صاف علامات) نہ ہونے کے باوُجُود اگر یہ ذِہن بنالیا کہ فُلاں فُلاں اب گناہوں پر دِلیر ہو جائے گا تو یہ **بدگُمانی** ہے جو کہ **حرام** ہے۔

فتاوٰی رضویہ میں ایک وَسواسی کی گوشمالی

میرے آقا اعلیٰحضرت ،اِمامِ اَہلسنّت، ولیٔ نِعمت،عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المَرْتَبت،پروانۂ شمعِ رِسالت ،مُجَدِّدِ دین ومِلَّت، حامیٔ سنّت ، ماحِیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت ، پیرِ طریقت،باعثِ خَیْر وبَرَکت، حضرتِ علّامہ مولٰینا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن کی بارگاہِ عالی شان میں ایک ایسے شخص کے بارے میں **سُوال** ہوا جو کہ کہتا تھا کہ میں تو آج کل کی دعوتوں میں نہیں جاتا کیونکہ اکثر دعوتیں دِکھاوے اور ریاکاری کی ہوتی ہیں اور لوگ رزق یعنی کھانے کی بھی کافی بے حُرمتی کرتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اِس سُوال کا جو کچھ **جواب** ارشاد فرمایا اُس کا لُبِّ لُباب ہے: قَبولِ دعوت **سنَّت** ہے۔ کسی مُعَیَّن یعنی مخصوص مسلمان کیلئے بِغیر قرائنِ واضِحہ کے (یعنی صاف صاف علامتوں کے بِغیر) یہ سمجھ لینا کہ اِس

نے **ناموری** اور رِیا کیلئے یہ دعوت کی ہے ایسی **بدگمانی حرامِ قطعی** ہے۔ اگر کہیں حُبُوبِ طعام (یعنی کھانے کے دانوں اور غذا کے اجزاء) کی بے اَدَبی ہوتی بھی ہے تو اِس شخص کو چاہئے کہ بے اَدَبی کرنے والوں کو سمجھائے اگر وہ لوگ نہ مانیں تو وبال اُنہیں لوگوں پر ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا امام ابوالقاسم صَفّار علیہ رحمۃ اللہ الغفار فرماتے ہیں: ''میں آج کل دعوت میں جانے کی کوئی نیّت نہیں کر پاتا سوائے اس کے کہ **نمک دانی** روٹی پر سے اٹھاؤں گا۔'' اعلیٰ حضرت ''فتاوٰی ہندیہ'' کے حوالے سے مزید فرماتے ہیں: روٹی اور چپاتی پر پیالوں کا رکھنا دُرُست (یعنی مناسب) نہیں الخ مزید فرماتے ہیں: اگر یہ شخص **نَہْیٌ عَنِ الْمُنْکَر** یعنی بُرائی سے منع کرنے کی نیّت سے جائے گا تو ثواب پائے گا۔ (تفصیل کیلئے دیکھئے فتاوٰی رضویہ ج۲۱ ص ۶۷۲ تا ۶۷۴)

دعوت میں جانے کیلئے اچھی اچھی نیّتیں کرلینی چاہئیں

روٹی پر سے نمک دانی اٹھانے کی نیّت سے جانے والے بُزُرگ کے عمل سے یہ سیکھنے کو ملا کہ دعوت میں جانے کیلئے اِس طرح کی اچھی اچھی نیّتیں کی جاسکتی ہیں کہ وہاں اگر کسی کو کھانا ضائع کرتا یا کوئی کام خلافِ سنّت کرتا پاؤں گا تو **نیکی کی دعوت** دینے کا ثواب کماؤں گا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ روٹی پر **نمک دانی**، چاٹ مَصالحے کی شیشی، سالن یا رائتے کا پیالہ یا اچار چٹنی کی پیالی رکھنی مناسب نہیں۔ دعوت میں جانے نہ جانے کی بعض صورتیں بھی ہیں مَثَلاً معلوم ہے کہ وہاں گانے باجے ہوں گے اور اس کے جانے سے نہ یہ بند ہوں گے نہ ہی یہ ان کو روک سکتا ہے تو اب دعوت میں جانے کی شریعت میں اجازت نہیں۔ (تفصیلات جاننے کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے مکتبةُ المدینه کی مطبوعہ 312 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**بہارِ شریعت**'' حصّہ 16 صَفحہ 31 تا 38 پر ''ولیمہ اور ضیافت کا بیان'' پڑھ لیجئے یا کم از کم صَفحہ 35 سے مسئلہ نمبر ۱۔۲۔۳ مُلاحظہ فرمالیجئے)

صِرف لوگوں کے ڈر سے گُناہ چھوڑنے کا نقصان

لوگوں سے ڈر کر گناہ چھوڑنا بھی اگرچِہ مُفید ہے کہ گناہ کے اِرتِکاب سے بچ جائے گا تاہم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر کر گناہ سے کَنارہ کَشی کا ذِہن بنانا چاہئے۔ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 480 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**مُکاشَفَۃُ القُلوب**'' کے صَفحہ 267 پر ہے ایک بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: انسان جتنا تنگدستی سے ڈرتا ہے اگر اُتنا جہنَّم سے ڈرتا تو دونوں سے نَجات پالیتا، اور جتنی اِسے دولت سے مَحَبَّت ہے اگر جنَّت سے اُتنی مَحَبَّت ہوتی تو دونوں کو پالیتا، اور جتنا ظاہِر میں لوگوں سے ڈرتا ہے اگر اُتنا باطِن میں اللہ تعالٰی سے ڈرتا تو دونوں جہانوں کی سعادتیں پالیتا۔ (مُکاشَفَۃُ القُلوب ص ۱۲۹) اگر خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ کے بجائے صِرف لوگوں کے ڈر سے ہی گناہ چھوڑنے کا جذبہ رہا تو جو گناہ لوگوں میں باعِثِ شرم نہیں ہوں گے ان پر بے باکی اور جُرأت بڑھتی چلی جائے گی اور آج کل اِس کے نظّارے عام ہیں مَثَلاً بے نَمازی ہونا اب مسلمانوں میں **مَعاذَاللہ** عَزَّوَجَلَّ باعِثِ شرم و عار نہیں رہا تو حالت یہ ہوچکی ہے کہ غالِباً دنیا کے 95 فیصد مسلمان نَماز نہیں پڑھتے اور جو پڑھتے ہیں ان میں شاید 99 فیصد کو دُرُست نَماز پڑھنی نہیں آتی اور سیکھنے کی زحمت بھی کم ہی کرتے ہیں!! افسوس صد کروڑ افسوس کہ نَمازوں کے اوقات میں مسلمانوں کے دُنیوی کاروبار دھوم دَھڑَکّے سے جاری رہتے ہیں۔ نَماز کے مقابلے میں رَمَضانُ المبارَک میں ''روزہ'' نہ رکھنا مسلمانوں میں بظاہر اب بھی قدرے معیوب سمجھا جاتا ہے لہٰذا جو روزہ نہیں رکھتے ان میں کے اکثر لوگ اس کا اظہار نہیں ہونے دیتے اور دن کے وقت چُھپ کر کھانا کھاتے ہیں۔ کاش! ہر عمل اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے کرنے کا مَدَنی ذِہن بن جائے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولٰینا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن **حدائقِ بخشش** شریف میں فرماتے ہیں:

چُھپ کے لوگوں سے کیے جس کے گناہ　　وہ خبردار ہے کیا ہونا ہے
ارے او مجرِم بے پَروا دیکھ　　سر پہ تلوار ہے کیا ہونا ہے
کام زِنداں[1] کے کیے اور ہمیں　　شَوقِ گلزار ہے کیا ہونا ہے
اس کڑی دھوپ کو کیوں کر جھلیں　　شُعلہ زن نار ہے کیا ہونا ہے
ان کو رحم آئے تو آئے ورنہ　　وہ کڑی مار ہے کیا ہونا ہے
مُنہ دکھانے کا نہیں اور سَحر[2]　　عام دربار ہے کیا ہونا ہے
لے وہ حاکم کے سپاہی آئے
صبح اظہار ہے کیا ہونا ہے

غیبت سے بچنے کی تربیّت کس طرح حاصِل ہو؟

سُــوال: ''غیبت کی تباہ کاریاں'' پڑھ کر یہ احساس ہوا کہ واقِعی معاشرے کی اکثریت **غیبت** کی لپیٹ میں ہے، تقریباً آوے کا آوا ہی بگڑا ہوا ہے، عُموماً توجُّہ بھی نہیں ہوتی اور کئی **غیبتیں** اپنی نُحُوستیں لٹا چکی ہوتی ہیں۔ ایسے ہوش رُبا حالات میں مُعاشرے کے اندر انسان کیسے گزارا کرے؟ گھر، دکان، بازار محَلّہ، دوست اَحباب کی بیٹھکیں جدھر جائیں اکثر **غیبتیں** ہی **غیبتیں**! غیبت سے بچنے کی تربیّت کیسے حاصِل ہو؟ مُعامَلہ بَہُت ہی مشکل معلوم ہو رہا ہے!

جواب: دیکھئے! دستور یِہی ہے کہ ہر کام سیکھنے سے آتا ہے اگر کسی کام کے بارے میں پہلے ہی سے ذِہن بنالیا جائے کہ یہ بَہُت مشکل ہے! تو پھر نفسیاتی طور پر اس کا اثر یہ ہوتا ہے کہ وہ واقِعی مشکِل بن جاتا ہے۔ اگر زَبان پر

[1] قیدخانہ　[2] صبح

قفلِ مدینہ لگا رہے، اچّھی بُری صُحبت کی تمیز آجائے، تنہائی میں دل لگانے کی مشق کر لی جائے تو ایک **غیبت** ہی کیا مزید بے شمار گناہوں سے بھی جان چھوٹ سکتی ہے۔ کسی چیز کو سیکھنے کیلئے اس کی دُھن ہونی ضَروری ہے، مَثَلاً ڈرائیونگ ہی کو لے لیجئے، واقِعی اِس کا سیکھنا انتہائی دُشوار اَمر ہے یہ تصوُّر رہی کتنا خوفناک ہے کہ جان ہتھیلی پر لیکر گاڑی چلانی ہوگی ذرا بھی چُوکیں گے تو ہاتھ پیر تڑوا بیٹھیں گے یا جان ہی چلی جائے گی! ڈرائیونگ کی تربیّت لینے والا پہلے پہل تو اسٹیرنگ پر ہاتھ رکھتے ہی کانپ جاتا ہوگا۔ کیونکہ اسے یہ بتایا جاتا ہے کہ دو پاؤں سے ایک ساتھ کلچ، بریک اور ایکسیلیٹر (Accelerator، break,clutch) کو سنبھالنا ہے، پھر دو ہاتھوں سے اسٹیرنگ کے ساتھ ساتھ گیئر (gear) کو بھی حسبِ ضَرورت بدلتے رہنا ہے، ساتھ ہی گاڑی چلاتے ہوئے ان دو آنکھوں سے آگے، پیچھے، دائیں اور بائیں بھی دیکھنا ہے، تربیّت لینے والے کو اس بات کا بھی خیال رکھنا ہے کہ نہ مجھ سے کسی کو نقصان پہنچے اور نہ ہی مجھے کوئی نقصان ہو۔ آخر کار تربیّت لیتے لیتے وہ گاڑی چلانا سیکھ ہی جاتا ہے۔ ساری گاڑیوں میں **ریل گاڑی** چلانا شاید سب سے مشکل کام ہے، یِہی وجہ ہے کہ طیّارہ اُڑانے والا (PILOT) آپ کو نوجوان مل جائے گا مگر ریل گاڑی کا ڈرائیور صرف اُدھیڑ عمر ہی کا ملے گا کیوں کہ اس کیلئے اتنی طویل مدّت تک مشق کرنی پڑتی ہے کہ جوانی ہی رخصت ہو جاتی ہے! اس کے باوُجُود ریل گاڑی کے ڈرائیوروں کی بھی ایک تعداد دنیا میں موجود ہے۔

ہماری اکثریت کو بات کرنا ہی نہیں آتی

بَہر حال ہمیں بات کرنے کی بھی تربیّت لینی ہوگی اور اس کی اِحتیاطیں بھی سیکھنی ہوں گی، جی ہاں اندازِ گفتگو کو یکسر بدل کر اِس پر عاجِزی و نرمی کا پانی چڑھانا اور حُسنِ اخلاق کی مُلَمَّع کاری اور خوب پالش کرنی ہوگی۔ یقین مانئے آج ہماری غالِب اکثریت کو شریعت وسنّت کے مطابِق بات چیت کرنا ہی نہیں آتی، معمولی سا خلافِ مزاج مُعاملہ ہوتے ہی اچّھا

خاصا مذہبی وَضع قطع کا آدمی بھی ایک دم جارحانہ انداز پر اُتر آتا ہے! ایک **غیبت** ہی نہیں، تہمت، چغلی، بدگمانی، جھوٹا مُبالَغہ، دل آزاری اور اِیذائے مُسلم کے تعلّق سے بَہُت ساری چیزیں آج کل کی جانے والی اکثر گفتگو کا حصّہ ہوتی ہیں۔ لہٰذا دل برداشتہ ہوئے بِغیر اوّلاً اس بات کو تسلیم کر لیجئے کہ ہمیں دُرُست بولنا ہی نہیں آتا مگر جس طرح پیہم کوشش کے بعد انسان ایک اچھا ڈرائیور بن جاتا ہے، ہم بھی مسلسل جِدوجہد کریں گے تو اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ شَریعت وسنّت کے مطابِق بات کرنا سیکھ ہی جائیں گے۔

غیبت کے ضروری احکام سیکھنا فرض ہے

گاڑی چلانے کیلئے بدن کے اکثر اَعضا مَثَلاً دماغ، آنکھیں، کان، ہاتھ پاؤں وغیرہ ایک ہی وقت میں سرگرمِ عمل (ACTIVE) رکھے جاسکتے ہیں تو آخر **غیبت** سے بچنے کیلئے ہم چوکنّے کیوں نہیں رہ سکتے! گاڑی چلانے میں خطا کی صورت میں مالی و جانی نقصانات کا اندیشہ ہے لیکن **غیبت کا علاج** وغیرہ نہ سیکھنے میں جہنّم میں جاپڑنے کا خدشہ ہے۔ یاد رکھئے! جو ڈرائیونگ نہیں جانتا وہ معمولی سا بھی گنہگار نہیں جبکہ **غیبت** جو کہ مُہلِکات (یعنی ہلاک کرنے والی چیزوں) میں سے ہے، اس کے ضَروری احکام جاننا ہر مسلمان عاقِل بالغ پر **فرضِ عَین** ہے اور **غیبت** کے بارے میں ضَروری مسائل نہ جاننے والا گنہگار اور جہنّم کا حقدار ہے۔

غیبت کروں گا نہ سنوں گا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ''غیبت'' سے بچنے کی تدبیر کرتے رہئے **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ضَرور کرم ہوگا اور اس سے بچنا بھی آسان ہو جائیگا۔ کسی ذِمّے دار اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ ایک دن میرے پاس جُدا جُدا وقت میں دو اسلامی بھائی کچھ اس انداز سے آئے کہ میں سمجھ گیا کہ اب **غیبت** کی نُحوست میں پھنسے ہی پھنسے، میں نے اپنے سینے پر سجا ہوا وہ کارڈ دونوں کو پڑھا دیا جس پر جلی حُروف میں لکھا تھا: **غیبت کروں گا نہ سنوں گا** (ان شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ) اس کی بَرَکت یہ ظاہر ہوئی کہ ایک تو چُپ

سادھ گیا جبکہ دوسرے نے خوب سنبھل کر گفتگو کی اور وہ بھی فَقَط دو مِنَٹ ۔ (کارڈ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ سے ہدِیَّۃً طلب کیا جاسکتا ہے)

کیا شکایت سن ہی نہیں سکتے؟

دیکھئے! بالکل ایسا بھی نہیں ہے کہ ہر ہر بات گناہوں بھری **غیبت** ہی ہو، تنظیمی مسائل کے حل کیلئے شکایات بھی سنی جاسکتی ہیں اوراس کا حل بھی پیش کیا جاسکتا ہے مگر کچھ اِحتیاطی تدابیر اختیار کی جائیں مَثَلًا جو **غیبت** کے ابتلاء کا خوف محسوس کرے وہ آنے والے کوابتِداءً مُتَذَکَّرہ ذِمّے دار کی طرح کارڈ پڑھادے یا زَبانی ہی کہدے: **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ غیبت کروں گا نہ سنوں گا۔ ''**غیبت** کی تعریف'' بتادے، **غیبت** پرعذاب کی ایک آدھ وعید سنادے اور درخواست کرے کہ صِرف حسبِ ضَرورت ہی شکایت کیجئے نیز ایسے موقع پر اِس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ ایک بھی غیرضَروری فرد گفتگو میں شریک نہ ہونے پائے۔ دعوتِ اسلامی کی **مرکزی مجلسِ شوریٰ** کی طرف سے عنایت کردہ مَدَنی مشوروں میں پڑھ کر سنانے والے **19 مَدَنی پھولوں** میں کی یہ تحریر ہو سکے تو حِفظ کرلیجئے۔ **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **غیبت** وغیرہ گناہوں سے بچنے میں بَہُت مدد ملیگی ۔ وہ تحریر یہ ہے: آیئے ہاتھوں ہاتھ کچھ اچّھی اچّھی نیّتیں بھی کیے لیتے ہیں: ✿ غیبت کروں گا نہ سنوں گا ✿ چغلی نہیں کھاؤں گا ✿ کسی زِندہ یا (مُردہ) مسلمان کے اندر موجود خامی یا برائی کو بلا اجازتِ شَرعی پیٹھ پیچھے بیان کرکے **غیبت**، منہ پر بیان کرکے **دل آزاری** اور جس نے بُرائی نہ کی ہو اس کے باوُجود اس کی طرف برائی منسوب کرکے **تہمت** کا گناہ نہیں کروں گا۔ **سرکارِمدینہ** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''**غیبت** کرنے والوں ،**چغل** خوروں اور پاکباز لوگوں کے **عیب** تلاش کرنے والوں کو **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ (قیامت کے دن) **کتّوں** کی شکل میں اٹھائے گا۔'' (اَلتَّرغیب وَالتَّرہیب ج۳ص۳۲۵ حدیث ۱۰) **چغلی کی تعریف:** کسی کی بات ضَرر (یعنی نقصان) پہنچانے کے

اِرادے سے دُوسروں کو پہنچانا **چُغلی** ہے۔(عُمدۃُ القاری ج۲ ص۵۹٤ تحتَ الحدیث ۲۱٦) ✿ کسی کے بارے میں دل میں بُرا یقین کر لینے سے بچوں گا کہ یہ **بدگُمانی** ہے۔اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نقل فرماتے ہیں: خبیث گمان (یعنی بدگمانی) خبیث دِل سے نکلتا ہے۔(فتاوٰی رضویہ ج ۲۰ ص ۲۳۱) ✿ جھوٹی **مُبالغہ آرائی**،**خوشامد**،**خود پسندی** (یعنی اپنی رائے کو ہی دُرُست سمجھنے) سے بچوں گا۔

کاش! ہمارا یہ ذِہن بن جائے کہ جُوں ہی کسی مسلمان کا ''منفی تذکِرہ'' نکلے فوراً خبردار ہو جائیں اورغور کریں، اگر وہ غیبت ہو تو فوراً اِس سے باز آ جائیں کوئی اور یہ گفتگو کرنے لگا ہو تو اُس کو مناسِب طریقے پر روک دیں، اگر وہ باز نہ آئے تو وہاں سے اُٹھ جائیں، یا بات بدل دیں۔اگر اُسے روکنا یا اپنا وہاں سے ہٹنا ممکن نہ ہو تو اُس گفتگو میں دلچسپی نہ لیں بلکہ دل میں بُرا جانیں۔

اَخلاق ہوں اچّھے مِرا کردار ہو ستھرا
محبوب کے صدقے میں مجھے نیک بنادے

تنظیمی مسائل کا حل اور غیبت

شیطان غیبتیں کروا کر دین کے **مَدَنی کام** کا بھی بَہُت نقصان کرواتا ہے۔لہٰذا اگر آپ کسی اسلامی بھائی میں بُرائی پائیں تو بِلا اجازتِ شرعی دوسروں پر اظہار کر کے **غیبت** کا کبیرہ گناہ کرنے کے بجائے براہِ راست اُسی کو اکیلے میں نرمی کے ساتھ سمجھایئے اگر ناکامی ہو تو خاموشی اختیار فرمایئے اور اُس کیلئے دعاء کیجئے۔اگر دینی نقصان کا اندیشہ ہو تو اپنے ذَیلی مشاورت کے نگران کو تنہائی میں بتا کر یا لکھ کر اُس کا تعاوُن حاصل کیجئے جبکہ وہ مسئلہ حل کر سکتا ہو۔ ورنہ شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے مزید آگے مَثَلاً حلقہ مشاورت کے نگران سے رُجُوع کیجئے، یہاں بھی بات نہ بنے تو بتَدرِیج (یعنی ترتیب وار) اوپر والے ذمّے دار سے ترکیب بنایئے۔ یاد رکھئے! اگر شَرعی مَصلَحت کے بِغیر کسی ایک سے بھی خواہ وہ کتنا ہی

بڑا تنظیمی ذمّے دار ہو اُس اسلامی بھائی کی بُرائی بیان کی تو آپ گنہگار و عذابِ نار کے حقدار ہو جائیں گے۔ اگر آپ نے بات عام کر دی اور **غیبتوں**، تہمتوں، بدگمانیوں، عیب دریوں، اور دل آزاریوں کے گناہوں کا دروازہ کُھل گیا، علاقے میں تنظیمی مسائل کھڑے ہو گئے اور سنّتوں بھرے **مَدَنی کاموں** کو بھی نقصان پہنچا تو یہ سب مُعامَلات آپ کی آخِرت کیلئے سخت نقصان دِہ ثابت ہو سکتے ہیں۔

فتنے پھیلانے کی وعیدیں

جو بدنصیب لوگ مسلمانوں میں بُرے چرچے جگاتے اور فتنے اٹھاتے ہیں ان کو ڈر جانا چاہیئے کہ پارہ 18 سورۃُ النُّور آیت نمبر 19 میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عبرت نشان ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَةُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۙ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ ؕ

ترجَمۂ کنزالایمان: وہ لوگ جو چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں برا چرچا پھیلے ان کے لئے دردناک عذاب ہے دنیا اور آخرت میں۔

بعض لوگ بَہُت ہی جھگڑالو طبیعت کے مالک ہوتے ہیں، خوامخواہ **غیبتیں** کرتے، چغلیاں کھاتے، تنقیدیں کرتے، بال کی کھال اُتارتے، بات بات پر فسادات برپا کرتے اور مسلمانوں کیلئے **اِیذاء** کا باعِث بنتے رہتے ہیں، ایسے لوگوں کو ڈر جانا چاہیئے کہ پارہ 30 سُورۃُ الْبُرُوج کی دسویں آیتِ مُبارکہ میں ربُّ الْعِباد عَزَّوَجَلَّ کا ارشادِ عبرت بنیاد ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَ لَهُمْ عَذَابُ الْحَرِیْقِ ؕ﴿۱۰﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک جنھوں نے اِیذاء دی مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو پھر توبہ نہ کی اُن کیلئے جہنّم کا عذاب ہے اور اُن کیلئے آگ کا عذاب۔

فتنہ جگانے والے پر لعنت

حدیثِ پاک میں ہے: ''فِتنہ سویا ہوا ہوتا ہے اُس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی لعنت جو اِس کو بیدار کرے۔''

(اَلْجامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوطی ص ۳۷۰ حدیث ۵۹۷۵)

اگر میزاں پہ پیشی ہوگئی تو ہائے ! بربادی!! گناہوں کے سوا کیا میرے نامے میں بھلا نکلے

کرم سے اُس گھڑی سرکار پردہ آپ رکھ لینا سرِ محشر مِرے عیبوں کا جس دم تذکرہ نکلے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُاللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

انفرادی کوشش کے غلط انداز کا فرضی مکالمہ

اِنفرادی کوشِش کرنے میں سُوالات سے پرہیز کرنا بَہُت مناسِب ہے کیوں کہ بعض سُوالات سامنے والے کو مُرَوَّت میں **جھوٹ** بُلوا سکتے ہیں، ''انفرادی کوشش'' کے غَلَط انداز کو **فرضی مکالمے** کی صورت میں پیش کرنے کی سعی کرتا ہوں: بابُ المدینہ کے کسی **مبلِّغ** اور **زید** کی ملاقات ہوئی، سلام دعا کے بعد **مبلِّغ** نے **اِنفرادی کوشِش** کرتے ہوئے **سُوال** کیا: ہفتہ وار اجتماع میں آتے ہیں یا نہیں؟

زید نے شرکت سے محرومی کے باوُجُود یہ سوچتے ہوئے کہ باب المدینہ میں ہونے والے ہزاروں کے اجتماع میں میرے آنے نہ آنے کا اس ''مبلّغ'' کو پتا چلنے سے رہا لہٰذا مُرَوَّت میں کہدیا: جی ہاں۔

مبلِّغ نے اپنے زُعم (یعنی خیال) میں کام پکّا کرنے کیلئے پوچھا: کیا پابندی سے آتے ہیں؟

زید جو کہ ایک بار **جھوٹ** بول چکا تھا اُس سے انکار نہ بن پڑا اس لئے کہدیا: کیوں نہیں۔

مبلِّغ: اچّھا جلدی آجاتے ہیں یا دیر سے؟

زید جو کہ پہلی بار **جھوٹ** بول کر پھنس چکا تھا اور دوسری بار بھی **جھوٹ** بولدیا تھا یُوں دل بھی **جھوٹ** کے حوالے سے کُھلنے لگا تھا لہٰذ بول اٹھا: میں تو جلدی جلدی آکر بیٹھ جاتا ہوں۔

مبلِّغ: ماشاءاللہ! اچّھا یہ تو بتایئے ساری رات رُکتے ہیں یانہیں؟ تہجُّد کیلئے اٹھتے ہیں یانہیں؟ وہیں باجماعت نَمازِ فجر ادا کرتے ہیں یانہیں؟ پھر مَدَنی حلقے میں شرکت کرتے ہیں یانہیں؟ اشراق وچاشت کے نوافِل اور اختِتامی صلوٰۃ وسلام پڑھ کرہی گھر جاتے ہیں نا؟

زید نے مُروَّت میں: ہاں ہاں، کیوں نہیں، جی، بے شک کہتے ہوئے ہر سُوال کی توثیق کر دی اور جان چُھڑانے کیلئے جُوں ہی پلٹا کہ **مبلِّغ** نے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا: اچّھا یہ تو بتاتے جایئے! اِس سال تین روزہ اجتماع میں ملتان شریف بھی آئے تھے نا؟

زید جو کہ بالکل نیا اسلامی بھائی تھا اس نے سوچا کہ اگر ''نا'' کہوں گا تو یہ **مبلِّغ** ناراض ہوجائے گا اور لیکچر سنائے گا، لاکھوں کے اجتماع میں کس کو پتا کہ کون آیا تھا اور کون نہیں لہٰذا یہاں بھی **جھوٹ** کا سہارا لیتے ہوئے اُس نے کہدیا: آیا تھا۔

مبلِّغ: پہلے دن آئے تھے یا آخِری دن؟

زید: پہلے ہی دن سے آ گیا تھا۔

مبلِّغ: اچّھا یہ تو بتایئے کہ اکیلے آئے تھے یا دوستوں کو بھی ساتھ لائے تھے۔

زید: ہم چار دوست مل کر آئے تھے۔

مبلِّغ: بھائی! وہاں سے آپ چاروں نے ہاتھوں ہاتھ **مَدَنی قافِلوں** میں سفر بھی کیا یانہیں؟

زید: جی ہاں، کیوں نہیں۔ اچّھا میں چلتا ہوں۔۔۔۔

مبلِّغ: ارے بھائی ذرا ٹھہریئے! یہ تو بتایئے کہ **مَدَنی چینل** دیکھتے ہیں یا نہیں؟

زید نے مُرُوَّت میں یہاں بھی **جھوٹ موٹ "ہاں"** کہہ کر جان چھڑائی۔ (مگر ابھی جان کہاں چھوٹی تھی مبلّغ نے مزید ایک اور سُوال جڑ دیا)

مبلِّغ: اچّھا یہ تو بتایئے دوسروں کو مدنی چینل دیکھنے کی دعوت بھی دیتے ہیں یا نہیں؟

زید: (جو کہ 13 عدد جھوٹ بول چکا تھا، یہاں بھی اُس نے جھوٹ بول دیا) کیوں نہیں میں نے تو سارے خاندان والوں میں **مَدَنی چینل** کی تشہیر کردی ہے۔ اچّھا مجھے اجازت دیجئے۔

دیکھا آپ نے! **مبلِّغ** اگرچہ مذکورہ سُوالات کر کے گنہگار نہ ہوا تاہم اس کے **انفرادی کوشِش** کے غَلَط انداز کے سبب **زید جھوٹ کے 15 عدد گناہوں میں پھنسا**۔ بے شک **زید** ہی گنہگار ہوا کہ یہاں کوئی **اِکراہ** کی صورت نہ تھی یعنی سچ بولنے میں جان چلی جانے یا شدید پٹائی ہونے یا کسی عُضو کے بے کار کر دیئے جانے وغیرہ کا اندیشہ نہیں تھا اور نہ ہی جھوٹ کی اجازت کا کوئی دوسرا سبب پایا جا رہا تھا، مُرُوَّت میں **جھوٹ** بولے تھے جن کی شریعت میں اجازت نہ تھی۔

انفرادی کوشش مَدَنی کاموں کی جان ہے

اِنفرادی کوشِش مَدَنی کاموں کی جان ہے، **دعوتِ اسلامی** کا تقریباً 99٪ مَدَنی کام **اِنفرادی کوشِش** سے ہی ہو رہا ہے۔ اِنفرادی کوشِش کی روح **مِلنساری** ہے، اِنفرادی کوشِش والے کیلئے مخاطَب (یعنی جس سے بات کر رہا ہے اُس) کی نفسیات پَرَکھنا بے حد ضَروری ہے۔ غفلت و بے احتیاطی کا دَور ہے آج کل اکثر بلا تکلُّف **جھوٹ** بولا جانے لگا ہے اس لئے سخت احتیاط کی حاجت ہے، ہم جبکہ مسلمانوں کو نیک بنانے کے مُستَحَب کام کی کوشِش میں لگے ہیں تو

آخر یہ کہاں کی سمجھداری ہے کہ کسی کو نیک بنانے کیلئے اس کو گناہوں میں دھکیلنے والے انداز اختیار کئے جائیں ہماری تو یہ کڑھن ہو کہ ہر مسلمان کو گناہوں سے بچایا جائے لہٰذا اِنفِرادی کوشِش ہو یا **مَدَنی قافِلہ** یا اجتماع کے سنّتوں بھرے حلقے ہوں یا دین دنیا کوئی سا معاملہ کہیں بھی کسی ایک فرد سے براہِ راست اسی طرح کے سُوالات نہ کئے جائیں۔ جس کی وجہ سے اُس کے جھوٹ میں مبتلا ہونے کا خطرہ پیدا ہو البتّہ **مَدَنی مشورے** جن میں ذمّے داران سے کارکردگی لی جاتی ہے ان میں ضَرورتاً سُوالات کرنے میں حَرَج نہیں۔ اِسی طرح مدارِس میں تربیّت کیلئے اَساتِذہ طَلَبہ سے سُوالات کرتے ہیں اِس میں بھی کوئی مُضایقہ نہیں۔

آپ نماز پڑھتے ہیں یا نہیں؟

بعض نادان اسلامی بھائی **اِنفِرادی کوشِش** کرتے ہوئے یہ تک سُوال کر دیتے ہیں: بھائی **نَماز** پڑھتے ہیں یا نہیں؟ نَمازی ہونے کی صورت میں بعض اوقات یہ سُوال اس کو ناگوار گزرتا ہے کہ کیا صرف یہ ''مولینا صاحِب'' ہی نَماز پڑھتے ہیں! اور اگر بے نَمازی ہوا تو انکار کر دیتا ہے اور اِس طرح وہ ترکِ نَماز کے گناہ کے ساتھ ساتھ گناہ کے اظہار کے گناہ میں بھی پھنس جاتا ہے، جی ہاں بلا مَصلَحتِ شَرعی **گناہ کا اظہار بھی گناہ ہے**۔ مَثَلاً بلا اجازتِ شرعی یہ کہنا گناہ ہے کہ میں نماز نہیں پڑھتا، میں تو بے نمازی ہوں یا تھا، میں رَمضانُ المبارک کے روزے نہیں رکھتا اِتنے روزے نہیں رکھے۔ میں فجر کی نماز نہیں پڑھتا، میں فلمیں ڈرامے دیکھتا ہوں، گانے باجے سنتا ہوں، بدنگاہی سے نہیں بچتا، میں **غیبتوں**، چُغلیوں وغیرہ گناہوں میں مُبتَلا ہوں یا تھا یا کہا میں چور، ڈاکو، شرابی، جواڑی ہوں یا تھا وغیرہ وغیرہ۔ اگر کوئی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں آ کر اصلاح پذیر ہوا اور اُس نے اِس نیّت سے اپنے سابِقہ گناہوں کا اظہار کیا تا کہ لوگ گناہوں سے تائب ہوں اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی طرف مائل ہوں اِس میں حَرَج نہیں۔ وہ لوگ یقیناً گنہگار ہوتے ہیں جو کہ بلا اصلاحِ نیّت خوامخواہ اپنا رعب ڈالنے یا لوگوں کو حیرت میں ڈالنے یا اُن کی توجُّہ اور ہمدردی حاصِل کرنے کیلئے جرائم کا اظہار

کرتے رہتے ہیں کہ میں تو پہلے ڈانسر تھا، دہشت گردی کرتا تھا، میں نے لوگوں پر چھریاں چلائی ہیں، لوگوں کو خوف زدہ کرنے کیلئے خوب فائرنگ کرتا تھا، اِتنے اِتنے قتل کئے ہیں، قاتل ہوں، ڈکیتیوں میں ماہر تھا، جوا کا اڈا چلاتا تھا وغیرہ۔ نیز بلا اجازتِ شرعی کسی عاقل بالغ مسلمان سے یہ سُوال کرنا ہی غَلَط ہے کہ آپ نماز پڑھتے ہیں یا نہیں؟ آپ فجر کیلئے اٹھتے ہیں یا نہیں؟ وغیرہ کیونکہ اگر اس سوال سے سامنے والے کے ترکِ نماز کی معلومات حاصل کرنا مقصود ہے تو یہ گناہ کی ٹوہ (یعنی تلاش) میں لگنا ہے اور قراٰن پاک میں اس سے صاف صاف منع کیا گیا ہے چُنانچہ پارہ 26 سورۃُ الحُجرات آیت نمبر 12 میں ارشاد ہوتا ہے: وَلَا تَجَسَّسُوْا (ترجمہ کنز الایمان: اور عیب نہ ڈھونڈھو) اور اگر گناہ کی معلومات کا تَجَسُّس مقصود نہیں ہے تب بھی یہ سوال سامنے والے کیلئے اظہارِ گناہ کا سبب ہوسکتا ہے بہرحال ''اِنفِرادی کوشش'' میں سُوالات کے بجائے کوئی **فضیلت** سنا دیجئے اور نَماز کی ترغیب اس انداز میں دلائیے کہ وہ نَمازی ہو تب بھی اُس کو بُرا نہ لگے اور بے نَمازی ہو تب بھی بول نہ پڑے کہ میں بے نَمازی ہوں، نیز اُس کے علاقے کی اس مسجِد میں نَماز کی درخواست کیجئے جہاں **دعوتِ اسلامی** کا مَدَنی کام ہو رہا ہو۔

سُوالات کے بجائے ترغیبات سے کام لیجئے

اجتماع اور **مَدَنی قافِلے** میں سفر وغیرہ کیلئے **اِنفِرادی کوشش** میں سخت ضَرورت کے بغیر سُوالات کر کے کسی کو شرمندہ کرنے، مُرُوَّتاً **جھوٹ** بول دینے یا گناہ کا اظہار کر بیٹھنے کے خطرات میں ڈالنے کے بجائے ترغیبی انداز اختیار کیجئے اور **اجتماع و مدنی قافِلے** کی بَرَکتیں اور فضیلتیں بیان کیجئے۔ اگر سامنے والا ''صِرف ہاں'' کہے تو اُس سے **اِنْ شَآءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ بھی کہلوا لیجئے۔ اور ممکِنہ صورت میں یہ بھی کہہ دیجئے کہ ہمیں معنٰی پر نظر رکھتے ہوئے ''**اِنْ شَآءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ'' کہنے کی عادت ڈالنی چاہئے ''**اِنْ شَآءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ'' کے معنٰی ہیں ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے چاہا تو'' اور واقِعی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے چاہے بغیر ہم کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ **مَدَنی قافِلے** میں سفر کی تاریخ لے لیجئے، نام و پتا، فون نمبر وغیرہ اپنے پاس محفوظ کر لیجئے۔ اور اس

وقت تک رابِطہ کرتے رہئے، جب تک سفر مکمّل کر لینے کی سعادت حاصِل نہ کر لے۔ اور بعد میں بھی اُس سے مَربُوط (یعنی رابطے میں) رہئے یہاں تک کہ وہ **مَدَنی ماحول** میں رچ بس کر دوسروں کو **مدنی قافِلے** کا مسافر بنانے والا نہ بن جائے۔

وعدہ کرنے کے الفاظ

جب بھی کسی سے اجتماع میں شرکت یا **مَدَنی قافِلے** میں سفر وغیرہ کا وعدہ لیں تو ''**اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ'' (اور جو معنٰی نہ جانتا ہو اُس سے ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا تو'') ضَرور کہلوالیا کریں، کہ اِس طرح **وعدہ خلافی** کے گناہ سے بچت رہے گی۔ کیوں کہ اگر دل میں وعدہ پورا کرنے کی نیّت نہ ہونے کے باوُجُود اگر اُس نے جان چھڑانے کیلئے مَثَلاً کہہ دیا: میں وعدہ کرتا ہوں فُلاں دن مَدَنی قافلے میں سفر کروں گا'' تو وہ **وعدہ خلافی** کے گناہ میں پڑ جائے گا۔ ہاں اگر اُس نے لفظ ''وعدہ'' نہیں بولا بلکہ مَثَلاً اِس طرح کے الفاظ کہے: ''میں فُلاں دن مَدَنی قافِلے میں سفر کروں گا'' تو ضَروری نہیں کہ یہ وعدہ ہی ہو محض اِطّلاع بھی ہو سکتی ہے۔ **اِطّلاع** کا مطلب ہوتا ہے ''کسی کو کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کی خبر دینا۔'' اِطّلاع دیتے وَقت نیّت کا بَہر حال اعتِبار رہے، مَثَلاً خبر دینے کی نیّت سے نہیں صِرف جان چُھڑانے کیلئے کہہ دیا کہ اِس جمعرات کو اجتماع میں آؤں گا یا فُلاں دن مَدَنی قافِلے میں سفر کروں گا مگر دل میں نیّت یہی ہو کہ اجتماع میں نہیں جاؤں گا، اُس دن سفر نہیں کروں گا تو یہ اگرچِہ وعدہ خلافی نہ ہوئی مگر **جھوٹ** ہوا۔ **وعدہ** یہ ہے کہ کسی سے باقاعدہ وعدے کے طور پر طے کیا کہ ''فُلاں کام کروں گا یا فُلاں کام نہیں کروں گا'' اگر لفظ ''وعدہ'' نہ کہا مگر انداز و الفاظ کے ذَرِیعے اپنی بات کو مُؤَکّد کیا یعنی اس بات کی تاکید ظاہر کی تب بھی ''وعدہ'' ہے مَثَلاً ''مدنی قافِلے'' میں سفر کروں گا کے ساتھ ''وعدہ کرتا ہوں'' کہا، یا یہ کہنے کے بجائے کہا: بالکل پکّی بات کہہ رہا ہوں یا کہا: یقین مانئے، یا کہا: بالکل طے ہے کہ، یا کہا: نہیں نہیں آپ مطمئن رہئے کہ، یا کہا: بس اب طے ہو گیا کہ۔۔ وغیرہ۔ اس کی مثال یوں دوں جیسا کہ ''منگنی'' کہ یہ **وعدہ** ہے اگرچِہ اس میں ''وعدے'' کا لفظ نہیں بولا جاتا مگر باقاعدہ لڑکی والوں سے طے کیا جاتا ہے اور یہاں ''طے کرنا'' ہی **وعدہ** ہے۔

”وعدہ نہیں اَرادہ کر لیجئے“ کہلوانا کیسا؟

بعض لوگ یہ جملہ بولتے ہیں: ”چلئے وعدہ نہیں کرتے تو **اِرادہ** ہی کر لیجئے“ ہوسکتا ہے کہ اِس طرح **اِرادہ** یا نیّت کروانا بھی بَہُت سوں کو گناہوں میں مُبتلا کر دیتا ہو۔ جی ہاں، دل میں اِرادہ (یعنی نیّت) نہ ہونے کے باوُجُود مَثَلاً کسی نے کہہ دیا کہ ”میں اِرادہ (یا نیّت) کرتا ہوں 12 ماہ (یا 30 دن یا تین دن) کے مَدَنی قافِلے میں سفر کروں گا۔“ تو یہ **صریح** (یعنی کھلا) **جھوٹ** ہے۔ لہٰذا جب بھی کسی سے اِرادہ کروائیں ساتھ میں **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ بھی کہلوالیا کریں تو اگر دل میں اِرادہ نہ بھی ہوا اگلا گُناہ سے بچ جائے گا۔

”کوشش کروں گا“ کہلوانا

”کوشِش کروں گا“ کہنے میں بھی گناہ میں پڑنے کا خطرہ موجود ہے یعنی دل میں نیّت نہ ہونے کے باوُجُود جان چھڑانے کیلئے کہہ دیا ”**کوشِش** کروں گا“ تو یہ بھی **جھوٹ** ہے لہٰذا یوں کہلوایئے: ”میں **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کوشِش کروں گا یا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے چاہا تو کوشِش کروں گا۔“ یہ جملہ ”کوشِش کروں گا“ ہمارے یہاں بَہُت ہی عام ہے کہنے والے کو پہلے اپنی نیّت پر غور کر لینا چاہئے۔ اگر ”کوشِش کروں گا“ کہنے کے ساتھ میں ”**اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ“ کہنے کی عادت پڑ گئی تو **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ عافیّت ہی عافیّت ہے۔ اِن شاءَ اللّٰہ کہتے وقت اِس کے معنیٰ پر بھی نظر رکھی جائے، **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے معنیٰ ہیں: ”**اللہ** نے چاہا تو“ اکثر لوگ اس کا تلفُّظ غَلَط ادا کرتے ہیں، صحیح ادائیگی کی خوب مَشق کیجئے: اِن ۔شا۔ اَللہ۔

اِنْ شَآءَ اللہ کہہ کر بھی بات کو نبھایئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مِن کُلِّ وُجُوہ (یعنی ہر حال میں) خود بھی محتاط جُملے بولنے کی کوشِش فرمایئے اور دوسروں سے بھی محتاط جُملے کہلوایئے۔ **اِنفِرادی کوشِش** کے دَوران خواہ کسی سے **وعدہ** لیں، **اِرادہ** کروائیں یا **کوشِش کروں گا**

کہلوائیں ساتھ میں **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کہلوانا نہ بھولیں، اِسی طرح آپ بھی اپنے لئے **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کہنے کی عادت بنائیے۔ مگر اس طرح کے جُملوں کو بھی نبھانا ہی مناسِب ہوتا ہے ورنہ عوام بدظن ہوتے اور بسا اوقات **غیبتوں** وغیرہ پر اتر آتے ہیں کہ فُلاں نے ہمارے ساتھ **وعدہ خِلافی** کی وغیرہ۔

بدگُمانی مت کیجئے

دیکھئے! یہاں آپ نے خود کو **بدگمانیوں** سے بچانا اور حُسنِ ظن نبھانا ہے یعنی قرائنِ واضحہ کے بِغیر کسی کے بارے میں یہ ذہن نہیں بنانا کہ فُلاں نے **غَلَط وعدہ** کر کے یا **کوشش کروں گا** یا **ارادہ** کرتا ہوں کہہ کر جان چھڑا لی، آپ اُس کو **سچا** ہی تصوُّر کیجئے۔

ہاں میں سر ہلا دینا

کسی کو آئندہ کیلئے کچھ کرنے یا اجتماع وغیرہ میں آنے کا کہا جائے تو عُموماً جان چُھڑانے کیلئے اِثبات (یعنی ہاں) میں سر ہلا دیتے ہیں مگر دل میں طے ہوتا ہے کہ یہ جو کچھ کہہ رہا ہے میں اِس کے مطابق عمل نہیں کروں گا۔ **یہ بھی بعض صورتوں میں جھوٹ اور بعض صورتوں میں وعدہ خلافی ہے**۔ ایسوں کی رہنمائی اور امّت کی بھلائی کی اچّھی اچّھی نیّتوں سے چند روایات و مَدَنی ہدایات مُلاحظہ فرما لیجئے۔ **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ بے انتہا فائدہ ہوگا۔

پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل آیت نمبر 34 میں ارشادِ ربُّ العباد عَزَّوَجَلَّ ہے:

اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْـُٔوْلًا ﴿۳۴﴾ **ترجمۂ کنزالایمان:** بیشک عہد سے سوال ہونا ہے۔

وعدہ خلافی مُنافق کی نشانیوں میں سے ہے

اللّٰہ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: منافِق کی تین نشانیاں ہیں: جب بات کرے **جھوٹ** کہے، جب **وعدہ** کرے **خلاف** کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے **خیانت** کرے۔ **(صَحیح بُخاری ج ۱ ص ۲۴ حدیث ۳۳)**

وعدہ خلافی کی وعیدات پر مبنی چار روایات

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 207 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''جہنَّم کے خطرات'' صَفْحَہ113 تا114 سے تین روایات مُلاحَظہ فرمایئے: ﴿1﴾ جو مسلمان عہد شکنی اور وعدہ خلافی کرے اس پر اللہ اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے اور اس کا نہ کوئی فرض قبول ہو گا نہ نَفل (بُخاری ج ۲ ص ۳۷۰ حدیث ۳۱۷۹)

﴿2﴾ ہر عہد شکنی کرنے والے کی سُرِین (یعنی بدن کا وہ حصّہ جس کے بل انسان بیٹھتا ہے اُس) کے پاس قِیامت میں اس کی عہد شکنی کا ایک جھنڈا ہو گا۔ (صَحیح مُسلِم ص ۹۵۶ حدیث ۱۷۳۸) ﴿3﴾ لوگ اس وقت تک ہلاک نہ ہوں گے جب تک کہ وہ اپنے لوگوں سے عہد شکنی نہ کریں گے۔ (سُنَنِ ابوداؤد ج ۴ ص ۱۶۶ حدیث ۴۳۴۷)

جھوٹا وعدہ کرنا حرام ہے

میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فتاوٰی رضویہ جلد 25 صَفْحَہ 69 پر لکھتے ہیں ''اَشْباہ وَ النَّظائِر'' میں ہے: خُلْفُ الْوَعْدِ حَرَامٌ یعنی وعدہ جھوٹا کرنا حرام ہے۔ (الاشباہ والنظائر ص ۲۸۸، فتاوٰی رضویہ)

وعدہ خلافی کسے کہتے ہیں؟

حُضُورِ پُرنور سیِّدُ العٰلمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: ''وعدہ خلافی یہ نہیں کہ آدمی وعدہ کرے اور اس کی نیّت اسے پورا کرنے کی بھی ہو بلکہ **وعدہ خلافی** یہ ہے کہ آدمی وعدہ کرے اور اس کی نیّت اسے پورا کرنے کی نہ ہو۔'' (الجامع لاخلاق الراوی للخطیب البغدادی ج ۲ ص ۶۰ رقم ۱۱۷۹) ایک اور حدیثِ پاک میں ہے کہ جب کوئی شخص اپنے بھائی سے **وعدہ** کرے اور اس کی نیّت پورا کرنے کی ہو پھر پورا نہ کر سکے، وعدہ پر نہ آسکے تو اُس پر گناہ نہیں۔

(سُنَنِ ابوداؤد ج ۴ ص ۳۸۸ حدیث ۴۹۹۵)

وعدہ پورا کرنے کی نیت نہ ہو مگر اتفاقاً پورا ہوجائے تو.....!

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اگر وعدہ کرنے والا پورا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو مگر کسی عذر یا مجبوری کی وجہ سے پورا نہ کرسکے تو وہ گناہ گار نہیں، یوں ہی اگر کسی کی نیّت وعدہ خلافی کی ہو مگر اِتّفاقاً پورا کردے تو گنہگار ہے اُس بدنیّتی کی وجہ سے۔ ہر وعدے میں نیّت کا بڑا دخل ہے۔ (مراٰۃ ج ٦ ص ٤٩٢)

شرعی قباحت ہو تو وعدہ پورا نہ کرے

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 312 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت'' حصّہ 16 صَفْحَہ 295 پر صدرُ الشَّریعہ حضرتِ مولیٰنا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی لکھتے ہیں: وعدہ کیا مگر اس کو پورا کرنے میں کوئی شرعی قباحت (یعنی شرعی بُرائی) تھی اِس وجہ سے پورا نہیں کیا تو اس کو وعدہ خلافی نہیں کہا جائے گا اور وعدہ خلافی کا جو گناہ ہے اس صورت میں نہیں ہوگا اگرچہ وعدہ کرتے وقت اس نے اِستِثناء نہ کیا ہو کہ یہاں شریعت کی طرف سے اِستِثناء موجود ہے، اِس کو زبان سے کہنے کی ضَرورت نہیں مَثَلاً وعدہ کیا تھا کہ ''میں فُلاں جگہ پر آؤں گا اور وہاں بیٹھ کر تمہارا اِنتظار کروں گا۔'' مگر جب وہاں گیا تو دیکھتا ہے کہ ناچ رنگ اور شَراب نوشی وغیرہ میں لوگ مصروف ہیں، (لہٰذا) وہاں سے چلا آیا تو یہ وعدہ خلافی نہیں ہے، یا اس کا اِنتِظار کرنے کا وعدہ کیا اور اِنتِظار کر رہا تھا کہ نَماز کا وقت آگیا یہ چلا آیا (تو یہ) وعدے کے خلاف نہیں ہوا۔ (بہارِ شریعت)

مفتیِ دعوتِ اسلامی کی جب قبر کُھلی

غیبت کرنے سننے کی عادت نکالنے، نَمازوں اور سُنّتوں کی عادت ڈالنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی

ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، سُنّتوں کی تربیت کیلئے **مَدَنی قافِلوں** میں **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر کیجئے اور کامیاب زندگی گزارنے اور آخِرت سنوارنے کیلئے **مَدَنی اِنعامات** کے مطابِق عمل کرتے ہوئے روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذَرِیعے رسالہ پُر کیجئے اور ہر مَدَنی ماہ کی 10 تاریخ کے اندر اندر اپنے ذمّے دار کو جمع کروایئے۔ آپ کی ترغیب وتحریص کیلئے ایک عظیمُ الشّان **مَدَنی بہار** آپ کے گوش گزار کی جاتی ہے چُنانچہ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کی ''مرکزی مجلسِ شوریٰ'' کے رُکن مُفتیِ دعوتِ اِسلامی الحاج اَلحافِظ اَلقاری حضرتِ علّامہ مولانا مفتی **محمد فاروق عطارِی المدنی** علیہ رحمۃ اللہ الغنی کے بارے میں میرا حُسنِ ظن ہے کہ وہ دعوتِ اسلامی کے مُخلِص مبلِّغ اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے والے بُزُرگ تھے اور گویا اِس حدیثِ پاک کے مِصداق تھے: **کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ** یعنی ''دنیا میں اس طرح رہو کہ گویا تم مسافر ہو'' (صَحیح بُخاری ج ۴ ص ۲۲۳ حدیث ۶۴۱۶) ۱۸ محرم الحرام ۱۴۲۷ ھ **بمطابق** 17-2-2006 بروز جُمعہ نمازِ جُمُعہ کی ادائیگی کے بعد اپنی قِیام گاہ واقِع (گلشنِ اقبال، بابُ المدینہ کراچی) میں اچانک حَرَکتِ قلب بند ہونے کے سبب بِعُمر تقریباً 30 برس جوانی کے عالم میں اِنتِقال فرما گئے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو **صحرائے مدینہ**، بابُ المدینہ کراچی میں دفن کیا گیا۔ وِصال شریف کے تقریباً 3 سال 7 مہینے 10 دن بعد یعنی 25 رجب المرجّب ۱۴۳۰ھ بمطابق 18-7-2009 ہفتہ اور اتوار کی درمیانی رات بابُ المدینہ کراچی میں کئی گھنٹے تک موسلا دھار برسات ہوئی جس کی وجہ سے مفتیِ دعوتِ اسلامی الحاج حافِظ محمد فاروق عطّاری علیہ رحمۃ اللہ الباری کی قبر درمیان سے کُھل گئی۔ جو اسلامی بھائی **صحرائے مدینہ** میں حفاظتی اُمور پر مُتَعَیَّن ہیں اُنہوں نے صبح کے وقت دیکھا کہ **قبر سے سبز رنگ کی روشنی نکل رہی ہے**۔ عارضی طور پر قبر دُرُست کرنے والے اسلامی بھائیوں کا حلفیہ (یعنی قسم کھا کر) کچھ یوں بیان ہے کہ ہم نے دیکھا کہ **تدفین کے تقریباً ساڑھے تین سال بعد بھی مفتیِ دعوتِ اسلامی** قدّس سرہ السّامی **کی مبارَک لاش اور کفن اِس طرح سلامت تھے کہ گویا ابھی ابھی**

انتقال ہوا ہو، تکفین کے وقت سر پر رکھا جانے والا سبز سبز عمامہ شریف آپ کے سرِ مبارَک پر اپنے جلوے لٹا رہا تھا، عمامے شریف کی سیدھی جانب کان کے نزدیک آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زُلفوں کا کچھ حصّہ اپنی بہاریں دکھا رہا تھا، پیشانی نُورانی تھی اور چہرہ مبارک بھی قبلہ رُخ تھا۔ **مفتیِ دعوتِ اسلامی** کی قبرِ مبارک سے خوشبو کی ایسی لپٹیں آ رہی تھیں کہ ہمارے مشامِ جاں مُعَطّر ہو گئے۔ قبر میں بارِش کا پانی اتر جانے کی وجہ سے یہ امکان تھا کہ قبر مزید دھنس جائے اور سلیں مرحوم کے وجُودِ مسعود کو صدمہ پہنچائیں لٰہذا اس واقعے کے تقریباً دس روز بعد یعنی شبِ بدھ ٦ شعبانُ المعظم ١٤٣٠ھ (28-7-2009) بشُمُول مفتیانِ کرام وعُلَمائے عِظام ہزارہا اسلامی بھائیوں کا کثیر مجمع ہوا، **غلامزادہ** ابواُسَید حاجی عُبَید رضا ابنِ عطّار مدنی سلّمہُ اللہ الغنی پہلے سے موجود شِگاف کے ذَرِیعے قَبْر کے اندر اترے تا کہ یہ اندازہ لگائیں کہ آیا منتقلی کیلئے جسمِ مبارَک باہَر نکالنے کی حاجت ہے یا اندر رہتے ہوئے بھی قبر شریف کی تعمیرِ نو ممکن ہے۔ انہوں نے اندر کا جائزہ لیا اور اندر ہی سے **دعوتِ اسلامی** کے "دارالافتاء اہلسنت" کے مفتی صاحِب کو صورتِ حال بیان کی انہوں نے بدن مبارک باہَر نہ نکالنے کا حکم فرمایا، **غلامزادہ** حاجی عُبَید رضا کو مُووی کیمرہ دیا گیا چنانچہ پُرانی قبر کے اندرونی ماحول اور اوپر سے مٹّی وغیرہ گرنے کے باوُجُود **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ انہوں نے **عمامہ شریف، پیشانی مبارک اور زُلفوں کے بعض حصّے کی کامیاب مووی بنالی،** جو کہ کچھ ہی دیر کے بعد "صحرائے مدینہ" میں لگائے گئے مختلف اسکرینوں پر ہزاروں اسلامی بھائیوں کو دکھا دی گئی، اُس وقت لوگوں کے جذبات دِیدَنی تھے، یہ روح پرور منظر دیکھ کر بے شُمار اسلامی بھائی اشکبار ہو گئے۔ اس کے بعد آنے والی رات یعنی بدھ اور جمعرات کی درمیانی شب ٧ شعبانُ المعظَّم ١٤٣٠ھ (29-7-2009) کو دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی چینل** پر براہِ راست "خُصوصی مَدَنی مُذاکرہ" نشر کیا گیا جس میں دنیا کے مختلف مُمالِک کے لاکھوں ناظِرین کو کیمرے کے اندر محفوظ کردہ قبر کا اندرونی منظر اور مفتیِ دعوتِ اسلامی قُدِّسَ سرُّہُ السّامی کی تقریباً ساڑھے تین سال پُرانی صحیح سلامت لاش مبارک کے عمامہ شریف، پیشانی مبارک اور گیسو

مبارک کے کچھ بالوں کی زیارت کروائی گئی۔ چونکہ یہ خبر ہر طرف جنگل کی آگ کی طرح پھیل چکی تھی لہٰذا مختلف شہروں کے جدا جدا علاقوں کے اسلامی بھائیوں کے بیانات کالُبِّ لُباب ہے کہ **خُصوصی مَدَنی مکالمے** کے دوران کئی گلیاں اور بازار اس طرح سُونے ہوگئے تھے جس طرح مسلمانوں کے علاقوں میں رَمَضانُ الْمبارَک میں اِفطار کے وقت ہوتے ہیں اور T.V پر گھر گھر سے ''خُصوصی مدنی مکالمے'' کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ ہوٹلوں، نائی کی دکانوں وغیرہ میں جہاں جہاں T.V. سیٹ موجود تھے وہاں عوام ہُجُوم در ہُجُوم جمع ہو کر **مَدَنی چینل** پر مفتیِ دعوتِ اسلامی قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی کی مَدَنی بہاروں کے نظّارے کر رہے تھے۔ ایک اِطّلاع کے مطابِق مَدَنی چینل پر ''خُصوصی مَدَنی مُکالمہ'' سُن کر اور مفتیِ دعوتِ اسلامی قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی کی تقریباً ساڑھے تین سال پُرانی مبارَک لاش کی روح پرور جھلکیاں دیکھ کر ایک غیر مسلم مشرَّف بہ اسلام ہو گیا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ نے اِس سلسلے میں شبِ براءت ١٤٣٠ھ کے مبارَک موقع پر ایک تاریخی V.C.D بنام ''مفتیِ دعوتِ اسلامی کی جب قبر کھلی'' جاری کر دی تا دمِ تاریخ ہزاروں V.C.Ds فروخت ہو چکی ہیں۔

جَبیں مَیلی نہیں ہوتی دَہَن مَیلا نہیں ہوتا
غلامانِ محمد کا کفن مَیلا نہیں ہوتا

اللہ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نگران کی تبدیلی پر تشویش نہ کیا کریں

سُوال: ہمارے عَلاقائی مُشاوَرت کے نگران کو فارغ کر دیا گیا اِس سے بعض اسلامی بھائیوں کو تشویش ہے۔ اب ہمارے عَلاقے کا مَدَنی کام کیسے ہوگا؟

جواب: **دعوتِ اسلامی** میں مَدَنی کاموں کی **ذِمّے داری** کسی کو بھی عمر بھر کے لئے نہیں دی جاتی، ہر ذِمّے دار کی مدّت 12 ماہ مقرَّر ہے، اس کے بعد یا تو تجدید کر کے اسے برقرار رکھا جاتا ہے یا تبدیل کر دیا جاتا ہے، نیز **دعوتِ اسلامی** کے عظیم تر مَفاد کے پیشِ نظر اَحکامِ شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے کسی بھی وَقت کسی بھی ذمّے دار کو فارِغ کیا جاسکتا ہے۔ مِیعاد کے مطابِق ہونے والے تبادلے یا تنظیمی مَصالح کی بِنا پر کسی کی فراغت پر تشویش ہو تو اِس کو دبا دینا آپ کے اور دعوتِ اسلامی کے حق میں بہتر ہے، سبھی کو اپنے ذمّے داران کے مُتَعلِّق یہ حُسنِ ظن رکھنا چاہئے کہ یہ تنظیمی مفادات کو ہم سے زیادہ بہتر سمجھتے ہیں، انہوں نے جو بھی فیصلہ کیا ہوگا سوچ سمجھ کر ہی کیا ہوگا۔ یہ ذِہن رکھنا ہرگز مناسِب نہیں کہ فُلاں چلا گیا تو اب مَدَنی کام نہیں ہوگا! برائے کرم! نظر ''سبب'' پر نہیں ''مُسَبِّب'' یعنی سبب بنانے والے ربّ عَزَّوَجَلَّ پر رکھئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ مُسَبِّبُ الاَسباب ہے، وہ جس سے چاہے گا کام لے لیگا۔ اگر وہ کسی سے مزید کام لینا نہ چاہے گا تو جس نے مَدَنی کاموں کی دھوم مچا رکھی ہیں وُہی سُست پڑ جائے گا یا کوئی بھی سبب ہو جائے گا جس سے کام ٹوٹ جائے گا۔ بے شمار عُلمائے ربّانیّین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ المُبِین دنیا میں تشریف لائے دینِ اسلام کا خوب کام کیا اور پردہ فرما گئے لیکن چمنِ اسلام ابھی تک ہرا بھرا لہلہا رہا ہے۔ اگر نگران کی مُوقُوفی بحالی پر بحثیں کرتے رہیں گے تو جو تھوڑا بہُت کام رہا ہوگا وہ بھی ختم ہو سکتا ہے۔ لِہٰذا آپ سب مَدَنی کام کرتے رہئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ خوب خوب مَدَنی بہاریں آئیں گی۔ دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مرحوم حاجی مشتاق عطّاری علیہ رحمۃ اللہ

الباری فرمایا کرتے تھے: ہمیں دعوتِ اسلامی میں شخصیّت کو نہیں ''سِسٹم'' (یعنی نظام) کو مضبوط کرنا ہے۔

ہمیں نگران کا قُصُور بتایا جائے

سُوال: جو اتنے عرصے سے مَدَنی کام کر رہا تھا اُس کو جب مَعزول کیا ہے تو چلئے اُس کا کوئی قُصُور ہو گا، وہ قُصُور ہی بتا دیا جائے تا کہ عَلاقے کے اسلامی بھائیوں کی بے چینی دُور ہو۔

جواب: دیکھئے معزولی اور ہے اور تبدیلی اور، 12 ماہ کی مدّت پوری ہو جانے کے بعد جس کی تبدیلی عمل میں آئی اُس کا قُصُور وار ہونا ہرگز ضَروری نہیں، اس بات کو اس مثال سے سمجھئے جیسے آپ نے 12 ماہ میں خالی کر دینے کے مُعاہدے پر دُکان کرائے پر لی، مدّت پوری ہو جانے کے بعد مالک نے دکان واپس لے لی اِس پر اُس سے اِس کا سبب پوچھنے کا یہ مَحَل (یعنی موقع) ہی نہیں کیوں کہ یہ تو پہلے ہی سے طے تھا، اِسی پر دوبارہ ذمّے داری نہ ملنے کو قِیاس کر لیجئے۔ ہاں مدّت پوری ہونے سے قَبل عمل میں آنے والی مَعزُولی کے اسباب ہو سکتے ہیں مَثَلاً خود اپنی مجبوری کے باعِث مُستَعفی ہو جانا، نِجی مصروفیات کے باعِث وقت نہ دے پانا، تنظیمی طریقِ کار کے مطابِق مَدَنی کام نہ کرنا، مَدَنی مرکز کی اطاعت نہ کرنا وغیرہ، نیز بعض اسباب یہ بھی ہیں مَثَلاً کسی ذمّے دار کا مُخَرِّبِ اَخلاق سرگرمیوں میں مُلَوَّث ہونا، مَدَنی عطیّات میں خُرد بُرد کرنا، فُحش حَرَکت میں مبتَلا ہو جانا وغیرہ۔ سببِ معزولی کی ٹوہ میں پڑنا اور ''قُصُور'' تلاشنا گناہوں میں ڈال سکتا ہے لِہٰذا معزولی کی معلومات نہ کی جائے ورنہ قوی امکان ہے کہ جس نگران کو معزول کیا گیا اُس کے عیبوں پر سے پردے اُٹھیں، اُس کی سُستیوں، کوتاہیوں وغیرہ کے تذکِرے نکلیں اور یوں **غیبتوں** کے دروازے کُھلیں پھر جواباً بھی کِذب بیانیوں، **غیبتوں**، بدگمانیوں، تہمتوں، بدالقابیوں اور دل آزاریوں وغیرہ وغیرہ گناہوں کا طوفان کھڑا ہو، دین کے مَدَنی کاموں کا نقصان ہو اور بربادیٔ آخرت کا سامان ہو۔ لِہٰذا **مَدَنی التجاء** ہے کہ خواہ کسی کو بھی اس کی ذِمّے

داری سے ہٹایا جائے یا خود آپ کی ذِمّے داری کو تبدیل کیا جائے، اپنی مجلس کے **مُتَعَلِّق** حُسنِ ظن رکھتے ہوئے خاموشی سے سرِ تسلیم خم کر کے محض رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے سنّتوں کی خدمت جاری رکھئے، رُوٹھ کر گھر بیٹھ جانے میں آپ کی اپنی محرومی ہے۔ یاد رکھئے! **وفا کا امتحان عہدہ دیکر نہیں عہدہ لے کر لیا جاتا ہے۔** وہ شخص کس قدَر نادان ہے کہ جب تک اس کے پاس **عہدہ** ہو، اس وقت تو ''مدنی مرکز کے فرمان پر جان بھی قربان ہے'' کے نعرے لگاتا ہو اور جُوں ہی **عُہدہ** واپَس لے لیا جائے ایکدم مُخالَفت پر اُتر آئے، اب تک دعوتِ اسلامی کی جن ''خوبیوں'' کو بیان کیا کرتا تھا وہ اُس کی نظر میں یکسر ''خامیوں'' میں تبدیل ہو جائیں اور اپنا جُدا گانہ ''گروپ'' بنالے۔ کہیں اِس کا مطلب یہ تو نہیں کہ یہ آج تک دین کا کام محض عُہدے کی وجہ سے کر رہا تھا، رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ پیشِ نظر نہ تھی۔

ع اللہ کرے دل میں اُتر جائے میری بات

جس دل اندر عشق نہ رچیا کتے اوس توں چنگے
مالک دے گھر راکھی دیندے صابر پکھے ننگے
مالک دادَر نئیں چھڈدے پاویں مارو سو سو جُتے
اُٹھ بلھیا چل یار منا لے نئیں تے بازی لے گئے کُتے

تمام عہدے داران کیلئے لائقِ تقلید مثال

حضرتِ سیِّدُنا خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کا لقب سَیْفٌ مِّنْ سُیُوْفِ اللّٰہ (یعنی اللہ کی تلواروں میں سے تلوار) تھا لشکرِ اسلام کے سپہ سالار (یعنی کمانڈر اِنچیف) تھے، امامُ العادِلین، مُتَمِّمُ الْاَربَعِین حضرتِ امیرُ المؤمنین، سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سِپَہ سالاری کا **عہدہ** واپَس لے لیا مگر آپ رضی

اللہ تعالیٰ عنہ نے اس فیصلے کو قبول کرنے سے انکار کیا نہ کوئی مخالفت اور نہ ہی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جذبۂ خدمتِ اسلام میں کسی قسم کی کوئی کمی آئی۔ مَنصب چلے جانے کے بعد بھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک عام سپاہی کی طرح **راہِ خدا** عَزَّوَجَلَّ میں جہاد فرماتے رہے اور بہُت سی فُتُوحاتِ اسلامیہ مَثَلاً دِمشق، حَمص، مَرعَش، قِنَّسرِین وغیرہ میں شریک رہے۔ حضرتِ سیِّدُنا خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے **راہِ خدا** عَزَّوَجَلَّ میں قربانیوں کے جذبے کا عالم ہی نرالا تھا خود ہی فرماتے ہیں: بِالفرض ہر رات مجھے میری پسند کی نئی نویلی خوبصورت دلہن پیش کی جائے تب بھی میرے نزدیک اِس سے زیادہ پیاری وہ رات ہے جو سخت ٹھنڈی ہو، برف باری بھی ہو رہی ہو اور میں کسی سَرِیّہ (یعنی فوجی دستے) میں ہوں اور دشمن پر شَبْ خُون ماروں یعنی راتوں رات حملہ کردوں۔ **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

ذمّے داری سونپنے کے لئے معلومات

سُوال: دعوتِ اسلامی کی تحصیل مشاوَرت کا نگران کسی کو تنظیمی ذمّے داری دینا چاہتا ہے اگر بِغیر معلومات کئے ذمّے دار بنا دیتا ہے تو تنظیمی نقصان کا اِمکان ہے اور اگر معلومات کیلئے کسی کو پوچھتا ہے تو **غیبتیں** سننے کا اندیشہ ہے کیا کرے؟

جواب: کسی کو تنظیمی ذمّے داری سونپنی ہو، ملازم رکھنا ہو، کسی کے یہاں ملازَمت کرنی ہو، تجارت وغیرہ میں شراکت دار (PARTNER) بننا ہو، مال اُدھار دینا ہو، کسی سے کرائے پر مکان لینا ہو، شادی کرنی ہو، کسی کے ساتھ سفر کرنا ہو وغیرہ وغیرہ ضَروریات کے مواقِع پر معلومات حاصِل کرنے میں کوئی مُضایَقہ نہیں بلکہ تحقیق کر لینی چاہئے تاکہ دھوکہ نہ کھانا پڑے۔ نیز جس سے مشورہ لیا گیا وہ ''امین'' ہے اُس کیلئے واجِب ہے کہ صحیح مشورہ دے یعنی اگر وہ اُس کی ایسی برائی جانتا ہے جس سے مشورہ طلب کرنے والے کو نقصان ہو سکتا ہے تو بتانا ضَروری ہے

ہاں ایسی بُرائیاں ظاہر نہ کرے جس کی حاجت نہیں۔ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے **مکتبۃُ المدینہ** کی مطبوعہ 312 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**بہارِ شریعت**'' حصّہ 16 صَفْحَہ 177 پر ہے: جس سے کسی بات کا مشورہ لیا گیا وہ اگر اُس شخص کا **عیب** و بُرائی ظاہر کرے جس کے مُتَعَلِّق مشورہ (لیا گیا) ہے، یہ **غیبت** نہیں۔ حدیث میں ہے: ''جس سے مشورہ لیا جائے وہ **امین** ہے۔'' لٰہذا اس کی بُرائی ظاہر نہ کرنا **خیانت** ہے، مَثَلاً کسی کے یہاں اپنا یا اپنی اولاد وغیرہ کا **نکاح** کرنا چاہتا ہے، دوسرے سے اس کے مُتَعَلِّق تذکِرہ کیا کہ میرا ارادہ ایسا ہے تمہاری کیا رائے ہے؟ اُس شخص کو جو کچھ معلومات ہیں بیان کر دینا **غیبت** نہیں۔ اسی طرح کسی کے ساتھ **تجارت** وغیرہ میں شرکت کرنا چاہتا ہے یا اس کے پاس کوئی چیز **امانت** رکھنا چاہتا ہے یا کسی کے پڑوس میں سَکونت (یعنی رہائش اختیار) کرنا چاہتا ہے اور اُس کے مُتَعَلِّق دوسرے سے مشورہ لیتا ہے یہ شخص (یعنی جس سے مشورہ لیا گیا وہ) اُس کی برائی بیان کرے (یہ) **غیبت** نہیں۔ (رَدُّالمُحتار ج ۹ ص ٦٧٥)

نیک کاموں میں غیر حاضِر رہنے والوں کا پوچھنا

سُوال: جو پہلے اجتماع وغیرہ میں آتا تھا اور اب نہیں آتا اُس کے بارے میں کسی سے یہ پوچھنا کیسا کہ فُلاں آج کل نظر نہیں آتا؟ ایسے میں **غیبت** سننے سے بچنا بَہُت مشکل لگتا ہے کہ جواب میں اکثر **غیبتیں** سننے کو ملتی ہیں۔

جواب: پوچھنے میں کوئی حَرَج نہیں، ہاں جس کو پوچھا وہ اگر خواہ مخواہ **غیبتوں** پر اُتر آئے تو اُس کو فوراً روک دیا جائے۔ عافیت اِسی میں ہے کہ ممکِنہ صورت میں براہِ راست اُسی سے مل لیا جائے۔ جو غیر حاضِر رہنے لگا ہے اُس پر **انفرادی کوشِش** کرنے میں بھی یہ اندیشہ موجود ہے کہ وہ کسی ذمّے دار کے بارے میں **غیبتیں** اور گلے شکوے شروع کر دے۔ اب اگر صُلح کروانا آپ کے بس میں نہیں ہے تو اُس کو **غیبت** سے باز رکھتے ہوئے کوشِش کر کے مُتَعَلِّقہ ذمّے دار سے ملوا کر خود ہٹ جایئے۔ بہر حال تبلیغ و اِصلاح کی نیّت سے معلومات کرنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ جتنی اچّھی اچّھی نیّتیں

زیادہ ہوں گی اُتنا ہی ثواب بھی زیادہ ملیگا۔ اصلاح کے حوالے سے **معلومات** کرنا ہمارے بُزُرگوں کا طریقہ رہا ہے چُنانچِہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صَفحات پر مشتمل کتاب، **''بہارِشریعت''** جلد اوّل صَفْحہ578 پر ہے: **امیرُ الْمُؤمِنین** حضرتِ سیِّدُ نا عُمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے صبح کی نَماز میں سُلَیمان بن ابی حثمہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کونہیں دیکھا، بازار تشریف لے گئے، راستے میں سُلَیمان (رضی اللہ تعالٰی عنہ) کا گھر تھا، ان کی ماں (سیِّدَتُنا) شِفا (رضی اللہ تعالٰی عنہا) کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ صبح کی نَماز میں، میں نے سلیمان کونہیں پایا، انہوں نے کہا: رات میں نَماز پڑھتے رہے پھر نیند آ گئی، فرمایا کہ صبح کی نَماز جماعت سے پڑھوں، یہ میرے نزدیک اِس سے بہتر ہے کہ رات میں قِیام (یعنی نفلی عبادت) کروں۔ (موطا امام مالک ج ١ ص ١٣٤ حدیث ٣٠٠) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

غیبت کے خلاف اعلانِ جنگ

آہ! ''غیبت'' نے اُمّت کی اکثریت کونہایت ہی شدّت کے ساتھ اپنی حِراست میں لیا ہوا ہے، شیطان **غیبت** کے ذَرِیعے بھر پور طریقے پرلوگوں کو جہنَّم کی طرف دھکیلتا چلا جا رہا ہے۔ ہوش میں آیئے! **غیبت کے خلاف اعلانِ جنگ** کر کے ایک دم مورچے پرڈٹ جایئے! جس جس نے اب تک جس قدر **غیبتیں** کی ہوں اُن کی توبہ اور مُعافی تلافی میں لگ جائے، عزمِ مُصمَّم کیجئے کہ **''نہ غیبت کریں گے نہ سنیں گے''** افسوس صد کروڑ افسوس! **غیبت** ہمارے مَدَنی ماحول کو دیمک کی طرح چاٹ رہی ہے لہٰذا **دعوتِ اسلامی** کے تمام ذمّے دار اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی خدمتوں میں میری ہاتھ جوڑ کر ''مَدَنی التجاء'' ہے کہ **غیبت کے خلاف اعلان جنگ** کے ضِمن میں **غیبتوں** کے دروازوں پر تالے لگاتے چلے جایئے، اب تک جو بھی آپ کی ذمّے داری کے دَوران **مَدَنی ماحول** سے دُور ہوئے، ان کے مُعاملے میں 112 بارغور کر

لیجئے کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ انہوں نے آپ کی **غیبتیں** کی ہوں اور آپ کو غصّہ آ جانے کی وجہ سے یا خود آپ نے اُن کی **غیبتیں** کی ہوں اس سبب سے وہ دلبرداشتہ ہو کر گھر جا بیٹھے ہوں۔ اگر ایسا ہے تو اچّھی اچّھی نیّتیں کر کے برائے رِضائے ربِّ اکبر عَزَّوَجَلَّ فوراً سے پیشتر مگر بُلا کر نہیں، ان کے پاس خود جا کر ہاتھ جوڑ کر پاؤں پکڑ کر اے کاش! رو رو کر مُعافی تلافی کی ترکیب بنا کر انہیں منا کر راضی کر کے گلے لگا لیجئے۔ بلکہ ہر بچھڑے ہوئے کو تلاش کر کے ان کے پاس بھی خود جا کر ہاتھ باندھ کر، منّت وسماجت کر کے انہیں دوبارہ **مَدَنی ماحول** میں لے آیئے اور **اِنفرادی کوشش** کے ذَرِیعے ان سبھوں کو پھر سے سنّتوں کی خدمتوں میں مصروف کر دیجئے۔'' (جن پر تنظیمی ذمّے داری نہیں وہ بھی اسی طرح کریں، ہاں جن پر تنظیمی پابندی لگی ہو ان کو نہ چھیڑیں، ان کے بارے میں بڑے ذمّے داران جو تنظیمی فیصلہ کریں ان پر عمل کریں)

اے خاصۂ خاصانِ رُسُل وقتِ دعا ہے — اُمّت پہ تری آ کے عجب وقت پڑا ہے
چھوٹوں میں اطاعت ہے نہ شفقت ہے بڑوں میں — پیاروں میں محبت ہے نہ یاروں میں وفا ہے
جو کچھ ہیں وہ سب اپنے ہی ہاتھوں کے ہیں کرتُوت — شکوہ ہے زمانے کا نہ قسمت کا گلہ ہے
دیکھے ہیں یہ دن اپنی ہی غفلت کی بدولت — سچ ہے کہ بُرے کام کا انجام بُرا ہے
ہم نیک ہیں یا بد پھر آخر ہیں تمہارے — نسبت بہت اچھی ہے اگر حال بُرا ہے

تدبیر سنبھلنے کی ہمارے نہیں کوئی
ہاں ایک دعا تیری کہ مقبول خدا ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُاللّٰہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

عَفْو و دَرگُزَر کی فضیلت
ایک اہم مَدَنی وصیّت

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینۂ منوّرہ ،سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ بَرَکت نشان ہے:اے لوگو! بے شک بروزِ قِیامت اسکی دَہشتوں اور حساب کتاب سے جلد نَجات پانے والا شخص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دنیا کے اندر بکثرت دُرُود شریف پڑھے ہوں گے۔

(اَلْفِردَوس بمأثور الْخطّاب ج۵ ص۳۷۵ حدیث ۸۲۱۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مَدَنی آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا عَفْو و دَرگُزر

حضرتِ سیِّدُنا اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نبیِّ کریم ،رءُوفٌ رَّحیم عَلَیہ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَ التَّسلیم کے ہمراہ چل رہا تھا اور آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم ایک نَجرانی چادر اَوڑھے ہوئے تھے جس کے کَنارے موٹے اور کُھردرے تھے۔ ایک دم ایک بَدوی (یعنی عَرَب شریف کے دیہاتی) نے آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی چادر مبارک کو پکڑ کر اتنے زبردست جھٹکے سے کھینچا کہ سُلطانِ زَمَن ،محبوبِ ربِّ ذُوالمِنَن عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی مبارک گردن پر چادر کی کَنار سے خَراش آ گئی، وہ کہنے لگا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کا جو مال آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے پاس ہے، آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم حکم دیجئے کہ اُس میں

سے مجھے کچھ مل جائے۔ رحمتِ عالم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اُس کی طرف متوجّہ ہوئے اور مسکرا دیئے پھر اُسے کچھ مال عطا فرمانے کا حکم دیا۔ **(صَحیح بُخاری ج۲ص ۳۵۹ حدیث ۳۱۴۹)**

ہر خطا پر مِری چشم پوشی، ہر طلب پر عطاؤں کی بارش
مجھ گنہگار پر کس قدر ہیں، مہرباں تاجدارِ مدینہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے مَدَنی آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بَدوی سے کیسا حُسنِ سُلوک فرمایا، میٹھے مصطفٰی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دیوانو! خواہ کوئی آپ کو کتنا ہی ستائے، دل دُکھائے! عَفو ودرگزر سے کام لیجئے اور اس کے ساتھ مَحَبَّت بھرا سُلوک کرنے کی کوشش فرمائیے۔

حساب میں آسانی کے تین اسباب

حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، رسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: تین۳ باتیں جس شخص میں ہوں گی **اللہ** تعالیٰ (قیامت کے دن) اُس کا حساب بَہُت آسان طریقے سے لے گا اور اُس کو اپنی رَحمت سے **جنّت** میں داخِل فرمائے گا۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی: **یارسولَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! وہ کون سی باتیں ہیں؟ فرمایا: ﴿۱﴾ جو تمہیں محروم کرے تم اُسے عطا کرو اور ﴿۲﴾ جو تم سے قَطعِ تعلُّق کرے (یعنی تعلُّق توڑے) تم اُس سے مِلاپ کرو اور ﴿۳﴾ جو تم پر ظُلم کرے تم اُس کو مُعاف کردو۔ **(اَلْمُعْجَمُ الْاَ وْسَط لِلطّبَرانی ج۴ ص۱۸ حدیث ۵۰۶۴)**

جنّت کا محل

حضرت سیِّدُنا اُبَی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سلطانِ دوجہان، شَہَنْشاہِ کون ومکان، رحمتِ عالمیان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جسے یہ پسند ہو کہ اُسکے لیے (جنت میں) محل بنایا جائے اور اُسکے درجات بلند کیے جائیں، اُسے چاہیے کہ جو اُس پر ظُلم کرے یہ اُسے معاف کرے اور جو

اُسے محروم کرے یہ اُسے عطا کرے اور جو اُس سے قطع تعلق کرے یہ اُس سے ناطہ جوڑے۔

(اَلْمُستَدرَک لِلْحاکِم ج۳ ص۱۲ حدیث ۳۲۱۵)

مُعاف کرنے سے عِزّت بڑھتی ہے

خاتَمُ الْمُرسَلین، رَحمَۃٌ لّلْعٰلمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: صَدَقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا اور بندہ کسی کا قُصور مُعاف کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس (مُعاف کرنے والے) کی عزّت ہی بڑھائے گا اور جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے تواضُع (یعنی عاجزی) کرے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے بُلند فرمائے گا۔ (صَحیح مُسلِم ص۱۳۹۷ حدیث ۲۵۸۸)

مُعَزَّز کون؟

حضرتِ سیِّدُ نا موسیٰ کلیم اللہ علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے عرض کی: اے ربِّ اعلیٰ عَزَّوَجَلَّ! تیرے نزدیک کون سا بندہ زیادہ عزّت والا ہے؟ فرمایا: وہ جو بدلہ لینے کی قدرت کے باوُجود مُعاف کردے۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج۶ ص۳۱۹ حدیث ۸۳۲۷)

جو مُعاف نہیں کرتا اُسے مُعاف نہیں کیا جائے گا

حضرت سیِّدُ ناجَرِیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ دوعالم، نُورِ مجسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جو رحم نہیں کرتا اُس پر رحم نہیں کیا جاتا اور جو معاف نہیں کرتا اُس کو معاف نہیں کیا جائے گا۔

(مُسندِ اِمام احمد ج۷ ص۷۱ حدیث ۱۹۲۶۴)

دُنیا و آخرت کے افضل اَخلاق

حضرتِ سیِّدُنا عُقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سلطانِ دوجہاں، سرورِ ذیشان، محبوبِ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی ملاقات کا شرف پایا تو فوراً حُضُورِ انور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا دستِ منوّر تھام لیا اور آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے میرے ہاتھ کو جلدی سے پکڑ لیا۔ پھر فرمایا: اے عُقبہ! دنیا و آخرت کے افضل اَخلاق یہ ہیں کہ تم اُس کو ملاؤ جو تمھیں جُدا کرے اور جو تم

پر ظُلم کرے اسے مُعاف کردو اور جو یہ چاہے کہ عُمر میں درازی اور رِزق میں کُشادگی ہو، وہ اپنے رِشتے داروں کے ساتھ صِلہ رَحمی (یعنی اچّھا سلوک) کرے۔ **(اَلْمُستَدرَک لِلْحاکِم ج۵ ص۲۲۴ حدیث۷۳۶۷)**

مُعاف کرو مُعافی پاؤ

سرکارِمدینۂ منوّرہ ،سردارِمکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: رَحم کیا کرو تم پر رحم کیا جائے گا اور مُعاف کرنا اِختیار کرو اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں مُعاف فرمادے گا۔

(مُسندِ اِمام احمد ج۲ ص۶۸۲ حدیث۷۰۶۲)

ہم نے خطا میں نہ کی تم نے عطا میں نہ کی
کوئی کمی سرورا تم پہ کروڑوں دُرود صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مُعاف کرنے والوں کی بے حساب مغفرت

حضرتِ سیِّدُنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: قِیامت کے روز اعلان کیا جائے گا: جس کا اَجر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِمّۂ کرم پر ہے، وہ اُٹھے اور **جنَّت** میں داخِل ہو جائے۔ پوچھا جائے گا: کس کے لیے اَجر ہے؟ وہ مُنادی (یعنی اعلان کرنے والا) کہے گا: **''ان لوگوں کے لیے جو مُعاف کرنے والے ہیں۔''** تو ہزاروں آدمی کھڑے ہوں گے اور **بِلا حساب جنّت** میں داخِل ہو جائیں گے۔

(اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط لِلطّبَرانی ج۱ ص۵۴۲ حدیث ۱۹۹۸)

قاتلانہ حملے کی کوشش کرنے والے کو مُعاف فرمادیا

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 862 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**سیرتِ مُصطفٰی** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم'' صَفحہ604 تا605 پر ہے: ایک سفر میں نَبیِّ مُعَظَّم ،رَسُولِ مُحتَرم، سَرَاپا جُود و کرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

آرام فرما رہے تھے کہ غَورَث بن حارِث نے آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کوشہید کرنے کے اِرادے سے آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تلوار لے کر نیام سے کھینچ لی، جب سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نیند سے بیدار ہوئے تو غَورَث کہنے لگا: اے محمد (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم)! اب آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو مجھ سے کون بچا سکتا ہے؟ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''اللہ عزوجل'' نُبُوَّت کی ہَیبت سے تلوار اُس کے ہاتھ سے گر پڑی اور سرکارِ عالی وقار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے تلوار ہاتھ مبارک میں لے کر فرمایا: اب تمہیں میرے ہاتھ سے کون بچانے والا ہے؟ غَورَث گِڑ گِڑا کر کہنے لگا: آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہی میری جان بچایئے۔ رحمتِ عالم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس کو چھوڑ دیا اور مُعاف فرما دیا۔ چنانچہ غَورَث اپنی قوم میں آ کر کہنے لگا کہ اے لوگو! میں ایسے شخص کے پاس سے آیا ہوں جو دنیا کے تمام انسانوں میں سب سے بہتر ہے۔

(الشّفا ج ا ص ۱۰۶)

سلام اُس پر کہ جس نے خوں کے پیاسوں کو قبائیں دیں
سلام اُس پر کہ جس نے گالیاں سن کر دعائیں دیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ظلم کرنے والے کے لئے دُعاءِ ہدایت

غزوۂ اُحُد میں جب مدینے کے سلطان، رحمتِ عالمیان، سرورِ ذیشان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مبارک دندان کو شہید اور چہرۂ انور کو زخمی کر دیا گیا مگر آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان لوگوں کے لئے اس کے سوا کچھ بھی نہ فرمایا کہ اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلّ میری قوم کو ہدایت دے کیونکہ یہ لوگ مجھے جانتے نہیں۔ (الشّفا ج ا ص ۱۰۵)

سویا کئے نابکار بندے
رویا کئے زار زار آقا صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جادُو کرنے والے سے دَرگزر

رسولِ اکرم،نُورِ مُجَسَّم ،شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم پر لَبِید بن اَعصَم نے **جادو** کیا تو رحمت عالَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے اس کا بدلہ نہیں لیا۔ نیز اس یہودیہ کوبھی مُعاف فرمادیا جس نے آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کو زہر دیا تھا۔

(اَلْمَواھِبُ اللَّدُنِّیَّۃ لِلْقَسْطَلَّانِی ج۲ص ۹۱)

کیوں میری خطاؤں کی طرف دیکھ رہے ہو
جس کو ہے مِری لاج وہ لَجپال بڑا ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

شانِ مُصطَفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم

اُمُّ الْمؤمِنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے سرتاج، صاحِبِ معراج، محبوبِ ربِّ بے نیاز عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نہ تو عادۃً بُری باتیں کرتے تھے اور نہ تکلّفاً اور نہ بازاروں میں شور کرنے والے تھے اور نہ ہی بُرائی کا بدلہ بُرائی سے دیتے تھے بلکہ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم مُعاف کرتے اور درگزر فرمایا کرتے تھے۔ (سُنَنِ تِرمِذی ج۳ ص۴۰۹ حدیث۲۰۲۳)

روزانہ 70 بار مُعاف کرو

ایک شخص بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوا اور عرض کی: یارسولَ اللہ عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم ! ہم خادِم کو کتنی بار مُعاف کریں؟ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم خاموش رہے۔ اُس نے پھر وہ سُوال دُہرایا، آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم پھر خاموش رہے، جب تیسری بار سُوال کیا تو ارشاد فرمایا: روزانہ سترّ بار۔ (سُنَنِ تِرمِذی ج۳ص ۳۸۱ حدیث ۱۹۵۶)

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: عَرَبی میں سترّ

کا لفظ بیان زیادتی کے لیے ہوتا ہے یعنی ہر دن اُسے بہت دفعہ مُعافی دو، یہ اس صورت میں ہو کہ غلام سے خطاءً غلطی ہوجاتی ہے خباثتِ نفس سے نہ ہو اور قُصور بھی مالِک کا ذاتی ہو شریعت کا یا قومی و ملکی قُصور نہ ہو کہ یہ قُصور مُعاف نہیں کیے جاتے۔ (مراٰۃ ج۵ص۱۷۰)

گالیوں بھرے خطوط پر اعلٰیحضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا عَفْوودرگزر

کاش! ہمارے اندر یہ جذبہ پیدا ہوجائے کہ ہم اپنی ذات اور اپنے نفس کی خاطِر **غُصّہ** کرنا ہی چھوڑ دیں۔ جیسا کہ ہمارے بُزُرگوں کا جذبہ ہوتا تھا کہ ان پر کوئی کتنا ہی ظلم کرے یہ حضرات اُس ظالم پر بھی شفقت ہی فرماتے تھے۔ چُنانچِہ ''حیاتِ اعلیٰ حضرت'' میں ہے: میرے آقا **اعلیٰ حضرت**، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن کی خدمت میں ایک بار جب ڈاک پیش کی گئی تو بعض خُطوط مُغَلَّظات (یعنی گندی گالیوں) سے بھرپور تھے۔ مُعتقِدین بَرہَم (غصّے) ہوئے کہ ہم ان لوگوں کے خِلاف مُقدّمہ دائر کریں گے۔ اِمامِ اھلسنّت مولیٰنا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرّحمٰن نے ارشاد فرمایا: ''جو لوگ تعریفی خُطوط لکھتے ہیں پہلے ان کو جاگیریں تقسیم کردو، پھر گالیاں لکھنے والوں پر مُقدّمہ دائر کردو۔'' (حیاتِ اعلیٰ حضرت ج۱ ص۱۴۳ مُلَخَّصاً) مطلب یہ کہ جب تعریف کرنے والوں کو تو انعام دیتے نہیں پھر بُرائی کرنے والوں سے بدلہ کیوں لیں!

احمد رضا رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا تازہ گلستاں ہے آج بھی
خورشیدِ علم ان کا درخشاں ہے آج بھی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد
تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُاللّٰہ
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ایک اَہم مَدَنی وصیّت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! میری عمر تادمِ تحریر تقریباً 60 برس ہوچکی ہے، موت لحظہ بہ لحظہ قریب آ رہی ہے، نہ جانے کب آنکھ بند ہو جائے۔ اَللّٰہُ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کے دربارِ والا شان میں سلامتیٔ ایمان اور نَزْع و قبر و حشر میں امن وامان، بے حساب بخشش اور جنّت الفردوس میں مَدَنی سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے جِوار کا طلبگار ہوں۔ میں نے اپنی مختصر سی زندگی میں دنیا کے بَہُت نَشیب وفَراز دیکھے ہیں، اِخلاص کم اور دِکھاوا کثیر، وَفا کم اور خوشامد خطیر (یعنی زیادہ) ہے، اس سے بڑھ کر بھی کیا بے وفائی ہوگی کہ وہ ماں باپ جنہوں نے ہزار اِحسانات کئے ہوتے ہیں مگر اُن کی کوئی ایک معمولی سی بات بھی ناگوار گزر جاتی ہے تو سارے اِحسانات بُھلا کر، ناخلَف اولاد اُن کو لات مار دیتی ہے! آہ! مکّار و عیّار شیطان نے قُلوب واَذہان میں بَہُت زیادہ خرابیاں ڈالدی ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی میں لاکھوں لاکھ مسلمان شامل ہیں جیسا کہ عموماً تنظیموں میں لوگوں کا آنا جانا رہتا ہے اِسی طرح دعوتِ اسلامی سے بھی روٹھ ٹوٹ کر کچھ افراد کو الگ ہوتے پایا ہے، مَدَنی ماحول سے دُوری کے بعد بعضوں کی بے عملیوں کا سلسلہ بھی سامنے آیا ہے، بعض ناراض اسلامی بھائیوں نے اپنا اپنا جداگانہ ''گروپ'' بھی بنایا ہے، بعضوں نے میرے خلاف بَہُت کچھ کہا، لکھا اور دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کی بھی جی بھر کر مُخالفتیں کی ہیں مگر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ الفاظ لکھنے تک دعوتِ اسلامی برابر ترقّی کی مَنازِل طے کر رہی ہے اور کوئی بھی گروپ بظاہر اب تک دعوتِ اسلامی سے آگے بڑھنا کُجا برابری بھی نہیں کرنے پایا۔ میں نے تنظیمی کاموں میں زندگی کا کافی حصّہ گزارا ہے، لہٰذا اپنے تجرِبات کی روشنی میں تمام اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی خدمتوں میں محض آخرت کی بھلائی کے پیشِ نظر ہاتھ جوڑ کر مَدَنی وصیّت کرتا ہوں: میری یہ بات ہمیشہ کیلئے گِرہ میں باندھ لیجئے کہ میرے جیتے جی بھی اور میرے مرنے کے بعد بھی دعوتِ اسلامی میں ایک بار شُمولیّت کر لینے کے بعد دعوتِ اسلامی کا تَشَخُّص (مَثَلاً سبز عمامہ شریف وغیرہ) رکھتے ہوئے طریقۂ کار سے ہٹ کر ہرگز کسی قسم کا ''مُتوازی گروپ'' مت بنایئے گا،

دین کے کام کے حوالے سے بھی اگر آپ نے اپنا کوئی الگ سلسلہ شروع کیا تو **غیبتوں**، تہمتوں، بدگمانیوں، دل آزاریوں آپس کی دشمنیوں، باہمی نفرتوں وغیرہ وغیرہ سے خود کو بچانا قریب قریب ناممکن ہو جائے گا بلکہ ہو سکتا ہے کہ بے شمار مسلمان اِس طرح کی آفتوں کی لپیٹ میں آجائیں۔ اگر کوئی یہ سمجھے کہ دعوتِ اسلامی سے جدا ہونے کے بعد الگ گروپ بنا کر میں نے تو فُلاں فُلاں دین کا بَہُت بھاری کام سرانجام دیا ہے، تو میں اُس کی توجُّہ اِس طرف دلانا چاہوں گا کہ وہ یہ بھی غور کر لے کہ جُدا ہونے کے باعِث کہیں **غیبتوں** وغیرہ گناہوں کی نُحوستوں میں تو نہیں پھنسا تھا؟ اگر نہیں پھنسا تھا تو صد کروڑ مبارک! اور اگر پھنسا تھا تو پھر ضمیر ہی سے پوچھ لے کہ میرے فُلاں فُلاں مُستَحَب دینی کاموں کا وَزن زیادہ یا اِن دینی کاموں کے ضِمن میں جن **غیبتوں** وغیرہ حرام چیزوں کا صُدور ہوا ان کا وَزن زائد؟ اگر دل خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ کا حامِل ہوا، علمِ دین کا فیضان رہا اور ضمیر زندہ پایا تو یِہی جواب ملیگا کہ یقیناً زندگی بھر کے مُستَحَب کاموں کے مقابلے میں صِرف ایک بار کی ہوئی **گناہ بھری غیبت** ہی زیادہ وَزنی ہے کہ مُستَحَب کام نہ کرنے پر عذاب کی کوئی وعید نہیں جبکہ **غیبت** پر عذاب کا اِستحقاق ہے۔ معلوم ہوا ایک بار **دعوتِ اسلامی** میں شامل ہو جانے کے بعد نکلنے یا نکالے جانے پر جُدا گانہ گروپ بنانے میں مِن حَیثُ الْمَجْمُوع (یعنی مجموعی حیثیت سے) نقصان ہی کا پہلو غالِب ہے۔

فتاویٰ رضویہ کے اہم اقتباسات

اگر سچ پوچھئے تو ایسا دینی کام جس سے مسلمانوں میں نفرت کی کیفیت جنم لینے لگے اور اس کا کرنا فرض، واجِب یا سُنَّتِ مُؤَکَّدہ نہ ہو تو اُس کام کو ترک کرنا ہی مناسب ہے اگرچِہ افضل و مُستَحَب ہو۔ ۞ چُنانچِہ ایک مقام پر میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مسلمانوں کے اتّحاد کی اَہمِیَّت کو اُجاگر کرنے کیلئے نقل فرماتے ہیں: ''لوگوں کی تالیفِ قلبی (یعنی دلجوئی) اور ان کو مُجتمع (مُتّحِد) رکھنے کے لئے **اَفضل کو ترک کرنا** انسان کے لئے جائز ہے تا کہ لوگوں کو نفرت نہ ہو جائے جیسا کہ نبیِّ کریم،

رءُوفٌ رَّحیم علیہ اَفضَلُ الصَّلٰوۃِوَ التَّسلیم نے بیتُ اللہ شریف کی عمارت کو اس لئے اہلِ قریش کی بنیادوں پر قائم رکھا تا کہ جو لوگ نئے نئے اسلام لائے وہ کسی غلط فہمی میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۷ ص۶۸۰ مُلَخَّصاً) تنفیرِ مسلمین (یعنی مسلمانوں کو نفرت میں مبتلا کرنے) سے بچنے کیلئے ضَرورتاً مُستَحَب کو ترک کر دینے کا حکم ہے۔ جیسا کہ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مسلمانوں کے درمیان پیار و مَحبَّت کی فَضا قائم رکھنے کا ایک مَدَنی اُصول بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اِتیانِ مُستَحَب و ترکِ غیرِ اَولیٰ پر مُداراتِ خلق و مُراعاتِ قُلوب کو اہم جانے اور فتنہ و نفرت و ایذا و وحشت کا باعِث ہونے سے بہُت بچے۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج٤ ص۵۲۸) میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شریعتِ مطہرہ کا قاعدہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: دَرْءُ الْمَفَاسِدِ اَھَمُّ مِنْ جَلْبِ الْمَصَالِحِ یعنی خرابیوں کے اسباب دور کرنا خوبیوں کے اسباب حاصل کرنے سے اَہَم ہے۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۹ ص۵۵۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جس نے تشخص تبدیل کر لیا!

رہے وہ حضرات جو دعوتِ اسلامی کا تَشَخُّص ترک کر چکے اور بلا اجازتِ شرعی دعوتِ اسلامی کی کسی قسم کی مخالَفت بھی نہیں کرتے اور غیبتوں، تہمتوں اور بد گُمانیوں وغیرہ میں پڑے بغیر اپنی ترکیب سے دینی خدمات انجام دے رہے ہیں، اللہ تعالیٰ اُن کی کاوِشوں کو قبول فرمائے۔ مگر وہ جو تشخُّص تبدیل کر کے الگ گروپ بنانے کے بعد بلا اجازتِ شرعی دعوتِ اسلامی کی مُخالَفت کر کے نیکی کی دعوت عام کرنے والی اس مَدَنی تحریک کو کمزور کرنے کی مذموم کوششوں میں مصروف ہوں، اِس مقصد کے لئے غیبتوں، تہمتوں، بہتان تراشیوں، بدگمانیوں، عیب دَریوں، بُرے چَرچوں، اِلزام تراشیوں اور چُغلیوں کو اپنا ہتھیار بنالیں اور اسے اپنے زُعمِ فاسِد میں دین کی بہت بڑی خدمت تصوُّر کریں، ایسوں کو سنبھل جانا چاہئے کہ یہ دین کی خدمت نہیں، انتہائی دَرَجے کی مذموم حَرَکت ہے بلکہ شرعاً اِن ناجائز کاموں کا اِرتکاب کر کے اپنے نامۂ اعمال کو گناہوں

سے پُر کرنا ہے۔ یُونہی جو تشخُّص برقرار رکھتے ہوئے بھی بلا اجازتِ شرعی **دعوتِ اسلامی** کی مُخالَفت کرے گا اور لوگوں کو مُتَنفّر کر کے (یعنی نفرت دِلا کر) دعوت اسلامی اور اس کے طریقۂ کار کو نقصان پہنچانا اُس کا مقصد ہوگا وہ بھی فعلِ **ناجائز** کا مُرتکِب ٹھہرے گا۔

بُرا چرچا کرنا حرام ہے

دیکھا یہ گیا ہے کہ جب کوئی شخص کسی کی مخالفت پر اُتر آتا ہے تو خواہ مخواہ اُس پر تنقیدیں کرتا، بال کی کھال اُتارتا اور اس کی خامیوں یا خطاؤں کا بُرا چرچا کرتا پھرتا ہے (مگر جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ بچائے)۔ جب ان کی آپس میں بنتی تھی تو اِسے گویا اُس کے پسینے میں سے بھی خوشبو آتی تھی اب ناراضی کے بعد اُس کا عِطر بھی بدبودار لگتا ہے۔ یاد رکھئے! کسی مبلِّغ بالخصوص سُنّی عالم کی کسی خامی یا خطا کو بلا مَصلحتِ شرعی کسی پر ظاہر کرنا یا لوگوں میں اس کا بُرا چرچا کرنا نیکی کی دعوت اور اسلام کی تبلیغ کے کام کے مُعامَلے میں بَہُت، بَہُت اور بَہُت نقصان دہ اور آخِرت میں باعثِ عذاب ہے، میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن **فتاوٰی رضویہ** جلد 29 صَفْحہ 594 پر فرماتے ہیں: اور اہلسنّت سے بتقدیرِ الٰہی جو ایسی لَغزِشِ فاحِش واقِع ہو اس کا اِخفاء (یعنی چھپانا) واجِب ہے کہ معاذَ اللہ لوگ اُن سے بَد اِعتِقاد ہوں گے تو جو نفع اُن کی تقریر اور تحریر سے اسلام و سنّت کو پہنچتا تھا اس میں خَلَل واقع ہوگا۔ اس کی اِشاعت، اِشاعتِ فاحِشہ (یعنی بُرا چرچا کرنا) ہے۔ اور اِشاعتِ فاحِشہ بنَصِّ قرانِ عظیم **حرام**، قالَ اللّٰہُ تعالٰی: (یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے)

اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَةُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۙ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ ؕ (پ ۱۸ النور ۱۹)	ترجَمۂ کنز الایمان: وہ لوگ جو چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں بُرا چرچا پھیلے ان کے لئے دردناک عذاب ہے دنیا اور آخرت میں۔

(فتاوٰی رضویہ ج ۲۹ ص ۵۹۴)

دعوتِ اسلامی سے بچھڑنے والوں کے لئے اتمامِ حجت

جو آج تک مجھ سے ناراض ہو کر یا **مرکزی مجلسِ شوریٰ** سے روٹھ کر جُدا ہو گئے، ان میں سے جن جن کی میری وجہ سے دل آزاری یا کسی قسم کی حق تلفی ہوئی ہو اُن سے ہاتھ جوڑ کر **مُعافی** کا طلبگار ہوں، دونوں غلامزادے اور نگران واراکینِ شوریٰ بھی مُعافی مانگ رہے ہیں، مجھے اور انہیں **خداو مصطفٰے** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے لئے مُعاف مُعاف اور مُعاف فرمادیں۔ ہم سب نے بھی رضائے **خداو مصطفٰے** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے لئے ان سب کو جنہوں نے حق تلفیاں کی ہوں اُن کو مُعاف کیا۔ ناراض ہو کر یا اختلاف کر کے جنہوں نے اپنی اپنی تنظیمیں قائم کیں، جُداگانہ گروپ بنائے ان سبھی کو کُھلے دل سے دعوت دیتا ہوں کہ **اللہ و رسول** عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا واسِطہ **صُلح** فرمالیں، محض رضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی خاطِر، میں ہر ناراض مسلمان سے غیر مشروط طور پر بھی **صُلح** کیلئے تیار ہوں۔ ہاں جو تنظیمی اِختِلافات کو مُذاکرات کے ذَرِیعے حل کر کے **صُلح** کرنا چاہتے ہیں اُن کیلئے بھی دروازے کُھلے ہیں، جلدی رابِطہ کیجئے اور **مرکزی مجلسِ شوریٰ** کے ساتھ بیٹھ جایئے۔ اگر آپ حکم فرمائیں گے تو ممکنہ صورت میں **اِنْ شَآءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ شوریٰ کے ساتھ ساتھ میں بھی بیٹھ جاؤں گا۔ آیئے، آجایئے، **اَللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّت** عَزَّوَجَلَّ کی رحمت اور تاجدارِ رسالت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی نگاہِ عنایت سے متّحد ہو کر شیطان کے ہتھکنڈوں کو ناکام بناتے ہیں، **اِنْ شَآءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ مِل جُل کر دین کا خوب مَدَنی کام کریں گے۔

اگر آپ دعوتِ اسلامی کے ساتھ کام کرنا نہیں چاہتے تو۔۔۔۔۔۔

اگر کوئی ناراض اسلامی بھائی **دعوتِ اسلامی** کے ساتھ ملکر مَدَنی کام نہیں کرنا چاہتا تو کم از کم ناراضیاں ہی دُور کر کے ہمیں مُعافی سے نواز دے اور اس پر ہمیں مُطلَّع کر کے مسلمان کا دل خوش کرنے کے ثواب کا حقدار بنے کہ اس طرح **اِنْ شَآءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ نفرتیں مٹیں گی، فاصلے سمٹیں گے اور شیطان مردود کا منہ کالا اور مُعاف کرنے والے کا منہ اُجیالا ہوگا۔ ایک بار پھر اس حدیثِ پاک کا واسِطہ دیکر ہم مُعافی مانگتے ہیں جس میں ہمارے مکّی مَدَنی آقا میٹھے میٹھے

مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا ہے: ''جو کوئی اپنے مسلمان بھائی سے معذرت کرے اور وہ (بلا اجازت شرعی) اس کا عذر قبول نہ کرے تو اُسے حوضِ کوثر پر حاضِر ہونا نصیب نہ ہوگا۔'' (اَلْمُعْجَمُ الْاَ وْسَط ج ۴ ص ۳۷۶ حدیث ۶۲۹۵) یاد رکھئے! اِس طرح کی بات کرنا ہرگز مناسِب نہیں کہ الیاس کو ہمارے پاس خود آنا چاہئے اگر خود نہیں آسکتا تو نگرانِ شوریٰ یا کسی رکنِ شوریٰ ہی کو ہمارے پاس یا ہمارے فُلاں ''بڑے'' کے پاس بھیج دے۔ اِس طرح کی باتیں کرنے والے کے بارے میں یہ وَسوسے آسکتے ہیں کہ یہ صُلح کرنا نہیں چاہتے اِس لئے ٹالَم ٹَول سے کام لے رہے ہیں، جب ہم نے تحریری صورت میں پہل کر ہی دی ہے تو مُخلِصین کے لئے رُکاوٹ کس چیز کی ہے! ہر ناراض اسلامی بھائی کو چاہئے کہ رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی خاطر آگے بڑھے اور گلے لگ جائے۔ اگر آکر ملنا نہیں چاہتا تو کسی بھی رُکنِ شوریٰ سے کم از کم فون ہی پر رابِطہ کرلے۔

ع اللہ عزوجل کرے دل میں اُتر جائے میری بات

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

یااللہ عزوجل تو گواہ رہنا یاربِّ مصطَفٰے عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! تو گواہ رہنا میں نے اپنے بچھڑے ہوئے اسلامی بھائیوں کیلئے صُلح کا پیغام مُشتَہَر کر دیا ہے۔ اے میرے پیارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میرے ناراض اسلامی بھائیوں کے دلوں میں مجھ مسکین کے لئے رحم ڈال دے کہ وہ مجھے مُعافی کی بھیک دیکر مجھ سے صلح کرلیں، یااللہ عَزَّوَجَلَّ! تو میرے دل کے حال سے باخبر ہے کہ اس صلح کی درخواست میں میرا اصل مقصد صرف صِرف اور صرف اُخروی مفاد ہے، میں مرنے سے پہلے پہلے فَقَط تیری رِضا کیلئے ہر ناراض مسلمان سے صلح کرنا اور اپنے روٹھے ہوئے اسلامی بھائیوں کو منا لینا چاہتا ہوں۔ یااللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تیری خُفیہ تدبیر سے بَہُت ڈرتا ہوں، اے میرے پیارے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! تو کبھی بھی مجھ سے ناراض نہ ہونا، میرے پاک پروردگار عَزَّوَجَلَّ! میرا ایمان

ایک لمحے کے کروڑویں حصّے کیلئے بھی کبھی مجھ سے جدا نہ ہو، **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! میری اور میرے روٹھے ہوئے تمام اسلامی بھائیوں سَمیت ہر **دعوتِ اسلامی** والے اور والی کی بے حساب بخشش فرما۔ **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صدقے ساری اُمّت کی مغفِرت فرما۔ **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! ہماری صفوں میں اِتّحاد پیدا فرما۔ **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! ہمیں ذِہنی ہم آہنگی نصیب فرما، **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! ہمیں بلا طلبِ منصب ایک ساتھ مل کر اِخلاص کے ساتھ تیرے دین کی خدمت کی سعادت عنایت فرما۔ **اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

سنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں
نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللہ! اَسْتَغْفِرُاللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

غیبت کے خلاف اعلانِ جنگ

آہ! ''غیبت'' نے اُمّت کی اکثریت کو نہایت شدّت کے ساتھ اپنی حِراست میں لیا ہوا ہے، شیطان **غیبت** کے ذَرِیعے بھرپور طریقے پر لوگوں کو جہنَّم کی طرف دھکیلتا چلا جا رہا ہے۔ ہوش میں آیئے! **غیبت کے خلاف اعلانِ جنگ** کر کے ایک دم مورچے پر ڈٹ جایئے! جس جس نے اب تک جس قدر **غیبتیں** کی ہوں اُن کی توبہ اور مُعافی تلافی میں لگ جائے، **عزمِ مُصمَّم** کیجئے کہ ''**نہ غیبت کریں گے نہ سنیں گے**'' (**اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ) افسوس صد کروڑ افسوس! **غیبت** ہمارے مَدَنی ماحول کو دیمک کی طرح چاٹ رہی ہے لہٰذا **دعوتِ اسلامی** کے تمام ذمّے دار اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی خدمتوں میں میری ہاتھ جوڑ کر ''مَدَنی اِلتجاء'' ہے کہ **غیبت کے خلافِ اعلان جنگ** کے ضِمن میں **غیبتوں** کے دروازوں

پر تالے لگاتے چلے جائیے، اب تک جو بھی آپ کی ذمّے داری کے دَوران **مَدَنی ماحول** سے دُور ہوئے، ان کے مُعامَلے میں 112 بار غور کر لیجئے کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ انہوں نے آپ کی **غیبتیں** کی ہوں اور آپ کو غصّہ آ جانے کی وجہ سے یا خود آپ نے اُن کی **غیبتیں** کی ہوں اس سبب سے وہ دلبرداشتہ ہو کر گھر جا بیٹھے ہوں۔ اگر ایسا ہے تو اچّھی اچّھی نیّتیں کر کے برائے رِضائے ربِّ اکبر عَزَّوَجَلَّ فوراً سے پیشتر مگر بُلا کر نہیں، خود ان کے پاس جا کر ہاتھ جوڑ کر پاؤں پکڑ کر ائے کاش! رو رو کر مُعافی تلافی کی ترکیب بنا کر انہیں منا کر راضی کر کے گلے لگا لیجئے۔ بلکہ ہر بچھڑے ہوئے کو تلاش کر کے ان کے پاس بھی خود جا کر ہاتھ باندھ کر، منّت وسماجت کر کے انہیں دوبارہ **مَدَنی ماحول** میں لے آیئے اور **اِنفرادی کوشش** کے ذَرِیعے ان سبھوں کو پھر سے سنّتوں کی خدمتوں میں مصروف کر دیجئے۔ (جن پر تنظیمی ذمّے داری نہیں وہ بھی اسی طرح کریں، ہاں جن پر تنظیمی پابندی لگی ہو ان کو مت چھیڑیئے، ان کے بارے میں بڑے ذمّے داران جو تنظیمی فیصلہ کریں ان پر عمل کیجئے)

اے خاصۂ خاصانِ رُسُل وقتِ دعا ہے ۔۔۔ اُمّت پہ تری آ کے عجب وقت پڑا ہے
چھوٹوں میں اطاعت ہے نہ شفقت ہے بڑوں میں ۔۔۔ پیاروں میں محبت ہے نہ یاروں میں وفا ہے
جو کچھ ہیں وہ سب اپنے ہی ہاتھوں کے ہیں کرتُوت ۔۔۔ شکوہ ہے زمانے کا نہ قسمت کا گِلہ ہے
دیکھے ہیں یہ دن اپنی ہی غفلت کی بدولت ۔۔۔ سچ ہے کہ بُرے کام کا انجام بُرا ہے
ہم نیک ہیں یا بد ہیں پھر آخر ہیں تمہارے ۔۔۔ نسبت بہُت اچّھی ہے اگر حال بُرا ہے
تدبیر سنبھلنے کی ہمارے نہیں کوئی
ہاں ایک دُعا تیری کہ مقبولِ خدا عزوجل ہے

میں نے الیاس قادری کو مُعاف کیا

تمام اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں سے دست بستہ عاجزانہ عرض کرتا ہوں کہ اگر میں نے نیز غلامزادوں اور نگران

وارا کینِ مرکزی مجلسِ شورٰی میں سے جس جس نے آپ میں سے کسی کی **غیبت** کی ہو، **تُہمت** دھری ہو، ڈانٹ پلائی ہو، کسی طرح سے **دل آزاری** کی ہو مجھے اور اُنہیں مُعاف مُعاف اور مُعاف فرما دیجئے۔ جان و مال، اہل وعیال اور عزّت آبرو میں دُنیا کے اندر جو چھوٹے سے چھوٹے اور بڑے سے بڑے حُقوق العباد (یعنی بندوں کے حقوق) تصوُّر کئے جاسکتے ہیں، فرض کیجئے کہ وہ حُقُوق میں نے، غلامزادوں اور نگران وارا کین شورٰی نے آپ کے تلَف (یعنی ضائع) کر دیئے ہیں، ان تمام حُقوق کو ذہن میں رکھتے ہوئے ہمارے سبب سے تلف شدہ حقوق مُعاف مُعاف اور مُعاف فرما کر ثوابِ عظیم کے حقدار بنئے۔ ہاتھ باندھ کر **مَدَنی اِلتجاء** ہے کہ کم از کم ایک بار دل کی گہرائی کے ساتھ کہہ دیجئے: ''میں نے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کیلئے محمد الیاس عطّارؔ قادِری رضوی، غلامزادوں اور نگران وارا کینِ شورٰی کو مُعاف کیا۔'' ہم سب نے بھی ہماری تمام چھوٹی بڑی حق تلفیاں کرنے والوں کو **اللّٰہ ورسول** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خاطر مُعاف کیا۔

قرضخواہوں سے مدنی التجاء

جس کا مجھ پر قرض آتا ہو یا میں نے کوئی چیز عارِیتاً لی ہو اور واپس نہ لوٹائی ہو تو وہ دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شورٰی کے نگران یا غلامزادوں سے رُجوع کرے، اگر وُصول کرنا نہیں چاہتا تو **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی رضا کیلئے مُعافی کی بھیک سے نواز کر ثوابِ آخرت کا حقدار بنے۔ جو لوگ میرے مقروض ہیں، اُن کو میں نے اپنے تمام ذاتی قرضے مُعاف کئے۔ یاالٰہی ؎

تُو بے حساب بخش کہ ہیں بے حساب جُرم
دیتا ہوں واسِطہ تجھے شاہِ حجاز صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُاللّٰہ

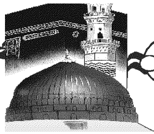
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

گونگی بول اُٹھی!

غیبت کرنے سننے کی عادت نکالنے، نمازوں اور سنّتوں کی عادت ڈالنے کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں پابندی سے شرکت فرمایئے، سنّتوں کی تربیت کیلئے **مَدَنی قافِلوں** میں **عاشقانِ رسول** کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کیجئے، کامیاب زندگی گزارنے اور آخرت سنوارنے کیلئے **مَدَنی انعامات** کے مطابِق عمل کر کے روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذَرِیعے رسالہ پُر کیجئے اور ہر مَدَنی ماہ کی 10 تاریخ کے اندر اندر اپنے ذمّے دار کو جمع کروایئے آپ کی ترغیب وتحریص کیلئے ایک **مَدَنی بہار** پیش کی جاتی ہے۔ چُنانچِہ ضِلع خوشاب (پاکستان) کے کسی گاؤں میں ایک اسلامی بہن کی یکا یک **زَبان بند ہوگئی**، کسی علاج سے فائدہ نہ ہوا، بغرضِ علاج انہیں بابُ المدینہ (کراچی) لایا گیا، یہاں بھی ڈاکٹری علاج کارگر نہ ہوا، ان کی **زَبان بند** ہوئے تقریباً 6 ماہ گزر چکے تھے، ان کو تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے عالمی مدنی مرکز **فیضانِ مدینہ** کے تہ خانے میں ہر اتوار کو دوپہر تقریباً ڈھائی بجے ہونے والے اسلامی بہنوں کے سنّتوں بھرے اجتماع میں حاضِری کی سعادت حاصِل ہوئی۔ وہاں ایک اسلامی بہن نے **اِنفِرادی کوشِش** کرتے ہوئے مسلسل 12 اجتماع کے اندر حاضِری دینے کیلئے ان کو راضی کیا، ترتیب وار شرکت کرتے ہوئے 8 رَمَضانُ المبارَک ١٤٣٠ ھ کو ان کا چھٹا اجتماع تھا، **اس اجتماع کے اختتام پر پڑھے جانے والے صلوٰۃ سلام کے دوران اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **اچانک وہ گونگی اسلامی بہن بول اُٹھی!**

حضرتِ شبّیر وشبّر کے طفیل
ٹال ہر آفت اے نانائے حُسین صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد
تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُاللّٰہ
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد



فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

"مجھے دعوتِ اسلامی سے پیار ہے" کے بائیس حُرُوف کی نسبت سے درسِ فیضانِ سُنَّت کے 22 مَدَنی پھول

مدینہ ۱ **فرمانِ مصطفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: "جو شخص میری اُمّت تک کوئی اِسلامی بات پہنچائے تا کہ اُس سے سُنّت قائم کی جائے یا اُس سے بد مذہبی دُور کی جائے تو وہ **جنّتی** ہے۔" (حِلْیَۃُ الْاَولیاء ج ۱۰ ص ۴۵ رقم ۱۴۴۶۶)

مدینہ ۲ **سرکارِ** مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "**اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کو تر و تازہ رکھے جو میری حدیث کو سنے، یاد رکھے اور دوسروں تک پہنچائے۔" (سُنَنِ تِرمِذی ج ۴ ص ۲۹۸ حدیث ۲۶۶۵)

مدینہ ۳ **حضرتِ** سیّدُنا اِدریس عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے نامِ مبارَک کی ایک حِکمت یہ بھی ہے کہ کُتُبِ الٰھیّہ کی کثرتِ درس وتدریس کے باعِث آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا نام **اِدریس** ہوا۔

(تفسیرکبیر ج ۷ ص ۵۵۰ ، تفسیر الحسنات ج ۴ ص ۴۸)

مدینہ ۴ **حُضور غوثِ پاک** رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: **دَرَسْتُ الْعِلْمَ حتّٰی صِرْتُ قُطْباً** یعنی میں نے عِلم کا **درس** لیا یہاں تک کہ مقامِ قُطبِیَّت پر فائز ہو گیا۔ (قصیدۂ غوثیہ)

مدینہ ۵ **فیضانِ سُنَّت** سے درس دینا بھی دعوتِ اسلامی کا ایک مَدَنی کام ہے۔ گھر، مسجِد، دُکان، اسکول، کالج، چوک وغیرہ میں وقت مقرّر کر کے روزانہ درس کے ذَرِیعے خوب خوب سُنّتوں کے **مدنی پھول** لُٹائیے اور ڈھیروں ثواب کمائیے۔

مدینہ ۶ **فیضانِ سنَّت** سے روزانہ کم از کم **دو درس** دینے یا سننے کی سعادت حاصِل کیجئے۔ (ان دو میں ایک "گھر درس" ضَرور ہو)

مدینہ ۷ پارہ 28 **سُوْرَۃُ التَّحْرِیْم** کی چھٹی آیت میں ارشاد ہوتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ

تَرجَمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتّھر ہیں۔

اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو دوزخ کی آگ سے بچانے کا ایک ذَرِیْعہ **فیضانِ سُنَّت** کا درس بھی

ہے۔ (درس کے علاوہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ سے جاری کردہ سنّتوں بھرے بیان یا مَدَنی مذاکرے کی ایک کیسٹ یا V.C.D. بھی گھر والوں کو سنائیے)

۸ ذِمّے دار گھڑی کا وقت مقرّر کر کے روزانہ **چوک درس** کا اہتمام کریں۔ مَثَلاً رات **9** بجے **مدینہ چوک** (ساڑھے نو بجے) **بغدادی چوک** میں وغیرہ۔ چُھٹّی والے دن ایک سے زیادہ مقامات پر **چوک درس** کا اہتمام کیجئے۔ (مگر حُقوقِ عامّہ تلَف نہ ہوں مَثَلاً آپ کی وجہ سے مسلمانوں کا راستہ نہ رُکے ورنہ گنہگار ہوں گے)

۹ **دَرس** کیلئے وہ نَماز مُنتَخب کیجئے جس میں زِیادہ سے زِیادہ اسلامی بھائی شریک ہوسکیں۔

۱۰ **درس** والی نَماز اُسی مسجِد کی پہلی صَف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ **باجماعت** ادا فرمائیے۔

۱۱ **محراب** سے ہٹ کر (صحن وغیرہ میں) کوئی ایسی جگہ درس کیلئے مخصوص کر لیجئے جہاں دیگر نَمازیوں اور تلاوت کرنے والوں کو دُشواری نہ ہو۔

۱۲ **ذَیلی** مشاورت کے نگران کو چاہیئے کہ اپنی مسجِد میں دو **خیر خواہ** مقرّر کرے جو درس (بیان) کے موقع پر جانے والوں کو نرمی سے روکیں اور سب کو قریب قریب بٹھائیں۔

۱۳ **پردے میں پردہ** کیے دوزانو بیٹھ کر **دَرس** دیجئے۔ اگر سننے والے زیادہ ہوں تو کھڑے ہوکر یا مائیک پر دینے میں بھی حرج نہیں جبکہ کسی ایک بھی نَمازی یا تلاوت کرنے والے وغیرہ کو تشویش نہ ہو۔

۱۴ آواز نہ تو زیادہ بُلند ہو اور نہ ہی بالکل آہستہ، حتَّی الامکان اتنی آواز سے **درس** دیجئے کہ صِرف حاضِرین سُن سکیں۔ اس بات کی ہمیشہ احتیاط فرمائیے کہ درس و بیان کی آواز سے کسی سوئے ہوئے یا کسی نمازی یا مشغولِ تلاوت وغیرہ کو تکلیف نہ ہو۔

۱۵ **درس** ہمیشہ ٹھہر ٹھہر کر اور دھیمے انداز میں دیجئے۔

۱۶ **جو کچھ دَرس** دینا ہے پہلے اس کا کم از کم ایک بار مُطالَعہ کر لیجئے تاکہ غَلَطیاں نہ ہوں۔

۱۷ **فیضانِ سنّت** کے مُعَرَّب الفاظ اِعراب کے مطابِق ہی ادا کیجئے اس طرح اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ **تلَفُّظ** کی دُرُست

ادائیگی کی عادت بنے گی۔

مدینہ ۱۸ **حمد و صلٰوۃ**، دُرُود و سلام کے دونوں صیغے، آیتِ دُرُود اور اِختِتامی آیات وغیرہ کسی سُنّی عالم یا قاری کو ضَرور سنا دیجئے۔ اِسی طرح عَرَبی دُعائیں وغیرہ جب تک عُلَمائے اہلسنّت کو نہ سنالیں اکیلے میں بھی نہ پڑھا کریں۔

مدینہ ۱۹ **فیضانِ سُنّت** کے علاوہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے **مکتبۃُ المدینہ** سے شائع ہونے والے **مَدَنی رسائل** سے بھی **درس** دے سکتے ہیں۔[۱]

مدینہ ۲۰ **دَرس** مع اِختتامی دعا سات مِنَٹ کے اندر اندر مکمّل کر لیجئے۔

مدینہ ۲۱ ہر مبلّغ کو چاہیے کہ وہ **دَرس کا طریقہ**، بعد کی **ترغیب** اور **اختِتامی دعا** زَبانی یاد کرلے۔

مدینہ ۲۲ **دَرس** کے طریقے میں اسلامی بہنیں حسبِ ضَرورت ترمیم کرلیں۔

فیضانِ سنّت سے دَرس دینے کا طریقہ

تین بار اس طرح اعلان فرمائیے: ''قریب قریب تشریف لائیے۔'' پردے میں پردہ کئے دوزانو بیٹھ کر اس طرح اِبتِداء کیجئے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اس کے بعد اس طرح دُرود و سلام پڑھائیے:

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ   وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

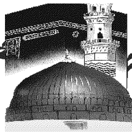
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ   وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

اگر مسجد میں ہیں تو اِس طرح **اعتکاف** کی نیّت کروائیے:

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

مدینہ

[۱] امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسائل کے علاوہ کسی اور کتاب سے درس کی اجازت نہیں۔ **مرکزی مجلسِ شوریٰ**



پھر اس طرح کہئے: **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** قریب قریب آ کر درس کی تَعظِیم کی نیّت سے ہو سکے تو دوزانو بیٹھ جایئے اگر تھک جائیں تو جس طرح آپ کو آسانی ہو اُسی طرح بیٹھ کر نگاہیں نیچی کیے توجُّہ کے ساتھ رِضائے الٰہی کیلئے علمِ دین حاصل کرنے کی نیّت سے فیضانِ سُنَّت کا **دَرس سنئے** کہ لاپرواہی کے ساتھ اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے، زمین پر اُنگلی سے کھیلتے ہوئے، لباس بدن یا بالوں وغیرہ کو سَہلاتے ہوئے سُننے سے اسکی بَرَکتیں زائل ہونے کا اندیشہ ہے۔ (بیان کے آغاز میں بھی اِسی انداز میں رغبت دِلایئے اور اچّھی اچّھی نیّتیں بھی کروایئے) یہ کہنے کے بعد **فیضانِ سنَّت** سے دیکھ کر ایک دُرُود شریف کی فضیلت بیان کیجئے۔ پھر کہئے:

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جو کچھ لکھا ہوا ہے وُہی پڑھ کر سنایئے۔ آیات وعَرَبی عبارات کا صِرف ترجَمہ پڑھئے۔ کسی بھی آیت یا حدیث کا اپنی رائے سے ہرگز خُلاصہ مت کیجئے۔

دَرس کے آخِر میں اِس طرح ترغیب دلایئے

(ہر مُبلّغ کو چاہیے کہ زَبانی یاد کرلے اور درس و بیان کے آخر میں بلا کمی بیشی اِسی طرح ترغیب دلایا کرے)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی **عالمگیر** غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جُمعرات مغرِب کی نَماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کیلئے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے۔ عاشِقانِ رسول کے **مَدَنی قافلوں** میں بہ نیّت ثواب سنتوں کی تربیّت کیلئے سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے ابتِدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور **ایمان کی حفاظت** کیلئے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذِہن بنائے کہ **مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشِش کرنی ہے۔** اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کی کوشِش کیلئے مَدَنی اِنعامات پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشِش کیلئے[1] مَدَنی قافِلوں میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہو

آخر میں خشوع و خُضوع (یعنی جسم و دل کی عاجزی) اور قبولیت کے یقین کے ساتھ دُعا میں ہاتھ اُٹھانے کے آداب بجالاتے ہوئے بلا کمی بیشی اس طرح دعا مانگئے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

یاربِّ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ! بطفیلِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہماری، ہمارے ماں باپ کی اور ساری اُمّت کی مغفِرت فرما۔ یااللہ عَزَّوَجَلَّ! درس کی غلطیاں اور تمام گناہ مُعاف فرما، نیک عمل کا جذبہ دے، ہمیں پرہیزگار اور ماں باپ کا فرماں بردار بنا۔ یااللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں اپنا اور اپنے مَدَنی حبیب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا **مُخلِص** عاشق بنا۔ ہمیں گناہوں کی بیماریوں سے شِفا عطا فرما۔ یااللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں مَدَنی انعامات پر عمل کرنے، مَدَنی قافِلوں میں سفر کرنے اور اِنفرادی کوشِش کے ذَرِیعے دوسروں کو بھی مَدَنی کاموں کی ترغیب دلوانے کا جذبہ عطا فرما۔ یااللہ عَزَّوَجَلَّ! مسلمانوں کو بیماریوں، قرضداریوں، بے رُوزگاریوں، بے اولادیوں، بے جا مقدّمے بازیوں اور طرح طرح کی پریشانیوں سے نَجات عطا فرما۔ یااللہ عَزَّوَجَلَّ! اسلام کا بول بالا کر اور دُشمنانِ اسلام کا منہ کالا کر۔ یااللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں استِقامت عطا فرما۔ یااللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا جلوۂ محبوب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں شہادت، **جنّتُ البقیع** میں مدفن اور جنّتُ الفردوس میں اپنے مدنی حبیب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوس نصیب فرما۔ یااللہ عَزَّوَجَلَّ! مدینے کی خوشبودار ٹھنڈی ہواؤں کا واسِطہ ہماری جائز دُعائیں قبول فرما۔

[1]: یہاں اسلامی بہن کہے: ''گھر کے مردوں کو مَدَنی قافلوں میں سفر کروانا ہے۔''

کہتے رہتے ہیں دعا کے واسطے بندے ترے
کر دے پوری آرزو ہر بے کس و مجبور کی

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

شعر کے بعد یہ آیتِ مبارک پڑھئے:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓىِٕكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿۵۶﴾ (پ۲۲ الاحزاب:۵۶)

سب دُرُود شریف پڑھ لیں پھر پڑھئے:

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۸۰﴾ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۸۱﴾ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۸۲﴾ (پ۲۳ الصّٰفّٰت)

درس کی کمائی پانے کے لیے ثواب کی نیّت کے ساتھ (کھڑے کھڑے نہیں بلکہ) **بیٹھ** کر خندہ پیشانی کے ساتھ لوگوں سے مُلاقات کیجئے، چند نئے اسلامی بھائیوں کو اپنے قریب بٹھا لیجئے اور **انفرادی کوشش** کے ذَرِیعے خوب مسکراتے ہوئے اُنہیں **مَدَنی انعامات** اور **مَدَنی قافلوں** کی بَرَکتیں سمجھائیے۔ (بیٹھ کر ملنے میں حکمت یہ ہے کہ کچھ نہ کچھ اسلامی بھائی ہوسکتا ہے آپ کے ساتھ بیٹھے رہیں ورنہ کھڑے کھڑے ملنے والے عموماً چل پڑتے ہیں یوں انفرادی کوشش کی سعادت سے محرومی ہوسکتی ہے)

تمہیں اے مُبلّغ یہ میری دعا ہے
کیے جاؤ طے تم ترقّی کا زینہ

دعائے عطّار: یااللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اور پابندی کے ساتھ **فیضانِ سنّت** سے روزانہ کم از کم **دو دَرس ایک** گھر میں اور دوسرا مسجد، چوک یا اسکول وغیرہ میں دینے اور سننے والے کی مغفِرت فرما اور ہمیں حُسنِ اَخلاق کا پیکر بنا۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مجھے درسِ فیضانِ سنّت کی توفیق
ملے دن میں دو مرتبہ یاالٰہی

ماخذ و مراجع

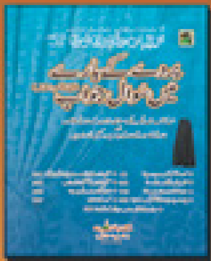
نمبر شمار	کتاب	مصنف/مؤلف	مطبوعہ/سال اشاعت
1	قران پاک	کلامِ الٰہی عزوجل	ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیاء لاہور
2	ترجمۂ کنز الایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن	رضا اکیڈمی بمبئی ہند
3	تفسیر بغوی	امام ابو محمد حسین بن مسعود رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۴ھ
4	تفسیر قرطبی	امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد انصاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۹ھ
5	تفسیر درمنثور	امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الفکر بیروت ۱۴۰۳ھ
6	تفسیرات احمدیہ	علامہ احمد بن ابو سعید جونپوری المعروف ملا جیون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	پشاور
7	تفسیر روح البیان	شیخ اسماعیل حقی بروسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	کوئٹہ
8	تفسیر خزائن العرفان	سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	رضا اکیڈمی بمبئی ہند
9	تفسیر نعیمی	مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مکتبہ اسلامیہ مرکز الاولیاء لاہور
10	صحیح بخاری	امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
11	صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج قشیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار ابن حزم بیروت ۱۴۱۹ھ
12	سنن ترمذی	امام محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
13	سنن نسائی	امام احمد بن شعیب نسائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۶ھ
14	سنن ابوداود	امام سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۱ھ
15	سنن ابن ماجہ	امام محمد بن یزید قزوینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
16	سنن کبریٰ	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۴ھ
17	سنن دارمی	امام عبد اللہ بن عبد الرحمٰن دارمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	باب المدینہ کراچی ۱۴۰۷ھ
18	سنن دارقطنی	امام حافظ علی بن عمر دارقطنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مدینۃ الاولیاء ملتان ۱۴۲۰ھ

19	تاریخ بغداد	امام ابوبکر احمد بن علی خطیب بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۷ھ
20	الجامع لاخلاق الراوی	امام ابوبکر احمد بن علی خطیب بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مکتبۃ المعارف ۱۴۰۳ھ
21	شعب الایمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
22	مستدرک	امام محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالمعرفۃ بیروت ۱۴۱۸ھ
23	المسند	امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالفکر بیروت ۱۴۱۱ھ
24	مسند ابی یعلی	امام احمد بن علی موصلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۸ھ
25	الفردوس بمأثور الخطاب	امام شیرویہ بن شہردار دیلمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالفکر بیروت ۱۴۰۶ھ
26	معجم کبیر	امام سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	داراحیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۲ھ
27	معجم الاوسط	امام سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
28	شرح السنۃ	امام ابومحمد الحسین بن مسعود بغوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۴ھ
29	الدعوات الکبیر	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	کویت ۱۴۱۴ھ
30	مصنف عبدالرزاق	امام ابوبکر عبدالرزاق بن ہمام صنعانی	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
31	صریح السنۃ	امام ابوجعفر محمد بن جریر طبری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	
32	الاخوان	امام ابوبکر عبداللہ بن محمد المعروف ابن ابی الدنیا	المکتبۃ العصریۃ بیروت ۱۴۲۶ھ
33	ذم الغیبۃ	امام ابوبکر عبداللہ بن محمد المعروف ابن ابی الدنیا	المکتبۃ العصریۃ بیروت ۱۴۲۶ھ
34	الزہد	امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالغد الجدید مصر ۱۴۲۶ھ
35	الزہد	امام عبداللہ بن مبارک مروزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
36	الاحادیث المختارۃ	امام ابوعبداللہ محمد بن عبدالواحد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارخضر بیروت ۱۴۲۰ھ
37	الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان	حافظ محمد بن حبان بن احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۷ھ
38	جمع الجوامع	امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۱ھ

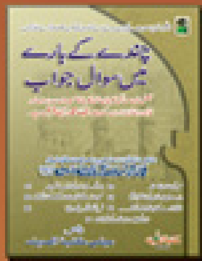
39	جامع صغیر	امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۵ھ
40	ریاض الصالحین	علّامہ ابوزکریا یحییٰ بن شرف نووی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	دارالسلام ۱۴۲۰ھ
41	کنز العمال	علامہ علاؤالدین علی متقی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
42	الترغیب والترہیب	علامہ عبدالعظیم بن عبدالقوی منذری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	دارالفکر بیروت ۱۴۱۸ھ
43	حلیۃ الاولیاء	علامہ ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۸ھ
44	صفۃ الصفوۃ	علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۳ھ
45	شرح صحیح مسلم	علامہ ابوزکریا یحییٰ بن شرف نووی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
46	مرقاۃ المفاتیح	علامہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	دارالفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
47	فیض القدیر	علامہ محمد عبدالرءُوف مناوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۲ھ
48	اشعۃ اللمعات	شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	کوئٹہ
49	مرآۃ المناجیح	مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیاء لاہور
50	نزہۃ القاری	مفتی محمد شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	فرید بک اسٹال مرکز الاولیاء لاہور ۱۴۲۱ھ
51	منح الروض	علامہ ملّا علی قاری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	دارالبشائر الاسلامیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
52	ھدایہ	علامہ علی بن ابی بکر مَرغینانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	داراحیاء التراث العربی بیروت
53	خلاصۃ الفتاوی	علامہ طاہر بن عبدالرشید بخاری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	کوئٹہ
54	مجمع الانہر	علامہ عبدالرحمٰن بن محمد بن سلیمان رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
55	فتاوٰی عالمگیری	شیخ نظام و جماعۃ من علماء الہند رحمۃ اللہ تعالٰی علیہم	دارالفکر بیروت ۱۴۰۳ھ
56	درمختار	علامہ علاء الدین محمد بن علی حصکفی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	دارالمعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
57	ردالمحتار	علامہ ابن عابدین محمد امین شامی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	دارالمعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
58	فتاوٰی رضویہ	اعلٰی حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن	رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور

59	الملفوظ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ ۱۴۲۹ھ
60	فتاوٰی امجدیہ	مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مکتبہ رضویہ باب المدینہ ۱۴۱۹ھ
61	بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ ۱۴۲۹ھ
62	تاریخ بغداد	علامہ احمد بن علی خطیب بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۵ھ
63	تاریخ دمشق	علامہ ابوالقاسم علی بن حسن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۶ھ
64	تاریخ الخلفاء	امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز
65	دلائل النبوۃ	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۳ھ
66	الخیرات الحسان	علامہ شہاب الدین احمد بن حجر ہیتمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۰۳ھ
67	المناقب	علامہ موفق بن احمد مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	کوئٹہ ۱۴۰۷ھ
68	تبییض الصحیفۃ	امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	پشاور
69	القول البدیع	امام حافظ محمد بن عبد الرحمٰن سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مؤسسۃ الریان ۱۴۲۲ھ
70	رسالہ قشیریہ	امام ابوالقاسم عبد الکریم بن ہوازن قشیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۸ھ
71	قوت القلوب	شیخ ابوطالب محمد بن علی مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مرکز اہلسنّت برکات رضا ہند ۱۴۲۳ھ
72	تنبیہ المغترین	علامہ عبد الوہاب بن احمد شعرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۵ھ
73	احیاء العلوم	امام ابوحامد محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار صادر بیروت ۲۰۰۰ء
74	منہاج العابدین	امام ابوحامد محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
75	اتحاف السادۃ	علامہ سید محمد بن محمد حسینی زبیدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
76	حدیقہ ندیہ	علامہ عبد الغنی نابلسی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	پشاور
77	سبع سنابل	علامہ میر عبد الواحد بلگرامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مکتبہ قادریہ مرکز الاولیاء لاہور ۱۴۰۲ھ
78	تذکرۃ الاولیاء	شیخ فرید الدین محمد عطار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	انتشارات گنجینہ تہران

79	روض الریاحین	عبداللہ بن اسعد بن علی یافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
80	الروض الفائق	علامہ شعیب بن سعد عبد الکافی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۱۶ھ
81	بحر الدموع	علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مکتبۃ دار الفجر دمشق ۱۴۲۴ھ
82	عیون الحکایات	علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
83	الزواجر عن اقتراف الکبائر	علامہ ابو العباس احمد بن محمد بن حجر ہیتمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
84	المختصر المحتاج الیہ	محمد بن احمد بن عثمان ذہبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۰۵ھ
85	مصباح الظلام	امام ابو عبد اللہ محمد بن موسی بن نعمان مزالی	دار المدینۃ المنورۃ
86	شرح الصدور	امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مرکز اہلسنت برکات رضا ہند ۱۴۲۳ھ
87	تنبیہ الغافلین	فقیہ ابو اللیث محمد بن احمد سمرقندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	پشاور ۱۴۲۰ھ
88	التوبیخ والتنبیہ	امام عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن حیان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مکتبۃ الفرقان قاہرہ مصر
89	مکاشفۃ القلوب	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
90	نزہۃ المجالس	علامہ عبد الرحمٰن بن عبد السلام صفوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
91	مستطرف	علامہ شہاب الدین محمد بن ابو احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۹ھ
92	حیاۃ الحیوان الکبری	علامہ کمال الدین محمد بن موسی دمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۵ھ
93	بوستان سعدی	شیخ سعدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	کتاب خانہ ملی ایران
94	جاء الحق	مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	نعیمی کتب خانہ گجرات 2007ء
95	سوانح کربلا	علامہ سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ ۱۴۲۹ھ
96	کتاب التعریفات	علامہ سید شریف علی بن محمد جرجانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار المنار
97	تہذیب الاسماء واللغات	ابو زکریا یحییٰ بن شرف نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	
98	غیبت کیا ہے	علامہ محمد عبد الحی لکھنوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مکتبۂ عارفین باب المدینہ کراچی 1978ء











اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

سنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات کو فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پُرانی سبزی منڈی میں مغرب کی نماز کے بعد ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے، عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سنّتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کرکے اپنے یہاں ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِن شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کُڑھنے کا ذہن بنے گا، ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِن شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

اپنی اصلاح کے لیے مَدَنی انعامات پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے مَدَنی قافلوں میں سفر کرنا ہے۔ اِن شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

کراچی: شہید مسجد کھارادر۔ فون: 021-32203311
لاہور: داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ۔ فون: 042-7311679
سردار آباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
کشمیر: چوک شہیداں، میرپور۔ فون: 058274-37212
حیدر آباد: فیضانِ مدینہ آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال۔ فون: 044-2550767
راولپنڈی: فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
پشاور: فیضانِ مدینہ گلبرگ نمبر 1، النور اسٹریٹ، صدر۔
خان پور: دُرّانی چوک، نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
نواب شاہ: چکرا بازار، نزد مسلم کمرشل بینک۔ فون: 4362145
سکھر: فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ۔ فون: 5619195
گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ۔ فون: 055-4225653

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)
فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)
فون: 4921389-93/4126999 فیکس: 4125858
Email:maktaba@dawateislami.net \ www.dawateislami.net